غلاموں
کا غلام

مصنف

نسیم احمد باجوہ
مبلغ سلسلہ
مسجد بیت الفتوح لندن

غلاموں کا غلام (Urdu)

(Servant of the Servants)

By Naseem Ahmad Bajwa
Serving as Imam of Baitul Futuh Mosque Morden, London
And Murrabi-e-Silsilah Ahmadiyya

First Urdu Edition published in London 2022

Printed in the UK at Raqeem Press
Cover Design



مسجد بیت الفتوح لندن

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبر داروں میں سے ہوں۔(سورۃ حٰم سجدہ آیت 34)

ارشادِ نبوی ﷺ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں

کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا

فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَّهْدِىَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِداً خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ

بخدا تیرے ذریعے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا، تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ۔ باب فضائل علی بن ابی طالب)

ارشاد حضرت مسیح موعودؑ

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو

زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا

یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت

رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں

کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا

مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔

سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور

اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ “

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-307)

عہدِ وفا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صا سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر تمام احبابِ جماعت سے Excel سینٹر لندن میں درجِ ذیل عہد لیا۔ ساری دنیا کے احمدیوں نے دَست بستہ کھڑے ہو کر اپنے آقا کے پیچھے پیچھے اِس عہد کو دُہرایا۔ عہد کے الفاظ درجِ ذیل ہیں:

"اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لیے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھم آمین، اللّٰھم آمین، اللّٰھم آمین" (الفضل انٹرنیشنل۔ خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر 25 جولائی تا 7 اگست 2008ء صفحہ 12 / تاریخ جلسہ 27 مئی 2008ء)



حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود

علیہ الصلوٰۃ والسلام [1835 تا 1908]



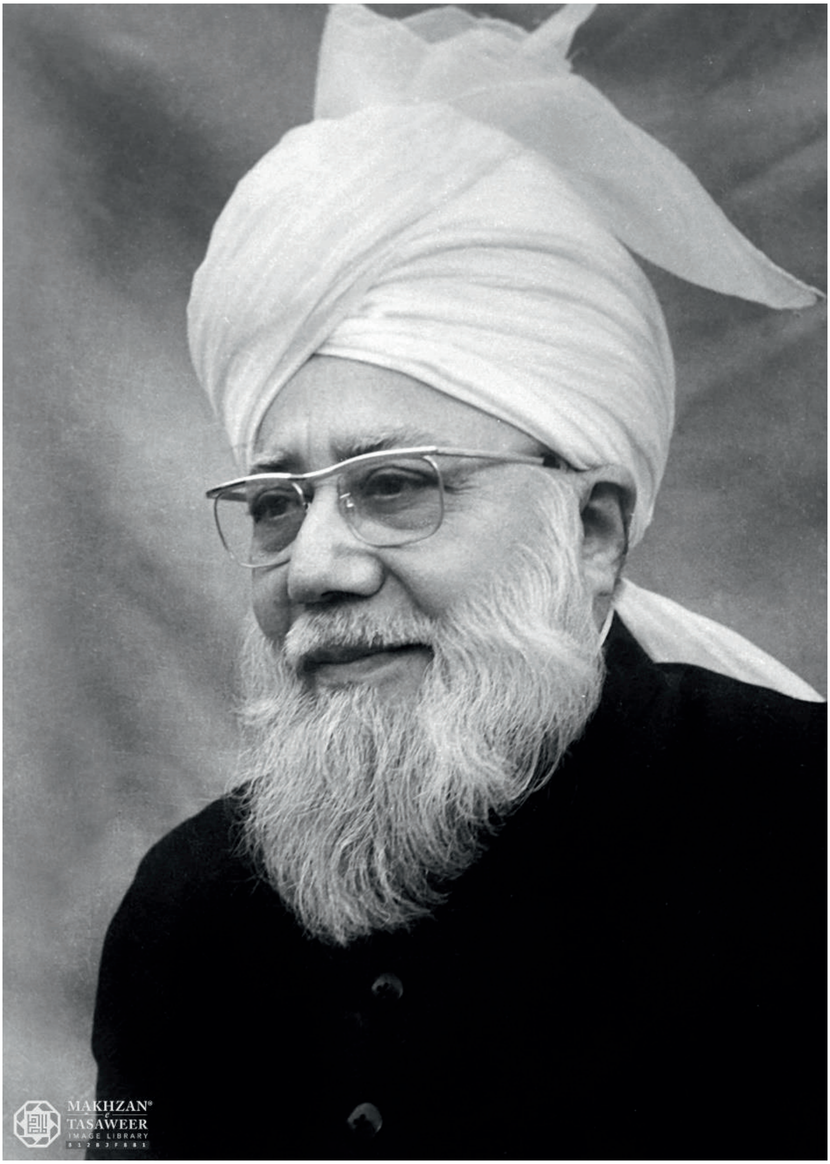
حضرت حافظ حاجی مولانا مولوی نورالدین صاحب

خلیفۃ المسیح الاولؓ [خلافت 1908 تا 1914]



حضرت مرزابشیر الدین محمود احمد صاحب

خلیفۃ المسیح الثانیؓ [خلافت 1914 تا 1965]



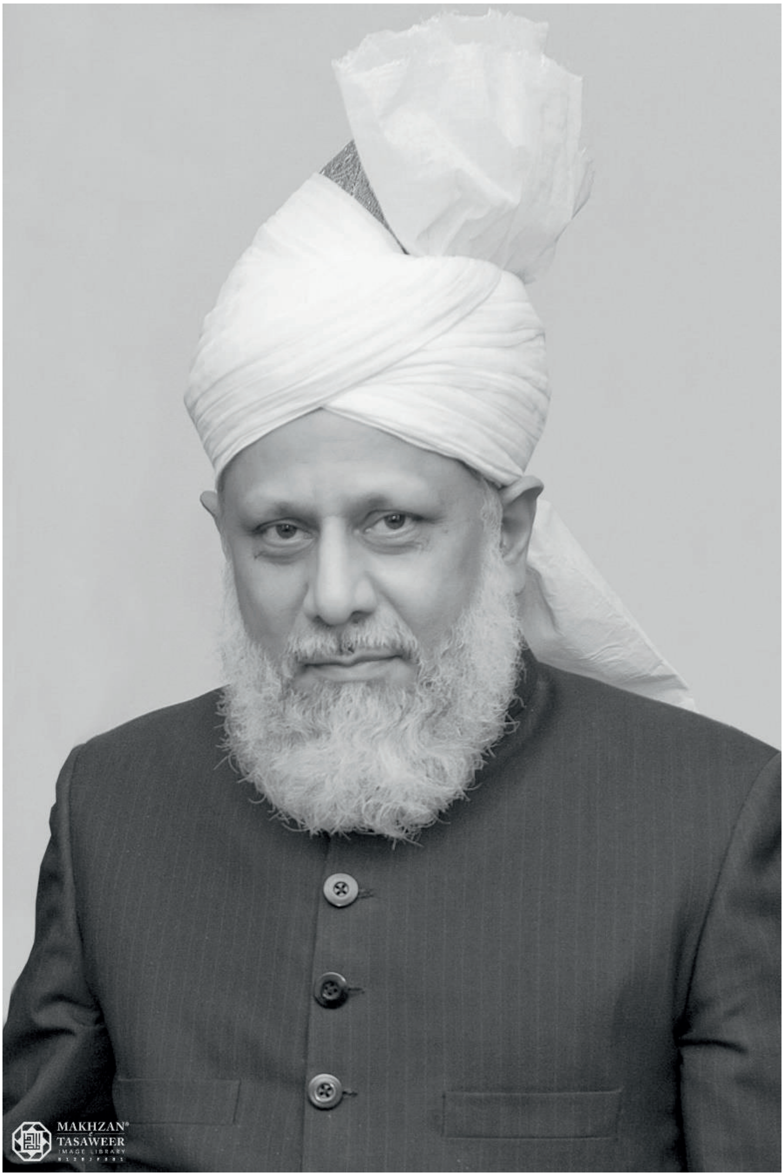
حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب

خلیفۃ المسیح الثالثؒ [خلافت 1965 تا 1982]



حضرت مرزا طاہر احمد صاحب

خلیفۃ المسیح الرابعؒ [خلافت 1982 تا 2003]

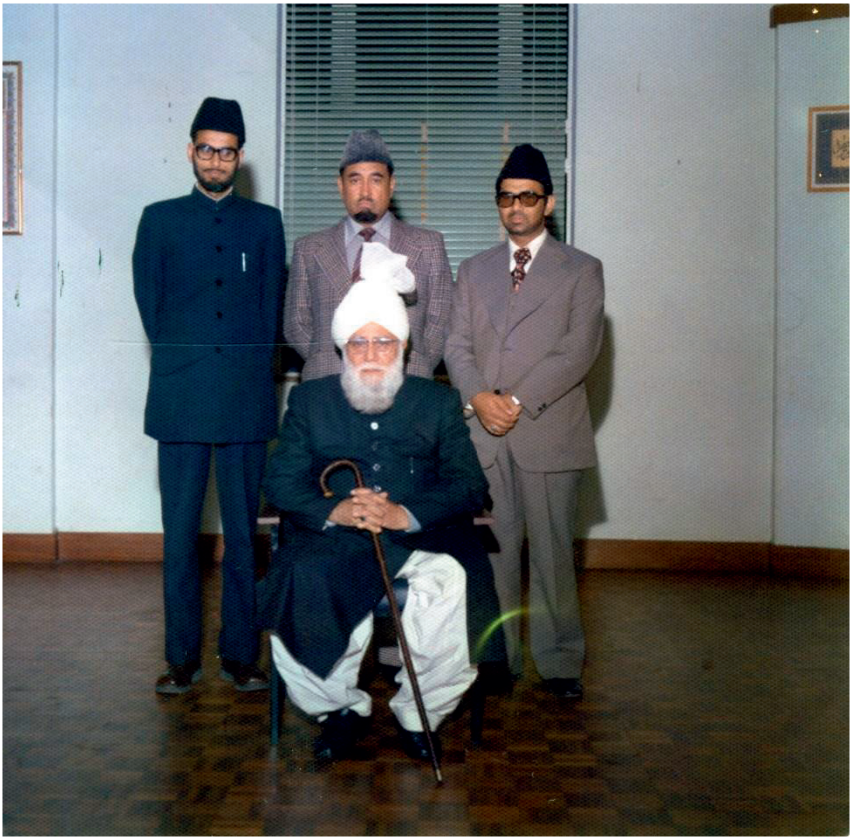


حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس

ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز [خلافت 2003 تا حال]



خاکسار کے نانا حضرت چوہدری حاکم علی صاحب پنیارؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ



مبلغینِ انگلستان کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ گروپ فوٹو
دائیں سے بائیں:۔ مولانا منیر الدین شمس صاحب، مولانا بشیر احمد رفیق صاحب (امام مسجد فضل)، خاکسار۔1976



خاکسار اپنے آقا، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ



خاکسار اپنے آقا، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ

مکتوبِ مبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا
انا فتحنا لك فتحا مبينا
ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة

امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّــاصر

اسلام آباد۔یوکے

HM – 21-05-2022

مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس کے ساتھ آپ نے اپنی آن لائن ترجمۃ القرآن کلاسز میں شامل ہونے والے بعض لوگوں کے تاثرات پر مشتمل ایک مضمون بھجوایا ہے۔ اگر آپ اسے اپنی سوانح عمری میں شامل کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کر لیں۔ اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور آپ کو اس نیکی کی دائمی جزاء عطا فرمائے اور اسے بے شمار لوگوں کے لئے فائدہ کا موجب بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

نقل دفتر پی ایس اسلام آباد (یوکے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس عاجز کو اپنے حالاتِ زندگی کے متعلق کچھ لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ توفیق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی دعاؤں کے طفیل ملی۔ کیونکہ بدستور حضورانور کی خدمت میں اس کام کی تکمیل کے لئے یہ عاجز خط لکھتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر جو خلافتِ احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہیں بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں نہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد حضرت محمد ﷺ کو ماننے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی بیعت کا بھی شرف حاصل ہوا۔ یہ وہ عظیم الشان نعمتیں ہیں کہ ہمارا فرض ہے کہ اول ہم خود اپنی زندگی نیکی اور تقویٰ کے ساتھ بسر کریں دوسرے اپنی اولادوں کو ان نعمتوں سے وابستہ رکھیں اور تیسرے اپنے احمدی احباب کو بھی یہ نعمتیں یاد کراتے رہیں اور چوتھے غیر از جماعت احباب کو بھی خواہ وہ کسی بھی مذہب یا فرقے سے تعلق رکھتے ہوں ان نعمتوں میں شریک کرنے کی کوشش کریں اور دعا بھی کریں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ (صحیح بخاری، کتاب الإیمان، باب مِنَ الإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ) پس اگر ہم ان نعمتوں کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں تو انھیں دوسرے

سب لوگوں کو بھی ان نعمتوں میں شریک کرنے کی سعی کرنا اور رو رو کر دعائیں کرنا ہمارا فرض ہے۔ دعاؤں پر زور دینا اس لئے بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ **"جو کچھ ہو گا دعا کے ذریعے سے ہی ہو گا۔"** (ملفوظات جلد نمبر 9 ص 28)

نیز آپ نے فرمایا: **"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعائوں پر زور دینے سے۔"** (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 تا 307) اس ارشاد میں حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں نرمی ،اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے کی تین نصائح فرمائی ہیں اور فرمایا ہے ان تین چیزوں کو اپنے ساتھ لے کر تمام دنیا کو دین واحد یعنی اسلام پر جمع کرنے کی کوشش کرو۔ یہی مقصد ہے کہ جس کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے اور یہی مقصد ہے کہ جس کے تحت اس عاجز نے یہ کتاب لکھنے کی کوشش کی ہے۔ قارئین سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے محض اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ایک طرف یہ خاکسار کے لئے ذریعہ مغفرت ہو دوسرے خاکسار کی اولاد کے لئے بھی اسے مفید بنائے اور انہیں متقی اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

اس جگہ خاکسار ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے جنہوں نے

اس کام کی تکمیل میں خاکسار کی مدد فرمائی ہے۔ ان میں سب سے پہلے خاکسار کی اہلیہ مکرمہ رشیقہ باجوہ صاحبہ ہیں جنہوں نے مسلسل ہر قسم کی سہولت مہیا کی اور کتاب کے مسودہ کی تیاری میں بھی مدد کی۔ دوسرے مکرم سعید انور صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ ہیں جنہوں نے پہلے حصہ کو کمپیوٹر پر ٹائپ کرنے میں مدد فرمائی۔ تیسرے مکرمہ شہلا ناصر صاحبہ از ماڈرن جماعت ہیں جنہوں نے نہ صرف ایک حصہ کو کمپیوٹر میں لکھنے میں مدد فرمائی بلکہ سارے مسودے کو یکجا کر کے اس کا انڈیکس بھی تیار کیا۔ چوتھے مکرم کاشف سمیع بھٹی صاحب از بیت الفتوح جماعت ہیں جنہوں نے بہت تھوڑے وقت میں کافی حصہ کو کمپیوٹر میں لکھ کر اپنا تعاون پیش کیا نیز پروف ریڈنگ کے فرائض بھی سرانجام دئے۔ پانچویں مکرم محمد اسحاق ناصر صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ یوکے ہیں جنہوں نے سارے مسودے کو کتابی شکل میں منتقل کرنے کا اہم کام سرانجام دیا۔ چھٹے خاکسار کے بھتیجے مکرم خرم باجوہ صاحب ہیں جنہوں نے تصاویر کے انتخاب میں خاکسار کی مدد کی۔ ساتویں مکرم عقیل احمد کنگ صاحب مربیٔ سلسلہ لندن اور مکرم ربیب احمد مرزا صاحب مربیٔ سلسلہ لندن نے آخری دفعہ پروف ریڈنگ کر کے کمپیوٹر میں اصلاحات کیں۔ اسی طرح خاکسار مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم محترم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم محترم منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف، مکرم محترم ملک مظفر احمد صاحب مینجر رقیم فارنہم اور ان کے سب عملہ کا شکر گزار ہے کیونکہ مختلف

مراحل میں ان سب احباب کے تعاون سے یہ کتاب تکمیل کو پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو بہترین جزا عطا فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہمیشہ صحت و عافیت سے رکھے اور آپکے تمام منصوبوں کو بے حد کامیاب فرمائے اور ہمیں اپنے آقا کی غلامی میں ہمیشہ وفادار رکھے۔ آمین۔

خاکسار نسیم احمد باجوہ عفی اللہ عنہ

یکے از غلامان خلافتِ احمدیہ 9 ستمبر 2021

افتتاحیہ: صداقت حضرت مسیح موعودؑ کی گواہی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے اس کتاب میں اپنی زندگی کے بعض واقعات بیان کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس کا اصل مقصد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ کی صداقت کی گواہی دینا ہے۔ اس لئے خاکسار افتتاحی کلمات کے طور پر صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے مختصراً چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہے:

1.وفاتِ مسیح علیہ الاسلام

جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں میں پہلا فرق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالی کا سچا نبی مانتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں قرآن کریم کی رو سے وفات یافتہ مانتی ہے اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ(آل عمران3:145)

ترجمہ: اور محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ پس کیا اگر یہ بھی وفات پا جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو وہ ہر گز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ یقیناً شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

اس آیت میں آنحضرت ﷺ سے پہلے تمام رسولوں کو وفات یافتہ قرار دیا گیا ہے اور

حضرت عیسیٰؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے 570 سال پہلے گزرے۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم پر ایمان رکھنے والی جماعت ہے اور عام مسلمانوں کی اس غلطی کو حضرت مرزا صاحب نے دور فرمایا جو آپ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ ایک اور آیت جس میں حضرت عیسیٰ کی وفات کھلے طور پر ثابت ہوتی ہے یہ ہے:

وَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّ ہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ ﴿ؕ۲۱﴾ اَمۡوَاتٌ غَیۡرُ اَحۡیَآءٍ ۚ وَ مَا یَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿٪۲۲﴾

ترجمہ: اور جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کرتے جبکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ مُردے ہیں، زندہ نہیں اور شعور نہیں رکھتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ (النّحل 16:21-22)

اس آیت میں ان تمام ہستیوں کو وفات یافتہ قرار دیا گیا ہے جن کو مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج سب سے زیادہ کس ہستی کی پرستش کی جارہی ہے یقیناً وہ حضرت عیسیٰؑ ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ قرآن کریم حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا اعلان کرتا ہے۔ اور جو شخص اس واضح دلیل کو جاننے کے بعد بھی حضرت عیسیٰؑ کو جسمانی طور پر آسمان پر زندہ قرار دے وہ قرآن کریم کا منکر ہوگا اور وہ شرک کا مرتکب ہوگا جو سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے جو حضرت عیسیٰؑ کو باقی انبیاء کی طرح وفات یافتہ مانتی ہے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتاب **'مسیح ہندوستان میں'** کا مطالعہ کریں جس میں آپؑ نے دلائل و شواہد کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ

صلیب سے زندہ اتارے گئے تھے اور پھر ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے اور وہاں سرینگر میں آج تک آپ کی قبر موجود ہے۔اسی طرح انٹرنیٹ میں **Tomb of Jesus in Kashmir** کے موضوع پرڈاکومنٹری بھی موجود ہے۔

2. ختم نبوت کے حقیقی معنی

جماعت احمدیہ اور غیر مسلمانوں میں دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیّین یعنی نبیوں کی مہر اور سب نبیوں سے افضل نبی یقین کرتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی مانتی ہے کہ آپؐ کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے جو آپ کا کامل متبع ہو لیکن غیر احمدی مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔اس لیے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کو اپنے دعویٰ میں غلط قرار دیتے ہیں (نعوذباللہ)۔اس معاملہ میں جماعت احمدیہ کی سچائی کی دلیل یہ آیت ہے:

اَللّٰہُ یَصۡطَفِیۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ (الحج 22:76)

ترجمہ: اللہ فرشتوں میں سے رسول چنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں **یصطفی** کا لفظ ہے جو فعل مضارع ہے اس لئے اس کے معنے ہیں 'چنتا ہے اور آئندہ چنتا رہے گا'۔پس اس آیت میں آئندہ بھی رسولوں کے آنے کی کھلی دلیل ہے اور جو شخص یہ کہے کہ آئندہ رسول نہیں آسکتے وہ قرآن کریم کی اس آیت کا

منکر ہو گا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ ہی سارے قرآن کریم پر ایمان رکھتی ہے اور یہی جماعت احمدیہ کی سچائی کی دلیل ہے۔

دوسری آیت یہ ہے:

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا (النساء4:70)

ترجمہ: اور جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کے لئے چار انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے: نبی، صدیق، شہید اور صالح۔ جماعت احمدیہ کہتی ہے کہ قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق یہ چار انعامات قیامت تک ملتے رہیں گے کیونکہ قرآن کریم قیامت تک کے لئے ہے اس کے مقابلہ پر غیر احمدی مسلمان کہتے ہیں کہ اس آیت کے مطابق صدیق، شہید اور صالح تو ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہو سکتے ہیں لیکن نبی نہیں ہو سکتا۔ اس لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ سارے قرآن کریم پر ایمان رکھتی ہے اس لیے یہی سچی جماعت ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایک طرف غیر احمدی مسلمان کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور پھر یہ بھی مانتے ہیں کہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام بطور نبی اللہ دوبارہ آئیں گے۔ اس لحاظ سے غیر احمدی حضرات بھی اس بات کے قائل ہیں کہ ایک قسم کا نبی آسکتا ہے لیکن اسے کھل کر ماننے کے لیے تیار نہیں جماعت احمدیہ کہتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ تو بنی اسرائیل کے رسول تھے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے: وَ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ (آل عمران 3:50) لٰہذا وہ فوت ہوگئے۔ اور آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ امام مہدی ہی استعارہ کے طور پر عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ فرمایا: لَا الْمَهْدِي اِلَّا عِيْسٰي (سنن ابن ماجہ۔ محمد بن یزید القزوینی۔ متوفی 273ھ۔ کتاب الفتن باب شدۃ الزمان حدیث نمبر 4039) کہ مہدی اور عیسیٰ ایک ہی وجود ہے۔

3. صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ اور غیر احمدی مسلمانوں میں تیسرا بڑا فرق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے دعویٰ الہام میں سچا مانتی ہے جبکہ غیر احمدی مسلمان حضرت مرزا صاحب کو اپنے دعویٰ میں سچا نہیں مانتے اس مسئلہ کا حل بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ فرمایا:

وَ لَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ ﴿۴۵﴾ لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ ﴿۴۶﴾ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ ﴿۴۷﴾ۖ فَمَا مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡہُ حٰجِزِیۡنَ ﴿۴۸﴾ (الحاقۃ 69:45-48)

ترجمہ: اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا۔ تو ہم اُسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اُس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی ایک بھی اُس سے (ہمیں) روکنے والا نہ ہوتا۔

اس آیت میں بتایا گیا کہ خدا تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹا الہام منسوب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قتل کروا دیتا ہے اور کوئی طاقت اللہ کو اس کام سے نہیں روک سکتی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے نعوذ باللہ جھوٹا دعویٰ کیا تھا تو آپ قتل کیوں نہ ہوئے بلکہ آپ 26 مئی 1908 کو لاہور میں بیماری کے ساتھ طبعی طور پر فوت ہوئے۔ اس لحاظ سے یہ آیت حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ الہام کو سچا ثابت کرتی ہے اسی وجہ سے جماعت احمدیہ آپ کو سچا مانتی ہے اور اس لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ ہی سارے قرآن کریم کو ماننے والی جماعت ہے اور یہ اس کی سچائی کا ثبوت ہے

4. جماعتِ احمدیہ میں نظامِ خلافت کا قیام

مسلمان جماعت احمدیہ اور غیر احمدی مسلمانوں میں چوتھا بڑا فرق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نظام خلافت کے ماتحت کام کر رہی ہے اور دوسرے مسلمان اس سے محروم ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کے تہتر فرقے ہیں لیکن صرف جماعت احمدیہ میں ہی خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظام قائم ہے اور اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر متمکن ہیں۔ نظام خلافت کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ(النور24:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ

کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور امن کی حالت میں بدل دے گا ۔وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت کی تشریح ایک حدیث نبوی میں اس طرح ہے فرمایا:

قَالَ حُذَيْفَۃ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم : تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَاشَاءَ اللّٰہُ أَنْ تَکُوْنَ، ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰہُ إِذَا شَاءَ أَنْ یَّرْفَعَهَاَ، ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّۃِ فِیْکُمْ مَاشَاءَ اللّٰہُ أَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ یَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ أَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰہُ أَنْ یَّرْفَعَهَا ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیًّا، فَتَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ أَنْ تَکُوْنَ، ثُمَّ یَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰہُ أَنْ یَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّۃِ، ثُمَّ سَکَتَ۔(مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص 273 دار الفکر بیروت و مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی پھر اللہ تعالی جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا اور پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے)جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی (یہاں تک کہ اللہ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا) اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج

النبوۃ قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

مذکورہ بالا حدیث سے پہلے آیت قرآنی آیت (24:56) میں اللہ کا وعدہ ہے کہ اگر مسلمان ایمان اور عمل صالح بجالائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں خلافت حقہ کے انعام سے نوازے گا۔ پس وہی جماعت سچی ہے جس میں نظام خلافت موجود ہے۔ اس آیت میں یہ بھی فرمایا کہ جن لوگوں میں خلافت ہو گی وہ ہمیشہ ترقی کرتے چلے جائیں گے چنانچہ جماعت احمدیہ کی 131 سالہ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی زندگی میں جماعت احمدیہ اِلا ماشاءاللہ صرف ہندوستان میں تھی۔ اور آج نظام خلافت کی برکت سے 213 ملکوں میں قائم ہو چکی ہے اور ساری دنیا میں خدمت کر رہی ہے اور نہایت پر امن جماعت کے طور پر ساری دنیا میں عزت کے ساتھ دیکھی جاتی ہے۔ ہر سال تقریباً چار، پانچ لاکھ لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا حدیث نبوی میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے بعد نظام خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو گا۔ پھر بادشاہت کا نظام آجائے گا پھر جبری بادشاہت کا نظام آئے گا۔ اس کے بعد دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظام قائم ہو گا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا پہلے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ بطور مسیح موعود امام مہدی اور امتی نبی تشریف لائے۔ آپ کی پیدائش 13 فروری سن 1835 میں قادیان انڈیا میں ہوئی۔ 23 مارچ 1889ء کو آپ نے اللہ کے حکم سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور عظیم الشان اسلامی خدمات سر انجام دینے کے بعد آپ کی وفات 26 مئی 1908ء کو ہوئی۔ آپ کی وفات کے اگلے روز 27 مئی 1908ء کو جماعت احمدیہ میں پہلے خلیفہ کا انتخاب

ہوا۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ پھر یکے بعد دیگرے حضرت مرزا بشیر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ 1914 ءمیں ، حضرت مرزا ناصر احمدؒ 1965 ءمیں، حضرت مرزا طاہر احمدؒ 1982 ءمیں اور موجودہ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2003ءمیں منتخب ہوئے۔ اس طرح آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی جو آپ نے چودہ سو سال پہلے فرمائی تھی وہ بڑی شان سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ پوری ہوئی ہے اور یہ جماعت احمدیہ کی سچائی کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خلافت علی منہاج النبوۃ کی پیشگوئی فرمائی اس لئے پہلے ایک امتی نبی کا آنا ضروری تھا تب ہی خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو سکتی ہے۔ لیکن غیر از جماعت مسلمان تو کسی نبی کے آنے کے قائل ہی نہیں اس لئے انہیں کبھی خلافت علی منہاج النبوۃ مل ہی نہیں سکتی۔ اب انکے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں۔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد کو حضرت محمد ﷺ کا امتی اور آپ ﷺ کا غلام سمجھتی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے خود فرمایا:

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں   دل سے ہیں خدّام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں   خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہیں

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 764 مطبوعہ 1891ء)

5. حضرت مرزا غلام احمد قادیانی چودھویں صدی کے مجدد ہیں

احمدی مسلمانوں اور غیر احمدی مسلمانوں میں پانچواں بڑا فرق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو چودھویں صدی کا مجدد بھی سمجھتی ہے اور غیر احمدی مسلمان ان کو اس دعوی میں درست نہیں سمجھتے۔ اس کے لئے جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث پیش کرتی ہے:

إِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الأُمَّةِ عَلَی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَھَا دِینَھَا (ابوداؤد کتاب الفتن)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اس دین کی تجدید کرے گا۔

اس حدیث کو تمام امت درست تسلیم کرتی ہے اور نواب صدیق حسن خان صاحب مشہور اہل حدیث لیڈر نے اپنی کتاب حج الکرامہ میں اس حدیث کے مطابق گذشتہ تیرہ صدیوں کے مجددین کے نام بھی لکھے ہیں جو یہ ہیں:

1. حضرت عمر بن عبد العزیزؒ پہلی صدی،
2. حضرت احمد بن حنبلؒ دوسری صدی،
3. حضرت ابو الحسن اشعریؒ تیسری صدی،
4. حضرت ابو بکر باقلانی رحمۃ اللہ علیہ تیسری صدی،
5. حضرت امام غزالیؒ پانچویں صدی،

6. حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ چھٹی صدی،

7. حضرت ابن تمیمہؒ ساتویں صدی،

8. حضرت ابن حجر عسقلانیؒ آٹھویں صدی،

9. حضرت جلال الدین سیوطیؒ نویں صدی،

10. حضرت محمد طاہر گجراتیؒ دسویں صدی،

11. حضرت سید احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ گیارہویں صدی،

12. حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحبؒ بارہویں صدی،

13. حضرت سید احمد بریلویؒ تیرھویں صدی کے مجدد تھے۔

(حجج الکرامہ، نواب صدیق حسن خان، ص135 تا139)

یہ کتاب حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ سے پہلے لکھی گئی۔ اس کے بعد چودھویں صدی میں سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السّلام اور کوئی دعویدار نہیں جس نے اعلان کیا ہو کہ خدا تعالیٰ نے اسے چودہویں صدی کا مجدد بنایا ہے اس لیے آپ کے دعویٰ کی صداقت میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا صاحب کو چودھویں صدی کا مجدد تسلیم کرے اور یہ بھی جماعت احمدیہ کی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے۔

6. حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ چاند اور سورج کے گرہن والے امام مہدی ہیں:

جماعت احمدیہ اور غیر احمدی مسلمانوں میں چھٹا بڑا فرق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو وہی امام مہدی مانتی ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اس کے لیے رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا اس کے مقابلے میں غیر احمدی مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ یہ ہے: إِنَّ لِمَهْدِيْنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ والأَرْضِ، يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ (سنن الدارقطني، جلد 1 كتاب العيدين ،باب صفة صلاة الخسوف والكسوف وهيئتهما)

ترجمہ: (حضرت امام محمد باقرؒ حضرت امام علی زین العابدینؒ کے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؑ کے پوتے روایت کرتے ہیں کہ) ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی سچائی کے لیے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنی (13) کو گرہن ہو گا اور سورج کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی (28) کو گرہن ہو گا اور جب سے اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ان دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔

یہ حدیث دونوں فرقوں کی کتب میں موجود ہے اور اسکے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی موجودگی میں جب کہ آپ مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر چکے تھے یہ دونوں نشان 1894ء میں رمضان کے مہینے میں مشرقی دنیا میں ظاہر

ہوئے۔(اخبار سراج الاخبار 11جون 1894ء)۔ اسی طرح مشہور بزرگ خواجہ غلام فرید آف چاچڑاں شریف نے بھی فرمایا حدیث نبوی کے مطابق یہ گرہن ہو چکا ہے۔(ارشادات فریدی جلد 3 صفحہ 71) اور اگلے سال 1895ء میں رمضان کے مہینے میں انہی تاریخوں کو مغربی دنیا میں بھی یہ نشانی ظاہر ہوئی۔ اس طرح اللہ تعالی نے حضرت مرزا صاحبؑ کو دو آسمانی نشانوں کے ساتھ سچا ثابت کر دیا۔ اس حدیث کا سینکڑوں سال سے اسلامی لٹریچر میں موجود ہونا اور پھر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے میں پورا ہونا اس حدیث کی سچائی کی بھی دلیل ہے اس نشان کے ظاہر ہونے کے بعد ہزاروں لاکھوں انسانوں نے حضرت مرزا غلام احمد کو سچا امام مہدی تسلیم کر لیا اور یہی ہر سچے مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

7. حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں

جماعت احمدیہ اور غیر احمدی مسلمانوں میں ساتواں بڑا فرق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی اور مسیح موعود تسلیم کرتی ہے جبکہ غیر احمدی مسلمان امام مہدی اور مسیح موعود کو دو علیحدہ علیحدہ شخص سمجھتے ہیں اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کرتی ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً ، وَلَا الدِّينُ إِلَّا إِدْبَارًا ، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ ، وَلَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے

فرمایا معاملات شدت اختیار کرتے جائیں گے۔ دنیا اخلاقی پستی میں بڑھتی چلی جائے گی اور لوگ حرص و بخل میں ترقی کرتے چلے جائیں اور صرف میرے لوگوں پر ہی قیامت آئے گی اور کوئی مہدی عیسیٰ ابن مریم (مسیح موعود) کے سوا نہیں ہو گا۔ (سنن ابن ماجہ۔ محمد بن یزید القزوینی۔ متوفیٰ 273ھ۔ کتاب الفتن باب شدۃ الزمان حدیث نمبر 4039)

اس حدیث نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے بعد امت مسلمہ کے حالات دن بدن بگڑتے چلے جائیں گے اور بالآخر اس امت کی اصلاح کے لیے حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور ان کے علاوہ اس امت کی کوئی اصلاح نہیں کر سکے گا اس کے ساتھ ہی آپ نے فرمایا کہ وہ امام مہدی عیسیٰ ابن مریم بھی ہو گا جس کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ گویا امام مہدی اور عیسیٰؑ ابن مریم ایک شخص کے دو نام ہیں یہ دو الگ الگ وجود نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے آسمان سے نہیں آنا بلکہ امام مہدی کو ہی صفاتی طور پر عیسیٰ ابن مریم کا مثیل قرار دیا گیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت تورات کے ماتحت ان کے چودہ سو سال بعد ظاہر ہوئے اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت قرآن مجید کے ماتحت ان کے 1400 سال بعد ظاہر ہوئے۔ اس حدیث نبوی کے مطابق جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ سچا ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی وجود ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔

8. حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ امتی نبی ہیں

جماعت احمدیہ اور غیر احمدی مسلمانوں میں آٹھواں بڑا فرق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو آنحضرت ﷺ کے تابع امتی نبی سمجھتی ہے جبکہ غیر احمدی مسلمان اس سے انکار کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کرتی ہے:

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسل ۔۔وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ ۔۔فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ ۔۔ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ ۔۔ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ ۔۔(صحيح مسلم ،، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجال وصفته وما معه)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا(جب مسیح موعود یاجوج ماجوج کے زور کے زمانہ میں آئے گا تو)عیسیٰ نبی اللہ اور اس کے صحابہ دشمن کے نرغہ میں محصور ہو جائیں گے۔۔۔پھر عیسیٰ نبی اللہ اور اس کے صحابہ خدا کے حضور دعا اور تضرع کے ساتھ رجوع کریں گے۔۔۔۔اور اس دعا کے نتیجہ میں عیسیٰ نبی اللہ اوراس کے صحابہ مشکلات سے نجات پا کر دشمن کے کیمپ میں گھس جائینگے(لیکن وہاں نئی مشکلات پیش آئیں گی)۔۔۔۔پھر عیسیٰ نبی اللہ اور اس کے صحابہ دوبارہ خدا کے حضور دعا کرتے ہوئے جھک جائینگے(اور خدا تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمادے گا)۔

اس حدیث نبوی ﷺ میں آنحضرت ﷺ نے آنے والے عیسیٰ یعنی مسیح موعود کو

چار دفعہ نبی اللہ قرار دیا ہے۔ اور یاد رہے کہ یہ وہی امام مہدی ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے استعارہ کے طور پر اور بعض مشابہتوں کی وجہ سے صفاتی طور پر عیسیٰ ابن مریم قرار دیا ہے۔ کیونکہ دو ہزار سال پہلے آنے والے عیسیٰ صرف بنی اسرائیل کے رسول تھے۔ اور وہ وفات پا چکے ہیں جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس حدیث کے مطابق امام مہدی عیسیٰ ابن مریم بھی ہیں اور نبی اللہ بھی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی مسلمان کہے کہ امام مہدی نے عیسیٰ ابن مریم اور نبی اللہ بن کر نہیں آنا تو وہ آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کا منکر ہو گا۔ اس حدیث کے مطابق جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی اور مسیح موعود ماننے کے ساتھ ساتھ امتی نبی مانتی ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر آنحضرت ﷺ کی احادیث کی تصدیق کرے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ آمین۔

9. جماعت احمدیہ کے نام کی اہمیت

جماعت احمدیہ اور غیر احمدی مسلمانوں میں نواں فرق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے نام کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام احمد پر ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے جبکہ غیر احمدی فرقوں میں سے کسی کے نام کی بنیاد آنحضرت ﷺ کے نام پر نہیں اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ یہ آیت قرآنی پیش کرتی ہے: وَ اِذۡ قَالَ عِیۡسَی وَ اِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ (سورۃ الصف 61:7)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہاری

طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہو گا۔ پس جب وہ کھلے نشانوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام احمد بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ پیش گوئی فرمائی تھی کہ ان کے بعد احمد رسول آئے گا عربی زبان کے لحاظ سے احمد کو ماننے والوں کا نام احمدی ہو گا اور اس وجہ سے جماعت احمدیہ کا نام احمدیہ ہے اس لئے ہر مسلمان اس آیت کے مطابق احمدی ہے۔ اور دوسرا کوئی اور نام نہیں ہونا چاہیے تا کہ ہم سب آنحضرت ﷺ کے نام پر جمع ہو کر ایک ہو جائیں بے شک ہمارا نام مسلمان بھی ہے لیکن احمدی مسلمان کا مطلب یہ ہے کہ ہم احمد رسول اللہ کو ماننے والے اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے والے مسلمان ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہے عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ احمد رسول میرے بعد آئے گا اگر عیسیٰؑ فوت نہ ہوئے ہوں تو احمد رسول اللہ آہی نہیں سکتے یعنی عیسی کو فوت شدہ ماننا ضروری ہے ورنہ ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ احمد نہیں کیونکہ عیسیٰؑ ابھی زندہ ہیں اور احمد رسول نے عیسیٰؑ کے بعد آنا ہے۔ اس لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ ہی سچی جماعت ہے جو حضرت عیسیٰؑ کو وفات یافتہ مانتی ہے۔

10. پاکستان کی نیشنل اسمبلی کے فیصلے نے جماعت احمدیہ کو سچا فرقہ ثابت کر دیا

جماعت احمدیہ اور غیر احمدی مسلمانوں میں دسواں فرق یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کے فیصلہ کو مانتے ہوئے کہتی ہے کہ 72 فرقے جھوٹے ہیں اور ایک فرقہ یعنی جماعت احمدیہ سچی ہے۔ دوسری طرف غیر احمدی مسلمان کہتے ہیں کہ 72 فرقے سچے ہیں اور ایک فرقہ جماعت احمدیہ جھوٹی ہے اس کی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ 1974 میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کے ۷۲ فرقوں نے متفقہ طور پر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ جب اس فیصلہ کو آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو جماعت احمدیہ کی سچائی بالکل واضح ہو جاتی ہے: آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلاَنِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِ(جامع الترمذی، کتاب الإيمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي افْتِرَاقِ هَذِهِ الأُمَّةِ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت پر وہ ہی حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مشابہت ہو گی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا ہو تو میری امت

میں سے بھی کوئی ایسا بد بخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے صحابہ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کونسا ہے ؟ حضور ﷺ نے فرمایا وہ جو میری اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل پیرا ہو گا۔

اس حدیث نبوی میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ میری امت کے 73 فرقے ہوں گے۔ 72 فرقے ایک طرف ہو جائیں گے اور ایک فرقہ علیحدہ ہو جائے گا۔ فرمایا ایسے وقت 72 فرقے آگ میں جانے والے ہوں گے یعنی جھوٹے ہونگے اور ایک فرقہ آگ سے بچایا جائے گا یعنی سچا ہو گا۔ یہ پیشگوئی 1974ء میں لفظاً لفظاً پوری ہو گئی جبکہ پاکستان نیشنل اسمبلی نے فیصلہ کیا کہ جماعت احمدیہ کے مخالف فرقے 72 ہیں اور جماعت احمدیہ ایک ہے۔ اب پاکستان نیشنل اسمبلی کہتی ہے 72 فرقے سچے ہیں اور فرقہ احمدیہ جھوٹا ہے۔ جبکہ آنحضرت ﷺ نے 1400 سال پہلے فیصلہ دے دیا تھا کہ بہتر جھوٹے ہوں گے اور ایک سچا ہو گا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ ہی سچی جماعت ہے اور ایک اور پہلو سے دیکھیں تو بہتر فرقے تو آپس میں بھی ایک دوسرے کو کافر اور جہنمی کہتے ہیں تو وہ کس طرح سچے ہو سکتے ہیں ۔ علاوہ ازیں کلمہ گو کو غیر مسلم کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے اس لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمّد رسول اللہ پڑھنے والی جماعت کو غیر مسلم کہنے والے خود ہی رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق سچے مسلمان نہیں رہتے۔ اس کے مقابل جماعت احمدیہ غیر احمدی مسلمانوں کو کبھی غیر مسلم نہیں کہتی صرف غیر احمدی مسلمان کہتی ہے جو کہ ان کے اپنے قول کے مطابق ہے۔ پس ہر پہلو سے جماعت احمدیہ

ہی سچی قرار پاتی ہے لہٰذا تمام مسلمانوں کو اس جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے تا کہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی باتوں کو ماننے والے بن جائیں۔

11. جماعت احمدیہ کی سچائی کے لئے حضرت امام ملا علی قاری کی گواہی

اہل سنت کے مشہور عالم دین حضرت امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ وفات (1606ء) نے 400 سال قبل 73 فرقوں والی اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ:

فتلك اثنتان وسبعون فرقة كلهم في النار ، والفرقة الناجية هم أهل السنة البيضاء المحمدية والطريقة النقية الأحمدية (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، الجزء الأول، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الصفحة ٢٥٩)

ترجمہ: بہتر فرقے سب کے سب آگ میں ہوں گے اور آگ سے نجات پانے والا فرقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والا ہو گا۔ اور اس کے پاک طریقے کا نام احمدیہ ہو گا۔

حضرت امام ملا علی قاریؒ کی اس تحریر سے واضح ہے کہ موصوف کو خدا تعالیٰ نے چار سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ تہتر فرقوں میں سے جو سچا اور پاک فرقہ ہو گا اس کا نام احمدیہ ہو گا۔ عجیب بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے 1400 سو سال سے اس نام کو جماعت احمدیہ کے لیے محفوظ رکھا تھا اور آج دنیا میں جماعت احمدیہ کے نام سے وہی جماعت جانی جاتی ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق امام مہدی اور مسیح موعود ماننے والی ہے۔ حضرت امام ملا علی قاری کے ان الفاظ کے بعد جماعت احمدیہ کی سچائی پر کسی قسم کا کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو

حق قبول کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کے پاک نمونہ اور آپکی عظیم خدمات کے چند گواہ

آج کل بعض مخالفین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک نمونہ اور سیرت پر اعتراضات کر کے عوام کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں ایسے لوگوں کے اعتراضات کو رد کرنے کے لئے ذیل میں ایسے مشہور لوگوں کی گواہیاں پیش ہیں جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کا زمانہ پایا۔ یقیناً ان لوگوں کی گواہیاں ہی مستند اور قابل قبول ہیں اور بعد میں آنے والے لوگوں کے اعتراضات بے حقیقت اور رد کرنے کے قابل ہیں:

1. حضرت خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشیں چاچڑاں شریف کی گواہی:

فرماتے ہیں:۔

”حضرت مرزا صاحب تمام اوقات خدائے عزوجل کی عبادت میں گزارتے ہیں یا نماز پڑھتے ہیں یا قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں یا دوسرے ایسے ہی دینی کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور دین اسلام کی حمایت پر اس طرح کمر ہمت باندھی ہے کہ ملکہ زمان لنڈن کو بھی دین محمدی (اسلام) قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔ روس، فرانس اور دیگر ملکوں کے بادشاہوں کو بھی (اسلام) کا پیغام بھیجا ہے اور ان کی تمام تر سعی اور کوشش اس بات میں ہے کہ وہ لوگ عقیدہ تثلیث و صلیب کو جو سراسر کفر ہے چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو اختیار کر لیں اور اس وقت کے علماء کا حال دیکھو کہ دوسرے تمام

جھوٹے مذاہب کو چھوڑ کر ایسے نیک مرد کے درپے ہو گئے ہیں جو کہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے اور صراط مستقیم پر قائم ہے اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے اور یہ اس پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ان کے عربی کلام کو دیکھو جو انسانی طاقتوں سے بالا ہے۔ اور ان کا تمام کلام معارف و حقائق سے بھرا ہوا ہے وہ اہل سنت والجماعت اور دین کی ضروریات سے ہر گز منکر نہیں۔" (اردو ترجمہ از فارسی، اشارات فریدی جلد 3، مقبوس نمبر 27 ص 69-70)

نیز فرمایا:

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حق پر ہیں اور اپنے معاملہ میں صادق اور راستباز ہیں۔وہ تو آٹھوں پہر اللہ تعالیٰ حق سبحانہ کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں اور ترقی اسلام اور دین کی سربلندی کے لئے بدل و جان کوشاں رہتے ہیں۔ان میں کوئی بات ناپسندیدہ اور قابل مذمت نہیں۔اگر انہوں نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی جائز بات ہے۔" (ارشادات فریدی جلد 3، مقبوس نمبر 83، صفحہ 179، ترجمہ از فارسی)

2. مولانا ابو الکلام آزاد کی گواہی:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر مسلم اخبارات میں سب سے زوردار، موثر اور حقیقت افروز ریویو اخبار "وکیل" امرتسر کا تھا جو مولانا ابو الکلام آزاد کے قلم سے نکلا انہوں نے لکھا:۔

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لیے اسے امتدادِ زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کر لیا جائے۔ایسے

لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب جاتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ ان کی خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہیں ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تا کہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔ مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جب کہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اس لیے کہ وہ ہرگز لوح قلب سے نسیا منسیا نہیں ہو سکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سرِ راہ منزل مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کے لیے ٹوٹی پڑتی تھی اور دوسری طرف ضعفِ مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا۔۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان

تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود اس آیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔۔۔ غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبارِ احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کے مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایتِ اسلام کا جذبہ اُن کے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا''۔(بحوالہ بدر 18 جون 1908ء، صفحہ 3، 2 ایضاً اخبار ملت لاہور۔ 7 جنوری 1911ء صفحہ 13 تا 15 بحوالہ اخبار الحکم جلد 15 صفحہ 1 اخبار وکیل مئی 1908ء)

3. اخبار صادق الاخبار ریواڑی کی گواہی:

صادق الاخبار ''ریواڑی'' نے لکھا ہے کہ:

''مرزا صاحب نے اپنی پر زور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایتِ اسلام کماحقہ ادا کر کے خدمتِ دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامیءِ اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل عالمِ بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے''۔(بحوالہ بدر 20 اگست 1908 صفحہ 6 کالم نمبر 2، 1) اخبار صادق الاخبار ریواڑی جون 1908ء

4. مرزا حیرت دہلوی صاحب ایڈیٹر اخبار کرزن گزٹ کی گواہی:

''کرزن گزٹ'' کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی نے لکھا کہ:۔

''مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ بحثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔۔۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔۔۔ اُس کا پر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے''۔(بحوالہ سلسلہ احمدیہ صفحہ 189 کرزن گزٹ دہلی۔جون 1908ء)

5. چوہدری افضل حق صاحب مفکرِ احرار کی گواہی:

''آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسدِ بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ دیگر فرقوں میں کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لیے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشرواشاعت کے لیے بڑھا۔ اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لیے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے''۔(فتنۂ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں۔ طبع دوم صفحہ 24)

6. مولانا سید حبیب صاحب مدیر "سیاست" کی گواہی:

"اس وقت کہ آریہ اور مسیحی مبلغ اسلام پر بے پناہ حملے کر رہے تھے اکے دُکے جو عالم دین بھی موجود تھے وہ ناموسِ شریعت حقہ کے تحفظ میں مصروف ہو گئے مگر کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا۔ اس وقت مرزا غلام احمد صاحب میدان میں اترے اور انہوں نے مسیحی پادریوں اور آریہ اپدیشیوں سے سینہ سپر ہونے کا تہیہ کر لیا۔ میں مرزا صاحب کے ادعائے نبوت وغیرہ کی قلعی کھول چکا ہوں لیکن بقول کہ: عیب ہائے جملہ بگفتنی ہنرش نیز بگو: مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفینِ اسلام کے دانت کھٹے کر دیے۔ اسلام کے متعلق ان کے بعض مضامین لاجواب ہیں"۔ (تحریکِ قادیان صفحہ 208،209)

7. مولوی نور محمد صاحب نقشبندی کی گواہی:

مولوی اشرف علی تھانوی کے ترجمہ قرآن کے دیباچے میں مولوی نور محمد صاحب نقشبندی لکھتے ہیں:

"اسی زمانے میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصے میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔۔۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو

گئے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں پس تم اگر سعادت مند ہو تو مجھے قبول کر لو۔ اس تقریب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی"۔(دیباچہ ترجمہ قرآن صفحہ 30)

8. اخبار وکیل کی ایک اور گواہی:

"کریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبہ بھی نظر نہیں آتا وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق و عادات ۔۔۔اور کیا بلحاظ خدمات و حمایتِ دین مسلمانان ہند میں ان کو ممتاز و برگزیدہ اور قابلِ رشک مرتبہ پر پہنچا دیا"۔(اخبار الوکیل 30 مئی 1908)

9. رسالہ تہذیب النسواں کی گواہی:

لاہور کے مشہور غیر احمدی رسالہ تہذیب النسواں کے ایڈیٹر شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب نے لکھا ہے:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور

رہنمائی مردہ روحوں کے لیے واقعی مسیحائی تھی"۔ (بحوالہ حیات طیبہ صفحہ 467 رسالہ تہذیب نسواں لاہور1908ء)

10. منشی سراج الدین احمد بانی اخبار زمیندار کی گواہی:

اخبار زمیندار کے ایڈیٹر مولوی ظفر علی خاں کے والد اور اخبار زمیندار کے بانی منشی سراج الدین احمد نے لکھا:۔

"مرزا غلام احمد 1860ء یا 1861ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اُس وقت آپ کی عمر 23،22 سال کی ہو گی اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔ 1877ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپ کے ہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی۔ ان دنوں میں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے۔ گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور مستفیض ہونے کی عزت حاصل نہیں ہوئی مگر ہم ان کو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے"۔ (بحوالہ حیات طیبہ صفحہ 468 اخبار زمیندار مئی 1908ء)

11. اخبار اندر لاہور کی گواہی:

لاہور کے آریہ اخبار ""اندر"" نے لکھا:۔

"مرزا صاحب اپنی ایک صفت میں محمد ﷺ صاحب سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور وہ صفت ان کا استقلال تھا۔ خواہ وہ کسی مقصود کو لے کر تھا۔ اور ہم خوش ہیں کہ وہ

آخری دم تک اس پر ڈٹے رہے اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہیں دکھائی"۔(بحوالہ حیات طیبہ صفحہ 468)

12. اخبار آریہ پتر لاہور کے ایڈیٹر کی گواہی:

"عام طور پر جو اسلام مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی نسبت مرزا صاحب کے خیالات اسلام کے متعلق زیادہ وسیع اور زیادہ قابل برداشت تھے مرزا صاحب کے تعلقات آریہ سماج سے کبھی دوستانہ نہیں ہوئے اور جب ہم آریہ سماج کی گذشتہ تاریخ کو یاد کرتے ہیں تو ان کا وجود ہمارے سینوں میں بڑا جوش پیدا کرتا ہے"۔(بحوالہ حیات طیبہ ص468)

13. اخبار پائنیر الہ آباد کی گواہی:

الہ آباد کے انگریزی اخبار پائنیر نے لکھا:۔

"مرزا صاحب کو اپنے دعویٰ کے متعلق کبھی کوئی شک نہیں ہوا۔ اور وہ کامل صداقت اور خلوص کے ساتھ اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ ان پر کلامِ الٰہی نازل ہوتا ہے اور یہ بھی ہے کہ انھیں ایک خارق عادت طاقت بخشی گئی ہے۔۔۔ایک دفعہ انہوں نے بشپ ویلڈن کو چیلنج کیا تھا جس نے اسے حیران کر دیا کہ وہ نشان نمائی میں ان کا مقابلہ کرے اور مرزا صاحب اس بات کے لئے تیار تھے کہ حالات زمانہ کے ماتحت بشپ صاحب جس طرح چاہیں اپنا اطمینان کر لیں کہ نشان دکھانے میں کوئی فریب اور دھوکہ نہ ہو۔۔ وہ لوگ جنہوں نے مذہبی میدان میں دنیا کے اندر حرکت پیدا کر دی ہے۔ وہ اپنی طبیعت میں انگلستان کے لارڈ بشپ کی نسبت مرزا غلام احمد صاحب سے بہت زیادہ

مشابہت رکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ بہر حال قادیان کا نبی ان لوگوں میں سے تھا جو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے"۔(اخبار پائنیر الہ آباد 30 مئی 1908)

14. علی گڑھ انسٹیٹیوٹ کی گواہی:

علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ نے حضرت اقدس کی وفات پر حضور کے مختصر حالات لکھنے کے بعد لکھا؛

"بے شک مرحوم اسلام کا ایک بہت بڑا پہلوان تھا۔"(علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ)

15. علامہ نیاز فتح پوری ایڈیٹر رسالہ نگار کی گواہی:

ہندوستان کے مشہور اور نامور ادیب جناب نیاز فتح پوری صاحب ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ نے لکھا:۔

بانئ سلسلہ احمدیت کے متعلق میرا مطالعہ ہنوز تشنۂ تکمیل ہے۔اور میں نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب کی سیرت،ان کی تعلیمات، ان کی دعوتِ اصلاح، ان کے تفہیماتِ قرآنیہ، ان کے عقائدی نظریے اور ان کے تمام عملی کارناموں کو سمجھنے کے لئے کتنا زمانہ درکار ہو گا۔ کیونکہ ان کی وسعت و ہمہ گیری کا مطالعہ "قلزم آشامی" چاہتا ہے۔ اور یہ شاید میرے بس کی بات نہیں۔ تاہم اگر اس وقت کے تمام تاثرات کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے پر مجبور کیا جائے میں بلا تکلف کہہ دوں گا کہ "وہ بڑے غیر معمولی عزم و استقلال کا صاحبِ فراست و بصیرت انسان تھا۔ جو ایک خاص باطنی قوت اپنے

ساتھ لایا تھا۔ اور اس کا دعویٰ تجدید و مہدویت کوئی پادر ہوا بات نہ تھی۔ اس میں کلام نہیں۔ کہ انہوں نے یقیناً اخلاقِ اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا۔ اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی جس کی زندگی کو ہم یقیناً ''اسوہء نبی'' کا پرتو کہہ سکتے ہیں''۔ (رسالہ نگار لکھنؤ نومبر 1959ء)

16. مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کی گواہی:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب مشہور اہل حدیث عالم جنہوں نے بعد از دعویٰ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اس کتاب پر اپنا ایک ریویو اپنے رسالہ اشاعۃ السنّۃ میں تحریر کیا اس میں وہ لکھتے ہیں:

''ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانے میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذالک امر اور اس کا مولف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے ایسے زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصارِ اسلام کی نشاندہی کرے جنہوں نے اسلام کی جانی و مالی و قلمی و لسانی نصرت کے علاوہ حالی نصرت کا بیڑا اٹھالیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوی کیا ہو

کہ جس کو وجود الہام میں شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر تجربہ و مشاہدہ کرے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو"۔(اشاعۃ السنہ جلد ہفتم صفحہ:169-170)

17. محمد شریف صاحب بنگلوری ایڈیٹر اخبار منشور محمدی کی گواہی:

کتاب براہین احمدیہ پر مشہور اخبار منشورِ محمدی بنگلور کے مدیر محمد شریف صاحب بنگلوری نے اپنے تبصرہ میں لکھا:

"یہ وہی کتاب ہے جس کی تالیف یا تصنیف کی مدت سے ہم کو آرزو تھی۔ براہین احمدیہ مقلب بہ البراہینِ الاحمدیہ علی حقیقۃ کتاب اللہ القرآن و نبوۃ محمدیہ جس میں مصنف زاد قدرہ اللّٰھمّ متع المسلمین بطول حیاتہ نے تین سو براہین قطعیہ سے حقیقت قرآن اور نبوت محمدیہ کو ثابت کیا ہے۔ افضل العلماء فاضل جلیل جرنیل فخر اہلِ اسلام ہند مقبول بارگاہ صمد جناب مولوی مرزا غلام احمد رئیس اعظم قادیان ضلع گرداسپور کی تصنیف ہے ۔ سبحان اللہ کیا تصنیف منیف ہے کہ جس سے دین حق کا لفظ لفظ سے ثبوت ہو رہا ہے۔ اور ہر ہر لفظ سے حقیقتِ قرآن ظاہر ہو رہی ہے۔ مخالفین کو کیسے آب و تاب سے دلائلِ قطعیہ سنائے ہیں۔ دعویٰ ہی مدلل و براہینِ ساطعہ ثبوت ہے۔ مثبت بدلائل قاطعہ تاب دم زدنی نہیں۔ اقبال کے سوا چارہ نہیں، ہاں انصاف شرط ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔ ایھا الناظرین؛ یہ وہی کتاب ہے جو فی الحقیقت لاجواب ہے"۔(منشور محمدی بنگلور 25 رجب المرجب 1300ھ صفحہ 216-217 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 176)

18. ارجن سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار رنگین کی گواہی:

مشہور سکھ لیڈر ارجن صاحب ایڈیٹر رنگین براہین احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

”اس وقت گھر گھر براہین احمدیہ کا چرچہ تھا اور تمام پڑھے لکھے مسلمان اس کتاب کے مطالعہ کو ضروری سمجھتے تھے کیونکہ مسلمان عالموں کا خیال تھا کہ اس کتاب میں آریہ اور عیسائیوں کے تمام اعتراضات کا جواب آ چکا ہے ہر ایک مسلمان مناظر اس کتاب کو ایک نظر دیکھ لینا ضروری خیال کرتا تھا الغرض اس کتاب کی تصنیف کی وجہ سے جہاں مرزا صاحب ایک طرف ہندوستان کے مسلمانوں کی آنکھ کا تارا بن گئے وہاں آپ کو عیسائیوں اور آریاؤں میں بھی کافی شہرت حاصل ہو گئی“۔ (خلیفہ قادیان صفحہ 504از ارجن سنگھ صاحب)

19. حضرت صوفی احمد جان صاحب لُدھیانوی کی گواہی:

”سن شریف حضرت کا تقریباً 40 سے 45 کا ہو گا۔ اصل وطن اجداد کا قدیم ملک فارس معلوم ہوتا ہے۔ نہایت خلیق، صاحبِ مروت وحیا، جوان رعنا۔ چہرہ سے محبتِ الٰہی ٹپکتی ہے۔ اللھم زدفزدوارحم و بارک علیہ ۔

اے ناظرین: میں سچی نیت اور کمال جوشِ صداقت سے التماس کرتا ہوں کہ بے شک و شبہ جناب مرزا صاحب موصوف مجدد وقت اور طالبان سلوک کے لیے کبریت احمر اور سنگ دلوں کے واسطے پارس اور تاریک باطنوں کے واسطے آفتاب اور گمراہوں کے لئے خضر اور منکرین اسلام کے واسطے سیفِ قاطع اور حاسدوں کے واسطے حجۃ بالغہ ہیں۔ یقین جانو کہ پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ آگاہ ہو کہ امتحان کا وقت آ گیا ہے اور حجت

الٰہی قائم ہو چکی ہے اور آفتاب عالمتاب کی طرح بدلائل قطعیہ ایسا ہادی کامل بھیج دیا ہے کہ سچوں کو نور بخشے اور ظلمات وضلالت سے نکالے"۔(بحوالہ تاثرات قادیان صفحہ 64-68)

20. مولانا ابوالنصر غلام یاسین کی گواہی:

جناب مولانا ابوالنصر غلام یاسین آہ برادر مولانا ابوالکلام آزاد اپریل 1905ء میں قادیان تشریف لائے اور واپسی پر اپنے تاثرات اخبار وکیل امر تسر میں بدیں الفاظ شائع فرمائے:

"مرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے اور باتوں میں ملائمت ہے۔ طبیعت منکسر مگر حکومت خیز، مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری کی شان نے انکساری کی کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے گفتگو اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے۔ بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں۔ جسم مضبوط اور محنتی ہے۔ سر پر پنجابی وضع کی سفید پگڑی باندھتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔ عمر تقریباً 66 سال کی ہے۔ مرزا صاحب کے مریدوں میں میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں خوش اعتقاد پایا"۔(اخبار وکیل امر تسر 1905ء)

21. حضرت پیر رشید الدین صاحب العلم سندھ کی گواہی:

"ہمارے سلسلہ کا دستور ہے کہ مابین مغرب وعشاء ہم اپنے مریدوں کے ساتھ حلقہ کر کے ذکر الٰہی کیا کرتے ہیں۔ ایک روز اس حلقہ میں بحالت کشف آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کو ہم نے دیکھا تو ہم نے آپ سے سوال کیا کہ یا حضرت یہ شخص مرزا غلام احمد کون ہے ؟تو آپ نے جواب دیا" از ما است "یعنی ہماری طرف سے ہے، ہمارے خاندان کا وطیرہ ہے کہ بعد از نماز عشاء ہم کسی سے کلام نہیں کرتے اور سو جاتے ہیں۔ یہی سنت رسول ہے۔ ایک دن خواب میں ہم نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو ہم نے سوال کیا کہ حضور مولویوں نے اس شخص پر کفر کے فتوے لگائے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا" در عشقِ ما دیوانہ شدہ است "یعنی وہ ہمارے عشق میں دیوانہ ہے،۔۔۔ ہمارا سلسلہ تہجد گزار ہے اس لیے ہم روزانہ رات کو تین بجے کے بعد اٹھتے ہیں اور بعد نماز تہجد کروٹ پر لیٹے رہتے ہیں اور اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہیں کہ یہ سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ ایک دن اسی کروٹ لیٹنے کی حالت میں کچھ غنودگی طاری ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اس وقت ہماری حالت نیند اور بیداری کے درمیان تھی۔ تو ہم نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی: یارسول اللہ! اب تو سارا ہندوستان چھوڑ عرب کے علماء نے بھی کفر کے فتوے دیے ہیں تو آپ ﷺ نے بڑے جلال میں تین بار دہرا کر فرمایا: ھو صادق ھو صادق ھو صادق یعنی "وہ سچا ہے وہ سچا ہے وہ سچا ہے"۔ یہ ہے گواہی جو ہمارے پاس ہے"۔ دستخط رشید الدین صاحب العلم۔ (بحوالہ شہادات فریدی صفحہ 54-55 حاشیہ)

22. اخبار جنرل و گوہر آصفی کلکتہ کی گواہی:

جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں حضرت مرزا صاحب کے لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار نے لکھا:

”اگر جلسہ میں حضرت مرزا صاحب صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت وندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین، مخالفین بھی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔ بلکہ اختتام مضمون پر حق الامر معاندین کی زبان پر یوں جاری ہو چکا کہ اب اسلام کی حقیقت کھلی۔ اور اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔ جو انتخاب تیر بھدف کی طرح روز روشن میں ٹھیک نکلا۔ اب اس کی مخالفت میں دم زدن کی گنجائش ہے ہی نہیں بلکہ وہ ہمارے فکر و ناز کا موجب ہے۔ اس لئے اس میں اسلامی شوکت ہے اور اسی میں اسلامی عظمت اور حق بھی یہی ہے“۔(اخبار جنرل و گوہر آصفی کلکتہ 24 جنوری 1897ء)

مذکورہ بالا سطور میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے مسلمان اور غیر مسلم مشاہیر اور اخبارات کی گواہیاں پیش کر کے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اعلیہ السلام اپنے دعوے میں سچے تھے۔ اب آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ درج کی جاتی ہے جس میں آپ نے حضرت امام مہدیؑ کی بیعت کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔فاذا رائتموہ فبا یعوہ ولو حبواً علی الثلج فانہ خلیفۃ اللہ المہدی۔ (سنن ابی ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی جلد نمبر 2 صفحہ 1372)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے

بل جانا پڑے کیونکہ وہ مہدی اللہ تعالی کا خلیفہ ہے"

اپنے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک ارشاد کے مطابق ایک سچا مسلمان جو آپ کے چھوٹے سے چھوٹے حکم پر اپنی جان فدا کرنے کے لیے تیار ہے کس طرح حضرت مرزاغلام احمد قادیانی علیہ السلام کی بیعت سے دور رہ سکتا ہے لیکن یہ سعادت ان لوگوں کو ملتی ہے جو خدا تعالی سے ڈرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ہم نے اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر ہر چیز کا حساب دینا ہے۔ اللہ تعالی تمام مسلمانوں اور غیر مسلموں کو زمانے کے امام کو قبول کرنے اور دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی حاصل کرنے کی توفیق دے آمین۔اللھم آمین۔

آخر میں اس امر کا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے 91 کتب تحریر فرمائی ہیں ان میں سے ہر ایک کتاب آپ کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے ۔اس لیے قارئین سے درخواست ہے کہ خاص طور پر حضرت مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کریں جس میں آپ نے اپنی سچائی کے 208 نشانات تحریر فرمائے ہیں ہر ایک نشان انسان کو خدا کے قریب کرنے والا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی محبت پیدا کرنے والا ہے اور حضرت مرزا صاحبؑ کی سچائی پر محکم یقین پیدا کرنے والا ہے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

حالاتِ زندگی کا مختصر خاکہ:

خاکسار کی پیدائش اللہ کے فضل سے 13 جولائی 1948ء کو چک نمبر 9 پنیار ضلع سرگودھا میں ہوئی۔ خاکسار کے والد چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ مرحوم چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے اور خاکسار کی والدہ مکرمہ سلیمہ باجوہ صاحبہ مرحومہ حضرت چوہدری حاکم علی صاحبؓ پنیار صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی تھیں۔ حضرت چوہدری حاکم علی صاحب کا اصل وطن چک پنیار ضلع گجرات تھا۔ بعد میں آپ چک نمبر 9 پنیار ضلع سرگودھا میں آکر آباد ہوگئے۔ خاکسار نے ابتدائی تعلیم چک نمبر 9 پنیار اور چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا میں پائی۔ 1958ء سے مکرم والد صاحب کی ملازمت گورنمنٹ کالج سرگودھا میں بطور ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن شروع ہوگئی جو 1972ء میں ریٹائرمنٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد مکرم والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک وقف بعد از ریٹائرمنٹ کے تحت وقف کی توفیق پائی اور اپنی وفات تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے عملہ حفاظت خاص میں بطور نائب افسر خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ کی وفات 1974ء میں بحالتِ وقف ہوئی اور آپ کی نمازِ جنازہ از راہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پڑھائی اور ربوہ میں ہی آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

1958ء میں خاکسار نے گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا میں داخلہ لیا اور 1964ء میں میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا سے پاس کیا۔ 1966ء میں گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ سرگودھا سے سی کام اور ڈی کام کیا۔ 1968ء میں گورنمنٹ کالج سرگودھا

سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ 1968ء میں ہی زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی۔ اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ بھی مل گیا۔ اللہ کے فضل سے 1974ء میں خاکسار نے جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ 1974ء میں پہلی تقرری بطور مربی سلسلہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ 1975ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خاکسار کی تقرری انگلستان کے لئے فرمائی اور 15 اکتوبر 1975ء کو خاکسار بخیریت لندن پہنچ گیا۔ اس وقت مولانا بشیر احمد رفیق صاحب مرحوم امام مسجد لندن و مشنری انچارج تھے۔

انگلستان میں خاکسار کی پہلی تقرری ساؤتھال (لندن) میں ہوئی جہاں بفضلہ تعالیٰ 8 سال بطور ریجنل مشنری خدمت کی توفیق ملی۔ اس دوران 1977 میں ایک ماہ کے لئے خاکسار کو مسجد محمود زیورک، سوئٹزرلینڈ میں بطور امام مسجد و مشنری انچارج خدمت کی توفیق ملی۔ 1983ء میں خاکسار کی تقرری مسجد فضل لندن میں مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے ساتھ بطور نائب امام ہوگئی۔ اسی سال مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی تقرری بطور امیر و مبلغ انچارج امریکہ ہوگئی اور ان کی جگہ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی بطور امام فضل مسجد لندن تقرری ہوگئی۔ چنانچہ خاکسار کو ان کے ساتھ بھی بطور نائب امام خدمت کی توفیق ملی۔ 1984ء میں پاکستان کے ظالمانہ قوانین کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پاکستان سے ہجرت کر کے لندن تشریف لے آئے۔ چند ماہ خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زیرِ سایہ بھی خدمت کی توفیق ملی۔ اسی سال خاکسار کی تقرری کرائیڈن میں بطور ریجنل مشنری ہوگئی جہاں 4 سال خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ 1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خاکسار کی تقرری گلاسگو میں بطور

ریجنل مشنری اسکاٹ لینڈ و آئرلینڈ فرمادی جہاں خاکسار نے 2 سال کام کرنے کی توفیق پائی۔ 1990ء میں حضرت امیر المومنین نے خاکسار کی تقرری امیر و مشنری انچارج تنزانیہ مشرقی افریقہ کے طور پر فرمادی جہاں خاکسار کو 2 سال سے کچھ زائد عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ 1992ء میں خاکسار کو دوبارہ انگلینڈ بُلا لیا گیا اور برمنگھم میں بطور ریجنل مشنری تقرری ہوگئی جہاں 9 سال خدمت کی توفیق ملی۔ 2001ء میں خاکسار کی تقرری ریجنل مشنری نارتھ ایسٹ کے طور پر بریڈفورڈ میں ہوگئی جہاں 8 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ 2009 میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے خاکسار کی تقرری بطور ریجنل مشنری وامام مسجد بیت الفتوح فرمادی جہاں اب تک خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمدللہ۔

قارئین سے درخواست دعاہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انجام بخیر فرمائے اور اپنے پیارے بندوں میں شامل فرمائے۔ اور تمام گناہ معاف فرمائے اور آخر دم تک خلافت حقہ اسلامیہ کے غلاموں میں شامل رکھے۔ آمّین۔ اللّٰھم آمّین۔

انگلستان آنے سے پہلے ربوہ میں 1975ء میں خاکسار کی شادی مکرمہ رشیقہ سعدیہ صاحبہ بنت مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری مرحوم سابق مبلغ انڈونیشیا سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں تین بیٹیوں سے نوازا۔ بڑی بیٹی مکرمہ عطیہ احمدی صاحبہ اہلیہ مکرم عمران الدین صاحب احمدی مقیم لیسٹر (یوکے) ہیں۔ دوسری بیٹی مکرمہ وجیہہ احمدی صاحبہ اہلیہ مکرم وقار احمدی صاحب مقیم برمنگھم (یوکے) اور تیسری بیٹی مکرمہ صباح السلام صاحبہ اہلیہ مکرم سید ظہیر محی الدّین صاحب مقیم مارڈن (لندن) ہیں۔

بڑی بیٹی عطیہ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے جن کے نام یہ ہیں: فرید الدین احمدی۔ خالد الدین احمدی۔ نصیر الدین احمدی۔ نیز بیٹی کا نام ھبہ احمدی ہے۔ خاکسار کی دوسری بیٹی وجیہہ کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں بیٹی کا نام انعم احمدی ہے اور بیٹوں کے نام روشان موسیٰ احمدی اور یوسف سعید احمدی ہے۔ خاکسار کی تیسری بیٹی صباح احمد کی تین بیٹیاں ہیں جن کے نام شافیہ احمد، عائشہ احمد اور عالیہ احمد ہیں۔ اللہ کے فضل سے سب وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ سب کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو، خادمان دین بنائے اور خلافت احمدیہ سے بھرپور فیض یاب ہونے والے ہوں۔ آمّین۔ ثمّ آمّین۔

حصہ اول: پیدائش سے انگلستان جانے تک (1948 تا 1975)

ایمان افروز واقعات

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے قرآن کریم کی سورۃ جمعہ کے الفاظ و آخرین منھم کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ (صحیح بخاری ، کتاب التفسیر ،تفسیر سورۃالجمعۃ ،باب قولہ و آخرین منھم لما یلحقوا بھم) کہ اگر ایمان ثریا کی بلندیوں تک بھی پہنچ گیا پھر بھی حضرت سلمان فارسی کی قوم یعنی اہل فارس میں سے ایک شخص یا ایک سے زیادہ اشخاص اسے واپس لے آئیں گے۔ اس پیشگوئی میں آنے والے امام مہدی و مسیح موعود کی طرف اشارہ کر کے بتایا گیا ہے کہ اس کے وقت میں اگرچہ حقیقی اور سچا ایمان اٹھ چکا ہو گا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اور اسلام اور آنحضرت ﷺ اور قرآن کی برکت سے امام مہدی اس ایمان کو دوبارہ دنیا میں قائم کر دے گا۔ پس پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں جو کہ امام مہدی و مسیح موعود کا زمانہ ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے ضرور تھا کہ مسیح موعودؑ کے ماننے والوں میں ایسے ایسے ایمان افروز واقعات رونما ہوں جس سے خدائے رحیم و کریم کا حسین و عظیم چہرہ نظر آ جائے اور اس کے نتیجہ میں خدا کے بندے اپنے پیدا کرنے والے خدا کی محبت بھری اطاعت

میں دن رات مشغول ہو جائیں اور اسلام جو کہ امن اور سلامتی کا مذہب ہے اس کی حسین و دلکش تعلیم کو اپنے قول و عمل سے دنیا میں قائم کر دیں۔ وَّ مَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

حضرت چوہدری حاکم علی صاحب پنیارؓ کا واقعہ بیعت اور پاک خواہش:

خاکسار کے نانا حضرت چوہدری حاکم علی صاحبؓ رئیس چک پنیار ضلع گجرات (بیعت 1897ء) حضرت مسیح موعودؑ کے ان صحابہ میں سے ہیں جن کے نام آج بھی منارۃ المسیح قادیان پر لکھے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے ابتدائی مالی تنگی کے زمانہ میں غیر معمولی مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق منارۃ المسیح تعمیر کیا جائے جس کو آج ساری دنیا مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ 24 گھنٹے مسلسل دیکھ رہی ہے۔

حضرت چوہدری صاحب اپنے ایمان افروز واقعہ بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”میرے والد صاحب نے ایک استاد میری تعلیم کے واسطے رکھا ہوا تھا جو مونگدی پور متصل گجرات کا رہنے والا تھا ایک روز وہ گجرات سے کسی اخبار کا ایک ٹکڑا لے آیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معمولی ساذکر تھا یہ ۱۸۹۷ء کا شروع تھا۔

اس سے پہلے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کبھی نام بھی نہیں سنا تھا اور نہ ہی قادیان کا نام سنا تھا اس اخبار میں مختصر ساذکر تھا کہ قادیان میں ایک شخص ہے جس نے تمام مذاہب کو چیلنج کیا ہے کہ اگر کسی کے پاس صداقت ہے تو میرے مقابلہ پر آئے یہ سنتے ہی مجھے شوق پیدا ہوا کہ میں قادیان جاؤں مگر کچھ پتہ نہ تھا کہ قادیان کدھر ہے مگر

میں اپنی سابقہ عادت کے مطابق گھر والوں سے پوشیدہ کچھ خرچ لے کر چل پڑا جب میں گجرات پہنچا تو وہاں سے پتہ لگا کہ شیخ رحمت اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مرید ہیں۔ میں ان کے پاس پہنچا انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت صاحب اس وقت لدھیانہ میں ہیں۔ نیز انہوں نے مجھے ایک خط حضرت صاحب کی طرف لکھ دیا۔ شیخ صاحب سے رخصت ہو کر میں پاس ہی ایک مسجد میں نمازِ ظہر کی ادائیگی کیلئے چلا گیا۔ یہ مسجد وہابیوں کی مسجد کہلاتی تھی اس میں ایک وہابی مولوی حافظ محمد رمضان نامی تھا۔ میں نے اس سے ذکر کیا کہ میں قادیان جارہا ہوں اس نے ایسے پیرائے میں تقریر کی کہ مرزا صاحب پر بھی الزامات لگائے اور آپکی شان میں بہت نامناسب الفاظ بھی استعمال کئے اور مجھے ترغیب دی کہ میں قادیان نہ جاؤں۔ اس نے کہا کہ وہ شخص (حضرت مرزا صاحب۔ناقل) دین کا ڈاکو ہے (نعوذ باللہ) اور اس طرح کے اور بھی بہت سے الفاظ بیان کئے۔اس نے اتنی شکایت کی کہ میرا ارادہ بدل گیا۔ چنانچہ میں بجائے قادیان جانے کے جلال پور میں اپنے سابقہ پیر حیدر علی شاہ صاحب کو مل کر واپس آ گیا لیکن میرے دل میں وہی بات تھی جو میں نے اخبار میں دیکھی تھی اور وہ بات اتنا اثر کر گئی تھی کہ میں نے پھر قادیان جانے کا ارادہ کر لیا کیونکہ میرے دل کی یہ حالت تھی اور ایک ہی تڑپ تھی کہ میں ایک دفعہ خود قادیان جا کر دیکھوں چنانچہ میرا ایک دوست نوشہرہ کے سجادہ نشین کا بیٹا تھا۔ وہ آنکھ کے علاج کی غرض سے امرتسر گیا ہوا تھا۔ اس نے اپنے والد کے ذریعہ مجھے امرتسر بلایا۔ میں امرتسر چلا گیا وہاں سے میں نے قادیان جانے کا پکا ارادہ کر لیا۔ میرے دوست کے والد نے مجھے روکا لیکن میں قادیان کو روانہ ہو گیا۔ میں امرتسر سے بٹالہ آیا۔ بٹالہ سے گاڑی سے اتر کر میں نے یکہ وغیرہ کی تلاش

کی مگر کوئی نہ ملا۔ آخر میں پیدل ہی قادیان آ گیا۔ اس دن ایک انگریز پولیس کپتان قادیان لیکھرام کے قتل کے متعلق حضرت صاحب کی تلاشی لینے آیا ہوا تھا۔ وہ مجھ سے تھوڑی دیر پہلے ہی قادیان پہنچا تھا۔ میں شام کو تقریباً چھ سات بجے قادیان پہنچا۔ بڑے بازار کے چوک میں آ کر میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ مرزا صاحب کا مکان کس طرف ہے۔ اس شخص کا نام مستری کریم بخش تھا اس نے مجھے بتایا کہ آج ایک انگریز آیا ہوا تھا۔ میں ایک لوہار کی حیثیت سے تالے کھولتا رہا ہوں اور وہ انگریز تلاشی لیتا رہا ہے۔ اس کے بعد اس نے مجھے راستہ بتایا اور میں چھوٹی مسجد (مسجد مبارک۔ ناقل) میں پہنچ گیا۔ مغرب کی اذان ہوئی مولوی عبد الکریمؓ صاحب بھی وہاں موجود تھے نماز کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے اور مولوی عبد الکریم صاحبؓ نے نماز پڑھائی۔ مجھے نماز میں بڑا لطف آیا نماز کے بعد حضور علیہ السلام بیٹھ گئے۔ مولوی عبد الکریم صاحبؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حکیم فضل دین صاحبؓ وغیرہ بھی وہاں موجود تھے۔ میں بھی حضرت صاحب کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے حضرت علیہ السلام کے پاؤں پکڑ لئے اور دبانے لگا اور ساتھ ساتھ اپنا قصہ بھی سنانے لگا کہ میں بچپن سے ہی بزرگوں کے پاس جاتا رہا ہوں اور جس کے پاس گیا اسی غرض سے گیا کہ میں ولی اللہ بن جاؤں۔ اور جو وظیفہ کسی نے مجھے بتایا میں نہایت احتیاط سے اسے کرتا رہا لیکن میری خواہش اب تک پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ اس وقت میری حالت خراب ہے یعنی میری عملی حالت اچھی نہیں۔ آپ نے میری ساری عرض سن کر فرمایا ”اچھا دعا کرتا ہوں“۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی شروع کی اور اتنی لمبی دعا کی کہ میں تو تھک گیا۔ کیونکہ میں اتنی لمبی دعا کرنے کا عادی نہ تھا غرض ایک لمبی دعا کے بعد حضور علیہ

السلام نے ایک تقریر فرمائی جو مجھے اب یاد نہیں ۔عشاء کی نماز تک حضور علیہ السلام وہیں بیٹھے رہے۔ ان دنوں حضرت صاحب کا یہی طریق تھا کہ مغرب کی نماز کے وقت تشریف لاتے اور عشاء تک تشریف فرمارہتے سب دوست وہاں ہی کھانا کھاتے تھے۔ حضور بھی وہیں کھانا تناول فرماتے تھے۔ بلکہ دونوں وقت ہی حضرت علیہ السلام مسجد میں اپنے مریدوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔(بشرط صحت و تندرستی)

حضور علیہ السلام عشاء کی نماز پڑھ کر اندر تشریف لے گئے ۔ میں مسجد میں ہی ایک طرف پڑ کر سو گیا۔ صبح کی نماز میں حضور تشریف لائے۔ مولوی عبد الکریم صاحب نے نماز پڑھائی۔ مولوی صاحب نے نہایت خوش الحانی اور بلند آواز سے قرأت کی۔ مجھے بہت پسند آئی۔ میں نے دیکھا کی پیچھے کی صفوں میں بعض اشخاص نماز میں رو رہے ہیں۔ جن کی آواز بھی آتی تھی۔ حضرت صاحب نماز کے بعد اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد سیر کیلئے تشریف لے آئے۔ اس روز حضور باغ کی سیر کیلئے گئے۔ حضور کے ساتھ تمام صحابہؓ بھی سیر کیلئے گئے میں بھی ساتھ تھا۔ باغ میں ایک شہتوت کا درخت ہوا کرتا تھا۔ وہاں ایک شخص تھا جو حضور کو شہتوت اتار کر دیا کرتا تھا۔ اس نے حسبِ معمول اس درخت سے کچھ شہتوت اتار کر ایک کپڑے میں ڈال دیئے۔ حضور کے ساتھ آٹھ خدام تھے۔ وہ بھی حضور کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ان سب نے شہتوت کھائے۔(کیفیت یہ تھی) کہ شہتوت درمیان میں رکھ دیئے گئے تھے اور سب دوست ارد گرد دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے۔

آٹھ نو بجے تک سیر کرنے کے بعد آپ واپس تشریف لائے۔ جب شہر کے نزدیک پہنچے

تو میں نے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ اور اجازت طلب کی اور عرض کی کہ حضور اب میں جانا چاہتا ہوں۔ حضور نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے فرمایا دو تین دن اور ٹھہر جانا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ضروری طور پر جانا ہے۔ آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں رکھتے ہوئے فرمایا: ''قرآن مجید پڑھنا، ترجمہ کے ساتھ پڑھنا اور سوچ سمجھ کر پڑھنا۔ تہجد پڑھنا گو دو رکعت ہی پڑھو اور میرے ساتھ خط و کتابت رکھنا۔''

یہ تین باتیں آپ نے مجھے ارشاد فرمائیں۔ غرض میں چلا گیا لیکن بیعت نہ کی۔ امر تسر میں پھر ان پیرزادوں کے پاس ٹھیرا انہوں نے مجھ سے پوچھا تم نے قادیان میں کیا دیکھا ہے۔ میں نے کہا وہاں نماز میں اس قدر لذت آئی کہ ساری عمر مجھے اتنی لذت کبھی نہیں آئی اور نماز کی وہاں بڑی تاکید ہوتی ہے۔ ایک دو دن ٹھہر کر میں واپس گھر چلا گیا راستہ میں امر تسر سے میں نے دو قرآن مجید ایک سادہ اور ایک ترجمے والا خرید لیا۔ اور اپنے گاؤں چک پنیار ضلع گجرات میں آگیا۔ گھر پہنچتے ہی مجھ پر اس قدر اثر ہوا کہ میں نے نمازِ تہجد تو اسی روز سے شروع کر دی۔ اس وقت رائج الوقت فیشن کے مطابق ڈاڑھی کترا تا تھا۔ لیکن اس روز سے میں نے ڈاڑھی کٹوانا چھوڑ دیا مگر مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں نے کیوں چھوڑا۔ حالانکہ کسی نے مجھے منع بھی نہیں کیا تھا۔ جب میں اس بات کو سوچتا ہوں کہ کس نے منع کیا تھا تو میرے خیال میں وہ دعا آتی ہے جو حضور علیہ السلام نے میرے لئے کی تھی۔ بلکہ وہ دعا آج بھی میرے ساتھ چلی آتی ہے جس کو میں محسوس کرتا ہوں۔'' (الحکم ۳۶۔۱۰۔۱۳۱ و غیر مطبوعہ رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۷ صفحہ ۳۶۲ نیز رسالہ انصاراللہ اگست ۱۹۷۳ء)

حضرت چوہدری صاحب کی مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ لیکھرام کے قتل کے دنوں میں پہلی دفعہ قادیان تشریف لائے اور حضور علیہ السلام کی زیارت کی اور بابرکت صحبت سے فیض یاب ہوئے لیکن باقاعدہ بیعت کئے بغیر واپس اپنے گاؤں تشریف لے گئے البتہ قلبی طور پر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے قائل ہو چکے تھے۔ لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں تلاشی کیلئے انگریز پولیس افسر ۸ اپریل ۱۸۹۷ء کو قادیان آیا تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۴۲۸) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پہلی بار ۸ اپریل ۱۸۹۷ء کو قادیان آئے تھے اس کے بعد باقاعدہ بیعت آپ نے دوبارہ اپریل ۱۸۹۷ء میں ہی قادیان آکر کی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

”(اپنے گاؤں) واپس جا کر چند دنوں میں میرے اندر اس قدر جوش پیدا ہوا کہ میں فوراً قادیان پہنچا اور آتے ہی حضور کے دست مبارک پر بیعت کرلی یہ اپریل کا مہینہ تھا میں نے بغیر حضور کے دعویٰ کے مطالعہ کے اور بغیر کسی کتاب کے پڑھنے کے بلا ترغیب بیعت کی تھی۔ چند روز ٹھہر کر میں نے اجازت چاہی تو آپ نے ”کتاب البریہ“ مجھے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمائی۔ حضور اس کتاب کو مرزا سلطان احمد صاحب کی گلی میں بڑے دروازے سے خود دی لے کر آئے اور فرمایا ”اس کو پڑھو“۔ چنانچہ میں یہ کتاب لے کر واپس اپنے گاؤں چلا گیا۔“

حضرت چوہدری صاحب کے پوتے چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ نے خاکسار کو بتایا کہ حضرت چوہدری صاحب کی شدید خواہش تھی کہ ان کا کوئی بیٹا وقف زندگی کر کے مبلغ سلسلہ بنے چنانچہ انہوں نے باری باری پہلے بیٹوں کو پھر پوتوں کو چک نمبر 9 پنیار ضلع

سرگودھا سے لے جا کر قادیان کے مدرسہ میں داخل کیا تا کہ وہ وقف زندگی کر کے مبلغ اسلام بنیں لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ انکی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ اس کے بعد انہیں اپنی بیٹی سلیمہ بیگم (خاکسار کی والدہ محترمہ) کے لئے ایک واقف زندگی نوجوان کا رشتہ آیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا تا کہ ان کی بیٹی ایک واقف زندگی کی بیوی بن کر ایک رنگ میں واقفہ زندگی ہو جائے۔ سلیمہ بیگم صاحبہ کی عمر 15 سال کے قریب تھی اور ان کے ہونے والے میاں چوہدری محمد شریف باجوہ واقف زندگی کی عمر 30 سال تھی۔ پھر چوہدری محمد شریف باجوہ صاحب کی پہلی بیوی بھی تھیں اور ان کے دو بیٹے بھی تھے اور یہ بھی معلوم تھا کہ واقف زندگی کو بہت معمولی گزارا ملتا ہے۔ ان سب باتوں کو حضرت چوہدری صاحبؓ نے اس لئے قبول کیا کہ آپ ایک واقف زندگی کے رشتہ کو رد نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھ کر قبول کرنا چاہتے تھے تا کہ انہیں آئندہ صالح نسل عطا ہو جو اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنے والی ہو اور خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والی ہو جو کہ ایک عظیم الشان صدقہ جاریہ ہے جو دنیا اور آخرت میں انسانی راحت و سکون کا موجب ہوتی ہے۔ بعد کے واقعات بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت چوہدری صاحبؓ کی قربانی کو قبول فرمایا اور آپ کی خواہش اور دعاؤں کے مطابق آپ کی اس بیٹی سے بہت سے خدام دین پیدا کئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ (حضرت چوہدری صاحب کے تفصیلی حالاتِ زندگی کیلئے خاکسار کی کتاب حضرت چوہدری حاکم علی صاحب پنیارؓ ملاحظہ فرمائیں)

نوٹ: خاکسار کے نانا حضرت چوہدری حاکم علی صاحب پنیارؓ کی دو بیگمات تھیں۔ پہلی بیگم صاحبہ سے اولاد چوہدری غلام رسول صاحب (جن کے پڑپوتے عثمان ورائچ صاحب

یو کے میں مربیٔ سلسلہ ہیں)، چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب اور فاطمہ بیگم صاحبہ تھے۔ اور دوسری بیگم صاحبہ سے چوہدری ظفر اللہ صاحب (جن کے نواسے فیضان وڑائچ صاحب مربیٔ سلسلہ یو کے ہیں)، چوہدری حمید اللہ صاحب (جن کے دو نواسے قاصد وڑائچ صاحب اور ارسلان وڑائچ صاحب کینیڈا میں مربیٔ سلسلہ ہیں)، چوہدری سمیع اللہ صاحب (جن کے بیٹے عثمان وڑائچ صاحب جو شعبہ مال یو کے میں ہیں)، رضیہ بیگم صاحبہ، سکینہ بیگم صاحبہ، سلیمہ بیگم صاحبہ (خاکسار کی والدہ)، اور بشریٰ بیگم صاحبہ (جن کے نواسہ قیصر صاحب مربیٔ سلسلہ پاکستان ہیں) تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب جماعت سے بھی اچھی طرح وابستہ ہیں اور دنیاوی لحاظ سے بھی خوشحال ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین۔

چوہدری نبی بخش صاحب باجوہ کا جوش تبلیغ:

خاکسار کے دادا مکرم چوہدری نبی بخش صاحب باجوہ چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ انکے دوست مکرم چوہدری علی احمد صاحب باجوہ جو کہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مرحوم سابق امام مسجد فضل لندن و صدر صدر انجمن احمدیہ کے دادا تھے نے انہیں تبلیغ شروع کی اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے جس امام مہدی کی پیشگوئی کی تھی وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں اس لئے ان کی بیعت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اسی سلسلہ تبلیغ کی غرض سے مکرم چوہدری علی احمد صاحب باجوہ نے ایک تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا جس میں قادیان سے بعض جید علماء کو مدعو کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا خاکسار کے دادا بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے اور تمام مسائل کو

سمجھنے کے بعد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ یہ واقعہ اندازاً 1930ء کی دہائی کا ہے۔ خاکسار نے مختلف بزرگوں سے سنا ہے کہ جب خاکسار کے دادا احمدی ہو گئے تو ان کے دل میں ایسا تبلیغ کا جوش پیدا ہوا کہ گرمیوں کے موسم میں رات کے وقت جب سب سونے کے لئے تیار ہو رہے ہوتے تھے اور بہت سے لوگ اپنے گھروں کی چھتوں پر سوتے تھے تو خاکسار کے دادا مرحوم اپنے گھر کی چھت پر چڑھ جاتے اور اونچی اونچی آواز سے کہتے لوگو سن لو جس امام مہدی نے آنا تھا وہ آچکا ہے آؤ اور اس کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ یہ کام آپ نے اس تسلسل سے کیا کہ بعض لوگ یہ سمجھنے لگے کہ شاید آپ کے دماغ پر کچھ اثر ہو گیا ہے۔ حالانکہ وہ بالکل ٹھیک تھے۔ وہ صرف یہ چاہتے تھے کہ جلد از جلد سب لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا دیا جائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فِطرت نیک ہے وہ آئے گا انجامکار

و ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔(چودہری نبی بخش صاحب باجوہ کا قبولِ احمدیت۔ان کی زبانی)

"میرا نام نبی بخش قوم باجوہ ہے۔ میرا اصل وطن موضع اچاپہاڑنگ کا نبردار بھی ہوں۔ آج کل چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا میں رہتا ہوں۔ یہاں میرے مربعہ ہیں۔ اور زمیدارہ کام کرتا ہوں۔ میں احمدیت قبول کرنے سے پہلے چشتیائی گدی میراشریف ضلع کیمبل پور کا مرید تھا۔ میں نے پچاس سال کی عمر میں مندرجہ ذیل خواب دیکھا اور اب میں پچپن سال کا ہوں۔ یہ خواب جو میں نے آج سے پانچ سال پہلے

دیکھا تھا اور جس کی بناء پر میں نے احمدیت قبول کرلی تھی۔ اسے خدا تعالیٰ کی قسم کھاتے ہوئے کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اور جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی اور شریر لوگوں کا کام ہے۔ اور خدا کے قہر کا مورد بنادیتا ہے۔ من و عن بیان کرتا ہوں۔ میں احمدیت قبول کرنے سے پہلے احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ مگر احمدی اور غیر احمدی علماء کے متضاد بیان سن کر سخت حیران بھی رہتا تھا۔ اور کوئی فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔ کہ کون سے راستہ کو اختیار کروں۔ ہاں ان حیرانی کے دنوں میں خدا تعالیٰ سے دعا بھی مانگتا رہتا تھا کہ خدایا صحیح راستہ دکھادے۔ انہی ایام میں جب کہ میں اصل وطن موضع اچا پہاڑنگ میں تھا۔ میں نے رات کے پچھلے حصہ میں یہ خواب دیکھا۔ میں اچھی طرح سویا ہوا نہ تھا۔ بلکہ غنودگی کی حالت تھی۔ میں نے سنا کہ کوئی شخص مجھے بلند آواز سے یہ آیت پڑھ کر سناتا ہے۔ و ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ اس خواب کے آنے پر سخت ڈر گیا اور احمدیت کی مخالفت فوراً چھوڑ دی اور چند دنوں کے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ ‘‘کتبہ مولوی محمود احمد صاحب خلیل مولوی فاضل ساکن چاہ جوگی ضلع سرگودھا۔ (از چھٹی مرقومہ 5 اگست 1939ء بحوالہ بشارتِ رحمانیہ در صدق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرتبہ عبدالرحمٰن مبشر مولوی فاضل 2013ء صفحہ 159)

نوٹ: خاکسار کے دادا چوہدری نبی بخش صاحب باجوہ مرحوم کی دو بیگمات تھیں۔ پہلی بیگم سے اولاد خاکسار کے والد چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ اور ان کی بہن محمد بی بی صاحبہ تھیں (جن کے نواسہ مکرم نثار احمد صاحب شہید کو اللہ تعالیٰ نے شہداء لاہور 2010ء میں شامل ہونے کا شرف عطا فرمایا)۔ دوسری بیگم سے خاکسار کے چچا مکرم چوہدری محمد اسلم باجوہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 33 جنوبی ضلع

سرگودھا، مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب باجوہ حال صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 33 جنوبی اور ریاض بیگم صاحبہ مرحومہ ہیں۔ چچا اسلم صاحب کی اولاد سعید احمد باجوہ صاحب، وجاہت احمد باجوہ صاحب، فوزیہ بیگم صاحبہ اور سعدیہ بیگم صاحبہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ اور ایک بیٹی ناہید بیگم صاحبہ جرمنی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب جماعت سے بھی اچھی طرح وابستہ ہیں اور دنیاوی لحاظ سے بھی خوشحال ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین۔

چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ کی قبول احمدیت کا واقعہ:

خاکسار کے والد محترم مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ 1930ء کی دہائی میں اسلامیہ کالج لاہور میں زیر تعلیم تھے۔ انہی دنوں ان کے والد چوہدری نبی بخش صاحب احمدی ہوئے۔ بتایا جاتا ہے کہ ابتدا میں جب ہمارے والد صاحب کو معلوم ہوا کہ ان کے والد احمدی ہو گئے ہیں تو مخالف علماء اور عوام کے اثر کی وجہ سے انہوں نے اپنے والد صاحب کی شدید مخالفت کی یہاں تک کہ ایک دفعہ غصہ میں آکر ڈیرے کی حویلی کو آگ لگا دی اسی طرح جب کوئی کہتا کہ تمہارے والد کو کیا ہوا تو کہتے ان کے دماغ پر کچھ اثر ہو گیا ہے۔ انہی دنوں اسلامیہ کالج لاہور کے احمدی طلبہ نے تبلیغ کی غرض سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو ایک لیکچر کے لئے کالج میں مدعو کیا۔ ہمارے والد صاحب کا کہنا ہے کہ وہ ان طلبہ میں شامل تھے جو احرار پارٹی سے تعلق رکھتے تھے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم نے مرزا صاحب کی تقریر میں شور کرنا ہے اور لوگوں کو لیکچر نہیں سننے دینا۔ جب یہ احراری پارٹی کا گروپ لیکچر ہال میں پہنچا تو احمدی طلبہ نے انہیں علیحدہ

علیحدہ ہو کر آگے بیٹھنے کے لئے کہا چونکہ ان کی نیت ٹھیک نہیں تھی انہوں نے کہا ہم پیچھے کھڑے ہو کر تقریر سنیں گے۔ احمدی طلبہ نے جب اصرار کیا تو ان میں سے اکثر ہال سے چلے گئے لیکن خاکسار کے والد صاحب نے احمدی طلبہ کی بات مان لی اور آگے جا کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور چونکہ اپنے والد صاحب کے احمدی ہونے کا انہیں بہت رنج تھا اسلئے معلوم کرنا چاہتے تھے کہ آخر احمدی کیا کہتے ہیں۔ مکرم والد صاحب کا کہنا ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ لیکچر کے لئے کھڑے ہوئے تو ان کا نورانی چہرہ آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا اور پھر جب لیکچر سنا تو ایک ایک کر کے دل کے تمام شبہات دور ہو گئے اور اس بات کا یقین ہو گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ایک روحانی شخصیت ہیں۔ انکے متبعین میں شامل ہونے میں ہی فلاح و بہبود اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے چنانچہ مکرم والد صاحب نے جلسہ کے بعد گھر آتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت اقدس میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

ایک عزیز مکرم ضیاء الدین صاحب حال جرمنی نے خاکسار کو بتایا کہ جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ میں نے تحریک کی تھی کہ ہر سال ہر احمدی کم از کم ایک نیا احمدی بنائے چنانچہ امام جماعت احمدیہ کی حیثیت سے جتنے بھی لوگ احمدی ہوتے ہیں ان کی قبولیت احمدیت میں امام جماعت کا بھی حصہ ہوتا ہے لیکن ایک ایسا بیعت کرنے والا نیا احمدی ہے جس کو کسی اور نے تبلیغ نہیں کی بلکہ براہ راست وہ میری تقریر سن کر جماعت میں شامل ہوا ہے پھر حضور نے اسلامیہ کالج میں لیکچر اور خاکسار کے والد صاحب کی بیعت کا ذکر فرمایا (یہ معلوم نہیں کہ حضور نے والد صاحب کے نام کا ذکر کیا یا بغیر نام بتائے واقعہ کا ذکر کیا) الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بیعت کے بعد مکرم والد صاحب نے BA کرنے کے بعد زندگی وقف کر دی۔ جامعۃ المبشرین میں کچھ عرصہ زیر تعلیم رہے لیکن بعض گھریلو مشکلات کی وجہ سے جماعتی کاموں سے رخصت لے لی لیکن اس بات کا انہیں ہمیشہ دکھ رہتا تھا۔ لہٰذا 1972ء میں گورنمنٹ کالج سرگودھا سے ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن کے عہدہ سے ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں وقف کی بحالی کے لئے درخواست کی۔ حضور نے اس شرط کے ساتھ وقف قبول فرمایا کہ اب بقیہ زندگی بلا تنخواہ کام کریں جسے محترم والد صاحب نے بخوشی قبول کیا اور آخر دم تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کے مطابق خدمت سلسلہ بجالاتے رہے۔ 1974ء میں آپ کو دل کا حملہ ہوا اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چند روز زیر علاج رہنے کے بعد آپ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ خاکسار پاس تھا۔ وفات سے چند لمحے پہلے آپ بہادر شاہ ظفر کا یہ شعر پڑھ رہے تھے:

یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں بلبلیں　　　اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گی

میرے لئے یہ امر نہایت راحت و تسکین کا موجب ہے کہ مرحوم کی وفات کے کئی سال بعد دو خلفاء احمدیت نے دو مختلف مواقع پر مرحوم کی نیکی اور اخلاص اور خدمات دینیہ کو بڑی محبت کے ساتھ سراہا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ دو خلفاء احمدیت کے ان بابرکت الفاظ کو رائیگاں نہیں فرمائے گا اور محترم والد صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے گا۔ اے اللہ تو ہم سب کا انجام بخیر فرما۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مذکورہ بالا دو واقعات کی تفصیل یہ ہے کہ مورخہ 23 جولائی 1993ء کے خطبہ جمعہ کے

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے چند مرحومین کا ذکر کر کے فرمایا کہ جمعہ کے بعد میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ ان میں خاکسار کی والدہ محترمہ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کا بھی حضور نے ذکر فرمایا اور اس ذکر میں خاکسار کے والد محترم کا بھی ذکر فرمایا اور مرحوم کے لئے یہ الفاظ استعمال فرمائے:

''چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ مرحوم جو حفاظت خاص کے عملہ میں شامل رہے اور غیر معمولی طور پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بعد میں حضرت خلیفہ المسیح الثالثؒ سے گہری محبت رکھنے والے تھے''

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ خاکسار کی بیٹی صباح السلام کے نکاح کا اعلان ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مورخہ 10 جولائی 2004 کو مسجد فضل لندن میں فرمایا۔ خطبہ نکاح میں حضور نے خاکسار کے والد محترم کا بھی نہایت محبت کے ساتھ ذکر فرمایا۔ حضور کے مبارک الفاظ یہ تھے:

''آج اس وقت میں جس نکاح کا اعلان کرنے لگا ہوں یہ عزیزہ صباح السلام باجوہ صاحبہ کا ہے جو ہمارے مبلغ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب کی بیٹی ہیں اور ان کا نکاح مبلغ سات ہزار سٹرلنگ پاؤنڈز حق مہر پر سید ظہیر محی الدین احمد صاحب ساکن پٹنی کے ساتھ قرار پایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ان کی نسل میں سے بھی جماعت احمدیہ کے فدائی پیدا ہوتے رہیں۔ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب کے والد کا اس لحاظ سے ایک عرصہ میرے ساتھ بھی کچھ تعلق رہا ہے کہ وہ کالج میں پڑھاتے تھے۔ بہت بزرگ اور انتہائی فدائی انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تمام اولاد کو ان سے

بڑھ کر جماعت اور خلافت پر فدا ہونے والا بنائے۔ آمین۔"

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان سب دعاؤں کو ہمارے اور ہماری آئندہ نسلوں کے حق میں پورا فرماتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہؓ صحابیہ حضرت مسیح موعودؑ کی ایک روایت:

خاکسار کی نانی حضرت محترمہ عائشہ بیگم صاحبہؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ انہوں نے ایک دفعہ بتایا کہ جب خاکسار کی والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ پیدا ہونے والی تھیں تو دوران حمل انہوں نے ہونے والے بچے کیلئے خود بھی دعائیں کیں اور بعض بزرگوں کو بھی دعا کے لئے کہا۔ ان بزرگوں میں سے ایک مکرم مولوی عبد المغنی صاحبؓ پسر حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی تھے۔ مکرم مولوی عبد المغنی صاحب نے ہونے والے بچے کیلئے دعا کی تو انہیں اللہ تعالیٰ نے الہاماً اطلاع دی کہ

"ہے لڑکی پَر لڑکا"

یعنی ہونے والا بچہ ہے تو لڑکی لیکن اللہ تعالیٰ اس سے لڑکوں والے کام لے گا یعنی نمایاں طور پر اسے اور اس کی نسل کو خدمت دین کی توفیق دے گا۔ چنانچہ خاکسار کی والدہ کی پیدائش سے پہلی بات تو لفظاً لفظاً صحیح ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ دوسری بات اس طرح پوری ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی والدہ کو ایک واقف زندگی کی بیوی اور ایک واقف زندگی کی والدہ ہونے کے لحاظ سے بھی اور

ذاتی طور پر بھی خدمت دین کی خوب توفیق دی اور بہت سے تنگی کے حالات میں بڑے صبر اور حوصلہ اور دعاؤں کے ساتھ ثابت قدم رہنے کی توفیق دی۔ مرحومہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے ہوسٹل کی وارڈن کے طور پر بھی خدمت بجالاتی رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرف سے جاری کردہ سالانہ تعلیم القرآن کلاس منعقدہ ربوہ میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سرکردگی میں مرحومہ کو کئی سال تک مستورات کے خوراک و رہائش کے انتظام میں منتظمہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ 1983ء تک جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ربوہ میں باقاعدگی سے ہوتا رہا اس وقت تک جلسہ سالانہ کے بہت سے مہمان ربوہ مرحومہ کے گھر میں ٹھہرتے تھے اور ان سب کی نہایت خندہ پیشانی سے خدمت کرتیں۔ مہمانوں کی کثرت کا یہ حال تھا کہ کمروں میں جگہ کم ہو جانے کی وجہ سے باہر صحن میں شامیانے بھی لگائے جاتے۔ 1986ء میں مرحومہ کو خاکسار نے یوکے میں اپنے پاس بلالیا۔ چنانچہ زندگی کے آخری دم تک مرحومہ انگلستان کے ان علاقوں میں جہاں خاکسار متعین ہوتا، دوروں میں خاکسار کے ساتھ جاتیں اور اس کام میں بہت خوشی اور لذت محسوس کرتیں اور جس جس جماعت میں آپ جاتیں وہاں کی مستورات کی تربیت کی بھی کوشش کرتیں اور ان کے مسائل کے لئے دعائیں بھی کرتیں۔ چنانچہ 1993ء میں جب آپ کی وفات ہوئی تو انگلستان کے طول و عرض سے احباب اور خواتین لندن مسجد میں آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے۔ آپ کی تدفین ووکنگ کے بروک وُڈ قبرستان میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں اور بوقت وفات مرحومہ کے ذمہ کسی قسم کا کوئی بقایا نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ پر یہ فضل فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبہ

جمعہ مورخہ 23 جولائی 1993 کے آخر میں جن دو وفات پانے والی خواتین کا خاص طور ذکر فرمایا ان میں سے ایک آپ تھیں۔ حضورؒ نے فرمایا:

”آج نماز جمعہ کے بعد دو پاکباز خواتین کی نماز جنازہ پڑھائی جائیگی جو خدمت دین میں پیش پیش تھیں یا دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور عبادت میں اور لوگوں کی نیک تربیت کرنے میں انہوں نے اپنی زندگی صرف کی۔۔۔۔ دوسری خاتون جن کا میں مختصراً ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ انگلستان کے مبلغ نسیم احمد باجوہ کی والدہ (اور) چک پنیار کے چوہدری حاکم علی صاحبؓ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا نام سلیمہ تھا۔ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ مرحوم جو حفاظت خاص کے عملہ میں بھی شامل رہے اور غیر معمولی طور پر حضرت مصلح موعودؓ سے اور بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے گہری محبت رکھنے والے تھے۔ 19 جون کو ان کا بھی دل کے حملے سے انتقال ہوا۔ ان کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں اور ایک بیٹی ہمارے مخلص انگریز احمدی دوست مظفر کلارک سے بیاہی ہوئی ہیں۔ تو ان سب کے لئے بھی میں دعا کی تحریک کرتا ہوں اور ان سب سے بھی میں اس خطبہ میں تعزیت کرتا ہوں۔ نماز جمعہ کے معاً بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ پڑھائی جائیگی۔“ (خطبہ جمعہ 23 جولائی 1993ء)

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کی ایک رویاء:

خاکسار کی والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت حضرت چوہدری حاکم علی صاحبؓ رئیس چک پنیار ضلع سرگودھا و صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ جب خاکسار کی پیدائش ہونے والی تھی تو دوران حمل آپ بھی اپنے ہونے والے بچے کے لئے بہت

دعائیں کرتی تھیں۔ ایک روز آپ نے رویاء میں آنے والی ایک آواز سنی جس کے الفاظ یہ تھے:

"ہم تجھے خالد بن ولید، محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد بنا کر چھوڑیں گے"

محترمہ والدہ صاحبہ اس رویاء کی تعبیر معلوم کرنے کے لئے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ربوہ گئیں اور رویاء بتا کر تعبیر دریافت کی اس پر محترم مولانا موصوف نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یا آپ کی اولاد کو غیر معمولی طور پر دین کی خدمت کی توفیق دے گا۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ محترمہ والدہ صاحبہ ایک واقف زندگی سے بیاہی گئیں اور ربوہ میں رہ کر بہت سی جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ بعد میں انگلستان اور اسکاٹ لینڈ میں خاکسار کے ساتھ بہت سی جماعتوں کا دورہ کیا۔ موصیہ کی حیثیت سے وفات پائی اور خلیفہء وقت نے بھی آپ کی نیکی اور تقویٰ کی گواہی دی جو آپ کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 3 بیٹوں اور 5 بیٹیوں سے نوازا جن میں سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی جو جڑواں تھے بچپن میں ہی فوت ہو گئے اور باقی بچوں نے مختلف رنگوں میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خدمت دین کی توفیق پائی اور کچھ ابھی بھی پا رہے ہیں۔ ان کا مختصر ذکر درج ذیل ہے:

1۔ **مبارکہ سلیم صاحبہ مرحومہ** خاکسار کی سب سے بڑی ہمشیرہ تھیں۔ آپ 1972 سے لیسٹر یوکے میں مقیم تھیں۔ 14 اگست 2020 کو لیسٹر میں آپ کی وفات ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور لیسٹر کے جماعتی قبرستان میں آپ کی

تدفین ہوئی۔ آپ بفضلہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ لیسٹر کی صدر رہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں سے نوازا۔ آپ کے بڑے داماد مکرم ناصر خان صاحب (فوزیہ خان صاحبہ کے میاں) نائب امیر یوکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو یورپ کی سب سے بڑی مسجد بیت الفتوح کا پراجیکٹ مینیجر مقرر فرمایا چنانچہ آپ کی نگرانی میں ہی مسجد بیت الفتوح مکمل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت آپ کو مسجد بیت الفتوح کی تعمیر کی نگرانی کے کام کو جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ آپ سیکریٹری جائداد یوکے بھی رہے۔ اس لحاظ سے مسجد دارالبرکات، برمنگھم کو مکمل کروانے کی بھی آپ کو سعادت نصیب ہوئی اور ہارٹلے پول مسجد کی تعمیر کا کام بھی آپ کی نگرانی میں ہوا۔ دونوں مساجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اپنے دست مبارک سے فرمایا۔ اسی طرح اور بھی کئی مساجد کی تعمیر کا کام کرانے کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی۔

خاکسار کی ہمشیرہ مبارکہ سلیم صاحبہ کے دوسرے داماد اعجاز احمد صاحب (آصفہ احمد کے میاں) لیسٹر جماعت کے سیکریٹری ضیافت ہیں۔ بڑے بیٹے جاوید الدین بھی لیسٹر جماعت کے کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ دوسرے بیٹے وسیم الدین صاحب مانچسٹر میں پولیس افسر ہیں اور ریجنل قائد، جنرل سیکریٹری، سیکریٹری وقف نو اور دیگر کئی عہدوں پر کام کر چکے ہیں اور اب بھی جماعتی عہدیدار ہیں۔ تیسرے بیٹے عمران الدین صاحب خاکسار کے داماد

ہیں اور مکرم ناصر خان صاحب کے ساتھ نائب سیکریٹری جائید اد یوکے رہے ہیں اور مسجد بیت الفتوح کی تعمیر کمیٹی کے سیکریٹری بھی تھے۔ بفضلہ تعالیٰ ہمشیرہ مبارکہ سلیم کے سب بیٹے اور بیٹیاں نظام وصیت میں شامل ہیں جو کہ بہت بڑی سعادت ہے اور اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے ۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

2۔ناصرہ نثار صاحبہ مرحومہ خاکسار کی دوسری بہن تھیں۔ آپ حضرت مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ مرحوم سابق امیر جماعت سرگودھا و صدر افتاء بورڈ کی بہو اور مکرم مرزا نثار احمد صاحب سابق ناظم انصاراللہ ضلع سرگودھا کی اہلیہ تھیں ۔ آپ کو حلقہ کی صدر لجنہ اور سیکریٹری تبلیغ لجنہ کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔ جس دور میں آپ سیکریٹری تبلیغ تھیں اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جلسہ سالانہ یوکے میں دوسرے دن کی تقریر میں لجنہ اماء اللہ سرگودھا کی تبلیغی سرگرمیوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا تھا جس میں مرحومہ کا بھی بہت حصہ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کو دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لندن مسجد میں مرحومہ کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی ۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ مرحومہ کے ایک بیٹے ہیں جو پاکستان آرمی سے حال ہی میں کرنل کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اور ایک ہمشیرہ امۃ النور ہے جو سرگودھا میں ہی ہے۔ دونوں اپنے بزرگ والدین کے نقش قدم پر چلنے میں کوشاں ہیں۔

3۔ **خاکسار نسیم احمد باجوہ:** خاکسار دو بہنوں کے بعد تیسرے نمبر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وقف زندگی کی توفیق دی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت ادوار خلافت میں پاکستان۔ انگلستان۔ اسکاٹ لینڈ۔ تنزانیہ اور کچھ عرصہ کے لئے سوئٹزر لینڈ میں مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق دی۔ آجکل خاکسار بیت الفتوح کی مسجد کے امام کے طور پر خدمت بجالا رہا ہے اور لندن میں ریجنل مشنری بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ خاکسار کا انجام بخیر فرمائے آمین۔ خاکسار کی تین بیٹیاں ہیں۔ سب سے بڑی عطیہ الدین (اہلیہ عمران الدین احمدی صاحب) ہیں جو کچھ عرصہ قبل برمنگھم لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکریٹری رہیں، پہلے لندن میں تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قائم کردہ تفسیر بائبل کمیٹی کی رکن بھی رہیں اور آجکل لیسٹر میں بطور صدر لجنہ اماءاللہ کے طور پر کام کی توفیق پا رہی ہیں۔ دوسری بیٹی وجیہہ باجوہ احمدی (اہلیہ وقار احمد احمدی صاحب) ہیں جنہیں کئی سال تک MTA کی اردو کلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں جماعتی منظوم کلام سنانے کی توفیق ملتی رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ برمنگھم لجنہ کی سیکریٹری واقفاتِ نو کے طور پر بھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ تیسری بیٹی صباح السلام احمد (اہلیہ سید ظہیر محی الدین احمد صاحب) ہیں۔ انہیں بھی اپنی بہن وجیہہ کے ساتھ مل کر اور علیحدہ بھی MTA کی اردو کلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی موجودگی میں منظوم کلام

سنانے کی توفیق ملتی رہی۔ آجکل خاکسار کی یہ بیٹی مارڈن، لندن میں مقیم ہیں اور لجنہ کے کاموں میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

بفضلہ تعالیٰ تینوں بیٹیاں اور ان کے شوہر نظام وصیت میں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ رشیقہ باجوہ نے اپنی تینوں بیٹیوں کو پیدائش سے پہلے وقف کیا تھا اگرچہ اس وقت وقف نو کی سکیم نہیں تھی اس لئے وہ موجودہ وقف نو سکیم میں شامل نہیں۔ خدا کرے کہ وہ اور ان کی نسلیں خدمت دین کے لئے ہمیشہ کمر بستہ رہیں۔ آمین۔ خاکسار کے داماد عزیزم عمران الدین لسٹر میں، عزیزم وقار احمدی برمنگھم میں اور عزیزم سید ظہیر محی الدین احمد لندن میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

4۔**طاہرہ حنیف اوپل صاحبہ** خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ ہیں موصیہ ہیں اور کچھ عرصہ قبل مڈل سیکس ریجن کی ریجنل صدر رہیں۔ لجنہ اماء اللہ لیسٹر کی بھی صدر رہیں۔ آجکل نائب ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ مڈل سیکس ہیں۔ آپ کو لمبے عرصہ تک MTA میں بھی کام کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کے بیٹے مکرم ہمایوں اوپل صاحب مربی سلسلہ آکسفورڈ ہیں۔ طاہرہ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ اپنے شوہر کے بھانجے اسامہ حنیف اوپل کو بچپن سے اپنی نگرانی میں لے لیا اور اسے بیٹے کی طرح محبت و پیار کے ساتھ پروان چڑھایا۔ عزیز اسامہ بھی نظام وصیت میں شامل ہے اور خدام الاحمدیہ ہیز کا قائد رہا ہے۔

5۔**ندیم احمد باجوہ:** ندیم مرحوم طاہرہ سے چھوٹا تھے۔ کئی سال جرمنی میں

رہے اور جماعتی کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ 16 اکتوبر 1994ء کو جرمنی میں ٹرین کے حادثہ میں عین جوانی میں صرف 32 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو دعوت اِلی اللہ کا خاص شوق عطا فرمایا تھا چنانچہ مرحوم کی تبلیغ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نوجوان نسیم بٹ صاحب جرمنی میں احمدی ہوئے اور آج تک احمدی ہیں اور جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح ندیم مرحوم کی شادی قانتہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر رشید صاحب آف ہیز سے ہوئی اور ان کو اپنا بیٹا وقف نو کی تحریک کے تحت وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس بچے کا نام فہیم احمد باجوہ رکھا اور اس نام کا اعلان MTA میں محترم منیر جاوید صاحب، پرائیویٹ سیکریٹری نے کیا کیونکہ ان دنوں MTA نیا نیا شروع ہوا تھا اور مکرم پرائیویٹ سیکریٹری صاحب خطوط کا جواب MTA پر بھی دیا کرتے تھے۔ عزیزم فہیم احمد باجوہ کو مکرم ابراہیم نونن صاحب مشنری انچارج آئرلینڈ کی سرپرستی میں رہنے کا بھی موقع ملا کیونکہ ندیم مرحوم کی بیوہ کی شادی مکرم ابراہیم نونن صاحب سے ہوئی اور آجکل عزیزم فہیم گالوے، آئرلینڈ میں بطور انجینیر ملازمت کر رہا ہے۔ ندیم مرحوم کو ووکنگ میں بروک وڈ کے جماعتی قبرستان مین دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

6۔ **آسیہ سلیم صاحبہ:** یہ خاکسار کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔ برمنگھم میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے بیٹے مکرم منصور احمد کلارک

صاحب، ایم اے صحافت، مبلغ سلسلہ ہیں اور مرکزی پریس اینڈ میڈیا ڈیپارٹمنٹ اسلام آباد، ٹلفورڈ میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

خاکسار کی بڑی والدہ مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ مرحومہ ہیں اور ان سے خاکسار کے درجِ ذیل بہن بھائی ہیں:

ا۔ مکرم محمود احمد صاحب باجوہ مرحوم

۲۔ مکرم مبارک احمد صاحب باجوہ مرحوم (مرحوم کے بیٹے عزیزم خرم باجوہ اور پوتے عزیزم شہریار باجوہ خاکسار کے ساتھ جماعتی کاموں میں خوب معاونت کرتے ہیں ۔جزاھم اللہ)

۳۔ مکرم مظفر احمد صاحب باجوہ مرحوم

۴۔ مکرمہ منیرہ باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبید اللہ صاحب باجوہ سابق نائب صدر انصاراللہ جرمنی

۵۔ مکرمہ نصرت واہلہ صاحبہ پاکستان اہلیہ مکرم ریاض احمد صاحب واہلہ مرحوم

۶۔ مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ جرمنی

۷۔ مکرمہ بشریٰ گھمن صاحبہ کینیڈا اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب گھمن مرحوم

اللہ تعالیٰ ان سب کا اور ان کی اولادوں کا حافظ وناصر ہو اور انہیں دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

چوہدری سمیع اللہ صاحب وڑائچ کی ایک خواب:

خاکسار کے ماموں چوہدری سمیع اللہ صاحب وڑائچ داماد حضرت مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت سرگودھا نے اپنی نوجوانی کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جبکہ خاکسار ایک چھوٹا بچہ تھا۔ انہوں نے بتایا کہ خواب میں انہوں نے دیکھا کہ وہ ربوہ میں ہیں اور بہت سے لوگ قطاروں میں کھڑے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تشریف آوری کا انتظار کر رہے ہیں اتنے میں حضور کی جیپ آئی جب قریب آئی تو دیکھا کہ حضور کی گود میں سامنے ایک 10، 11 سال کے بچے کی صورت میں خاکسار راقم الحروف کھڑا ہے۔ کسی نے حضور سے پوچھا یہ بچہ کون ہے تو آپ نے فرمایا یہ میرے بعد خلیفہ بنے گا۔ (خاکسار نے اپنی یادداشت کے مطابق خواب کا مفہوم بتایا ہے) یہ امر یاد رہے کہ خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں جیسے حضرت یوسفؑ نے خواب میں سورج چاند اور ستاروں کو سجدہ کرتے دیکھا تھا جس میں ان کے والدین اور بھائیوں کا ان کے ماتحت آنے کی طرف اشارہ تھا اور یہ خواب اس طرح بالآخر پوری بھی ہوئی۔ بعد کے حالات نے خاکسار کے ماموں جان کی خواب کو اس طرح پورا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد خاکسار کو شعوری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی پہلی دستی بیعت میں شامل ہونے کی توفیق دی جو مسجد مبارک ربوہ میں ہوئی پھر جماعت احمدیہ سرگودھا کے جماعتی کاموں میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ 1967ء میں 19 سال کی عمر میں خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کی مجلس عاملہ میں معتمد کے فرائض ادا کرنے کی توفیق دی اسی سال مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا پاکستان کے سارے اضلاع میں اول قرار پائی اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ ایک یادگار تصویر بھی لی گئی

جو ابھی تک خاکسار کے پاس موجود ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس تصویر میں موجود ہیں۔ 18 سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے وصیت کی توفیق دی۔ D.Com, C.Com اور BA کے بعد 20 سال کی عمر میں زندگی وقف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ 26 سال کی عمر میں 1974ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی ۔ ایک سال ضلع سیالکوٹ میں بطور مربی سلسلہ کام کی سعادت ملی۔ 1975ء میں 27 سال کی عمر میں انگلستان کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تقرری فرمائی۔ ماسوائے 2 سال کے 45 سال سے برطانیہ میں ہی خدمت سلسلہ کی توفیق مل رہی ہے۔ 1990ء سے 1992ء تنزانیہ میں امیر و مشنری انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیرِ سایہ آجکل بفضلہٖ تعالیٰ بیت الفتوح مسجد لندن میں بطور امام و مربی سلسلہ خدمت خاکسار کے سپرد ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و رحم سے انجام بخیر کرے اور ہر قسم کی کوتاہیاں معاف فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

سانپ سے معجزانہ طور پر حفاظت:

ہر انسان کی زندگی میں ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کی حفاظت کرتا ہے ورنہ کوئی انسان محفوظ نہ ہو۔ ایسے واقعات کو یاد کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے اور شکر کا ایک طریق یہ ہے کہ ایسے واقعات کو بیان کر کے لوگوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسکی قدرتوں اور اس کے احسانات کی طرف پھیری جائے۔ اس قسم کا ایک واقعہ خاکسار کے ساتھ اس وقت پیش آیا جب خاکسار

گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا کی ساتویں یا آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھااور خدمت انسانیت کے جذبہ سے سکاؤٹنگ کلب کا ممبر تھا۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ ایک دفعہ سکول کی طرف سے سکاؤٹنگ کلب کے ممبران کو ٹریننگ اور سیر کے لئے مری لے جایا گیااور وہاں کیمپنگ کر کے ہائکنگ بھی کرائی گئی۔ خاکسار بھی اس گروپ میں شامل تھا۔ ایک روز جب ہم پہاڑوں پر چڑھ رہے تھے تو ایک جگہ خاکسار جب پہاڑ سے نیچے اترنے لگا تو پوزیشن ایسی تھی کہ نظر نہیں آرہا تھا کہ پاؤں کہاں پڑے گا لیکن ایک اور لڑکا جو قریب ہی تھا اس نے دیکھا کہ جس جگہ میں پاؤں رکھنے والا ہوں وہاں ایک سانپ ہے چنانچہ اس نے بلند آواز سے کہا کہ سانپ سے بچو، سانپ سے بچو۔ چونکہ یہ آواز اچانک آئی اور میری حالت ایسی تھی کہ میں اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خاکسار کے پاؤں پھسل گئے اور لڑھکتا ہوا نیچے چلتا چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دو طرح حفاظت فرمائی۔ ایک تو اس سانپ سے بچایا اور دوسرے پہاڑ اتنا اونچا تھا کہ اگر میں نیچے تک لڑھکتا جاتا تو رستے میں ہی ختم ہو جاتا لیکن خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا تھوڑا سا لڑھکنے کے بعد ایک چٹان آگئی جس پر خاکسار کا پاؤں اٹک گیا اور اپنے آپ کو سنبھالنے کا موقع مل گیا۔ آج بھی جب میں اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کس طرح اس نے معجزانہ طور پر خود خاکسار کی حفاظت فرمائی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

پہلا روحانی تجربہ۔ ٹینس بال مل گیا:

خاکسار کی عمر صرف 14 سال کی تھی اور ہم گورنمنٹ کالج سرگودھا کے اساتذہ کے مکانات میں سے ایک میں رہتے تھے۔ ان دنوں خاکسار کے والد صاحب گورنمنٹ کالج

سرگودھا میں ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن اور ایسٹیٹ آفیسر تھے۔ ایک دن خاکسار گھر کے صحن میں ٹینس بال اور ٹینس ریکٹ کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک گیند مکان کے ایریا سے باہر چلی گئی باہر ایک گراسی پلاٹ تھا جس کے ارد گرد اونچی اونچی سبز پتوں کی بہت گھنی باڑ تھی۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن گیند تلاش کرنے میں ناکام رہا۔ دل میں کافی دکھ تھا اور اسی دکھ اور افسوس کے ساتھ رات کو سو گیا۔ رات خواب میں دیکھا کہ وہ گیند چاروں طرف پھیلی ہوئی نہایت اونچی اور نہایت گھنی باڑ کے اندر ایک خاص جگہ پر پڑی ہوئی ہے جو باہر سے نظر نہیں آسکتی۔ صبح ہوئی تو خاکسار خواب میں بتائی گئی جگہ پر گیا تو واقعی گیند وہاں پڑی ہوئی تھی اور باہر سے کسی صورت نظر نہیں آسکتی تھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے افسوس کو خوشی میں بدل دیا۔ اس عمر اور اس کیفیت کے لحاظ سے دل کو بہت ہی سرور پہنچا اور اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کیا۔ جہاں تک خاکسار کو یاد ہے یہ ایک پہلا روحانی تجربہ تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں کا علم خوابوں کے ذریعہ انسان کو دیتا ہے اور کس طرح اپنے بندوں کو خوش کرنے کے لئے انکی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے سب احسانات کو خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے ان کی قدر کرنے والے ہوں اور اس پر ایمان لاکر اور اس سے محبت کر کے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے ہوں تا کہ اس کے احسانات کے جلوے دن رات دیکھ سکیں اور اس کے قرب میں ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتے رہیں۔ آمین۔

پنج وقتہ نماز کی پابندی:

7 فروری 1964ء کا دن جبکہ خاکسار کی عمر ساڑھے پندرہ سال تھی خاکسار کی زندگی میں ایک نہایت ہی اہم اور نہایت ہی بابرکت دن تھا کیونکہ یہ وہ دن تھا جب خاکسار کو اللہ تعالیٰ سے پختہ عزم کے ساتھ عہد کرنے کی توفیق ملی کہ میں آئندہ کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اور پھر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان سے اس عہد کو نباھنے کی بھی توفیق دی اور خاکسار پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ جہاں تک خاکسار کی یادداشت ہے اس روز سے خاکسار نے کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑی۔ مختلف مجبوریوں کی وجہ سے نماز جمع بھی کی اور قضا بھی کی لیکن چھوڑی نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ میں اس کا کبھی بھی کماحقہ شکر ادا نہیں کر سکتا یہ ایسی دولت خدا نے اس عاجز کو دی کہ اس کے مقابلے پر سب دوسری دولتیں بالکل ہیچ ہیں اور ان کی ایک کوڑی کی کوئی قیمت نہیں ہے انسان کو خدا تک پہنچانے والی چیز یہ نماز ہی ہے۔ تمام بنی نوع انسان کو امن و سکون دینے والی چیز نماز ہی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جس کو اس کے رب کی طرف سے یہ نعمت ملی اور اس نے اس کے دل کو محبت اور سرور سے بھر دیا اس کی زندگی کی تلخیوں کو راحتوں میں بدل دیا اس کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لا کھڑا کیا جہاں ہر طرح کا ذہنی سکون اور ہر طرح کی دینی اور دنیوی راحت ہے اور جس کا اثر اس دنیا میں ہی ختم نہیں ہو جاتا بلکہ مرنے کے بعد بھی ابدی حیات کی صورت میں قائم رہتا ہے۔ اے کاش یہ عظیم نعمت میرے سب پیاروں کو مل جائے اور خاکسار کو بھی کماحقہ آخر تک ملتی رہے۔ آمّین اللّٰھم آمین۔

یہ نعمت خاکسار کو کیسے حاصل ہوئی اس کی تفصیل یہ ہے کہ جمعہ کا دن تھا اور خاکسار کسی عزیز کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنے کیلئے 9 بلاک والی مسجد احمدیہ سرگودھا میں گیا۔ مکرم محترم مرزا عبد الحق صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں نماز کی اہمیت بیان کی اس میں ایک بات یہ بھی تھی کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ منافق پر نماز بہت گراں گذرتی ہے، خاص طور پر صبح اور عشاء کی نمازیں۔ (صحیح بخاری ، کتاب الأذان، باب فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ) ساتھ یہ بھی بتایا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ منافق کافروں سے نچلے درجے کے جہنم میں ہوں گے جیسا کہ فرمایا:

اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ فِى الدَّرۡكِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ (سورة النّساء، ۱۴۶)

یہ الفاظ بجلی کی طرح خاکسار پر گرے اور نماز کے بارے میں اپنی کوتاہی آنکھوں کے سامنے آنے لگی اور ساتھ موت بھی یاد آنے لگی اور یہ خیال بھی بڑے زور سے آیا کہ اگر اسی وقت تمہاری جاں نکل جائے تو بتاؤ خدا کو کیا جواب دوگے ؟ ان باتوں کو سوچتے ہوئے عہد کیا کہ انشاء اللہ آئندہ کوئی نماز نہیں چھوڑوں گا۔ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد گھر واپس آیا۔ عصر کی نماز کا وقت ہوا تو اپنے گھر کے سٹنگ روم کا دروازہ بند کیا اور نماز عصر شروع کی۔ میں نہیں جانتا کہ اس نماز میں مجھے کتنی دیر لگی۔ ہاں یہ یاد ہے کہ اپنے گذشتہ گناہوں اور خاص طور پر نماز ترک کرنے کے گناہ کا اس قدر خوف تھا کہ سجدہ میں دعا کرتے کرتے آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا تھا جسے میں جتنا صاف کرتا اتنا اور زیادہ آ جاتا۔ نماز کے سجدوں میں میں نے ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے خدا میرے پچھلے گناہ معاف کر دے آئندہ انشاء اللہ نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی ڈائری پر روتے ہوئے یہ الفاظ لکھے:

"آج 7 فروری 1964 ہے میں اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا۔"

الحمد للہ اس کے بعد خود بھی نماز کی پابندی کی اور سارے گھر والوں اور عزیزوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ سب نماز کے پابند ہو گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ بعد میں معلوم ہوا کہ خاکسار کے گھر سے قریباً دو فرلانگ پر ایک احمدی گھر میں نماز باجماعت کا سنٹر ہے یہ گھر مکرم ماسٹر محمد دین صاحب کا تھا جو بعد میں گورنمنٹ کالج سرگودھا میں اردو کے لیکچرار بن گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے کہ سال ہا سال تک اپنا گھر وقف کیا اور بفضلہ تعالیٰ خاکسار چار نمازیں اس حلقہ کے سنٹر میں پڑھتا تھا اور مغرب کی نماز سول لائنز والی مسجد میں پڑھتا تھا جہاں نماز مغرب کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب قرآن کریم کا درس بھی دیتے تھے۔ اس درس کی وجہ سے وہاں جاتا تھا۔ یہ مسجد نسبتاً دور تھی تاہم بائیسکل کی سہولت کی وجہ سے کوئی دقت نہ تھی اور بہت روحانی لذت کے ساتھ گھر واپس آتا تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ سکول اور کالج کی وجہ سے بعض نمازیں سکول یا کالج میں ہی پڑھتا تھا اور کوشش کرتا کہ کوئی اور احمدی طالبعلم مل جائے تو اس کے ساتھ نماز باجماعت ادا کروں۔ ایک دوست مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ جو آجکل لندن میں مقیم ہیں اور انصار کی نیشنل مجلس عاملہ کے ممبر ہیں انہوں نے کچھ عرصہ پہلے یہاں لندن میں خاکسار کو بتایا کہ جن دنوں میں مَیں (یعنی مبارک چیمہ صاحب) گورنمنٹ کالج سرگودھا میں داخل ہوا ان دنوں میں کچھ کلاسیں آگے آپ بھی (یعنی خاکسار) اس کالج میں پڑھتے تھے۔ جونہی میں کالج میں داخل ہوا تو آپ نے مجھے تلاش کر کے کہا کہ نماز ظہر کے وقت کالج کی مسجد میں آ

جایا کریں نماز باجماعت اکٹھے پڑھ لیا کریں گے چنانچہ اس طرح مجھے آپ کے ساتھ کافی دیر تک نماز باجماعت پڑھنے کی توفیق ملتی رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

نماز کی اصل برکات تو روحانی ہیں لیکن دنیاوی برکات بھی بہت ہیں ۔ خاکسار کو پہلی دنیاوی برکت یہ ملی کہ میری سابقہ حالت کے مقابلہ میں نماز کے بعد میری تعلیمی حالت بہت بہتر ہو گئی ۔ مڈل میں خاکسار تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوا لیکن نماز کے بعد میٹرک کے امتحان میں سائنس اور حساب کے ساتھ ہائی سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوا جو خاکسار کے لئے بہت بڑی بات تھی اور اس سے بھی ایمان میں ترقی ہوئی کہ خدا تعالیٰ نماز کی وجہ سے ہر کام میں برکت دیتا ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زیارت:

1964ء کے جلسہ سالانہ کے ایام میں حسبِ معمول جماعتوں کی باری باری حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ جس دن سرگودھا جماعت کی ملاقات تھی خاکسار کو بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان دنوں حضورِ انورؓ کی صحت کافی دیر سے خراب چلی آرہی تھی اور آپ مسلسل زیرِ علاج تھے۔ اسکے باوجود حضورِ انور نے جماعتوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ کئی کئی دن تک احبابِ جماعت لمبی لمبی قطاروں میں حضورِ انور کے کمرے سے گزرتے جاتے تھے اور حضور کی زیارت سے مشرف ہوتے۔ حضورِ انور ایک بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پہلو بدلتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کافی بے چینی اور کمزوری ہے۔ مکرم محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ضلع سرگودھا حضور کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔

اگرچہ حضورِ انور کسی سے بات نہیں کررہے تھے لیکن اپنے محبوب امام کو ایک جھلک دیکھ کر بھی دلوں کو ایک سکون مل رہا تھا اور ساتھ ساتھ حضورِ انور کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی خود بخود ایک مخفی اور پر زور تحریک ہو رہی تھی۔ اور حضورِ انور کے پیار اور جذبۂ قربانی کا شدید احساس ہو رہا تھا کہ اگر کوئی اور اس حالت میں ہوتا تو کبھی ایسی ہمت نہ دکھلا سکتا۔ ان دنوں کسی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا یہ شعر زبان زد عام وخاص تھا

جاگ تو بھی قومِ احمد جاگ اس کے واسطے　　　انگنت راتیں جو تیرے درد میں سویا نہیں

اگلے سال نومبر 1965ء میں حضورِ انور کا وصال ہو گیا۔ اس لحاظ سے جن کو ایک جھلک دیکھنے کا موقعہ مل گیا یہ بھی کوئی کم سعادت نہ تھی کیونکہ یہ وہ مصلح موعود تھا جس کی پیدائش سے 3 سال پہلے حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام اور حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ اور قرآن کریم کی صداقت کے لئے ہوشیار پور میں 40روزہ دعائیں کر کے اللہ تعالیٰ سے نشان مانگا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اس موعود بیٹے کی بشارت دی جس نے پیشگوئی کے مطابق دنیا کے کناروں تک شہرت پائی اور واقعی اسلام احمدیت کا جھنڈا دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں گاڑ دیا اور ایک نہایت فعال جماعت تیار کر دی اور نظامِ خلافت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیا جس کے شیریں پھل آج تک ساری دنیا کھا رہی ہے اور قیامت تک کھاتی رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ نے کیا ہی سچ فرمایا تھا

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ　　　ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

خلافت ثالثہ کا انتخاب اور پہلی بیعت کی شرکت میں سعادت:

7اور8 نومبر 1965ء کی درمیانی شب حضرت مصلح موعودؓ کا وصال ہوا اور اگلے روز 8 نومبر نمازِ عشاء کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں خلافتِ ثالثہ کا انتخاب ہوا۔ خاکسار سرگودھا سے ربوہ گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نمازِ جنازہ میں بھی شرکت کی توفیق ملی۔ خلافت ثالثہ کا انتخاب مسجد مبارک میں ہوا۔ خاکسار کو پہلی بیعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ مسجد مبارک کے اندر تو انہی لوگوں کو جانے کی اجازت تھی جو انتخاب کمیٹی کے ممبر تھے۔ باقی لوگ مسجد مبارک کے باہر مختلف گراسی پلاٹوں میں دعاؤں میں مصروف تھے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اپنے فضل سے خلافتِ ثالثہ کی نعمت سے نہایت پرامن طور پر اور اپنی رضا کے مطابق سرفراز فرمائے۔ چنانچہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی زیرِ صدارت جب انتخاب کی کاروائی مکمل ہوئی اندر اعلان ہوا کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح الثالث کے جلیل القدر منصب پر سرفراز فرمادیا ہے تو ساری جماعت کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے دل کی گہرائیوں سے الحمدللہ ثم الحمدللہ کہا۔

جب انتخاب کمیٹی کے افراد اندر بیعت کر چکے تو اعلان ہوا کہ باقی لوگ مسجد کے اندر آسکتے ہیں۔ خاکسار کی عمر تقریباً 17 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مسجد کے اندر جگہ دے دی ورنہ ہزاروں افراد کی موجودگی میں یہ بات محال تھی۔ الحمدللہ۔ خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا پر نور چہرہ دیکھ رہا تھا۔ حضور زیرِ لب دعائیں کررہے تھے اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اسکے بعد آپ نے تمام حاضر احباب سے بیعت لی جس میں اس عاجز کو بھی شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ خاکسار

کے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ خلیفہ ٔ وقت کی موجودگی میں ان سے بیعت کی سعادت مل رہی تھی۔ یقیناً یہ تجربہ اپنی مثال آپ ہوتا ہے کہ کس طرح دلوں کے گند دھل رہے تھے اور خدا کے فرشتے انسان کے دل کو خدا کے قریب کر دیتے ہیں اور دعاؤں کی خاص لذت نصیب ہو رہی ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی اس آرزو کے مطابق کیفیت ہو جاتی ہے کہ

دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو　　　　تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

اگلے روز فجر کی نماز کے بعد 9نومبر 1965ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے احبابِ جماعت سے ایک معرکۃ الآراء خطاب فرمایا جس کا ایک حصہ یوں تھا۔ فرمایا:

''آج دنیا آپ کو بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی بہت ہی کمزور سمجھتی ہے لیکن ایک دن آئے گا کہ لوگ حیران ہوں گے اور وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا، مال سے محروم، وسائل سے محروم، دنیا کی عزتوں سے محروم ہر طرف سے دھتکارا جانے والا ذلیل کیا جانے والا اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے اور قرآن کریم جو کسی وقت صرف طاق کی سجاوٹ دے رہا تھا اس نے دلوں میں گھر کر لیا ہے اور پھر انسان کے دل سے علم کا بھی، نیکی اور تقویٰ کا بھی اور دنیا کی ہمدردی اور غم خواری کا ایک چشمہ بہہ نکلا ہے۔'' (حیاتِ ناصر جلد اول صفحہ 362)

الحمدللہ آج دنیا ان الفاظ کی صداقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے اور خدا کرے ہمیں ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ آمین۔

تبلیغ کا آغاز:

C.Com کرنے کے بعد گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ سرگودھا میں ہی خاکسار نے D.Com میں داخلہ لے لیا۔ اس وقت تک خاکسار کو احمدی غیر احمدی میں فرق کے متعلق کوئی خاص علم نہیں تھا چنانچہ ایک روز کالج کے ایک پروفیسر نے جو مجھے پڑھاتے بھی تھے مجھے علیحدہ بلایا اور کہا میں نے سنا ہے کہ تم مرزائی ہو۔ میں نے کہا جی ہاں میرے والدین ہیں لیکن مجھے کوئی زیادہ علم نہیں۔ پروفیسر نے کہا میں تجھے ایک کتاب دیتا ہوں اسے پڑھنا اور پھر تجھے علم ہو گا کہ مرزائی ہونا کتنا بڑا گناہ ہے۔ انہوں نے مجھے مولانا مودودی صاحب کا کتابچہ ختم نبوت دیا۔ میں نے پڑھا چونکہ مجھے جماعت احمدیہ کے موقف کا کوئی علم نہ تھا اسلئے مجھے بے چینی ہوئی کہ کون صحیح ہے اور کون غلط۔ میں نے ادھر ادھر کتب تلاش کرنے کی کوشش کی چنانچہ ایک روز خاکسار سرگودھا شہر میں واقع احمدیہ لائبریری گیا وہاں مجھے مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی کتاب ''مولانا مودودی صاحب کے کتابچہ ختم نبوت پر علمی تبصرہ'' مل گئی۔ اس کتاب کے میں نے ابھی تین چار صفحات ہی پڑھے تھے کہ مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ جماعت احمدیہ سچ پر ہے اور جماعت احمدیہ کے مخالفین جو یہ الزام لگاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیّین نہیں مانتی یہ بالکل جھوٹ ہے اور ساتھ ہی غیر احمدی علماء کی بد دیانتی کا بھی بشدت احساس ہوا کیونکہ وہ صرف وہ آیات و احادیث اور اقوال بزرگان پیش کرتے ہیں جہاں یہ کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ شریعت لانے کے لحاظ سے آخری نبی ہیں اور وہ تمام آیات و احادیث اور اقوال بزرگان چھپا جاتے ہیں جہاں یہ لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد عیسیٰؑ ابن مریم بطور نبی اللہ اور بطور امام مہدیؑ ضرور آئینگے

اور آخری زمانے میں جب تک وہ نہیں آئینگے اس امت کی کبھی اصلاح نہیں ہو گی۔ جہاں جہاں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیّین یا آخری نبی کہا گیا ہے وہاں مراد یہی ہے کہ آپ شریعت لانے کے لحاظ سے آخری ہیں اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں رہتا کہ آنحضرت ﷺ کی شریعت کے تابع نبی ہو سکتا ہے اور انہی معنوں میں مسلم شریف کی ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح موعود کو چار دفعہ "نبی اللہ" کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔(صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذِكْرِ الدَّجَّالِ وَصِفَتِهِ وَمَا مَعَهُ) اگر یہ تشریح قبول نہ کی جائے تو پھر قرآن وحدیث میں تضاد پیدا ہو جائے گا کہ ایک طرف کہا کہ کوئی نبی نہیں آئے گا اور دوسری طرف کہا کہ آنے والا مسیح موعود نبی اللہ ہے۔ اسی وجہ سے حضرت ملا علی قاریؒ (وفات 1606ھ) جو کہ مشہور حنفی بزرگ اور عالم تھے نے آنحضرت ﷺ کی حدیث لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا (ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب مَا جَاءَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ۔ صلى الله عليه وسلم ۔ وَذِكْرِ وَفَاتِهِ) کے حوالے سے فرماتے ہیں: قُلْتُ وَمَعَ هٰذَا لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ وَصَارَ نَبِيًّا وَكَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِيًّا لَكَانَا مِنْ اَتْبَاعِهِ عَلَيْهِ السَّلَام ... فَلاَ يُنَاقِضُ قَوْلَهٗ تَعَالٰى خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اِذِالْمَعْنٰى اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْ نَبِيٌّ بَعْدَهٗ يَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ مِّنْ اُمَّتِهٖ۔ (موضوعات کبیر ۵۸۔۵۹۔مطبع مجتبائی دہلی)

ترجمہ۔ یعنی میں کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا فرمانا کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہو جاتا اور اگر اسی طرح اگر عمرؓ نبی ہو جاتا تو یہ دونوں آنحضرت ﷺ کے متبعین میں سے ہوتے پس یہ ارشاد "خاتم النبیّین" کے مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیّین کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو

آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔

پھر حضرت عائشہؓ کا بھی ارشاد ہے کہ قُوْلُوْا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَلَا تَقُوْلُوا لَانَبِيَّ بَعْدَهٗ (درّ منثور تفسیر آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم۔۔۔ جلد 5 صفحہ 386) یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیّین ہیں مگر یہ کبھی نہ کہنا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

جب ان سب دلائل کا خاکسار کو علم ہو گیا تو ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خاکسار کو احمدیت کی سچائی کا علم ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اس جماعت کا رکن ہونے کی سعادت فرمائی ہوئی ہے۔ دوسری طرف غیر احمدی بھائیوں کی ہمدردی نے دل میں غیر معمولی جوش مارا اور خاکسار نے پختہ عزم کیا کہ آئندہ ساری عمر غیر احمدی بھائیوں کو قرآن و حدیث اور بزرگوں کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغ کروں گا اور ساتھ ساتھ بتاؤں گا کہ غیر احمدی مولوی صاحب کس قدر بددیانتی سے کام لے رہے ہیں۔ چنانچہ جس پروفیسر نے خاکسار کو کتاب دی تھی سب سے پہلے تو انہی کے ساتھ گفتگو شروع ہوئی خاکسار نے گفتگو کے بعد انہیں مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ ضلع سرگودھا کی کتاب " تین مسئلے " دی۔ انہوں نے اسے پڑھنے کے بعد پھر مجھے علیحدہ بلایا اور کہا اس کتاب میں مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری کی تفسیر ثنائی کا حوالہ دیا ہے کہ آیت و لو تقول علینا بعض الا قا و یل (الحاقۃ 48-69:45) کی تفسیر میں مولانا ثناءاللہ صاحب نے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ دائمی قانون ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت ہلاک کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے مسیلمہ کذاب بھی قتل کیا گیا اور اس حوالہ سے آپکی کتاب " تین مسئلے " کے مصنف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ

مرزاغلام احمد صاحب قادیانی سچے ہیں کیونکہ وہ دعوی نبوت کے باوجود قتل نہیں ہوئے بلکہ طبعی طور پر فوت ہوئے اور آپ کی جماعت بھی مسلسل ترقی کر رہی ہے۔ یہ بات بتا کر پروفیسر صاحب نے تفسیر ثنائی کا نسخہ میرے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ یہ حوالہ اس کتاب میں سے نکال کر دکھائیں۔ خاکسار نے بہت کوشش کی وہ حوالہ اس کتاب میں سے نہ ملا۔ خاکسار کو بہت تشویش ہوئی۔ فوراً مولانا عزیز الرحمن صاحب مصنف کتاب کے پاس گیا اور ان کو سارا ماجرا سنایا۔ انہوں نے کہا آؤ ربوہ خلافت لائبریری میں چلتے ہیں اور اصل کتاب کو چیک کرتے ہیں۔ چیک کرنے کے بعد مشہور غیر احمدی عالم مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی کُھلی کُھلی بد دیانتی پکڑی گئی وہ یہ کی تفسیر ثنائی کے پہلے ایڈیشن میں یہ حوالہ موجود تھا لیکن جب دوسرا ایڈیشن پاکستان سے شائع کیا گیا تو اس میں سے وہ حوالہ نکال دیا کیونکہ انہیں علم ہو گیا تھا کہ احمدی اس حوالہ کو پیش کر رہے ہیں خلافت لائبریری سے ہم عاریۃً تفسیر ثنائی کا اصل نسخہ لے کر آئے پروفیسر صاحب کو دکھایا تو بہت پریشان ہوئے لیکن ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا افسوس ہے کہ انہیں پھر بھی حق کو پہچاننے کی توفیق نہ مل سکی۔ اللہ تعالیٰ ان کا انجام بخیر فرمائے۔ آمین

۔

اس کے بعد خاکسار نے D.Com کی کلاس کے سارے طلبہ سے گفتگو شروع کر دی اور سب کو جماعت کا لٹریچر بھی دیا حتّٰی کہ ایک دفعہ بعض غیر احمدی لڑکوں نے پرنسپل صاحب کو شکایت کر دی کہ یہ لڑکوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ پرنسپل صاحب نے خاکسار کو دفتر میں بلایا دیکھا تو وہ تمام کتب جو میں نے لڑکوں کو دی تھیں وہ پرنسپل صاحب کی میز پر پڑی ہیں اور پرنسپل صاحب نے خاکسار سے دریافت کیا کہ کیا یہ کتب آپ نے لڑکوں

کو دی ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں میں نے دی ہیں لیکن بات یہ ہے کہ لڑکے مجھ سے خود پوچھتے ہیں کہ کیا تم مرزائی ہو جب میں کہتا ہوں ہاں میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور احمدی کا مطلب ہوتا ہے جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے مسیح موعود کو مانتے ہیں لیکن وہ اسلام کے سب حکموں کے فرمانبردار ہیں اور قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ سے انتہائی پیار کرنے والے لوگ ہیں تو پھر جب وہ مجھ سے مزید سوال کرتے ہیں تو میں انہیں کوئی کتاب دے دیتا ہوں تا کہ انہیں معلومات بھی مل جائیں اور کالج میں ہماری تعلیم کا بھی حرج نہ ہو۔ اس پر پرنسپل صاحب نے نہایت شفقت سے مجھے کہا کہ آئندہ کالج کے اندر کتب وغیرہ تقسیم نہ کرو کالج کے باہر جو چاہو کرو چنانچہ اس کے بعد کالج سے باہر انہی طلبہ کے ساتھ تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ D.Com. کے بعد یہی سلسلہ تبلیغ گورنمٹ کالج سرگودھا میں BA کی تعلیم کے دوران جاری رہا۔ جونہی کالج کا وقت ختم ہوتا ہم کالج کی حدود سے باہر کسی کھلے میدان میں بیٹھ جاتے اور باقاعدہ دونوں طرف سے کتب کے حوالوں کے ساتھ کئی کئی گھنٹے گفتگو جاری رہتی۔ اس سلسلہ تبلیغ کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ طلبہ تک احمدیت کی سچائی کا پیغام پہنچا دوسرے خاکسار کے علم میں بھی بہت اضافہ ہوا اور احمدیت کی سچائی پر ہر آن یقین بڑھتا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی تربیت کے معیار کو بھی بہتر بنانے کی توفیق ملی تا کہ غیر احمدی حضرات یہ نہ کہہ سکیں کہ تم ہمیں اسلام کی تبلیغ کرتے ہو اور خود اسلام کی فلاں بات پر عمل نہیں کرتے۔ یہ وہ تمام فوائد ہیں جو ہر داعی الی اللہ کو حاصل ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو　　　کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

(اخبار الحکم جلد22۔17 اکتوبر1920ء)

اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ ہر احمدی داعی اِلی اللہ ہے اور اس کا فرض ہے **کہ ہر روز رات کو سونے سے پہلے یہ سوچ کہ اس نے اس روز دعوتِ اِلی اللہ کے لئے کیا کام کیا ہے اور کتنی دعائیں کی ہیں۔** (پیغام برائے جلسہ سالانہ سویڈن 1985ء) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد اسلام کی پُر امن تعلیم کو ساری دنیا میں قائم کرنا ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس مقصد کو کبھی نہ بھولے اور نہ دوسروں کو بھولنے دے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔" (فتح اسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد3۔ صفحہ10 تا12)

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء۔ اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔"

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ نمبر306۔307)

کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مکمل سیٹ کی خرید کا غیبی انتظام:

1964ء میں خاکسار نے میٹرک کرنے کے بعد گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ میں C.Com کرنے کے لئے داخلہ لے لیا۔ اس کے ساتھ ساتھ خاکسار کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ چھوٹی چھوٹی کتب تو اِدھر اُدھر سے مل جاتی تھیں لیکن مکمل سیٹ خریدنے کے لئے 200 روپے درکار تھے جو خاکسار کی توفیق سے باہر تھے۔ انہی دنوں جب C.Com کا امتحان ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ خاکسار سارے کالج میں دوسرے نمبر پر رہا اور سارے پاکستان میں (جو اس وقت مغربی پاکستان کہلاتا تھا) 16 ویں پوزیشن تھی۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فیصلہ کیا گیا کہ اعلیٰ پوزیشن والوں کو انعام دیا جائے گا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ خاکسار کا نام بھی اس فہرست میں آ گیا اور مزید خوشخبری یہ تھی انعام کی رقم جو دی گئی وہ عین 200 روپے تھی۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ادا کیا اور اسی روز ربوہ چلا گیا۔ سیدھا الشرکۃ الاسلامیہ کے بک ڈپو پہنچا 200 روپے کی رقم جمع کروائی جو کتب شائع ہو چکی تھیں وہ لے لیں اور جو ابھی طبع نہیں ہوئی تھیں بعد میں طبع ہونے کے ساتھ ساتھ ملتی رہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر بے انتہا رحم فرمایا اور باوجود کم مائیگی ایک نہایت قیمتی روحانی خزانہ کے حاصل کرنے کا انتظام کر دیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ واقعی آپ اس زمانہ کے لئے وہی مہدی اور مسیح ہیں جس کی پیشگوئی حضرت محمد ﷺ نے فرمائی تھی کیونکہ آپؐ نے آنے والے مسیح موعود کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اتنے خزانے لٹائے گا کہ لوگ

لینے سے انکار کر دیں گے۔(صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب قَتْلِ الْخِنْزِیرِ) صاف ظاہر ہے کہ دنیاوی خزانے لینے سے تو کبھی کوئی انکار نہیں کرتا۔ ہاں یہ روحانی خزائن ہی ہوتے ہیں جن کو ہر زمانے کے لوگوں کی اکثریت لینے سے انکار کر دیتی ہے لیکن جو چند خوش قسمت ان خزائن کو پا لیتے ہیں وہ دنیا کی ہر دوسری دولت سے بے نیاز ہو جاتے ہیں اگرچہ خدا تعالیٰ انہیں دنیوی نعمتوں سے بھی کبھی محروم نہیں کرتا بلکہ ان کی ہر ضرورت کو پورا کرتا اور ان کو ایک عجیب روحانی لذت سے ہر وقت محظوظ کرتا رہتا ہے اور وہ دل کی گہرائیوں سے کہتے ہیں:

ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم　　　نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 525 از حضرت مسیح موعودؑ)

درس قرآن یا بیڈ منٹن:

جن دنوں خاکسار گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ سرگودھا میں C.Com اور D.Com کا طالبعلم تھا ان دنوں تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیل میں بھی خاصی دلچسپی تھی۔ خاکسار باقاعدگی سے شام کو کالج کے انتظام کے تحت بیڈ منٹن کھیلتا تھا۔ آہستہ آہستہ بیڈ منٹن میں کافی اچھا ہو گیا۔ جب کالج کی بیڈ منٹن ٹیم کے کپتان بنانے کا سوال پیدا ہوا تو فیصلہ ہوا کہ سب کھلاڑیوں کا مقابلہ کروایا جائے اور جو سب کو ہرا دے اسے کپتان بنایا جائے۔ اپنی اپنی جگہ سب کھلاڑیوں نے بہت تیاری کی۔ آخر مقابلے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عاجز نے سب کھلاڑیوں کو ہرا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ خاکسار کو کالج کی بیڈ منٹن ٹیم کا کپتان بنا دیا گیا۔ اب کھیل میں اور بھی دلچسپی بڑھ گئی۔ کالج کے پرنسپل صاحب کے

ساتھ سارے کھلاڑیوں کی ایک گروپ فوٹو بھی ہوئی جو اب تک خاکسار کے پاس موجود ہے۔ تعلیم اور کھیل کے ساتھ ساتھ خاکسار نماز مغرب مسجد احمدیہ سول لائنز میں پڑھنے جاتا تھا اور نماز کے بعد مکرم محترم مرزا عبدالحق صاحب کے درس قرآن میں بھی شامل ہوتا تھا اور اس سے بہت لطف آتا تھا۔ کچھ دیر کے بعد یوں ہوا کی نماز مغرب اور درس قرآن کریم اور کھیل کے اوقات آپس میں ٹکرانے لگے۔ خاکسار نے کوشش کی کہ ٹیم کے اراکین کو ایسے وقت پر متفق کر سکوں جو نماز اور درس سے نہ ٹکرائے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اب خاکسار کے لئے ایک ہی راستہ تھا کہ دونوں میں سے ایک چیز کو چھوڑ دوں اور دوسری کو اختیار کر لوں۔ چند دنوں تک یہ ذہنی کشمکش بڑے زور کے ساتھ جاری رہی کبھی یہ خیال آتا کہ نماز تو کالج میں بھی پڑھی جا سکتی ہے اور درس سننا کوئی فرض تو نہیں ویسے گھر میں بھی قرآن پڑھا جا سکتا ہے۔ کبھی یہ خیال آتا کہ بیڈ منٹن کھیلنا بھی تو کوئی فرض نہیں اگر ورزش ہی کرنی ہے تو وہ گھر میں بھی کسی اور وقت کی جا سکتی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یہ فیصلہ کرنے کی توفیق دی کہ کھیل تو اس دنیا کی چند روزہ دلچسپی والی چیز ہے اور ورزش تو کسی اور وقت بھی کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا نماز با جماعت اور درس کو ہی اختیار کرنا چاہیئے۔ لیکن یہاں سوال صرف کھیل کا نہیں تھا ساتھ کپتانی کے اعزاز کو بھی چھوڑنے کا سوال تھا لیکن الحمد للہ خدا تعالیٰ نے نماز اور قرآن کی محبت کو غالب کر دیا اور اس طرح خاکسار نے پرنسپل صاحب کو اپنا فیصلہ بتا دیا۔ وہ اور باقی سب کھلاڑی بہت حیران ہوئے کہ خاکسار نے کس طرح اس طرح کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن اس فیصلہ نے خاکسار کو نماز باجماعت کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی لازوال نعمت سے نواز دیا جو ایسی چیز ہے جس کا کوئی بدل نہیں اور جو انسان کو اپنے

خالق و مالک اور پیارے خدا سے ملانے والی نعمت ہے جو قدم قدم پر انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آتی ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو انسان کو خدا کے حسن و احسان کے جلوے دکھاتی ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو انسان کو با اخلاق اور با خدا انسان بناتی ہے۔ انسان کے نفس امارہ کو نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ کے سفر طے کرواتی ہے اور اُخروی دنیا میں جنت کی نعمتوں سے متمتع کر دیتی ہے اور آخرت کے متعلق بھی دل کو یقین سے بھر دیتی ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو انسان کو اپنے پیارے خدا کی محبت حاصل کرنے کے لئے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار کر دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں   حق کو ملتا نہیں کبھی انساں

جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں   ان پہ اس یار کی نظر ہی نہیں

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 268 مطبوعہ 1882ء)

اور پھر فرماتے ہیں کہ ”جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔“
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

پھر فرماتے ہیں:

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر ببند   ‘زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند’

(اشتہار اہل اسلام کی فریاد بحوالہ درثمین فارسی صفحہ 383 ناشر محمد احمد اکیڈمی رام گلی نمبر 3 لاہور)

یعنی پیشتر اس کے کہ تمہاری موت کی گھڑی آجائے، قرآن کریم کی کچھ خدمت کر لو۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بعد میں قرآن کریم کی مزید تعلیم حاصل کرنے

کے لئے وقف زندگی کر کے جامعہ احمدیہ میں بھی داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائی اور پھر قرآن کریم کی نعمت سے خود بھی مستفید ہونے کی توفیق دی اور دنیا کے مختلف ممالک میں اور مختلف شہروں میں اس نعمت کو پھیلانے کی بھی توفیق دی۔ الحمد للہ

وین سعادت بہ زور بازو نیست　　　　تا نبخشد خدای بخشندہ

(گلستان سعدی، باب ہشتم در آداب صحبت)

سنت نبوی ﷺ اور سنت خلفاء پر عمل کا شوق:

نماز باجماعت، درس قرآن میں شرکت، مکرم محترم مرزا عبد الحق صاحب کی نیک صحبت اور خطبات جمعہ، اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خطبات اور اجتماعات و جلسوں کی تقاریر نے بہت سے روحانی فوائد حاصل کرنے کی توفیق دی۔ ایک اثر تو یہ ہوا کہ جب خاکسار کو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ :مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فَضْلِ الْوُضُوءِ) کہ مونچھیں ترشوانا اور داڑھی رکھنا انسانی فطرت میں داخل ہے اور ساتھ ہی یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ، اور اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کی یہی سنت ہے وہ سب داڑھی رکھتے ہیں تو دل میں پُر زور تحریک ہوئی کہ اس سنت نبوی پر عمل کیا جائے لیکن ارد گرد فیملی اور دوسرے ہم عمر دوست احباب میں یہ نظر نہیں آتی تھی بلکہ اس چیز کو تعجب کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اس لئے کچھ دیر تردد رہا لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انشراح صدر عطا فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خاکسار نے آغاز جوانی سے ہی داڑھی رکھ لی اور جہاں تک یاد پڑتا ہے ایک دفعہ بھی داڑھی نہیں

منڈوائی۔ ارد گرد سے باتیں بہت سنیں لیکن اس سنت نبوی پر عمل کرنے کے نتیجہ میں عظیم الشان فوائد حاصل ہوئے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو ہر وقت یہ خیال رہتا ہے کہ اگر میں نے کوئی غلط کام کیا تو لوگ کہیں گے ایک طرف داڑھی رکھی ہوئی ہے اور دوسری طرف عمل یہ ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ بہت سے امور میں اصلاح ہوتی چلی گئی۔ داڑھی مرد کا ایک قسم کا پردہ بھی ہے جو اس کی پاکدامنی کی حفاظت کرتا ہے۔ ایک اور اثر یہ ہوا کہ دل میں خلیفہء وقت کی ایسی محبت پیدا ہو گئی کہ جی چاہتا تھا ہر خطبہ براہ راست آپ کے منہ سے سنوں۔ چنانچہ کئی دفعہ سرگودھا سے ربوہ جا کر مسجد مبارک میں حضور کے خطبات سنے اور ساتھ یہ دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان خطبات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ انہی دنوں خاکسار نے انگریزی لباس کی جگہ حضور جیسی اچکن اور شلوار قمیض بھی پہننی شروع کر دی اس میں بھی ایک روحانی لذت تھی اور اس کا ایک مقصد پاکدامنی حاصل کرنا بھی تھا۔ ایک اور اثر یہ ہوا کہ خاکسار نے سینما دیکھنا بالکل بند کر دیا کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے فرمایا تھا کہ:

”ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں۔“ (مطالبات تحریک جدید صفحہ 27 بحوالہ دینی نصاب نو مبائعین کی تربیت کے لئے۔ مطبوعہ قادیان صفحہ 73)

چنانچہ 16 سال کی عمر کے بعد خاکسار نے کبھی کوئی سینما نہیں دیکھا۔ اسی طرح فلمی گانے سننا اور گانا بھی بند کر دیا حالانکہ آواز بھی اچھی تھی اور گانے کا بھی عام نوجوانوں کی طرح شوق تھا۔ بلکہ 60 کی دہائی میں جب پہلی مرتبہ پاکستان ریلوے کے ذریعہ مختلف

شہروں کے ریلوے سٹیشن پر ٹیلی ویژن کی نمائش ہوئی تو جن لوگوں کو سرگودھا ریلوے سٹیشن پر نمائشی ٹی وی میں ترنم سے اشعار سنانے کا موقع دیا گیا ان میں خاکسار بھی شامل تھا لیکن نماز اور قرآن کی برکت سے یہ سب چیزیں چھوٹ گئیں اور اس کے نتیجے میں بچنے والے پیسے اور وقت سب دین کے کاموں میں صرف ہونے لگے اور مخلوق خدا کی خدمت کی توفیق ملنے لگی اور دن بدن اپنی زندگی کو پاک کرنے کی کوشش تیز سے تیز تر ہوتی گئی جو آج تک جاری ہے کیونکہ یہ ایک نا ختم ہونے والا بابرکت سفر ہے جو زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہتا ہے اور پھر بھی حضرت عمرؓ کی طرح انسان یہی کہتا ہے لاَ لِي وَلاَ عَلَيَّ(صحیح بخاری، کتاب الأحکام، باب الِاسْتِخْلاَفِ) کہ اے خدا مجھے کسی اپنے نیک عمل کا اجر نہیں چاہیئے بس تو مجھے میرے گناہ بخش دے اور اگر یہ دعا قبول ہو جائے تو انسان سب کچھ پا گیا۔ یہ سب کچھ قرآن کریم کی برکت ہے۔

ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر　　　کہ بناتا ہے عاشق دلبر
کوئے دلبر میں کھینچ لاتا ہے　　　پھر تو کیا کیا نشان دکھاتا ہے

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 268 مطبوعہ 1882ء)

ایک اور تبدیلی یہ ہوئی کہ خاکسار نے ٹوپی بھی پہننی شروع کر دی کیونکہ ایک جگہ پڑھا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ ''اسلامی شعار ٹوپی پہننے میں ہے ٹوپی اتارنے میں نہیں'' (مشعل راہ جلد اول صفحہ 340) چنانچہ BA کے دوران کالج میں ہمیشہ ٹوپی پہن کر جاتا۔ ٹوپی کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ ہمیشہ آدمی محتاط رہتا ہے اور بدیوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور نماز کے وقت سنت کے مطابق سر ڈھانکنے کے لئے بھی مناسب چیز ہمیشہ موجود

ہوتی ہے۔ ورنہ بعض لوگ نماز کے وقت ادھر ادھر سے کوئی کپڑا یا ٹوپی ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں اور نماز تو پانچ وقت روزانہ پڑھنی ہے انسان کبھی کہیں ہوتا ہے اور کبھی کہیں اس لئے ہر وقت ٹوپی رکھنے کا بہت فائدہ رہتا ہے۔ انگلستان میں آکر بھی خاکسار نے باہر جاتے وقت ہمیشہ ٹوپی استعمال کی ہے۔ ٹوپی اور داڑھی تو مسلمان مرد کی ایک خاص نشانی ہے جس میں بہت سے روحانی اور اخلاقی فوائد ہیں جو انسان کو تجربہ سے معلوم ہوتے ہیں اور حضرت مصلح موعودؓ کیلئے دل سے دعا نکلتی ہے جنہوں نے ان امور کی طرف پر زور توجہ دلا کر ہماری حفاظت کا انتظام کیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

غلاموں کا غلام:

D.Com کرنے کے بعد کسی ذریعہ سے خاکسار کو تحریک جدید کے تحت وقف زندگی کی تحریک پہنچی جس کے تحت پہلے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا تھا جہاں سات سال تک پڑھنا تھا اور زندگی بھر معمولی گذارہ پر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا تھا۔ دوسری طرف خاکسار کے گھریلو حالات یہ تھے والد صاحب ریٹائر ہونے والے تھے اور خاکسار اپنی والدہ صاحبہ کا بڑا بیٹا تھا اور تین چھوٹے بہن بھائی بھی تھے اس لئے ایک خیال یہ تھا کہ D.Com کے بعد B.Com کیا جائے اور کوئی مناسب ملازمت حاصل کر کے فیملی کو سپورٹ کیا جائے۔ یہ مرحلہ بھی بہت کٹھن تھا کہ کیا فیصلہ کیا جائے۔ انہی دنوں خاکسار نے ایک خواب دیکھا جس نے دل کو اس طرف مائل کر دیا کہ وقف زندگی کرنا ہی بہتر ہے باقی معاملات کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے خود سلجھا دے گا خواب میں خاکسار نے دیکھا کہ مسجد احمدیہ سول لائنز سرگودھا سے نماز مغرب و درس القرآن کے بعد نکلا

ہوں۔ کچھ فاصلہ پر دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے چند صحابہ کے ساتھ پیدل مسجد کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ جب قریب پہنچا تو خاکسار نے نہایت ادب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلام عرض کیا اور ساتھ ہی معانقہ بھی کیا۔ معانقہ کے بعد حضورؑ نے خاکسار سے دریافت فرمایا آپ کون ہیں ؟ خاکسار نے عرض کیا آپ کا غلام۔ میرے کہنے کے ساتھ ہی آسمان سے بڑی واضح آواز آئی:

''غُلاموں کا غُلام''

اس کے ساتھ ہی خواب ختم ہو گئی۔ اس خواب نے مجھے اس بات کا قائل کر دیا کہ ایک تو حضرت مسیح موعودؑ آنحضرتؐ کے سچے غلام ہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے　　　برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۸۶)

دوسری طرف یہ احساس ہوا کہ اگر خاکسار زندگی وقف کر دے گا تو آنحضرت ﷺ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے غلاموں میں شامل ہو جائیگا جو ایک عظیم سعادت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس نے اس غلامی کا شرف بخشا جو ہزاروں آزادیوں سے بہتر ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اِک تری قیدِ محبت ہے جو کر دے رستگار　　　اِس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سُود ہے

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۹۷۔ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ دنیوی لحاظ سے بھی اس نے کوئی کمی نہیں رکھی اور جو تکالیف

آئیں ان میں بھی اپنی محبت کے جلوے دکھاتا رہا اور تسکین بخشتا رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

BA کے امتحان میں معجزانہ کامیابی:

بعض وجوہ کی بناء پر خاکسار BA کے پہلے سال کالج میں داخلہ نہ لے سکا۔ دوسرے سال میں خاکسار کے والد صاحب نے اپنے اثر ورسوخ کے ساتھ خاکسار کو گورنمنٹ کالج سرگودھا میں داخل کروادیا۔ خاکسار کا زیادہ وقت جماعتی کاموں میں گذرتا تھا اور ساتھ ساتھ تعلیم کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔ میٹرک میں سائنس پڑھی C.Com اور D.Com میں کامرس کے مضامین پڑھے۔ اب چونکہ جامعہ احمدیہ جانے کا ارادہ تھا اس لئے BA میں انگریزی، عربی اور اسلامیات رکھ لی اور ساتھ اردو بطور اختیاری مضمون منتخب کیا۔

عربی زبان کو بغیر کسی بنیاد کے براہ راست BA میں شروع کر دینا اور وہ بھی صرف ایک سال میں دو سال کا کورس کرنا اور ساتھ ضلع سرگودھا کی مجلس خدام الاحمدیہ کے معتمد ہونے کی ذمہ داریاں یہ سب کچھ بہت غیر معمولی بات تھی۔ تاہم حتی المقدور پڑھائی کے ساتھ خاکسار حضور انور کی خدمت میں ہر ہفتے یا دو ہفتے کے بعد دعا کے لئے خط لکھتا رہتا اور خاکسار کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور فضل فرمائے گا اگرچہ ساتھ ساتھ ڈر بھی تھا اس لئے دعائیں بھی کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ تائید و نصرت فرمائے اور معجزانہ طور پر کامیابی دے۔ آخر امتحانات ہوئے اور امتحانات کے بعد نتائج کا اعلان ہوا تو عام طور پر پہلے نتائج کالج میں آتے تھے اور پھر بازار کے بک ڈپو کی دکانوں پر نتائج کی تفصیل آتی تھی۔ چونکہ خاکسار کے والد صاحب کالج میں ہی ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن تھے اس لئے جب کالج سے گھر آئے تو والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ آج BA کے نتائج کا اعلان ہوا ہے آپ

نے نسیم (یعنی خاکسار) کا نتیجہ پتہ کیا ہے۔ والد صاحب نے جواب دیا کہ نتیجہ تو عام سالوں سے بھی بہت برا آیا ہے صرف 33 فیصد طلبہ پاس ہوئے ہیں اور کئی بڑے بڑے لائق لڑکے فیل ہو گئے ہیں اس لئے میں نے نسیم کا نتیجہ دیکھا بھی نہیں کیونکہ وہ تو اکثر جماعتی کاموں میں لگا رہتا ہے اور ویسے بھی اس نے ایک سال پڑھا اور پھر عربی کا مضمون بھی ایسا تھا جو اس نے پہلے چھوٹی کلاسوں میں پڑھا ہی نہیں تو اس نے کہاں پاس ہونا ہے۔ بعد میں خاکسار بازار گیا اور ایک بک ڈپو سے نتیجہ پتہ کیا معلوم ہوا کہ خاکسار خدا کے فضل سے نہ صرف پاس تھا بلکہ عربی والی ساری کلاس میں دوسرے نمبر پر تھا۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دعاؤں کا پھل تھا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے　　　اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

(المصلح الموعودؓ، اخبار الفضل جلد 9۔ 2 جنوری 1922ء)

وقف عارضی میں شرکت اور ایک دلچسپ واقعہ:

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وقف عارضی کی بابرکت تحریک کا اعلان فرمایا تو خاکسار غالباً BA کا طالبعلم تھا۔ بفضلہ تعالیٰ تین چار دفعہ اس تحریک کے تحت مختلف دیہاتوں میں جانے کا موقع ملا اور بہت روحانی فائدہ اٹھایا۔ اس تحریک کے تحت اپنے خرچ پر کم از کم دو ہفتے وقف کرنے ہوتے تھے چنانچہ ایک دفعہ خاکسار کو ضلع سرگودھا کے علاقہ میں ساہیوال قصبے میں بھجوایا گیا خاکسار کے ساتھ مکرم قریشی فضل حق صاحب تھے جو قریباً 60 سال کے ہونگے اور بہت پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ مرکز کی طرف سے امیر وفد خاکسار کو مقرر کیا گیا جبکہ خاکسار کی عمر 19، 20 سال ہو گی بہر حال

ہم ساہیوال گئے۔ مکرم قریشی صاحب ایک تجربہ کار داعی الی اللہ تھے ان کے پاس قرآن کریم جیبی سائز کا تھا جس میں انہوں نے حوالے لکھے ہوئے تھے اور اس کی مدد سے تبلیغ کرتے تھے۔ خاکسار اپنا بائیسکل ساتھ لے گیا تھا اس لئے سفر میں سہولت رہی۔ کھانا خود پکاتے تھے جو زیادہ تر قریشی صاحب ہی پکاتے تھے میں ان کا مددگار کارکن تھا تبلیغ وہ کرتے تھے میں سیکھ رہا ہوتا تھا کہ یہ کیسے تبلیغ کرتے ہیں کیونکہ میں پہلی دفعہ وقف عارضی پر گیا تھا اور وہ کئی دفعہ جا چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا دو ہفتوں میں تقریباً سات بیعتیں ہو گئیں جس کی بہت خوشی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کیا۔ مکرم قریشی صاحب راتوں کو تہجد میں بھی بہت دعائیں کرتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا نیز ہم حضور انور کو بھی باقاعدہ دعا کے لئے خط لکھتے تھے اس لئے بھی اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔ اگلے سال پھر مجھے اس علاقے میں بھجوایا گیا لیکن اس دفعہ میرے ساتھ کوئی اور شخص تھا اور امیر وفد خاکسار ہی تھا۔ اس دفعہ ایک کام یہ بھی کیا کہ جماعت کے دوستوں کو وقف عارضی کی تحریک میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ الحمد للہ بہت سے لوگوں نے نام دیئے اور بعض نے دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے معذرت بھی کی۔ اس سلسلہ میں مکرم محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ یوکے نے کچھ عرصہ قبل خاکسار کو ایک واقعہ سنایا جو مجھے یاد نہ تھا تاہم قابل ذکر ہے اس لئے یہاں لکھتا ہوں مکرم مولانا اکرم صاحب نے بتایا کہ آپ (یعنی خاکسار راقم الحروف) کے بعد اگلے سال میں (یعنی مولانا اکرم صاحب) اس علاقے میں وقف عارضی یا کسی اور حیثیت سے گیا اور ہم نے بھی لوگوں کو وقف عارضی کی تحریک کی۔ ایک مقام پر تحریک کی تو ایک شخص نے بڑی خوشی سے سب سے پہلے نام لکھایا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ غیر

معمولی جوش کس لئے ہے۔ کہنے لگا کہ پچھلے سال باجوہ صاحب یہاں آئے تھے انہوں نے تحریک کی تو میں نے معذرت کی کہ کھیتی باڑی کی وجہ سے بہت مصروف ہیں اس لئے شامل ہونا مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر خدا انسان کو مجبوراً فارغ کرنا چاہے تو انسان کی کچھ پیش نہیں جاسکتی اس لئے اپنی خوشی سے سارے کاموں میں شامل ہو جانا چاہیئے لیکن میں نے ان کی بات پر کوئی توجہ نہ دی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ دنوں کے بعد میرا ایک بیل مر گیا جس کے نتیجہ میں کام سے فارغ ہو گیا اس لئے مجھے یہ سبق ملا ہے کہ کہ جماعت کے کام کو دنیا کے کاموں پر مقدم کرنا چاہیئے۔

''شمیرا اڈاکو'' سے ''شمیرا مولوی'' تک:

ساہیوال ضلع سرگودھا کے علاقہ میں جب دوسری دفعہ خاکسار وقف عارضی کے تحت دو ہفتے کے لیے تعلیم القرآن اور تبلیغ کے لئے گیا تو ایک ادھیڑ عمر کے مقامی شخص سے ملاقات ہوئی۔ تعارف سے معلوم ہوا کہ یہ علاقہ میں مشہور ڈاکو تھے اور شمیرا اڈاکو کے نام سے معروف تھے اور بہت سے ڈاکے مار چکے تھے اور سارے علاقے میں ان کی ایک دہشت تھی لیکن خاکسار کے جانے سے قبل وقف عارضی کا ہی ایک وفد گیا ان سے ان کی ملاقات ہوئی اور تبادلہ خیال کے بعد یہ احمدی ہو گئے۔ احمدی ہونے سے قبل عقیدہ کے لحاظ سے یہ شیعہ تھے۔ احمدی ہونے کے بعد انہوں نے ہر قسم کے غلط کاموں سے توبہ کرلی اور لوگوں کو احمدیت کی تبلیغ کرنے لگے اور احمدیت کی سچائی کی دلیل کے طور پر وہ اپنے وجود کو پیش کرتے تھے کہ دیکھو میں ایک بڑا اڈاکو تھا اور آج احمدیت کی برکت سے نہ صرف ڈاکہ چھوڑا بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنے کی

کوشش کرتا ہوں اور نماز روزہ کی پابندی کرتا ہوں بلکہ شرائط بیعت کو ماننے کی وجہ سے تہجد پڑھنے کی کوشش بھی کرتا ہوں۔ اس کا لوگوں پر بہت اثر ہوتا تھا اور پھر انہوں نے شمیرا اڈا کو کی بجائے شمیرا مولوی کہنا شروع کر دیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ جب خاکسار کی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کو ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے لے جانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ وہ عشاء کی نماز کے وقت سے کچھ دیر پہلے مجھے اس گاؤں کی غیر احمدیوں کی مسجد کے قریب لے گئے جب کہ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ کہنے لگے ہم یہاں کھڑے انتظار کریں گے جونہی امام نماز کے اختتام پر السلام علیکم کہے گا ہم مسجد میں داخل ہوں گے اور میں آگے ہو کر لوگوں سے درخواست کروں گا کہ چند منٹ کے لئے تشریف رکھیے سرگودھا سے احمدیوں کے ایک مولوی صاحب آئے ہیں وہ آپ کو کچھ باتیں بتانا چاہتے ہیں۔ شمیرا صاحب نے مجھے یہ بھی بتایا کہ یہ لوگ جماعت کے بڑے مخالف ہیں اس لئے میں نے اس طرح کا پروگرام بنایا ہے کہ ان کو بھاگنے کا موقع نہ ملے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ چونکہ یہ لوگ پہلے سے مجھے جانتے ہیں اس لئے میرے کہنے سے ضرور ٹھہر جائیں گے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق سلام ہوتے ہی ہم مسجد کے اندر داخل ہوئے اور شمیرا صاحب نے آگے جا کر ٹھہرنے کی درخواست کی اور خاکسار کا تعارف کرایا۔ لوگ بیٹھے رہے۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور خاص طور پر ختم نبوت، وفات مسیح اور امام مہدی کی نشانی چاند اور سورج گرہن کا ذکر کیا اور کئی آیات قرآنیہ اور احادیث بھی پیش کیں۔ سب لوگ خاموشی سے سنتے رہے۔ جب میں نے تقریر ختم کی تو شمیرا صاحب پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھانے والے امام صاحب کو مخاطب کر کے دریافت کرنے

لگے۔ حافظ صاحب احمدی مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کی کئی آیتیں پڑھی ہیں ان میں سے کوئی آیت غلط تو نہیں۔ حافظ صاحب نے جواب دیا۔ نہیں۔ اس کے بعد شمیر اصاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دیکھیں احمدی مولوی صاحب نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں بتایا ہے کہ جس امام مہدی کے آنے کی پیشگوئی تھی وہ آگیا ہے اور حافظ صاحب نے بھی تصدیق کی ہے کہ احمدی مولوی صاحب نے کوئی غلط آیت پیش نہیں کی۔ اب آپ کا فرض ہے کہ آنے والے امام مہدی کو مان لیں اور اس کی بیعت کر لیں تا کہ آپ اللہ اور رسول کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ یہ باتیں کہہ کر انہوں نے تقریر ختم کی اور پھر ہم دونوں نے اسی مسجد میں علیحدہ نماز باجماعت پڑھی اور واپس اپنے مرکز میں آگئے۔

یہ ہیں احمدیت کی برکات جس کے نمونے مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیلے پڑے ہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ کیا اس طرح کے انقلاب آفریں نیک نمونے یہ ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں کہ جو امام مہدی آنے والا تھا وہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذات میں آچکا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے — جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب — خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

(ٹائیٹل پیج فتح اسلام مطبوعہ ۱۸۹۰ء)

اہل حدیث مولوی صاحب احمدی ہو گئے:

تقریباً 19 سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو تبلیغ کا پہلا پھل عطا فرمایا جب کہ سر گودھا میں خاکسار کے ہمسائے جو کہ اہل حدیث مولوی رہ چکے تھے خاکسار کے ذریعہ جماعت میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ہمسایہ ہونے کی وجہ سے خاکسار کی ان مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی جو تقریباً 55 سال عمر کے تھے اور اہل وعیال والے تھے۔ پہلے کسی اہل حدیث مسجد کے امام رہ چکے تھے اور اب اخباریں فروخت کرنے کا کام کرتے تھے۔ خاکسار نے ان سے زبانی بھی گفتگو کی اور بہت سا لٹریچر بھی پڑھنے کے لئے دیا۔ شروع میں اعراض تھا لیکن آہستہ آہستہ قریب آتے گئے آخر وہ دلائل سے تو قائل ہو گئے لیکن بیعت کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے کیونکہ ماحول سے ڈرتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک اس ماحول میں کسی کا احمدی ہونا گویا اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈالنے والی بات تھی لیکن خاکسار انہیں بتاتا تھا کہ آخر اسی ملک میں لاکھوں احمدی ہیں ان کو کون کھا گیا ہے۔ بہر حال وہ گریز ہی کرتے رہے آخر خاکسار نے تجویز کیا کہ آپ نے سنا ہے کہ لوگ کہتے ہیں ربوہ میں احمدیوں نے جنت دوزخ بنایا ہوا ہے ؟ اور حوریں بھی رکھی ہوئی ہیں جو احمدی ہوتا ہے اس کو حوریں دیتے ہیں اس لئے بعض لوگ ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں تو آئیں ربوہ جا کر دیکھیں کہ اس بات میں کتنا سچ یا جھوٹ ہے وہ اس کام کے لئے تیار ہو گئے ساتھ ہی خاکسار نے کہا کہ ہم ربوہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کی بھی زیارت کریں گے تا کہ آپ دیکھ سکیں کہ وہ

کس قسم کے انسان ہیں۔ وہ اس بات پر بھی آمادہ ہو گئے چنانچہ پہلے انہیں ربوہ کی سیر کرائی وہ بہت حیران ہوئے کہ وہاں تو کوئی جنت دوزخ نہیں نہ کوئی حوریں ہیں بلکہ لوگ بہت بااخلاق، نمازیں پڑھنے والے، ہر ایک کو سلام کرنے والے اور پھر ربوہ میں نہ کوئی سینما گھر، قرآن حدیث کی درس و تدریس کا دور دورہ، جگہ جگہ مساجد، خواتین باپردہ، لوگ نہایت سلجھے ہوئے اور تعلیم یافتہ۔ ان سب باتوں کا ان پر بہت اثر ہوا۔ اس کے بعد حضورؒ سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ حضورؒ نے نہایت محبت پیار اور شفقت سے ملاقات فرمائی۔ جب باہر آئے تو میں نے مولوی صاحب سے پوچھا بتایئے کیسا محسوس ہوا ہے۔ کہنے لگے کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس قدر نورانی چہرہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ گویا وہ کام جو تبلیغ نہ کر سکی حضورؒ سے ایک مختصر سی ملاقات نے کر دیا۔ خاکسار نے کہا اگر آپ کا دل مان گیا ہے تو اب بیعت میں دیر نہ کریں انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ ہم اسی وقت اصلاح و ارشاد کے دفتر میں گئے اور بیعت فارم لیا اور مولوی صاحب نے وہیں فارم پُر کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعتی کتب خریدنے کا شوق:

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جلسہ سالانہ ربوہ کے دوسرے دن کی تقریر میں نئی شائع ہونے والی کتب کا ذکر فرمایا ان میں ایک کتاب فصل الخطاب تھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تصنیف تھی اور اسلام اور عیسائیت کے موازنہ کے متعلق ہے۔ خاکسار کے پاس یہ کتاب نہیں تھی لیکن خریدنے کے لئے رقم بھی نہیں تھی اور میں اپنے والدین پر بوجھ بھی نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ چنانچہ انہی دنوں خدا کا کرنا یہ ہوا کہ

خاکسار کے سلیپر ٹوٹ گئے اور نئے سلیپر خریدنے کی ضرورت پیش آئی میں نے والد صاحب سے ذکر کیا۔ انہوں نے مجھے دس روپے دیئے ان دنوں اچھے سلیپر کی یہی قیمت تھی میں بازار گیااور سب سے کم قیمت کے سلیپر خریدے جن کی قیمت 3 روپے تھی اور اس طرح 7 روپے بچالئے ادھر فصل الخطاب کی قیمت بھی 7 روپے ہی تھی چنانچہ ربوہ گیا اور کتاب خرید لی اور بے حد خوشی ہوئی کہ والدین پر زائد بوجھ ڈالنے کے بغیر ہی اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم خزانہ عطا فرمادیاہے۔ الحمدللہ۔

اسی طرح ایک دفعہ مجھے تفسیر کبیر کی ایک جلد کی ضرورت تھی جو میرے پاس نہیں تھی اِدھر اُدھر تلاش کی کیونکہ یہ کتاب کافی پہلے شائع ہوئی تھی اور عام کتابوں کی دکان پر میسر نہیں تھی۔ آخر کسی نے بتایا کہ ایک ضعیف مولوی صاحب ہیں ان کے پاس بہت سی پرانی کتابیں ہیں ان سے پتہ کرو۔ میں ربوہ میں ان کے پاس گیاانہوں نے کہا کہ کتاب تو ہے لیکن میری کتابیں ایک کمرے میں بند ہیں کوئی ترتیب بھی نہیں اور مٹی بھی بہت ہے اوپر نیچے سینکڑوں ہزاروں کتابیں ہیں۔ اگر ڈھونڈ سکتے ہو تو ڈھونڈ لو۔ میں نے کہا مجھے دکھادیں۔ مجھے کمرے میں لے گئے۔ واقعی وہی حال تھا جو انہوں نے بتایا تھا لیکن مجھے کوئی گھبراہٹ نہ ہوئی اور میں نے انہیں کہا کہ اب آپ مجھے یہاں چھوڑ دیں اگر کتاب مل گئی تو میں آپ کو بتادوں گا۔وہ کہیں اِدھر اُدھر چلے گئے اور میں مٹی سے بھرے ہوئے کتابوں کے ڈھیر سے کتابیں نکال نکال دیکھنے لگا۔ اس وقت مجھے مٹی کا کوئی احساس نہیں تھاصرف یہ خواہش تھی کہ تفسیر کبیر کی مطلوبہ جلد مل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیاآخر وہ کتاب مل گئی بلکہ اس کے ساتھ ہی اور بھی کئی اچھی اچھی کتابیں مل گئیں۔ خاکسار نے مولوی صاحب کو کتابیں دکھائیں اور جو رقم انہوں نے مانگی ادا کر

کے کتابیں خرید لیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ قرآن کریم کا پورا مزا تفسیر پڑھنے سے ہی ملتا ہے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تفسیر تو ایک نہایت دلچسپ خزانہ ہے جس کی تعریف صرف اپنوں نے ہی نہیں بلکہ غیروں نے بھی کی جن میں علامہ نیاز فتح پوری صاحب اور سید عبد الماجد دریا آبادی جیسے غیر احمدی علماء دین بھی شامل ہیں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خزانے عام ملتے ہیں۔ www.alislam.org پر بھی موجود ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ:

خاکسار نے 1968 میں بیس سال کی عمر میں BA کیا اور اسی سال زندگی وقف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور پھر اسی سال جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لے لیا۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں انٹرویو کے لئے گیا تو مکرم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور چند اور اساتذہ تھے۔ چند سوالات ہوئے جس کے میں نے جوابات دیئے۔ اس کے بعد مجھے کہا گیا باہر کچھ دیر انتظار کریں ہم آپ کو دوبارہ بلائیں گے۔ دوبارہ بلایا گیا تو انٹرویو لینے والے بہت سے اساتذہ تھے سب نے اپنے اپنے مضمون کے متعلق سوالات کئے خاکسار نے حسب توفیق جوابات دیئے۔ بعد میں مجھے بتایا گیا کہ آپ کو دوبارہ اس لئے بلایا گیا تھا کہ پہلے انٹرویو لینے والوں کا خیال تھا کہ آپ کی دینی معلومات اتنی ہیں کہ آپ کو دوسرے یا تیسرے سال میں داخل کرنا چاہیئے۔ تاہم فیصلہ یہ ہوا ہے کہ پہلا سال چھوڑ دیا جائے اور دوسرے سال میں داخلہ دیا جائے جس کا نام تھا درجہ اولیٰ کیونکہ اس سے پہلے ایک سال ممہدہ کا تھا جو چھوڑ دیا گیا۔ خاکسار نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ داخلہ مل

گیاہے۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ خاکسار کے درجہ اولیٰ کے ساتھی طلبہ ایک سال پہلے جامعہ میں پڑھ چکے تھے اس لئے بعض امور میں خاکسار کو زیادہ محنت کی ضرورت تھی اور ویسے بھی جامعہ کی تعلیم کافی وسیع اور گہری ہوتی ہے۔ خاکسار کے کلاس فیلو طلبہ میں مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں جیسے غیر معمولی ذہین طالب علم بھی تھے جو اس وقت مفتی سلسلہ ہیں اور کافی عرصہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی بھی رہ چکے ہیں۔ بہر حال دعاؤں کے ساتھ پڑھائی شروع کر دی اور ساتھ حضور کو بھی دعاؤں کے لئے لکھتا رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ جب پہلے سال کا امتحان ہوا اور اس کا نتیجہ نکلا تو خاکسار کو اول پوزیشن حاصل کرنے کی توفیق ملی جس نے میرے دل کو بہت تقویت دی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان میں بھی ترقی ہوئی۔ الحمد للہ ۔ نتیجہ کا کارڈ جب میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے خاکسار کے والد صاحب کو بھیجا تو اس پر اپنے ہاتھ سے ایک زائد نوٹ لکھا جس کے الفاظ یہ تھے: **انشاء اللہ اچھے مبلغ بنیں گے۔**

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مکرم میر صاحب مرحوم کی یہ حسن ظنّی کسی رنگ میں پوری ہو جائے اور خاکسار کا انجام بخیر ہو ۔ آمین۔ مکرم محترم سید میر داؤد احمد صاحب B.Sc کرنے اور جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد یورپ میں بھی کچھ عرصہ زیر تعلیم رہے ۔ افسر جلسہ سالانہ کے عہدہ پر بھی سال ہا سال تک کام کرتے رہے۔ نہایت متقی اور پرہیز گار بزرگ تھے۔ سختی اور نرمی کا ایک حسین امتزاج اپنے اندر رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ساری کلاس میں بہت شور ہو رہا تھا کیونکہ کلاس میں کوئی ٹیچر نہیں تھے اور لڑکے آپس میں اونچی اونچی باتیں کر رہے تھے جو مناسب نہ تھا۔ مکرم میر صاحب تشریف لائے اور سب کو باری باری سزا دی۔ خاکسار کی باری آئی تو خاکسار کو

سزا دی اور ساتھ ہی فرمایا مجھے پتہ ہے آپ شور نہیں کر رہے تھے لیکن آپ کو اس بات کی سزا ہے کہ آپ نے دوسروں کو منع کیوں نہیں کیا۔ اس طرح مجھے ہمیشہ کے لئے ایک قیمتی سبق دیا جو قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق ہے کہ ہر مومن کا فرض ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور جب بھی کوئی غلط بات دیکھے تو اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ دوسری طرف شفقت کا یہ حال تھا ایک دفعہ میں بیمار ہوا اور بیماری کی وجہ سے امتحان بھی نہ دے سکا۔ چنانچہ مکرم میر صاحب اپنی تمام مصروفیات کے باوجود اس عاجز کے گھر تشریف لائے اور عیادت کی۔ مجھے بہت تعجب ہوا کہ اتنی معمولی بات کے لئے اور اتنے معمولی انسان کے لئے انہوں نے اتنی تکلیف کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے تمام پیاروں کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

۱۲۰ میل کا پیدل سفر:

جامعہ احمدیہ وہ ادارہ ہے جہاں جماعت احمدیہ کے مبلغ تیار ہوتے ہیں اور اس ادارے سے فارغ ہونے کے بعد ان مبلغین کو دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ چونکہ دنیا کے بعض ممالک ایسے ہیں جہاں حالات بہت کٹھن ہیں مثلاً افریقہ وغیرہ اس لئے جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ مشقت کی بھی عادت ڈالی جاتی ہے۔ اس غرض کے لئے ایک پروگرام یہ تھا کہ ہر طالبعلم جامعہ کے سات سالوں کے دوران کسی وقت 120 میل کا پیدل سفر کرے چنانچہ خاکسار نے یہ سفر چوتھی کلاس کے دوران کیا جسے رابعہ کہتے ہیں۔ اس سفر میں چند شرائط یہ تھیں کہ آپ نے اپنے ساتھ 5 روپے ایمرجینسی کے لئے لے کر جانے ہیں لیکن خرچ نہیں کرنے اگر

خرچ کر دیئے تو دوبارہ سفر کرنا پڑے گا۔ یہ رقم صرف اس لئے تھی کہ اگر کسی وقت بیمار ہو جائیں اور واپس بس وغیرہ پہ آنا پڑے تو کرایہ دے سکیں لیکن پیدل سفر کسی اور وقت بہر حال کرنا ہو گا۔ یہ بھی شرط تھی کہ رستے میں کسی سے کچھ نہیں مانگنا اپنے یا کسی کے گھر نہیں جانا۔ رات ہو جائے تو کسی قریبی گاؤں کی مسجد وغیرہ میں زمین پر سونا ہے۔ رستے میں کھانے پینے کے لئے جس سامان کی ضرورت ہو وہ گھر سے ساتھ لے کر جانا ہے اور اسے خود اٹھانا ہے اس لئے کم سے کم سامان لے جایا جائے۔ سفر کا رُوٹ یہ تھا کہ ربوہ سے چنیوٹ، پھر لائلپور (جو اب فیصل آباد کہلاتا ہے) پھر پنڈی بھٹیاں اور غالباً کچھ اور شہر اور قصبے بھی تھے اور رستے میں کئی دیہات تھے۔ پہلے روز خاکسار نے 52 میل پیدل سفر کیا ساتھ اور بھی کچھ طالبعلم تھے۔ کسی جگہ رات رہنے کا انتظام تھا یعنی ایک کمرہ تھا جس میں کچھ چٹائیاں تھیں۔ زمین پر ہی سوئے۔ صبح اٹھے تو اٹھا نہ جائے ٹانگوں کو ہلانا ایک موت تھی۔ پاؤں میں چھالے پڑے ہوئے تھے اس لئے زمین پر قدم رکھنا مشکل تھا۔ بہر حال چھالوں میں سے سوئی سے پانی نکالا تو پھر چلنے کے قابل ہوئے۔ پہلے آہستہ آہستہ گرتے ہوئے چلنے لگے پھر کچھ حالت بہتر ہو گئی راستے میں ایک جگہ پیاس لگی پانی کی ضرورت تھی۔ پاس ایک سکول تھا جو بند تھا اس کے اندر ایک نلکا نظر آ رہا تھا چار دیواری کوئی 5 فٹ اونچی تھی لیکن کسی کی ہمت نہ تھی کہ ٹانگ اتنی اٹھا سکے کہ دیوار کو عبور کر کے اندر سے پانی لا سکے۔ چونکہ خاکسار کا جسم پتلا تھا اس لئے نسبتاً حالت بہتر تھی اس لئے مشکل سے اندر گیا اور پانی لایا اور سب کو پلایا راستے میں بہت سے لوگوں نے خاص طور پر بس والوں نے رحم کھا کر مفت بس پر بٹھانے کی پیشکش کی لیکن ہم نے معذرت کی۔ وہ سمجھتے تھے کہ شائد ان کے پاس کرایہ نہیں ہے اس لئے اتنی تکلیف سے

چل رہے ہیں۔ جو لوگ با قاعدہ ورزش کرنے والے تھے وہ تو بہت تیزی سے آگے جا چکے تھے لیکن ہمارا گروپ درمیانے درجہ کا تھا۔ بعض لوگ ہم سے بھی پیچھے تھے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے فضل کیا خاکسار نے 72 گھنٹے میں یہ 120 میل پیدل سفر مکمل کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس سفر نے آئندہ ساری زندگی کی مشکلات کو آسان کر دیا کیونکہ پھر کوئی مشکل مشکل نظر نہ آتی تھی اور یہی اسکا مقصد تھا۔ ثم الحمد للہ۔

جامعہ کے دوران تبلیغی سفر:

جامعہ احمدیہ میں ایک پروگرام یہ بھی ہوتا تھا کے چوتھے سال میں طلبہ کو مختلف علاقوں میں تبلیغ کی عملی ٹریننگ کے لئے لے کر جاتے تھے اور طلبہ کے ساتھ ایک پروفیسر بھی جاتے تھے، چنانچہ ہماری کلاس کے تقریباً 12 طلبہ تھے اور ہمیں ضلع سیالکوٹ کے چند دیہاتوں میں لے جایا گیا اور ہمارے نگران مکرم محترم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ تھے جو کلام کا مضمون پڑھایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود ایک بہترین مقرر تھے۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی کئی سالوں تک تقاریر کرتے رہے۔ تبلیغی سفر کے لئے جن دیہاتوں کا انتخاب کیا گیا تھا وہاں پہلے سے جماعتیں موجود تھیں اور عام طور پر مسجد میں شام کو ایک جلسہ ہوتا تھا جس میں طلبہ تبلیغی و تربیتی موضوعات پر تقاریر کرتے تھے۔ ایک روز خاکسار اور دو تین اور طلبہ مکرم نگران صاحب کی اجازت سے صبح کے وقت کچھ وقت کے لئے سیر کے لئے گئے۔ سیر کے دوران ہم نے دیکھا کہ کچھ لوگ اپنے اپنے کھیتوں میں کھیتی باڑی کا کام کر رہے ہیں۔ ہمیں خیال آیا کہ ہم تبلیغ کے لئے آئے ہوئے ہیں تو ہم کیوں نہ ان لوگوں تک احمدیت

کا پیغام پہنچادیں۔ چونکہ یہ تجویز میری ہی تھی اس لئے ساتھیوں نے کہا کہ ٹھیک ہے تم تبلیغ کرو ہم دیکھیں گے۔ میں نے چونکہ قبل ازیں وقف عارضی کے دوران مکرم قریشی فضل حق صاحب کو اس قسم کے ماحول میں تبلیغ کرتے ہوئے دیکھا تھا اس لئے جا کر السلام علیکم کہا انہوں نے وعلیکم السلام کہا۔ میں نے کہا دوستو ہم یہاں آپ کے گاؤں میں بطور مہمان آئے ہیں اور دینی مدرسہ کے طالبعلم ہیں اگر آپ ہمیں کچھ وقت دے سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔ ہم نے یہ بھی کہا کہ آپ بیشک اپنا کام کرتے رہیں صرف کان ہماری طرف رکھیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ میں نے مختصراً بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے جس امام مہدی کی پیشگوئی فرمائی تھی وہ آچکے ہیں اور اس کا سب سے بڑا نشان چاند سورج کا گرہن بتایا جو 1894ء میں پورا ہوا اور اس وقت سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے کوئی اور دعوے دار نہ تھا اسلئے اس وقت کے بہت سے لوگوں نے آپ کو مان لیا لیکن جیسے پہلے نبیوں کے وقت میں لوگ انکار کرتے تھے اب بھی بہت سے لوگوں نے انکار کیا لیکن آپ خود سوچ لیں کہ ماننے والے اچھے ہوتے ہیں یا انکار کرنے والے۔ پھر یہ بھی بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے مہدی کی بیعت کا بھی حکم دیا ہے اور پھر شرائط بیعت بھی سنادیں اور آخر میں کہا کہ اگر آپ لوگ کوئی بات پوچھنا چاہیں تو پوچھ لیں اور اگر بیعت کرنا چاہیں تو ہمارے پاس بیعت فارم موجود ہے آپ اس وقت بھی بیعت کر سکتے ہیں تا کہ نیک کام میں دیر نہ ہو۔ انہوں نے چند سوالات پوچھے اور چونکہ اس گاؤں میں پہلے سے احمدی موجود تھے جن کو وہ اچھا جانتے تھے اس لئے چار لوگوں نے ادھر ہی بیعت کر لی۔ ان بیعت کرنے والوں میں کچھ کالج کے سٹوڈنٹ بھی تھے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جب ہم واپس اپنی قیام گاہ پر آئے اور مکرم مولانا غلام باری

سیف صاحب کو تفصیل بتائی تو وہ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میں اس سے پہلے کئی دفعہ طلبہ کو اس قسم کے تبلیغی سفروں میں لا چکا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں کہ کبھی اس قسم کے سفر کے دوران کوئی بیعت ہوئی ہو اس لئے مجھے بہت خوشی ہے اور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ الحمد للہ۔ ان چاروں نو مبایعین کا مقامی جماعت سے تعارف کروا دیا گیا اور وہ جماعت کا باقاعدہ رکن بن گئے۔ ربوہ آکر جب مکرم محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کو یہ رپورٹ ملی تو انہوں نے بھی بہت خوشی کا اظہا کیا اور دعائیں دیں۔ اس طرح جامعہ احمدیہ کے تبلیغی سفروں کی رپورٹوں میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سلسلے ہمیشہ پھلتا پھولتا رہے اور دنیا کے تمام ممالک میں یہ رحمتیں اور برکتیں سب داعیین الی اللہ کو ہمیشہ نصیب ہوتی رہیں۔ آمین

تیراکی اور حفاظت الٰہی:

جامعہ احمدیہ کے پروگرام میں ایک بات یہ بھی تھی کہ طلبہ کو تیراکی سکھائی جائے تاکہ بوقت ضرورت اپنے اور دوسروں کے کام آئے۔ ایک دفعہ اس غرض سے طلبہ کو ایک بڑی نہر پر لے جایا گیا اس کے ساتھ کچھ چھوٹی نہریں بھی تھیں تاکہ جو تیراکی نہیں جانتے یا تیراکی سیکھنا چاہتے ہیں وہ چھوٹی نہر میں رہیں اور تیراکی جاننے والے بڑی نہر میں اپنا شوق پورا کر لیں۔ خاکسار ان طلبہ میں تھا جو تیراکی نہیں جانتے تھے اور سیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ کچھ دیر چھوٹی نہر میں تیراکی کرتے رہے جس میں بظاہر ڈوبنے کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے محسوس کیا کہ اب میں بڑی نہر میں تیراکی کر سکتا ہوں چنانچہ میں نے بڑی نہر میں چھلانگ لگائی لیکن اس بات کا علم نہ ہو سکا کہ جس جگہ

چھلانگ لگائی ہے اس کے قریب ہی ایک ایسی جگہ تھی جہاں سے پانی چھوٹی نہر میں جاتا تھا اور اس وجہ سے وہاں پانی ایک خاص طاقت کے ساتھ ارد گرد کی ہر چیز کھینچ رہا ہوتا ہے چنانچہ خاکسار چھلانگ لگاتے ہی بے بس ہو گیا اور نیچے ہی نیچے کھینچا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ بچانا تھا اس لئے جب خاکسار نے چھلانگ لگائی تو پاس ایک اور طالبعلم دیکھ رہا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ میں پانی سے اوپر نہیں آرہا تو اس نے خاکسار کو بچانے کے لئے فوراً چھلانگ لگا دی۔ کیونکہ وہ اچھا تیراک تھا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے نکال کر لے آیا اور میں نے خدا کا بہت شکر ادا کیا۔ اگر وہ طالبعلم مجھے نہ دیکھتا یا وہ خود اچھا تیراک نہ ہوتا یا اس کے دل میں بچانے کے لئے فوری طور پر چھلانگ لگانے کا خیال نہ آتا تو ذرا سی دیر بھی خاکسار کو ہلاک کرنے کے لئے کافی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کے فرشتے ہی ہیں جو ہر وقت ہماری حفاظت کر رہے ہیں ورنہ ایک منٹ بھی زندہ نہ رہ سکیں۔ پس ہم جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے اور شکر دل زبان اور عمل، تینوں طریق سے کیا جاتا ہے اور شکر کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہم ایسے واقعات سے سبق سیکھ کر اپنی اس چند روزہ زندگی کو اللہ تعالیٰ کے نبیوں پر ایمان لا کر ان کی اطاعت کریں کیونکہ خدا تعالیٰ کے نبیوں اور اسکے خلفاء کی اطاعت میں ہی خدا کی اطاعت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بھی کبھی غفلت نہ کریں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور اس سے دوستی پیدا کریں کہ وہ خود فرماتا ہے کہ میں مومنوں کا دوست ہوں جیسا کہ فرمایا:

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یعنی اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ (سورۃ البقرۃ، ۲۵۸)

مجلس شوریٰ کے انتظام میں ڈیوٹی:

جماعت احمدیہ عالمگیر کے مرکز ربوہ میں ہر سال مجلس شوریٰ بھی ہوتی ہے جس میں بحث و مباحثہ کے بعد آئندہ آنے والے سال کا آمد و خرچ کا بجٹ پاس کر کے حضور انور کی خدمت میں آخری منظوری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض اور تجاویز ہوتی ہیں جن پر غور کر کے منظوری کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔ اس مجلس شوریٰ کے انتظام کا ایک حصہ جامعہ احمدیہ کے طلبہ کے سپرد ہوتا تھا اور اس کی نگرانی جامعہ کے کوئی پروفیسر کرتے تھے۔ ایک دفعہ خاکسار کو بھی یہ ڈیوٹی دینے کا موقعہ ملا۔ محترم میر محمود احمد ناصر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ (جو بعد میں جامعہ کے پرنسپل بھی رہے) نگران تھے۔ ہماری ڈیوٹی یہ تھی کہ جس ہال میں شوریٰ منعقد ہونی تھی اسے تیار کریں چنانچہ مکرم میر صاحب نے مختلف ٹیمیں بنائیں اور سب کو مختلف کام دیئے۔ کسی کو سٹیج کا کام دیا۔ کسی کو ہال میں کرسیاں لگانے کا کام دیا کسی کو صفائی کا کسی کو کچھ اور۔ میرے ذمہ مکرم میر صاحب نے یہ ڈیوٹی لگائی کہ ہال کے ایک کونے میں بیٹھ کر صرف دعا کروں کہ سارا انتظام احسن رنگ میں ہو جائے اور کوئی کمی نہ رہ جائے بہرحال خاکسار نے حسب ہدایت اپنی ڈیوٹی ادا کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا کام ٹھیک طرح ہو گیا۔ اس واقعہ سے مکرم محترم میر صاحب نے ہم سب طلبہ کو یہ سبق دیا کہ انسان جتنی چاہے کوشش کرے جب تک خدا کا فضل شامل حال نہ ہو حقیقی کامیابی نہیں ہوتی اور اس فضل کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے۔ دعا بعض ایسے امور کی طرف بر وقت توجہ دلا دیتی ہے جس کے بر وقت نہ ہونے کے نتیجہ میں سارا کام درہم برہم ہو سکتا ہے۔ دعا ایسے افراد مہیا کرتی ہے جو

دیانتداری، اخلاص اور محنت سے کام کرنے والے ہوں۔ دعا ایسے حادثات سے بچا لیتی ہے جن سے بچنا انسان کے بس میں ہی نہیں ہوتا۔ دعا ایسے سامان بروقت مہیا کرتی ہے جو کامیابی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ غرض انسان ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حفاظت کا محتاج ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَے قادر و توانا! آفات سے بچانا　　　ہم تیرے دَر پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا

(محمود کی آمین، روحانی خزائن جلد ۱۲، صفحہ ۳۲۰)

زعامت خدام الاحمدیہ دارالرحمت غربی:

جامعہ احمدیہ کے پہلے سال تو خاکسار جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل میں رہا کیونکہ اس وقت خاکسار کے والدین ابھی سرگودھا میں ہی تھے۔ دوسرے سال ہمارے والد صاحب نے پہلے دارالرحمت وسطی میں اور پھر دارالرحمت غربی میں کرایہ کا مکان لے لیا اور ہماری ساری فیملی ربوہ آگئی۔ آخری سالوں کے دوران خدام الاحمدیہ کے انتخابات ہوئے اور خاکسار کو دارالرحمت غربی کا زعیم چن لیا گیا خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر شعبہ کو بہتر بنانے کی کوشش کی چنانچہ انہی دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ ہر شخص کو اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ خاکسار نے پہلے دن سے ہی کام شروع کر دیا۔ 80 خدام تھے۔ ایک ایک کے گھر جا کر اسے تحریک کی اور شامل ہونے کی کوشش کی۔ اکثریت تو بفضلہ تعالیٰ آسانی سے شامل ہو گئی لیکن چند ایک خدام ایسے تھے جنہوں نے پس و پیش کی۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ آپ میرے بھائی ہیں اگر آپ کو کوئی دقت ہے تو مجھے آپ اجازت دیں کہ میں

تھوڑی سی رقم آپ کی طرف سے ادا کر دوں تا کہ آپ بھی حضور کے ارشاد پر عمل کرنے والوں میں ہو جائیں۔ اس پر بعض نے تو خود ہی کچھ رقم دے دی اور بعض نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ دے دیں اور پھر بعد میں غالباً انہوں نے بھی رقم ادا کر دی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے 80 کے 80 خدام ہی تحریک جدید میں شامل ہو گئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ ایک اور کام یہ ہوا کہ خاکسار کی مجلس عاملہ میں مکرم عبد الباری ملک صاحب (جو بعد میں یو کے میں صدر جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ بھی رہے) سیکریٹری اطفال تھے۔ ہم نے مل کر اطفال کو منظم اور فعال کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس سال ہماری مجلس اطفال الاحمدیہ سارے ربوہ میں اول قرار پائی اور ہمیں مسجد اقصیٰ ربوہ کے ایک خصوصی اجلاس میں علم انعامی دیا گیا۔ ابھی کچھ عرصہ قبل مکرم عبد الباری ملک صاحب نے مجھے ایک تصویر بطور تحفہ دی جو اس موقعہ پر لی گئی تھی جب ہمیں علم انعامی دیا جا رہا تھا۔ خاکسار کو تو یہ یاد نہیں تھا کہ کوئی تصویر لی گئی تھی تاہم اس تصویر کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اچھی یادگار تصویر مل گئی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

معاون مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان:

جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران ایک دفعہ خاکسار کو معاون مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان کے طور پر بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔ ان دنوں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب حال امام مسجد فضل لندن سیکریٹری اطفال پاکستان تھے اور انہوں نے ہی خاکسار کو اس کام کے لئے چنا تھا۔ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تحریک فرمائی تھی کہ ہر احمدی چھوٹا اور بڑا، مرد و عورت قرآن کریم کی سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات حفظ کرے

اور اس کا ترجمہ بھی یاد کرے اور تفسیر پڑھے اور ان آیات میں مذکور متقیوں کی حسین صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے اور کفار اور منافقین کی بد عادات کو ترک کرنے کے لئے جد وجہد کرے۔ چنانچہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم نے حضور کے اس ارشاد کو تمام اطفال تک پہنچایا۔ اور پھر ان سے مسلسل رپورٹیں حاصل کیں اور جن اطفال نے سترہ آیات یاد کرلیں ان کے نام حاصل کر کے انہیں سندات خوشنودی بھجوائیں۔ چونکہ سارے پاکستان کے 7 سے 15 سال تک کے تمام احمدی لڑکوں تک اس تحریک کو پہنچانے اور اس پر عمل کروانے، رپورٹیں حاصل کرنے اور سندات تیار کر کے انہیں بھجوانے کا کام تھا اس لئے اس کام کے لئے کافی وقت دینے کی ضرورت تھی اور ساتھ بعض معاونین کی بھی ضرورت تھی۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے خوب کام کی توفیق دی جو دل کی تسکین اور روح کی غذا کا کام دے رہی تھی۔ اور اس طرح مکرم عطاء المجیب راشد صاحب سے کام سیکھنے کا موقع بھی ملا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

لنگر خانہ کی ڈیوٹی:

جلسہ سالانہ کے دنوں میں جامعہ احمدیہ کے طلبہ بھی مختلف ڈیوٹیاں دیتے تھے خاکسار کی عام طور پر ڈیوٹی ایک لنگر خانہ میں دیگیں پکوانے پر لگتی تھی۔ شروع میں بطور معاون ڈیوٹی لگی پھر بطور انچارج ڈیوٹی لگتی رہتی۔ دن رات وہیں گذرتے تھے۔ 50-60 دیگیں سالن پکوانا دوپہر بھی اور شام بھی، بہت سے مزدوروں اور پکانے والوں کے ساتھ رابطہ رکھنا جن میں سے کئی غیر احمدی بھی ہوتے تھے۔ بہر حال یہ ایک بہت دلچسپ تجربہ تھا اور حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کر کے دل کو بہت خوشی ہوتی تھی۔ مکرم

محترم مرزا خورشید احمد صاحب (جو بعد میں ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھی رہے) ہمارے لنگر خانہ کے انچارج ہوا کرتے تھے۔

جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری:

جامعہ احمدیہ کا کورس سات سال کا ہوتا ہے لیکن خاکسار کو چونکہ پہلا سال چھوڑ دیا گیا تھا اسلئے خاکسار نے یہ کورس چھ سال میں کیا۔ اس کورس میں قرآن کریم سادہ، ترجمہ، جزواً حفظ، تفسیر پھر صحاح ستہ کی احادیث اور عربی زبان اور اردو زبان، انگریزی زبان، کچھ سواحیلی، کتب حضرت مسیح موعودؑ ،فقہ ، تاریخ اسلام ، تاریخ احمدیت، کلام یعنی مسلمانوں کے باہمی اختلافی مسائل کا مطالعہ، موازنہ مذاہب یعنی اسلام اور دیگر مذاہب کا موازنہ جس میں یہودیت، عیسائیت، ہندومت، سکھ ازم، کمیونزم، شنٹو ازم، تاؤ ازم، زرتشتی مذہب وغیرہ سب مذاہب پڑھائے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ فلاسفی اور سائیکالوجی اور جنرل نالج کے مضامین بھی ہوتے ہیں۔ اردو عربی اور انگریزی زبانوں میں تقاریر کی مشق اور پھر اس کا امتحان بھی کورس میں شامل ہوتا ہے۔ ایک اور اہم پروگرام جو آخری سالوں میں ہوتا ہے وہ مقالہ لکھنا ہے اور اس کے ممتحن جید علماء ہوتے ہیں اور اس میں بھی اچھے نمبر لے کر پاس ہونا ضروری ہوتا ہے۔ خاکسار کے مقالہ کا عنوان تھا:

"حضرت چوہدری حاکم علی صاحبؓ رئیس چک پنیار صحابی حضرت مسیح موعودؑ"

اور نگران مقالہ مولانا محمد احمد جلیل پروفیسر جامعہ احمدیہ تھے جنہوں نے بہت شفقت کا سلوک فرمایا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت چوہدری صاحب مرحومؓ خاکسار کے نانا ہیں اور خاکسار کی پیدائش سے 6 سال قبل 1942ء میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ

رٰجِعُوْنَ۔ کافی محنت کر کے کئی سفر کئے اور کئی لوگوں سے ملاقاتیں کر کے معلومات حاصل کیں اور سلسلہ کے لٹریچر میں سے بھی جو معلومات مل سکتی تھیں وہ بھی حاصل کیں۔ سب معلومات جمع کرنے کے بعد مقالہ کی تین کاپیاں تیار کرنی تھیں دو جامعہ کے لئے اور ایک اپنے لیے ان دنوں فوٹو کاپی مشین بھی نہیں ہوتی تھی اس لئے سب کچھ ہاتھ سے لکھنا پڑتا تھا، اس کام میں کئی دوستوں نے مدد کی اور خاص طور پر خاکسار کے والد محترم نے بہت مدد کی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

شاہد کا امتحان اس لحاظ سے بہت مشکل ہوتا ہے کہ پُورے سات سالوں کے کورس کا اکٹھا امتحان ہوتا ہے اور غالباً 18 پرچے تھے۔ جہاں تک خاکسار کو یاد پڑتا ہے امتحان میں 12 طلبہ شریک ہوئے اور ان میں سے کچھ کمپارٹمنٹ کے ذریعہ بعد میں پاس ہوئے اور سارے مضامین میں پہلی دفعہ پاس ہونے والوں میں اول مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں (حال مفتی سلسلہ) تھے اور دوم خاکسار تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سالانہ تقسیم سندات و انعامات کی تقریب کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ خود تشریف لائے اور حضور انور کے دست مبارک سے خاکسار کو شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس تاریخی موقع کی ایک تصویر بھی خاکسار کے پاس موجود ہے۔ ثم الحمد للہ۔

1974ء میں مکرم محترم مرزا عبد الحق صاحب کے گھر پر مخالفین کا حملہ:

1974ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا پروگرام بنایا۔ اس کا آغاز 1973ء میں کیا گیا جبکہ آزاد کشمیر کی صوبائی اسمبلی نے جماعت احمدیہ

کو غیر مسلم قرار دے دیا اور پھر 1974ء میں پاکستان میں مختلف شہروں میں ہنگامے کروائے گئے۔ بظاہر یہ کہا گیا کہ احمدیوں نے ربوہ سے گذرتی ہوئی ایک ریل گاڑی میں سوار ملتان کے چند غیر احمدی طالبعلموں کو بُری طرح مارا پیٹا ہے۔ اس لئے انہیں غیر مسلم قرار دیا جائے۔ بظاہر ان دو باتوں میں کوئی جوڑ نہیں کیونکہ اگر واقعی بعض لوگوں نے بعض لوگوں کو ناجائز طور پر مارا پیٹا ہے تو عدالت میں مقدمہ کر کے جرم ثابت ہونے پر مقررہ عدالت قانون کے مطابق ذمہ دار افراد کو سزا دے سکتی ہے ۔ یہی ساری دنیا کا قانون ہے لیکن پاکستان کے مولوی اور سیاستدان یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑائی جھگڑے والا واقعہ بھی خود ہی پیدا کیا گیا تھا تا کہ دوسری بات کا مطالبہ کیا جا سکے۔ بہر حال لڑائی جھگڑے کے مذکورہ بالا واقعہ کے بعد سارے ملک میں ہنگامے کروائے گئے تا کہ حکومت احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے سکے۔ ان ہنگاموں میں کئی احمدی شہید کئے گئے۔ کئی احمدی زخمی ہوئے۔ کئی گھروں کو آگ لگائی گئی۔ کئی گھروں کی ماؤں بہنوں بچوں کو ناروا تکلیف دی گئی۔ احمدیوں کو دکانداروں نے کھانے پینے کا سامان حتٰی کہ بچوں کے لئے دودھ دینے سے بھی انکار کر دیا۔ کئی گھروں میں بیت الخلاء میں صفائی کرنے والی خواتین کو صفائی کرنے سے روک دیا گیا جس کے نتیجہ میں سارے گھر میں بدبو اور تعفن پھیل گیا اور یہ سب کچھ اسلام کی خدمت کے نام پر کیا جا رہا تھا اور ملک بھر کے فرقوں کے تمام مولوی اس کی حمایت کر رہے تھے۔ انہی واقعات میں سے ایک واقعہ سرگودھا شہر میں پیش آیا جس کا خاکسار عینی گواہ ہے:

مئی یا جون 1974ء کی بات ہے۔ کہ خاکسار اپنی ہمشیرہ کے گھر جانے کے لئے ربوہ سے

بذریعہ بس سر گودھا گیا۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرم محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت سر گودھا کی بہو اور مکرم مرزا نثار احمد صاحب کی اہلیہ تھیں (جو اب وفات پاچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے۔ آمین) چنانچہ خاکسار نے انہی کے گھر جانا تھا۔ سر گودھا شہر کے اندر داخل ہونے کے بعد بس اسٹیشن سے کافی پہلے بس والے نے بس روک دی اور کہنے لگا کہ معلوم ہوا ہے کہ شہر میں ہنگامے ہو رہے ہیں اور آگے جانے کی اجازت نہیں چنانچہ باقی لوگوں کے ساتھ خاکسار بھی ایک تانگے کے ذریعہ مکرم مرزا صاحب کے گھر پہنچا۔ وہاں کافی لوگ جمع تھے اور بتایا گیا کہ آج سر گودھا میں احمدیوں کے گھروں کو غیر احمدی مسلمان بھائی آگیں لگا رہے ہیں اور خطرہ ہے کہ یہاں بھی کسی وقت آسکتے ہیں۔ پولیس کے لوگ موجود تھے اور وہ کہہ رہے تھے کوئی فکر نہ کریں ہم پوری حفاظت کریں گے ابھی تھوڑی دیر گذری تھی کہ پولیس والے غائب ہو گئے اور کوٹھی کی پچھلی طرف سے لوگوں کے شور کی آواز آئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے دو تین سو لوگ آگئے۔ ان لوگوں کے آنے کی خبر سن کر خواتین اور مرد سب ارد گرد ہمسایوں کے گھر چلے گئے تاکہ کوئی جانی نقصان نہ ہو لیکن مکرم محترم مرزا عبد الحق صاحب گھر کے اندر ہی رہے۔ خاکسار نے بھی سوچا کہ مکرم مرزا صاحب کو اکیلے چھوڑ کر جانا مناسب نہیں چنانچہ خاکسار بھی ٹھہر گیا۔ ہم نے اندر سے دروازے بند کر لئے لیکن حملہ کرنے والے لوگوں نے دروازوں کو توڑنا شروع کیا اور ساتھ ہی ایک دروازے کو آگ بھی لگا دی جس کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ دھواں اتنا زیادہ ہو گیا کہ اندر رہنا مشکل تھا چنانچہ ہم نے ایک دروازہ کھول دیا۔ یہاں حفاظت الٰہی کا معجزہ یہ ہوا کہ باہر سے آنے والے لوگ اتنے بد حواس تھے کہ ان کی نظر صرف اس طرف تھی کہ ہم نے کونسا سامان چوری

کرنا ہے اور کس چیز کو آگ لگانی ہے۔ چنانچہ ہماری طرف کوئی توجہ نہ کی اور فوراً گھر کی چیزوں کو چرانے اور آگ لگانے کی کاروائی میں مصروف ہو گئے یا غالباً وہ یہ سمجھے کہ ان کے ہی کسی آدمی نے دروازہ کھولا ہے۔ واللہ اعلم۔ بہر حال ہم باہر چلے گئے اور مکرم مرزا صاحب دعائیں کرتے ہوئے گھر کے سامنے ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔ خاکسار بھی ان کے ساتھ رہا۔ ارد گرد کے ہمسائے مرزا صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ لوگ وحشی ہیں آپ کو کچھ بھی کر سکتے ہیں اسلئے آپ ہمارے گھر میں آ جائیں مکرم مرزا صاحب نے انکار کر دیا اور ادھر ہی رہے خاکسار بھی ساتھ ہی رہا۔ تقریباً ایک گھنٹہ توڑ پھوڑ ، آگ لگانے اور سامان چرانے کی کارروائی کرنے کے بعد یہ لوگ بھاگ گئے اور ادھر پولیس یہ کہتے ہوئے آ نکلی کہ "کیا ہوا ہے کیا ہوا ہے۔" بہر حال کوٹھی کا کوئی حال نہ تھا اتنے میں رات پڑ گئی۔ بجلی کی تاریں بھی لوگ کاٹ گئے تھے اس لئے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ مکرم مرزا صاحب، خاکسار اور مرزا صاحب کے ایک معاون فتح محمد خان صاحب ہم تین لوگ گھر کے باہر چارپائیاں بچھا کر سونے کی تیاری کر رہے تھے کہ بہت سی کاریں کوٹھی کے اندر داخل ہوئیں۔ قریب آکر کاریں کھڑی ہوئیں تو معلوم ہوا کہ محمد حنیف رامے صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے صوبائی، ضلعی اور مقامی افسران اور بہت سے پولیس افسران کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ یاد رہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب سارا دن سرگودھا شہر میں ہی تھے اور انکے ہوتے ہوئے یہ سارے واقعات ہوئے۔ خیر مکرم رامے صاحب تشریف لائے مکرم مرزا صاحب نے استقبال کیا مکرم رامے صاحب نے اظہارِ افسوس کیا اور کہا کہ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیں۔ مکرم مرزا صاحب نے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ تشریف لائے ہیں اور ساتھ ہی کہا کہ یہ جو

70-80 ہزار روپے کا نقصان ہوا ہے یہ تو کچھ بھی نہیں۔ جس خدا نے پہلے دیا تھا وہ دوبارہ بھی دے سکتا ہے باقی مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ خدا کے فضل سے میرا ایمان بالکل محفوظ ہے اور اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اور وہی اصل چیز ہے جس کی حفاظت کی ضرورت تھی۔ یقیناً سب سامعین اس جواب سے بہت متاثر ہوئے ہوں گے۔ تاہم حنیف رامے صاحب نے کسی افسر کو کہا کہ فوری طور پر مرزا صاحب کے لئے کھانے کا انتظام کریں اور پھر اپنے قافلے کے ساتھ واپس تشریف لے گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جن احمدیوں کے گھروں کو نقصان پہنچایا گیا تھا ان سب کو بعد میں خدا تعالیٰ نے ان کے نقصانات سے بڑھ کر نواز دیا۔ اصل میں خدا تعالیٰ کا قرآن کریم میں وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں جان و مال کے نقصان سے آزمائے گا اور جو لوگ صبر کریں گے اور خدا سے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کی دعا کریں گے خدا تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کی بارشیں کرے گا (البقرۃ 2:156)۔ چنانچہ احمدیوں کے ساتھ ایسے ہی ہوا اور ہمیشہ کے لئے انہیں اور ان کی اولادوں کے ایمان کو پہلے سے بڑھ کر مضبوط کر دیا۔ دوسری طرف مخالفین احمدیت کو خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں خائب و خاسر کر دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو صاحب اس وقت وزیر اعظم تھے جن کی سرکردگی میں یہ سارا خونی ڈرامہ ہوا اور بالآخر **7 ستمبر 1974**ء کو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ ان کے ساتھ خود ان کے اپنے ملک کے لوگوں نے کیا سلوک کیا؟ یہ ایک عظیم نشانِ الٰہی ہے کہ کس طرح وہ 1977ء میں جنرل ضیاء الحق کے ہاتھوں پہلے زبردستی اقتدار سے علیحدہ کئے گئے اور آخر میں قتل کے کیس میں پھانسی دیئے گئے۔ یہ ساری بات انشاء اللہ آگے جا کر بیان کی جائیگی تاہم ایک بات یہاں بتانا ضروری ہے کہ 1974ء کے فیصلہ

نے آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی کو پورا کر دیا اور اس پیشگوئی کے مطابق تمام اسلامی فرقوں میں سے جماعت احمدیہ کو سچا کر دیا۔ جس پیشگوئی کا حوالہ دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے 73 فرقے ہو جائیں گے اور ان میں سے 72 آگ والے ہوں گے اور ایک آگ سے نجات پانے والا ہو گا۔ یہ ترمذی شریف کی حدیث ہے جسے تمام مسلمان مانتے ہیں(ترمذی ابواب الایمان باب انفراق ھذہ الامۃ)۔ اب تاریخ اسلام میں صرف ایک دفعہ ایسا واقعہ ہوا کہ مسلمانوں کے 72 فرقے ایک طرف ہو گئے ہوں اور انہوں نے ایک فرقے کو خود علیحدہ کر دیا ہو وہ 1974ء میں مذکورہ بالا واقعہ سے ہوا جب پاکستانی اخبارات نے صفحہ اول پر یہ سرخی لکھی کہ:

"اسلامی تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلے پر کبھی اجماع امّت نہیں ہوا" اور مزید لکھا کہ: **"قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے ... ہیں ... متفق... ہیں"** (نوائے وقت، ۶ اکتوبر، ۱۹۷۴ء)

اب سوال یہ ہے کہ 72 اور ایک کا تو پتہ چل گیا لیکن یہ کیسے پتہ چلے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون۔ سو اس کا جواب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے 14 سو سال پہلے دے دیا تھا کہ 72 جھوٹے ہونگے اور ایک سچا ہو گا۔ پس بیشک پاکستان کی اسمبلی جو چاہے کہے، خدا اور اس کے رسول کا فیصلہ یہی ہے کہ ایک فرقہ ہی سچا ہے۔ پس اس واقعہ کے بعد خدا کے فضل سے بہت سے لوگ اس وجہ سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور پھر یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ کلمہ گو کو کافر کہنے والا تو حدیث رسول کے مطابق خود

کافر ہو جاتا ہے اور احمدی تو خدا کے فضل سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے لوگ ہیں اور مخالفین احمدیت احمدیوں کی مسجدوں سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مٹواتے ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ کلمہ لکھنے والے مسلمان ہیں یا مٹانے والے۔

ع۔۔۔کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے (مزید تفصیل کیلئے دیکھیں تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 77-78)

بدوملہی کے لئے تقرری اور معجزانہ شفا:

1974ء کے نصف ثانی میں خاکسار کی پہلی تقرری بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے لئے ہوئی۔ جب مجھے تقرری کا خط ملا اور ساتھ ہی سیالکوٹ ضلع کے مربی صاحب کو رپورٹ کرنے کا حکم ہوا تو خاکسار ایک نہایت ہی تکلیف دہ حالت میں تھا یہاں تک کہ گھر کے بالکل سامنے مسجد تھی میں وہاں جا کر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا تھا گھر میں ہی نمازیں پڑھتا تھا تکلیف یہ تھی کہ گذشتہ تقریباً چھ ماہ سے خاکسار کو خونی بواسیر کی تکلیف تھی اور اس کی وجہ بھی یہ ہوئی تھی کہ ایک جماعتی ڈیوٹی کی وجہ سے خاکسار کو سخت گرمی میں کئی دیہاتوں کا دورہ کرنا پڑا اور کئی علاقے ایسے تھے جہاں کوئی سواری نہیں جاتی تھی حتٰی کہ ریت کی وجہ سے سائیکل بھی نہیں چل سکتی تھی اس لئے پیدل ہی جانا پڑتا تھا۔ بہر حال کئی دنوں کے اس سفر کے بعد جب واپس آیا تو یہ تکلیف ہو گئی۔ مختلف شہروں میں جا کر مختلف ڈاکٹروں سے علاج کرایا لیکن کوئی آرام نہ آیا۔ اب ایسے ہی معلوم ہوتا تھا کہ شاید یہ بیماری ہمیشہ ہی رہے گی لیکن نہایت درد کا سامنا تھا۔ اس حالت میں تقرری کا خط

آیا اور سیالکوٹ جانے کا حکم ہوا۔ خاکسار کا پہلا رد عمل تو یہ تھا کہ بیماری کی تفصیل لکھ کر معذرت کر دوں اور کہوں جب میں ٹھیک ہوں گا تو اپنے آپ کو پیش کر دوں گا۔ دوسرا رد عمل یہ تھا کہ چھ ماہ سے کوئی آرام نہیں آیا تو آئندہ کی کیا گارنٹی ہے اس لئے اسی تکلیف کے ساتھ جو کام کر سکتے ہو کرو بہر حال کافی ذہنی کشمکش جاری رہی۔ آخر میں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے اس حالت میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ بذریعہ بس جانا تھا۔ بس کے اندر گیا تو خاکسار کی حالت یہ تھی کہ بیٹھنے کی جگہ ہونے کے باوجود تقریباً پانچ گھنٹے کھڑا رہا کیونکہ بیٹھنے سے تکلیف زیادہ ہوتی تھی۔ تاہم زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ بدوملہی جماعت کے دوست کیا کہیں گے کہ جماعت نے ہمارے پاس ایک بیمار مبلغ بھیج دیا ہے جو بجائے اس کے کہ جماعت کی خدمت کرے وہ تو خود ہر وقت کی خدمت کا محتاج ہے اس لئے سارا راستہ دعا کرتا رہا کہ اے خدا تو میری پردہ پوشی فرمانا اور ذلت سے بچانا اور خدمت کی توفیق دینا آخر اتنے سال تعلیم حاصل کی ہے تو اس سے کچھ تو فائدہ ہونا چاہیئے۔ اسی حالت میں خاکسار سیالکوٹ کی احمدیہ مسجد (کبوتراں والی) میں پہنچا اور مولانا عزیز الرحمن صاحب منگلا مربی ضلع سیالکوٹ کو رپورٹ کی۔ انہوں نے خاکسار کو ہدایات دیں اور ارشاد فرمایا کہ رات سیالکوٹ مسجد میں رہوں اور اگلے روز بدوملہی چلا جاؤں۔ رات کو تکلیف کے ساتھ ہی دعائیں کرتے ہوئے خاکسار سو گیا۔ صبح اٹھا تو خدا گواہ ہے کہ تکلیف کا نام و نشان نہ تھا۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر۔ اور اس کے بعد کبھی وہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی اور خاکسار پوری صحت کے ساتھ اگلے روز بدوملہی پہنچ گیا۔ اس واقعہ نے خاکسار کا خدا پر اور احمدیت پر ایمان اور بھی زیادہ مضبوط کر دیا کیونکہ یہ معجزہ سے کم نہ تھا:

کِس طرح تیرا کروں اے ذُوالمِنَن شکر وسپاس وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

(براہین احمدیہ حِصّہ پنجم صفحہ ۹۷۔ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ خاکسار ہر قدم پر حضور کو دعا کے لئے لکھتا رہا اور یہ اسی کا پھل تھا۔

ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی بیعت

بدوملہی میں تقرری کے ایام میں ایک دفعہ خاکسار ربوہ سے بدوملہی جارہا تھا۔ رستے میں لاہور ریلوے سٹیشن سے گاڑی لینی تھی۔ سٹیشن کے ویٹنگ روم میں انتظار کر رہا تھا کہ ایک نوجوان کمرے میں آیا اور ارد گرد سب لوگوں کو دیکھنے کے بعد خاکسار کے پاس آیا اور کہنے لگا میں ذرا ٹائلٹ جانا چاہتا ہوں یہ میرا سامان ہے کیا آپ اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے رکھ دیں۔ فارغ ہونے کے بعد وہ نوجوان میرے پاس آ کر بیٹھ گیا اور پوچھنے لگا آپ کہاں سے آئے ہیں ۔ میں نے کہا ربوہ سے ۔چونکہ یہ 1974ء کا زمانہ تھا اور انہی دنوں میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا اس لئے وہ نوجوان کہنے لگا آپ قادیانی ہیں۔ میں نے کہا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوں قادیانی تو غیر احمدی مسلمان احمدیوں کو تنگ کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ وہ پوچھنے لگا احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہوتا ہے میں نے بتایا کہ احمدی کہتے ہیں کہ جس امام مہدی کی پیشگوئی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے کی تھی وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں اور غیر احمدی مسلمان ان کو نہیں مانتے ۔ ابھی باتیں جاری تھیں کہ گاڑی کا وقت ہو گیا۔ میں نے کہا اب گاڑی کا وقت ہو گیا ہے آپ میرا پتہ لے لیں یا مجھے اپنا پتہ

دے دیں اور پھر رابطہ کریں گے ۔ وہ کہنے لگا آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں نے کہا بدوملہی۔ وہ کہنے لگا میں آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں تا کہ آپ کے متعلق کچھ اور جان سکوں۔ میں نے کہا بڑی خوشی سے آئیں لیکن میں جس کمرے میں رہتا ہوں یہ احمدیہ مسجد کے اندر ہے اور چھوٹا سا کمرہ ہے اس میں بستر، بیٹھنے کی کرسیاں اور کچن ہے اس لئے اگر آپ ایسی جگہ پر رہ سکتے ہیں تو بے شک آ جائیں وہ کہنے لگا کوئی بات نہیں میں گذارہ کر لوں گا۔ وہ جلدی جلدی ٹکٹ لینے گیا اور میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا۔ رستے میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اگرچہ بہت سلجھا ہوا تعلیم یافتہ اچھی متمول فیملی سے تعلق رکھنے والا تھا گورنمنٹ کالج لاہور کا F.Sc کا طالبعلم تھا لیکن بری سوسائٹی کی وجہ سے اسے ڈرگز وغیرہ کے نشے کی عادت ہے۔ بہرحال اب تو کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ ہم بدوملہی پہنچے۔ وہ نوجوان پانچ دن میرے ساتھ رہا اور اس عرصہ میں اس نے بدوملہی کی احمدیہ مسجد میں نمازیں دیکھیں، درس سُنے، کلاسوں میں شرکت کی پھر میرے ساتھ باہر جماعتوں کے دورے بھی کئے ۔ کئی تبلیغی مجالس سنیں۔ شرائط بیعت بھی سنیں۔ باوجود اس کے کہ ہمارے سفر کافی مشکل قسم کے تھے کیونکہ سائیکل پر کچی سڑکوں پر کئی کئی میل جانا ہوتا تھا اور پھر جہاں رات قیام ہوتا تھا وہاں نہ بجلی، نہ سونے کا معقول انتظام نہ کھانے کا اچھا معیار حتٰی کہ وہ لڑکا مرچ کھا ہی نہیں سکتا تھا اسلئے دودھ کے ساتھ روٹی کھا لیتا تھا اور سالن نہیں استعمال کرتا تھا۔ ذہانت کا یہ حال تھا کہ جو کتاب پڑھتا تھا اسے تقریباً زبانی یاد کر لیتا تھا اور ٹھیک ٹھیک سوالوں کا جواب دیتا تھا۔ لیکن منشّیات کے اثر کی وجہ صبح کی نماز نہیں پڑھ سکتا تھا کیونکہ اسے ہوش ہی نہیں ہوتی تھی۔ ایک روز بدوملہی میں رات کافی دیر ہو جانے کے بعد مجھے کہنے لگا مجھے سگرٹوں کی ضرورت ہے

کیا کچھ ہو سکتا ہے میں نے کہا اس وقت تو دکانیں بند ہو چکی ہیں اور لوگ تو سو بھی چکے ہوں گے کہنے لگا میرا بہت برا حال ہے کچھ کریں خیر میں نے اسے ساتھ لیا اور ایک احمدی دکاندار کے گھر گیا۔ اسے ماجرا بتایا اور درخواست کی کہ مہمان ہے اگر آپ دکان کھول کر سگریٹ دے دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ وہ مان گئے اور دکان کھول کر سگریٹ دے دیئے اور اس لڑکے نے اپنے پاس سے پیسے بھی ادا کر دیئے۔ بہر حال ان سب باتوں کا اس لڑکے پر بہت اثر ہوا پھر اس کے لئے رات کو تہجد میں دعا بھی ہوتی تھی ۔ آخر پانچ روز بعد کہنے لگا میں گھر جانا چاہتا ہوں کیونکہ میرے والدین تو بہت پریشان ہوں گے کیونکہ ان کو تو کچھ پتہ نہیں میں کہاں ہوں۔ پھر کہنے لگا میں جانے سے پہلے بیعت فارم بھی پُر کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا بیعت کرنا تو بہت اچھی بات ہے لیکن کیا آپ شرائط بیعت کی پابندی کر سکیں گے۔ کہنے لگا کوشش کروں گا۔ میں نے کہا صبح کے وقت آپکی حالت ٹھیک نہیں ہوتی تو صبح کی نماز کا کیا کریں گے۔ کہنے لگا کوشش کروں گا ٹھیک ہو جاؤں میں نے کہا ٹھیک ہے آپ فارم پُر کر دیں لیکن فی الحال میں یہ فارم اپنے پاس ہی رکھوں گا۔ جب آپ کی طرف سے کوئی بہتری کی اطلاع ملی تو پھر فارم آگے بھیجوں گا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ جانے کے چند روز بعد انہوں نے ایک ٹیلی گرام بھیجا کہ میں نے نشہ چھوڑ دیا ہے اور اس وقت میری ٹانگوں میں بے حد درد ہو رہا ہے۔ میرے لئے دعا کریں۔ چند روز کے بعد ربوہ جاتے ہوئے میں لاہور اس کو ملنے کے لئے اس کے گھر گیا۔ اسے پہلے سے اطلاع دی ہوئی تھی۔ پہنچنے پر دروازے پر دستک دی۔ اس لڑکے کے والد صاحب نے دروازہ کھولا اور مجھے دیکھ کر میرے ساتھ لپٹ گئے اور زار و قطار رونے لگے اور پھر بیٹھ کر بتایا کہ میں آپ کا بڑی شدت سے انتظار کر رہا تھا

کیونکہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کون شخص ہے جس نے میرے بیٹے کو چند دنوں میں اتنا تبدیل کر دیا ہے ۔ پھر کہنے لگے وہ رات کو تہجد کے لئے الارم لگا کر سوتا ہے۔ بعد میں اس لڑکے سے علیحدہ ملاقات ہوئی تو اس نے بتایا کہ میری ایک گرل فرینڈ تھی جس کے ساتھ روزانہ میں کچھ وقت گذار تا تھا اور تقریباً 5 روپے روزانہ اس پر خرچ کرتا تھا بدوملہی سے واپس آکر میں نے اس سے کہا کہ میں تو احمدی ہو گیا ہوں ہم اس طرح ناجائز تعلق نہیں رکھ سکتے ہاں اگر تم احمدی ہو جاؤ تو ہم شادی کر سکتے ہیں اس نے کہا یہ مجھے منظور نہیں چنانچہ اس طرح میں نے اس سے تعلق ختم کر دیا اور میرے روزانہ کے 5 روپے بچ گئے اسی طرح کچھ منشیات لیتا تھا وہ بھی چھوڑیں تو اس سے بھی کچھ رقم بچ گئی ۔ اس ساری بچنے والی رقم سے میں نے جماعت کے تمام اخبارات و رسائل لگوا لئے ہیں ۔ چنانچہ اس کے سٹنگ روم کی میز پر الفضل، لاہور، خالد سب رسائل موجود تھے۔ بعد میں ایک دفعہ خاکسار دارالذکر احمدیہ مسجد لاہور میں گیا اور مربی صاحب سے دریافت کیا کہ کیا اس نام کا کوئی لڑکا آپ کو ملا ہے تو وہ کہنے لگے ہاں وہ جمعہ پر آتا ہے اور ملتا بھی ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ یہ بھی خلیفہ وقت کی دعاؤں کا پھل تھا کیونکہ خاکسار باقاعدگی سے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتا رہتا تھا۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء جب دنیا میں آتے ہیں تو وہ روحانی مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں۔ پس یہ عظیم روحانی انقلاب اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے ذریعہ دنیا کے ہر ملک میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں سعادت بخشی کہ ایسے نظارے دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ اور مضبوط کر سکیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ۔۔۔ لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 224 مطبوعہ 1893ء)

مرزائیت کا چھٹہ:

جب خاکسار بدوملہی میں بطور مربی مقرر ہوا خاکسار کے پاس تقریباً 12 جماعتیں تھیں جو بدوملہی سے لے کر قلعہ صوبہ سنگھ تک پھیلی ہوئی تھیں اور ماشاء اللہ بہت مضبوط جماعتیں تھیں۔ انہی جماعتوں میں گھٹیالیاں اور داتا زید کا بھی شامل تھیں۔ ہر گاؤں میں بڑے بڑے زمیندار احمدی ہیں اس لئے بفضلہ تعالیٰ جماعت کی بہت عزت ہے۔

مجھے کسی نے بتایا کہ جب 1974ء میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تو اس علاقہ کا جائزہ لینے کے لئے بعض افسران حکومت اس علاقے کا دورہ کرنے کے لئے آئے۔ عام طور پر افسران حکومت گاؤں کے نمبردار وغیرہ کے پاس آتے ہیں جو ان کے قیام و طعام اور مصروفیات کا انتظام کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب یہ افسران مختلف دیہاتوں میں گئے تو دیکھا کہ ہر گاؤں میں بہت سے احمدی ہیں اور ساتھ نمبردار وغیرہ جن کے پاس ٹھہرنا ہوتا تھا وہ بھی سب احمدی تھے تو اس صورت حال کو دیکھ کر بے اختیار ایک افسر کے منہ سے نکلا ”اس علاقے میں تو لگتا ہے کسی نے مرزائیت کا چھٹہ دیا ہوا ہے۔“ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ان دیہاتوں میں احمدی نہ صرف دنیاوی لحاظ سے صاحب حیثیت ہیں بلکہ اکثر بڑے نیک اور متقی بزرگ تھے جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے، مخلوق کی خدمت کرنے والے اور خلافت سے وفا کا غیر معمولی تعلق رکھتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش تھے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ، صدر عالمی عدالت انصاف کی والدہ محترمہ بھی داتا زید کا سے تعلق رکھتی تھیں اس لحاظ سے حضرت چوہدری

صاحبؓ کے بہت سے قریبی رشتہ دار اس گاؤں میں مقیم تھے۔ گھٹالیاں میں تو ایک زمانہ میں جماعت کا کالج بھی ہوتا تھا جس کے ذریعہ سارے علاقے کے لوگ زیور تعلیم سے آراستہ کئے جاتے تھے۔1974ء میں جب پاکستان کے بہت سے شہروں میں احمدیوں پر ظلم وستم کئے گئے خدا کے فضل سے اس علاقے میں کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ جماعت کی طرف انگلی بھی اُٹھا سکے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اب ان علاقوں کے بہت سے احمدی خدا کے فضل سے کئی ممالک میں پھیل چکے ہیں اور دین و دنیا کی نعمتوں سے متمتع ہو رہے ہیں اور جماعت کی بھی خدمت کر رہے ہیں۔

ایک بچے کو گڑتی:

بدوملہی میں قیام کے ایام میں ایک دفعہ ایک احمدی نوجوان نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹے سے نوازا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میں اس کے کان میں اذان دوں اور ساتھ ہی گڑتی بھی دوں۔ خاکسار نے ان کی خواہش کے مطابق کر دیا اور دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک قسمت کرے اور خادم دین بنائے۔ بچے کے والد خود بھی بہت مخلص دوست تھے اوور دعائیں کرنے والے تھے اور ان کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا مبلغ بنے۔ خاکسار تو بدوملہی میں صرف ایک سال رہا بعد میں خاکسار کی تقرری انگلستان ہو گئی۔1975ء میں خاکسار انگلستان آ گیا اور پھر بدوملہی سے کوئی رابطہ نہ رہا ابھی چند سال ہوئے ایک دن ایک ٹیلیفون موصول ہوا ٹیلیفون کرنے والے دوست نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میرا نام فلاں ہے اور میں بدوملہی سے تعلق رکھتا ہوں۔ آپ جب بدوملہی میں مربی تھے تو آپ نے میرے بیٹے کے کان میں اذان دی تھی اور گڑتی بھی دی اور دعا بھی کی

اور اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرا وہ بیٹا خدا کے فضل سے بڑا ہوا، اس نے زندگی وقف کی، جامعہ احمدیہ سے شاہد کیا اور اب چند سالوں سے یہاں رقیم پریس لندن میں بطور مبلغ سلسلہ کام کر رہا ہے اور اس کا نام داؤد ہے اور پھر دعا کے لئے کہا۔ مجھے ان کی یہ بات سن کر بہت خوشی ہوئی اور ایک دفعہ پھر عزیزم داؤد احمد صاحب مبلغ سلسلہ کے لئے اور انکے والد صاحب کے لئے ایک قلبی تعلق کے ساتھ دعا کی توفیق ملی۔ خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس مبلغ سلسلہ کے وقف اور خدمت دین میں اس عاجز کی دعاؤں کو بھی حصہ دار بنا دیا اور پھر اس وقت تک خاکسار کو زندہ رکھا کہ وہ عزیز مبلغ سلسلہ بن کر انگلستان آجائے اور پھر اس کے باپ کے دل میں ڈالا کہ مجھے اس خوشی میں شریک کرے۔ وللہ الحمد۔ اللہ تعالیٰ باپ بیٹے دونوں کی تمام نیک خواہشات پوری فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں دین و دنیا کی ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین۔ اس واقعہ سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ احمدی والدین کو اپنے نومولود بچوں کو بچپن سے ہی اپنے علاقہ کے مربیان سے متعارف کروا دینا چاہئے اور دعا کا ایک تعلق پیدا کروا دینا چاہیئے اور اگر مربیان کی تبدیلیاں بھی ہو جائیں پھر جو نئے مربی آئیں ہوں ان سے بھی اپنے بچوں کو ملواتے رہیں۔ میں نے اپنی 47 سالہ سروس میں دیکھا ہے کہ جو والدین اس بات پر عمل کرتے ہیں ان کے بچوں کا معیار تربیت عام طور پر اچھا ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی لئے فرمایا ہے کُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ (سورۃ التوبۃ،۱۱۹) کہ نیک لوگوں کی صحبت میں رہا کرو۔ بیشک ہر انسان کمزور ہے لیکن خدا تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کا پھل ضرور ملتا ہے۔ ہاں یہ لکھنا بھی ضروری ہے کہ پہلے خلیفہ وقت سے تعلق ہونا چاہیئے، بلکہ ہونا ضروری ہے اور پھر اپنے علاقے کے مربیان سے کیونکہ حقیقت یہی

ہے کہ مربّیان خلیفہ وقت سے فیضیاب ہونے کے بعد، انہی کے فیض کو ہی بانٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔

باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب

پہاڑنگ اونچہ میں تبلیغ اور ایک بیعت:

خاکسار کا آبائی گاؤں پہاڑنگ اونچہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے وہاں ہماری کچھ زرعی زمین بھی تھی لیکن خاکسار کبھی وہاں نہیں گیا تھا۔ بدوملہی میں قیام کے دنوں میں یا اس سے کچھ عرصہ پہلے ایک دفعہ مجھے اپنے ایک دوست مکرم حافظ عبد الحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ جو میرے کلاس فیلو بھی تھے اور بعد میں غالباً فجی میں مبلغ سلسلہ کے طور پر متعین ہوئے اور میدان تبلیغ میں کام کرتے ہوئے ایک حادثہ میں شہید ہو گئے تھے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ خاکسار اس دوست کے ساتھ پہلی دفعہ صرف ایک رات کے لئے پہاڑنگ اونچہ گیا۔ صدر جماعت مکرم چوہدری محمد شریف باجوہ صاحب سابق گرداور تھے ان کے گھر رات قیام کیا۔ شام کے وقت ہی پہنچے تھے۔ عام تعارف کے بعد خاکسار نے مکرم صدر صاحب سے پوچھا یہاں کتنے احمدی ہیں انہوں نے کہا پہاڑنگ میں تو میں اور میرے گھر والے ہی ہیں باقی کچھ لوگ ارد گرد کے دیہاتوں میں ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اپنے غیر احمدی شریف الطبع جاننے والوں کو اس وقت یہاں بلا سکیں اور ہم ان سے ایک تبلیغی مجلس کر سکیں۔ اس تجویز پر وہ بہت خوش ہوئے اور کسی کے ذریعہ چند دوستوں کو پیغام بھیجا تھوڑی دیر کے بعد لوگ آنے شروع ہوئے اور کمرہ بھر گیا۔ دو

تین گھنٹے تبلیغی مجلس جاری رہی اور آخر میں خاکسار نے دوستوں کو کہا کہ اگر کسی دوست کو انشراح صدر ہو گیا ہو کہ احمدیت سچی ہے اور وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہو تو وہ اب بیعت کر سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے شرائط بیعت سنائیں اور پوچھا کہ کیا کوئی دوست بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ایک دوست مکرم اسد اللہ باجوہ صاحب نے ہاتھ کھڑا کیا کہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ان کا بیعت فارم پُر کیا گیا اور اجتماعی دعا کی گئی۔ اس موقعہ پر مکرم صدر صاحب خاکسار کے گلے لگ کر زار و قطار رونے لگے اور کہنے لگے کہ میں کئی سالوں سے دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ مجھے کوئی دوسرا آدمی نماز باجماعت کے لئے دے دے۔ الحمد للہ آج خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ میری یہ دعا قبول کر لی اور پھر ہمیشہ محبت اور احترام کا سلوک کرتے رہے۔ اب تو مرحوم وفات پا چکے ہیں لیکن وفات تک وہ خاکسار کی زرعی زمین کی دیکھ بھال کرتے رہے اور ٹھیکہ وغیرہ وصول کر کے ہر سال ہمیں بھجواتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزا دے اور ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کا حامی و ناصر ہو آمین۔ مکرم چوہدری اسد اللہ باجوہ صاحب اپنی پوری فیملی کے ساتھ احمدی ہوئے تھے اور اب تک جماعت سے گہری محبت اور وفا کا تعلق رکھتے ہیں اور پنجوقتہ نمازوں کے لئے اذان بھی دیا کرتے تھے اور مکرم صدر صاحب سے مل کر باقاعدہ نماز باجماعت پڑھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے اہل و عیال پر فضل و رحم فرمائے آمین۔

پہاڑ نگ اونچہ کے قریب ایک گاؤں سوکن ونڈ میں مباحثہ:

پہاڑ نگ اونچہ میں پہلی دفعہ جب خاکسار مکرم حافظ عبد الحفیظ صاحب مرحوم کے ساتھ

گیا تھا تو واپسی پر ہم سائیکل پر ایک قریبی گاؤں سوکن ونڈ سے گذرے۔ یہ ایک اچھا خاصہ قصبہ تھا غالباً بسوں کا اڈا بھی تھا اور بہت سی دکانیں بھی تھیں۔ ایک دکان پر غالباً سائیکل کو پنکچر لگوانے کیلیئے گئے تو وہاں ہم نے تبلیغ کی بھی بات شروع کر دی دکاندار کہنے لگا ہم تو زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہم اپنے قصبے کی مسجد کے امام صاحب کو بلاتے ہیں اور ان سے آپ بات کریں اور ہم سنیں گے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ انہوں نے پیغام بھیجا امام صاحب آ گئے۔ امام صاحب کے آنے تک کیونکہ ارد گرد ساری دکانوں پر بات پھیل گئی تھی اسلئے قریباً 200 لوگ جمع ہو گئے۔ میں نے ابتدائی تعارف کے بعد صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ثبوت میں سورۃ الحاقۃ کے دوسرے رکوع کی وہ آیات پیش کیں جن میں کہا گیا ہے لو تقول علینا بعض الاقاویل۔ اور استدلال کیا کہ ان آیات کے مطابق جھوٹا مدعی الہام قتل کیا جاتا ہے اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باوجود مسلسل 28 سال سے زائد دعویٰ الہام کرتے رہے لیکن پھر بھی قتل نہیں ہوئے بلکہ عام طبعی طور پر فوت ہوئے اس لئے آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ امام صاحب کہنے لگے کہ یہاں صرف رسول پاک کا ذکر ہے کسی اور کا ذکر نہیں میں نے کہا کہ اگر یہ قانون عام نہ ہوتا تو پھر رسول کریم ﷺ کے لئے بھی کیسے پیش کیا جا سکتا ہے اور پھر میں نے کہا کہ غیر احمدی علماء نے بھی اس قانون کو تسلیم کیا ہے حتٰی کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی تفسیر ثنائی میں اسے عام قانون مانا ہے اور پھر کہا ہے کہ جب سے دنیا بنی ہے اس کے خلاف کوئی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جا سکتی اور اسی قانون کے تحت مسیلمہ کذاب اور بعض اور مدعی نبوت مارے گئے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دلائل کا امام صاحب کے پاس کوئی جواب نہ تھا اور اس طرح اس

سارے قصبے تک ہمارا پیغام پہنچ گیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

سود سے بچنے کی برکت:

خاکسار کے والد صاحب چوہدری محمد شریف باجوہ صاحب کی وفات 1974ء میں ہوئی۔ وفات سے پہلے وہ اپنی جائداد تقسیم کر گئے تھے۔ چک نمبر 33 ضلع سرگودھا میں جو ہمارے حصہ کی زمین تھی اسے فروخت کر کے قریباً 40 ہزار روپے وہ خاکسار کے نام بنک میں جمع کرا گئے تھے۔ مرحوم کی وفات کے بعد ہم اس رقم میں سے حسب ضرورت خرچ کر لیتے تھے لیکن کسی نے مشورہ دیا کہ اس طرح تو یہ رقم آپ بہت جلد ختم کر دیں گے اس لئے بہتر ہے کہ اسے بنک میں Fixed Deposit کے طور پر جمع کرا دیں تا کہ آپ کو کچھ منافع ملتا رہے اور اس سے آپ مستقل فائدہ اٹھاتے رہیں انہوں نے ساتھ ہی کہا کہ یہ سود نہیں ہے یہ منافع ہے اور آپ تو چونکہ واقف زندگی ہیں کوئی اور کاروبار بھی نہیں کر سکتے اس لئے آپ کی ایک مجبوری بھی ہے۔ میں ان کی باتوں سے متاثر ہوا اور رقم لے کر فکسڈ ڈیپازٹ میں جمع کروانے کے لئے بنک کی طرف جا رہا تھا کہ رستے میں ایک بزرگ ملے۔ علیک سلیک کے بعد میں نے یہ مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا یہ تو سود ہی ہے اس لئے جائز نہیں چنانچہ میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا اور پھر اسی طرح آہستہ آہستہ اصل رقم ہی سے رقم خرچ کرنی شروع کر دی۔ اب خدا تعالیٰ نے اس رقم میں برکت دینے کا یہ انتظام کیا کہ کچھ دنوں کے بعد پہاڑ نگ اونچہ سے مکرم محمد شریف باجوہ صاحب صدر جماعت نے یہ پیغام بھیجا کہ یہاں ایک شخص چار ایکڑ زمین بیچ رہا ہے۔ میں نے اس کے کاغذات چیک کئے تو معلوم ہوا کہ یہ زمین آپ کے

دادا مرحوم نے ان کو کسی زمانہ میں ہبہ کی تھی اس لئے قانون کے مطابق اگر آپ خریدیں تو وہ کسی اور کو نہیں بیچ سکتے اور اگر لوگوں کو پتہ چلے کہ آپ کا حق اول ہے تو کوئی دوسرا شخص لینے کی کوشش بھی نہیں کرے گا تاکہ بعد میں آپ حق شُفُعَہ کا دعویٰ نہ کر دیں اس لئے اگر آپ یہ زمین خریدنا چاہیں تو آپ کو یہ آدھی قیمت سے بھی کم پر مل سکتی ہے چنانچہ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ اس طرح مکرم گرداور صاحب کی کوشش سے ہمیں وہ چار ایکڑ زمین صرف 12 ہزار روپے میں مل گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس زمین نے ہمیں بہت فائدہ پہنچایا اور کئی مواقع پر اس کے کچھ حصے فروخت کر کے ہم نے مختلف کام کئے اور کئی گنا رقم زیادہ ملی۔ علاوہ ازیں انہیں دنوں خاکسار کو اپنے دادا اور والد صاحب کے بعد وراثت کے طور پر اونچا پہاڑنگ کے چار نمبر داروں میں سے ایک نمبر داری بھی مل گئی انگلستان آنے تک یہ اعزاز خاکسار کے پاس رہا۔ اس کے بعد چونکہ خاکسار جماعتی ہدایت کے بعد بطور مبلغ انگلستان آ گیا اس لئے یہ نمبر داری کسی اور کو منتقل ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سب سود سے بچنے کی برکت تھی۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اگر کسی وقت نقصان بھی نظر آتا ہو تو خدا تعالیٰ بعد میں اس نقصان کا بدلہ ضرور دیتا ہے اور بہت بڑھ کر دیتا ہے۔

البتہ یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہو گا کہ اوپر کے واقعہ اور تحریر کو بطور فتویٰ کے نہ لیا جائے۔ خواہ، fixed deposit، فقہ کے لحاظ سے سود کے زمرہ میں آتا ہے یا نہیں، خاکسار نے اس وقت اس چیز کو سُود ہی سمجھا تھا اور اس لیے اس سے بچنے کی کوشش کی تھی۔ بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کے محارم کی رعایت کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے نوازے بغیر نہیں چھوڑتا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ (اگر کسی نے فتویٰ دریافت

کرنا ہوتو وہ دار الافتاء، ربوہ سے رجوع کرلے)

شادی اور ساؤتھال انگلستان کے لئے تقرری:

خاکسار کی شادی 1975ء میں مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری مرحوم مبلغ انڈونیشیاو ملیشیا کی صاحبزادی رشیقہ سعدیہ صاحبہ، ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول کے ساتھ ربوہ میں ہوئی اور تقریب ولیمہ بھی اگلے روز ربوہ میں ہوئی۔ اس سے قبل نکاح مکرم محترم قاضی محمد نذیر احمد صاحب لائلپوری ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مسجد اقصیٰ میں پڑھایا۔ قبل ازیں خاکسار کی تقرری انگلستان کے لئے ہو چکی تھی اور شادی کے ایک ماہ بعد خاکسار ربوہ سے روانہ ہوا۔ لائلپور (موجودہ فیصل آباد) سے کراچی بذریعہ ہوائی جہاز اور پھر کراچی سے ہیتھرو ہوائی اڈہ، لندن پہنچا تو مکرم محترم مولانا منیر الدین شمس صاحب نائب امام مسجد فضل لندن خاکسار کو لینے آئے ہوئے تھے۔ ان دنوں مرحوم مکرم و محترم بشیر احمد خاں صاحب رفیق امیر و مشنری انچارج یوکے اور امام مسجد لندن تھے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی لندن مسجد کے ساتھ ملحقہ فلیٹ میں رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بھی یورپ کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے اور اس وقت لندن میں ہی تھے۔ الحمدللہ سب بزرگوں اور خاص طور پر حضور انور سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔

یہاں ایک خواب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جب خاکسار جامعہ کا طالبعلم تھا تو ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ میں مسجد فضل لندن میں داخل ہوتا ہوں اور سامنے مکرم منیر الدین صاحب شمس ٹہل رہے ہیں۔ اس وقت خاکسار محض ایک طالب علم تھا اور کبھی یہ خیال

بھی نہیں آیا تھا کہ یہ خواب من و عن ایک دن پوری ہو جائے گی۔ بہر حال یہ سارا نظارہ دیکھ کر دل کو بہت تسکین ہوئی اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خدا تعالیٰ انسان کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے کس طرح خوابوں کے ذریعہ قبل از وقت اطلاع دیتا ہے اور پھر غیر معمولی رنگ میں خوابوں کو پورا کر کے اپنی قدرت اور عظمت کا ثبوت عطا فرماتا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ انگلستان پہنچنے کے ایک ہفتہ بعد خاکسار کو حکم ہوا کہ حضور نے خاکسار کی تقرری ساؤتھ ہال کے لئے فرمائی ہے۔ چنانچہ جانے سے پہلے مکرم امام صاحب نے خاکسار کی ملاقات حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ سے کروائی آپ نے انگلستان اور ساؤتھال کے متعلق بعض باتیں بتائیں اور پھر کچھ نصائح فرمائیں جس کا خاکسار کو بہت فائدہ پہنچا۔ ایک جلیل القدر صحابی حضرت مسیح موعودؑ سے بالمشافہ ملنے اور نصائح حاصل کرنا بذات خود ایک عظیم سعادت تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مکرم منیر الدین صاحب عبید اللہ اور ایک اور دوست خاکسار کو ساؤتھال سے لینے آئے۔ ان کے ساتھ کار میں ساؤتھال گیا۔ خاکسار کے لئے ایک احمدی دوست چوہدری سردار احمد صاحب کے گھر میں ایک کمرہ چند ماہ کے لئے کرایہ پر لیا گیا تھا۔ چند ماہ وہاں رہنے کے بعد مکرم بشیر الدین عبید اللہ صاحب کے گھر میں ایک کمرہ مل گیا جہاں تقریباً دو سال رہا۔ اس کے بعد ہنسلو میں ایک مکان کرایہ پر لیا اور اس میں رہ کر ایک سال تک کام کیا۔ انہی دنوں مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ ریٹائر ہو کر آئے تھے۔ انہیں بھی ہنسلو میں رہائش کی تلاش تھی چنانچہ خاکسار نے انہیں دعوت دی تو وہ خاکسار کے پاس ایک سال رہے۔ ایک ایک اور دو گیارہ والا معاملہ ہو گیا۔ مکرم حافظ صاحب کی ذات تو ایک غیر معمولی شخصیت تھی اس لئے ان کی صحبت سے بھی مجھے بہت فائدہ

اٹھانے کا موقعہ ملا۔ تین سال رہنے کے بعد خاکسار کو پاکستان بلایا گیا۔ جنوری سے ستمبر 1979ء تک ربوہ میں رہا۔ کچھ عرصہ رخصت گذاری اور کچھ عرصہ مختلف دفاتر میں کام کیا۔ اس عرصہ کے دوران چند ماہ اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل کے طور پر مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب ایڈیٹر الفضل کے ساتھ کام کیا اور ان سے اخبار کی تیاری کے متعلق بہت سی باتیں سیکھنے کا موقع ملا۔ کچھ عرصہ وقف جدید میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ناظر ارشاد وقف جدید (بعد میں حضور خلیفۃ المسیح الرابع کے جلیل القدر منصب پر فائز ہوئے) کے ماتحت بھی کام کیا اور معلمین وقف جدید کی کلاس کو پڑھایا۔ ستمبر 1979ء میں دوبارہ خاکسار کی تقرری انگلستان کے لئے ہو گئی اور پھر ساؤتھال میں ہی ڈیوٹی لگی۔ اس دفعہ مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج اور امام مسجد لندن تھے۔ چند دنوں کے بعد خاکسار کی اہلیہ بھی بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان سے ساؤتھال آ گئیں۔ تقریباً ایک سال ہم احمدی دوست مکرم رشید الحق خان صاحب کے گھر ہیز میں کرایہ کے ایک کمرہ میں رہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ساؤتھال میں موجودہ مشن ہاؤس و مسجد دارالسلام خریدنے کی توفیق دی۔ احباب جماعت کے تعاون سے کئی ماہ کی محنت کے ساتھ اسے قابل استعمال بنایا گیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب 1982ء میں مسجد بشارت سپین کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد لندن تشریف لائے تو آپ نے مسجد دارالسلام کا بھی افتتاح فرمایا۔ اس تقریب کی خبر مقامی اخبار نے بھی شائع کی۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ذات بابرکات سے جماعت احمدیہ ساؤتھال سمیت سارے مڈل سیکس کی جماعتوں کو فیض حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور مڈل سکس کے

علاقے میں اسلام احمدیت کے پہلے مرکز کا باقاعدہ افتتاح بھی ہو گیا۔الحمدللہ۔

حصہ دوم: ساؤتھال انگلستان میں عرصہ تقرری کے واقعات (1975 تا 1983)

مسجد دارالسلام ساؤتھ ہال کے متعلق ایک ایمان افروز واقعہ:

1979ء میں حضرت خلیفہ المسیح الثالثؒ نے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو یوکے کا امیر و مشنری انچارج اور امام مسجد فضل لندن بنا کر پاکستان سے بھیجا اور فرمایا کہ کم از کم پانچ نئے مراکز قائم کریں۔ مکرم شیخ صاحب نے آتے ہی دعاؤں کے ساتھ جماعتوں کے دورے شروع کر دیئے اور ساری جماعت کو اس کام کی اہمیت بتائی اور بڑی بڑی جماعتوں کو کہا کہ وہ مسجد یا مرکز نماز کے لئے کوئی مناسب جگہ تلاش کریں۔ انہی دنوں خاکسار بھی دوسری بار پاکستان سے آیا تھا۔ مکرم شیخ صاحب کی ہدایت کے مطابق جگہ تلاش کرنا شروع کر دی۔ مکرم شیخ صاحب کا یہ بھی ارشاد تھا کہ ہر جماعت جہاں مسجد بنے گی اس کا فرض ہو گا کہ کم از کم آدھی رقم وہ خود دیں اور باقی آدھی رقم کا انتظام مرکز کرے گا یعنی دوسری جماعتوں کو تحریک کر کے رقم مہیا کرے گا۔ خاکسار نے اپنے حلقہ کے صدران اور ان کی مجالس عاملہ اور دیگر سرکردہ افراد کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس مقدس کام کے لئے آگے آنے کی تحریک کی۔ مشورہ کے بعد معلوم ہوا کہ چونکہ مقامی جماعت کی مالی حالت اتنی اچھی نہیں اس لئے فی الحال ایک عام تین بیڈ روم کا مکان خرید لیا جائے جس کی قیمت ان دنوں 16۔17 ہزار پاؤنڈ تھی ۔ پھر دوبارہ مشورہ کیا گیا تو بتایا گیا کہ یہ مکان بہت چھوٹا ہو گا اس لئے ذرا بڑا مکان دیکھا

جائے۔ ایک بنگلہ دیکھا گیا جس کی قیمت 38 ہزار پاؤنڈ تھی لیکن سب کا خیال تھا کہ چونکہ مقامی جماعت نے آدھی رقم دینی ہے اس لئے 38 ہزار کا آدھا 19 ہزار پاؤنڈ بہت رقم ہے اس لئے ہمیں کوئی چھوٹا مکان ہی دیکھنا چاہیئے لیکن دوسری طرف یہ بھی کہا جارہا تھا کہ 38 ہزار پاؤنڈ والا مکان بھی ناکافی ہو گا کیونکہ احباب وخواتین کی تعداد زیادہ ہو گی۔ اسی کشمکش میں تھے کہ انہی دنوں خاکسار لوٹن جماعت کے دورے کے لئے گیا اور مکرم میاں منور علی صاحب صدر جماعت کے گھر رات قیام کیا۔ صبح اٹھے تو مکرم میاں صاحب کہنے لگے کہ میں نے ایک بڑی عجیب سی خواب دیکھی ہے پتہ نہیں اس کا کیا مطلب ہے۔ میں نے دریافت کیا کیا خواب ہے؟ کہنے لگے میں نے دیکھا کہ ہمارے گھر کے سٹنگ روم میں نیچے قالین پر حضرت مسیح موعودؑ تشریف فرما ہیں۔ میں نے حضور کی خدمت میں ایک پوٹلی میں کچھ رقم پیش کی آپ نے فرمایا اسے گنو۔ میں نے گنتی کی تو وہ 52 ہزار پاؤنڈ تھے اور پھر خواب ختم ہو گئی۔ میں نے کہا یہ خواب میرے لئے تھی اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ساؤتھال مسجد کے لئے بڑی جگہ عطا فرمائے گا۔ چنانچہ بعد میں وہ 38 ہزار والا مکان بھی چھوڑ دیا گیا اور ایک بڑا مکان جو کہ موجودہ دارالسلام مسجد (ساؤتھال) ہے۔ دیکھا گیا اور اسے 46 ہزار پاؤنڈ میں خریدا گیا اور کچھ رقم اس کی مرمت وغیرہ پر خرچ ہوئی۔ اور جب اس سال مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا تو اس میں مکرم نثار احمد بٹ صاحب سیکریٹری مال یوکے نے مسجد ساؤتھال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال ہم نے ساؤتھال مسجد کے لئے مکان خریدا ہے۔ اس کی اصل قیمت اور مرمت کی رقم جمع کر کے کل 52 ہزار پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں۔ اللہ اللہ کیا شان ہے کہ عین وہی رقم جو چند ماہ پہلے ایک احمدی بھائی کو خواب

میں بتائی گئی اور جو اس وقت کے لحاظ سے ہمارے لئے محال تھی خدا تعالیٰ نے مہیا بھی کر دی اور مسجد بھی عطا فرما دی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم　　　اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 137)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اپنا مقامی حصہ نصف یعنی 25 ہزار پاؤنڈ کیسے جمع کرنے کی توفیق دی یہ بھی ایک دلچسپ بات ہے۔ اس لئے اس کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے۔ 1975ء میں جب خاکسار کی ساؤتھال تقرری ہوئی تو اوسطاً 100 پاؤنڈ ماہانہ چندہ تھا۔ اور ان دنوں 5 پاؤنڈ ماہانہ چندہ باقاعدہ دینے والے بھی بہت کم لوگ تھے اس لئے ان حالات میں 25 ہزار پاؤنڈ کی رقم مہیا کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ معلوم ہوتا تھا۔ مرکز نے ہمیں اتنی رقم سودا کرنے سے پہلے مہیا کرنے کے لئے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ایک دوست مکرم ریحان ناصر صاحب بنک مینجر تھے انہوں نے ہمیں یہ رقم بطور قرض مہیا کر دی جسے بفضلہ تعالیٰ ایک سال کے اندر اندر جمع کر لیا اور اس میں سارے مڈل سیکس کی جماعتوں نے بڑے اخلاص کے ساتھ دل کھول کر اپنی طاقت سے بڑھ کر مالی قربانی کی اور یہ کام بخیر و خوبی تکمیل کو پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب قربانی کرنے والوں کو بعد میں بڑی بڑی برکتیں دیں اور آج وہ پہلے سے بہت بہتر حالت میں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

زبذلِ مال درراہش کسے مفلس نمے گردد　　　خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲ ٹائیٹل صفحہ)

یعنی خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کبھی کوئی شخص غریب نہیں ہوتا۔ اگر انسان قربانی کی نیت کرلے تو باقی کام خدا کی تائید و نصرت خود کر دیتی ہے۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ کو دارالسلام مسجد کے لئے 313 پاؤنڈ کی رقم ادا کرنے کی توفیق دی جبکہ ہمارا ماہانہ الاؤنس اس وقت 60 پاؤنڈ ہوتا تھا۔ ثم الحمدللہ۔

کتاب الوصیت کی اشاعت:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب الوصیت کے آخر میں فرمایا:

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اُس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں۔" (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 321)

حضورؑ کے اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے پاکستان سے کسی دوست کے ہاتھ کتاب الوصیت کی 60 کاپیاں منگوائیں۔ اور مڈل سیکس کی جماعتوں کے ایک ایک گھر میں جا کر کتاب کا تعارف کروایا اور پڑھنے کے لئے کتاب دی۔ بعد میں دوستوں کو نظام وصیت میں شمولیت کی بھی تلقین کی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا تقریباً 30 افراد نظام وصیت میں شامل ہوئے جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل تھے۔ ان احباب میں مکرم غلام احمد رحمانی صاحب بھی تھے جو بعد میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ یوکے کے نیشنل سیکریٹری وصایا بھی رہے۔ اور بڑی محنت اور اخلاص سے کام کرتے رہے۔ جزاہ اللہ

تعالیٰ۔انہی دنوں ساؤتھ ہال کے صدر مکرم صدق المرسلین خادم صاحب کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی نہر ہے جس کے ایک طرف بہت سے لوگ جمع ہیں اور دوسری طرف جنت ہے سب لوگ چاہتے ہیں کہ نہر عبور کر کے جنت میں چلے جائیں لیکن نہر اتنی بڑی ہے کہ اسے عبور کرنا لوگوں کے بس میں نہیں اتنے میں باجوہ صاحب (یعنی راقم الحروف) وہاں آتے ہیں اور ایک ایک آدمی کو اٹھا کر زور سے پھینکتے جاتے ہیں اور وہ آدمی نہر کی دوسری طرف جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس خواب کے ذریعہ نظام وصیت کی برکت بھی بتائی اور خاکسار کے اس کام کی پسندیدگی کی بھی ایک احمدی بہن کے ذریعہ اطلاع دے دی۔ الحمدللہ۔

آج پھر ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے حضرت مسیح موعودؑ کی اس کتاب اور نظام وصیت کی طرف جماعت کو بلایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2004ء کے جلسہ سالانہ یوکے پر خواہش فرمائی کہ آئندہ جلسہ تک کم از کم 15 ہزار نئے احباب نظام وصیت میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ احباب جماعت نے والہانہ لبیک کہا اور 16 ہزار سے زائد احباب شامل ہو گئے۔ پھر حضور نے فرمایا دنیا بھر کے چندہ دہندگان میں سے 50 فیصد کو نظام وصیت میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ حضور کی اس بابرکت خواہش کو بھی پورا فرمائے گا اور اس طرح احباب جماعت کی تربیت کا معیار بلند سے بلند تر ہوتا جائیگا۔

ہائیڈپارک لندن میں تبلیغ:

جن دنوں خاکسار لندن میں بطور مبلغ سلسلہ متعین تھا ایک دفعہ خیال آیا کہ ہمارے

ابتدائی مبلغ جیسے مولانا جلال الدین صاحب شمس ہائیڈ پارک میں تبلیغ کے لئے جایا کرتے تھے۔ ہو سکتا ہے اب حالات میں تبدیلیاں آگئی ہوں لیکن اس نیک سنت کو کسی طرح زندہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے چنانچہ خاکسار نے ایک تبلیغ ٹیم بنائی اور ہم دو تین کاروں میں ہر ہفتہ ہائیڈ پارک جایا کرتے تھے۔ مکرم منور احمد صاحب، مکرم سلیمان طارق صاحب اور مکرم فیاض قریشی صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ہائیڈ پارک میں دنیا بھر کے مختلف ممالک سے لوگ سیر و سیاحت کے لئے آئے ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ اپنے اپنے نظریات کا پرچار کر رہے ہوتے ہیں۔ چنانچہ پہلے تو ہم نے جائزہ لیا کہ دوسرے لوگ جو اس طرح کا کام کر رہے ہیں وہ کیسے کرتے ہیں اور اس کے کیا مسائل ہوتے ہیں اور ان مسائل کا کیا حل ہو گا اور کس طرح اس طریق کو بہتر کر کے اپنایا جا سکتا ہے۔ آخر ہم نے دو طریق سے کام شروع کیا۔ ایک گروپ کو تو کہا کہ وہ لٹریچر (یعنی پمفلٹ) لے کر پارک کے مختلف حصوں میں پھیل جائیں اور لٹریچر دکھائیں جو اسے لینا چاہے اسے دے دیں اور اگر کوئی شخص سوال کرے تو اسے بتائیں کہ ہمارا ایک گروپ فلاں جگہ کھڑا ہے آپ جا کر ان سے سوالات کے جوابات لے سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ طریق خاصا کامیاب رہا۔ خاکسار کے ساتھ چند لوگ سوالات کے جوابات دینے کے لئے ایک جگہ کھڑے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت دی کہ بعض دفعہ سوالات کے جوابات لینے والوں کی ایک لمبی قطار لگ جاتی تھی اور وہ اپنی اپنی باری پر سوالات کرتے اور جوابات لیتے۔ ایک اور طریق یہ اختیار کیا کہ ہم نے کچھ لکڑی کے ڈبوں کا ایک سٹیج پارک کے ایک مرکزی حصہ میں بنالیا اور اس پر خاکسار یا کوئی اور دوست جو لیکچر کر سکتے تھے وہ کھڑے ہو جاتے اور اسلام کی خوبیوں پر لیکچر شروع کر دیتے اور ساتھ ساتھ

اسلام کے خلاف پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی کرتے مناسب موقع پر حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کا بھی ذکر کرتے۔ شروع میں سامنے سننے والے صرف اپنے لوگ ہوتے لیکن دیکھا دیکھی دوسرے لوگ بھی سننے کے لئے آجاتے اور پھر مجلس کافی گرم ہو جاتی اور سوال و جواب بھی شروع ہو جاتے۔ اس موقع پر خاکسار ایک 80 سالہ بزرگ کا ذکر کرنا چاہتا ہے جو اب کافی عرصہ ہوا وفات پا چکے ہیں۔ یہ بزرگ اپنے طور پر بذریعہ ٹرین ایسٹ لندن سے آیا کرتے تھے۔ غالباً ان کا نام محمد علی صاحب تھا۔ سفید ریش احمدی بزرگ تھے۔ ان کے ہاتھ میں لٹریچر ہوتا تھا اور وہ سارا دن پارک میں پھرتے رہتے اور پاس سے گذرنے والوں کو لٹریچر دیتے رہتے۔ اتنی بڑی عمر میں ان کا یہ جذبہ تبلیغ واقعی قابل تقلید تھا اور قابلِ رشک تھا۔ ان ایام میں جو لوگ خاکسار کے ساتھ لیکچر وغیرہ دیا کرتے تھے ان میں پروفیسر محمد احمد صاحب آف کرائیڈن خاص طور پر آیا کرتے تھے اور ماشاء اللہ بہت اچھے رنگ میں اسلام پر تقریر کرتے اور سوالات کے جوابات دیتے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ ساؤتھ ہال کے بہت سے احباب اس کام میں معاون رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ ایک دفعہ مکرم نصیر الدین صاحب حال نائب امیر یوکے نے بتایا کہ وہ بھی ان دنوں ہمارے ساتھ شامل ہوتے تھے۔

انگریز نومبائع مکرم محمد انور مکینزی صاحب کی بیعت:

جن دنوں خاکسار ساؤتھال میں مبلغ تھا۔ ابتدائی ایام میں کئی مسائل تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انگریزوں کی طرح انگریزی نہیں آتی تھی اور نہ خود پوری طرح ان کو بات

سمجھا سکتے تھے۔ ویسے بھی لوگ مذہب کو اتنی تحقیر کی نظر سے دیکھتے تھے کہ دلچسپی رکھنے والا شخص ڈھونڈنا ایک اچھا خاصا مسئلہ تھا دوسری طرف یہ بھی احساس تھا کہ تبلیغ کے لئے بھجوائے گئے ہیں اس لئے اس کام کو بہر حال کرنا ہے اور اسلام کی تبلیغ کرنا یوں بھی ہمارا فریضہ ہے۔ چنانچہ بہت دعائیں کیں۔ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ احباب جماعت کو کہا کہ اپنے موزوں دوستوں سے ملائیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کو سنا اور اپنا فضل فرمایا اور ایک انگریز دوست سے رابطہ ہوا۔ دو گھنٹے کی تبلیغی مجلس ہوئی اور انہوں نے بیعت کر لی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ انگلستان میں دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور سے بھی ملاقات کروائی۔ حضور نے اس دوست کا نام محمد انور رکھا۔ اس کا فیملی نام مکینزی تھا اس لئے پورا نام محمد انور مکینزی رکھا گیا۔ تقریباً ایک سال تک وہ آتے جاتے رہے اور چندہ بھی دیتے رہے۔ دینی کتب کا مطالعہ بھی کرتے تھے۔ نمازوں میں شریک ہوتے تھے۔ اس کے بعد خاکسار کو واپس پاکستان بلایا گیا۔ دوبارہ آیا تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہو گئے تھے۔ ہسپتال زیر علاج رہے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ لیکن خدا کے فضل سے انہوں نے بحالت ایمان وفات پائی۔ اس لحاظ سے ان کا انجام بہر حال بخیر ہوا۔

ان کی بیعت کا واقعہ کچھ اس طرح تھا کہ یہ دوست مکرم ناصر چوہدری صاحب آف ہنسلو کے دوست تھے اور ان کے ساتھ لندن انڈر گراؤنڈ میں گارڈ تھے دونوں کی تبلیغی باتیں ہوتی رہتی تھیں مکرم ناصر چوہدری صاحب نے خاکسار سے بھی ذکر کیا میں نے کہا اسے دعا کر کے اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنے کے لئے دیں اور جب پڑھ لے تو مجھ سے ملاقات کرائیں انہوں نے ایسا ہی کیا اور آخر منیر الدین عبید اللہ صاحب کے گھر جہاں

خاکسار رہتا تھا ملاقات کا انتظام ہوا۔ ذاتی تعارف وغیرہ کے بعد خاکسار نے انہیں پوچھا کہ آپ نے یہ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیسی لگی کہنے لگے بہت اچھی ہے میں نے کہا آپ کو اس کتاب کی کسی بات سے کوئی اختلاف ہے۔ کہنے لگے نہیں۔ میں نے کہا پھر تو آپ خدا کے فضل سے مسلمان ہو گئے ہیں کیونکہ یہی اسلام ہے جو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے ہچکچاتے ہوئے کہا ٹھیک ہے اور پھر میں نے کہا کہ اب آپ باقاعدہ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے۔ کہنے لگے۔ اس کا کیا طریق ہے۔ خاکسار نے کچھ مسائل بیان کر کے شرائط بیعت سنائیں اور کہا اس فارم کو پُر کر کے ہم امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں بھیجیں گے اور پھر وہاں سے آپ کا قبولیت بیعت کا خط آ جائے گا۔ وہ کہنے لگے کہ میں تو ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کو نہیں جانتا اس لئے میں ان کی بیعت کیسے کر سکتا ہوں۔ خاکسار نے کہا جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی تعلیم ہی باقی رہ جاتی ہے جسے لوگ قبول کرتے ہیں اسی طرح سارے مذاہب پھیلے۔ اس ملک انگلستان میں جتنے بھی عیسائی ہیں انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو دیکھا تو نہیں صرف ان کی تعلیم کو پڑھا اور اس کو مانا۔ اسی طرح اب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السّلام خود تو فوت ہو چکے ہیں لیکن ان کی تعلیم موجود ہے جو آپ نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں پڑھ لی ہے اور اس کو آپ نے قبول بھی کر لیا ہے تو جو لوگ احمدی مسلمان ہونا چاہتے ہیں وہ اسی تعلیم کو پڑھ کر مسلمان ہوتے ہیں۔ الحمدللہ ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی اور انہوں نے بیعت فارم پُر کر کے بیعت کر لی۔ بعد میں ان کی حضرت خلیفہ المسیح الثالثؒ سے لندن مسجد میں حضور کے دفتر میں ملاقات کرا دی گئی جس سے وہ بہت خوش ہوئے اور پورے شرح صدر سے آخر دم تک

بیعت پر قائم رہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

برطانوی معاشرے کے حالات پر کچھ روشنی ڈالنے کے لئے ایک اور واقعہ قابل ذکر ہے۔ ایک دفعہ خاکسار نے مکرم محمد انور مکینزی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر تو تقریباً 40 سال ہے اور آپ کی اہلیہ کی عمر 60 کے قریب ہے اس فرق کی کیا وجہ ہے کہنے لگے میں نے پہلے ایک ہم عمر لڑکی سے شادی کی تھی اس سے میرا ایک بیٹا بھی ہے لیکن یہاں کے ماحول کی وجہ سے کچھ عرصہ کے بعد اسے کوئی اور لڑکا پسند آگیا تو وہ مجھے چھوڑ کر اس کے پاس چلی گئی اور بچہ بھی ساتھ لے گئی۔ اس طرح میں اکیلا ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے سوچا کہ اگر میں نے دوبارہ کسی جوان لڑکی سے شادی کی تو پھر وہی حال ہو گا اس لئے میں نے کسی ایسی عورت سے شادی کی جو عمر کے ایسے حصے میں ہے کہ اسے کہیں اور جانے کی ضرورت نہ ہو۔ اس واقعہ سے برطانوی معاشرے کے مسائل کا علم ہو سکتا ہے اور اب تو طلاقیں پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی ہیں جس کی ایک بڑی وجہ بے پردگی ہے جیسا کہ اس واقعہ سے ہی ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ملک میں اس لئے لایا ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے پردہ کے ساتھ رہیں اور اپنی عائلی زندگی کو ایسے طور پر پیش کریں کہ یہ لوگ جان لیں کہ ان کے مسائل کا حل اسلام اور صرف اسلام میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی دفعہ غیر مسلموں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اسلام میں عائلی زندگی کو جس طرح محفوظ کیا گیا ہے وہ واقعی مثالی ہے۔ الحمد للہ۔

ایک بچے کو دعا سے شفا مل گئی:

جن دنوں خاکسار ساؤتھال میں منیر الدین عبید اللہ صاحب کے مکان میں ایک کمرہ میں رہتا تھا ان دنوں ایک دفعہ عبید اللہ صاحب کی اہلیہ نے خاکسار سے کہا کہ یہاں ہمارے مکان کے ایک حصہ میں ایک غیر احمدی مسلمان فیملی رہتی ہے۔ میاں بیوی اور ایک بچہ ہے۔ بچے کی والدہ نے کہا ہے کہ میرا بچہ رات کو سوتے میں ڈر جاتا ہے اور پھر ساری ساری رات روتا رہتا ہے۔ ہم نے ڈاکٹر کو بتایا ہے اس کے علاج سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ اب ہم بہت پریشان ہیں اور ساتھ ہی کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے آپ کے مولوی صاحب (یعنی راقم الحروف) یہاں رہتے ہیں آپ ان سے پوچھیں کیا وہ میرے بچے کے لئے دعا کر سکتے ہیں۔ خاکسار نے جب یہ بات سنی تو ایک طرف بچے اور اس کے والدین کی تکلیف کا احساس ہوا دوسری طرف اس بات نے خاص طور پر توجہ کو کھینچا کہ علاج بھی کروایا گیا ہے اور آرام نہیں آیا اور اب یہ خاتون دیکھنا چاہتی ہیں کہ کیا خدا تعالیٰ احمدیوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ میں نے انہیں کہا ٹھیک ہے کل شام کو بچے اور بچے کی والدہ کو لے آئیں۔ حسب پروگرام وہ آ گئے۔ ہم سب نے مل کر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کی اور خوب گریہ وزاری سے لمبی دعا کی اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے خدا یہ خاتون یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ کیا تو واقعی دعاؤں کو سنتا ہے اس لئے ہم سب پر رحم فرما اور ایک نشان عطا فرما دے۔ دعا کے بعد میں نے بچے کی والدہ سے کہا کہ آپ بچے کو اسی طرح سات دن تک لاتی رہیں اور ہم اسی طرح دعا کرتے رہیں گے پھر دیکھیں گے کیا ہوتا ہے۔ غالباً دو یا تین دن وہ خاتون بچے کو لاتی رہیں اس کے بعد کہنے لگیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس واقعہ کے قریباً 2 سال کے

بعد جب خاکسار کی اہلیہ پاکستان سے آئیں تو اتفاق سے کسی جگہ اس خاتون کی خاکسار کی اہلیہ سے ملاقات ہو گئی۔ جب اس خاتون کو علم ہوا کہ وہ خاکسار کی اہلیہ ہیں تو انہوں نے یہ سارا واقعہ خاکسار کی اہلیہ کو سنایا اور خاکسار کی اہلیہ نے خاکسار کو بتایا کہ اس طرح آج وہ خاتون ملی تھی اور اس نے یہ واقعہ سنایا گویا ایک دفعہ پھر تصدیق ہو گئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

یقیناً یہ واقعہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا بھی ایک ثبوت ہے کیونکہ احمدیت کی صداقت کے لئے یہ ثبُوت مانگا گیا تھا جو خدا تعالیٰ نے اتنی جلدی معجزانہ طور پر عطا فرمایا۔ الحمدللہ۔

سوئٹزرلینڈ میں ایک ماہ کیلئے تقرری:

1977ء میں خاکسار ساؤتھال اور ہنسلو میں بطور مبلغ متعیّن تھا۔ ایک روز خاکسار کو مرکز کی طرف سے خط موصول ہوا کہ مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب امیر و مشنری انچارج سوئٹزرلینڈ ریٹائرمنٹ سے پہلے ایک ماہ کی رخصت پر پاکستان جارہے ہیں۔ اس عرصہ کے دوران آپ زیورک جاکر ان سے چارج لے لیں۔ چنانچہ خاکسار حسب ہدایت بذریعہ ریل زیورک پہنچ گیا اور مکرم چوہدری صاحب سے چارج لے لیا اور ایک دو روز میں وہ مع اہلیہ پاکستان تشریف لے گئے۔ ایک ماہ کے عرصہ میں جو تجربات ہوئے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

زیورک مسجد کی اہمیت:

ان دنوں زیورک میں صرف ایک ہی مسجد تھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں 1963ء میں تعمیر ہوئی۔ سوئٹزرلینڈ ایک بہت خوبصورت اور کافی مہنگا ملک ہے اور اس زمانے میں ہندوستان سے رقم لاکر مسجد بنانا ایک بڑا کارنامہ تھا کیونکہ سوئٹزرلینڈ میں کوئی جماعت نہ تھی جو اس قدر خرچ برداشت کرسکتی۔ ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ مسجد جس کا نام مسجد محمود ہے ایک بہت خوبصورت علاقہ میں واقع ہے جہاں پیدل چل کر آپ جھیل، پہاڑ اور جنگل دیکھ سکتے ہیں۔ ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ مسجد ایک بہت بڑے چرچ کے سامنے واقع ہے اس لحاظ سے تثلیث کے مقابلہ پر توحید کے ایک جھنڈے کے طور پر قائم ہے۔ ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس مسجد کا ایک خوبصورت اور کافی بلند مینار بھی ہے جو دور سے ہی اسلام کی دعوت دے رہاہے۔ آجکل تو سوئٹزرلینڈ حکومت کی طرف سے مساجد پر مینار بنانے کی پابندی لگادی گئی ہے لیکن مسجد محمود کا مینار چونکہ پہلے سے ہے اسلئے وہ اپنی جگہ پر قائم ہے۔ ایک اور اہم خصوصیت اس مسجد کو یہ حاصل ہے کہ اس کا سنگ بنیاد 25 اگست 1962ء کو حضرت مسیح موعود کی دختر نیک اختر حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ نے اپنے دست مبارک سے رکھا اور اس کا افتتاح حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر تھے انہوں نے 22 جون 1963ء کو فرمایا۔ اس وقت مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب ہی امیر و مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ تھے جو 1977ء تک مبلغ انچارج رہے اور آپ کے بعد مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ انچارج مقرر ہوئے۔ مکرم نسیم مہدی صاحب کی ربوہ سے

زیورک آمد پر خاکسار نے ہی ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کیا اور انہیں مسجد زیورک لے کر آیا۔

احمدیہ مشن ہاؤس سوئٹزرلینڈ کا آغاز 13 اکتوبر1946ء کو ہوا اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مرحوم پہلے مبلغ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح خلفاء احمدیت کی سرپرستی میں سوئٹزرلینڈ جماعت کو بھی بہت ترقی عطا فرمائی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں800احمدی مسلمان ہیں۔ دو مساجد ہیں اور 14 جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور سارے ملک میں تبلیغ اسلام کا کام ہو رہا ہے اور جماعت بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے ہر دم کوشاں ہے۔

ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم پاکستان کے زوال کی خبر:

5 جولائی1977ء کا وہ تاریخی دن ہے جب پاکستان کا وہ وزیر اعظم جس نے1974ء میں محض اپنے ذاتی مفاد کی خاطر اپنی پارلیمنٹ کی مدد سے جماعت احمدیہ جیسی محبِّ وطن جماعت کو پاکستان میں غیر مسلم قرار دے دیا تھا اسکے زوال کا آغاز ہو گیا۔ 5 جولائی1977ء کو خاکسار نے یہ خبر زیورک مسجد میں ہی ٹی وی پر سنی تھی کہ جنرل ضیاء الحق نے بھٹو کو اقتدار سے ہٹا کر اسے جیل بھیج دیا اور اس پر ایک قتل کا مقدمہ ہے جس پر کاروائی شروع کر دی گئی اور یہ کہ جنرل ضیاء الحق نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ یہ خبر جماعت احمدیہ کیلئے بہت بڑی تھی کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے 1891ء میں اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ 190 پر فرمایا تھا:

"ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص کی موت کی نسبت خدائے تعالیٰ نے اعداد تہجی

میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ ’’ **کلب یموت علیٰ کلب**‘‘ یعنی وہ کُتّا ہے اور کُتّے کے عدد پر مرے گا جو باون ۵۲ سال پر دلالت کر رہے ہیں یعنی اُس کی عمر باون ۵۲ سال سے تجاوز نہیں کرے گی جب باون سال کے اندر قدم دھرے گا تب اُسی سال کے اندر اندر راہی ملک بقا ہو گا۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۱۹۰)

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی لفظاً لفظاً ذوالفقار علی بھٹو کی ذات میں پوری ہوئی۔ یہی وہ شخص ہے جس نے جماعت احمدیہ پر انتہائی ظلم کرواتے ہوئے اسے پاکستان میں 1974ء میں غیر مسلم قرار دلوایا۔ اور پھر 1977ء میں اسے اللہ تعالیٰ نے اقتدار سے محروم کیا اور 5 جنوری 1979ء کو اسکی 51ویں سالگرہ سارے ملک میں پورے زوروشور سے منائی گئی جبکہ وہ جیل میں تھا اور اس پر قتل کا مقدمہ چل رہا تھا۔ آخر 4 اپریل 1979ء کو اسی مقدمہ میں اسے پھانسی دی گئی اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی 88 سال کے بعد حرف بحرف پوری ہو گئی اور 52 سال پورے کرنے سے پہلے پہلے بھٹو صاحب راہی ملک بقا ہو گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غضب سے بچائے۔ آمین۔

مراکشی مسلمانوں کی خدمت:

ایک روز خاکسار کو زیورک مسجد میں ایک مراکشی مسلمان کا فون آیا۔ اس نے خاکسار کو بتایا کہ ہم یہاں تقریباً 200 مراکشی مسلمان ہیں۔ ہمارا ایک آدمی فوت ہو گیا ہے اور ہم میں سے کسی کو علم نہیں کیا کریں۔ براہِ مہربانی ہماری مدد کریں اور جنازہ پڑھا دیں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ اگر آپ کے پاس کوئی آدمی جنازہ پڑھانے والا نہیں تو

انشاء اللہ خاکسار ضرور جنازہ پڑھادے گا لیکن پہلے آپ اپنے لوگوں کو یہ بات اچھی طرح بتادیں کہ خاکسار جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے اور یہ مسجد بھی جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ ہے جہاں میں اس وقت امام ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ جب خاکسار وہاں آپ کے پاس آئے تو کوئی شخص اعتراض کرے کہ ہم نے اس سے جنازہ نہیں پڑھوانا۔ انہوں نے اپنے لوگوں سے بات کر کے خاکسار کو کہا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں کیونکہ زیورک میں صرف ایک ہی مسجد ہے اور ہم میں سے کسی کو جنازہ پڑھانا نہیں آتا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر ایک مراکشی دوست خاکسار کو لینے آئے اور خاکسار نے مرحوم کا جنازہ پڑھایا۔ بعد میں کچھ دیر کیلئے تعزیت کے طور پر کچھ باتیں بھی ہوتی رہیں۔ تمام لوگوں نے خاکسار کا بہت شکریہ ادا کیا اور کچھ معاوضہ بھی دینا چاہا لیکن خاکسار نے بتایا کہ جماعت احمدیہ تو انسانیت کی خدمت کیلئے ہے اور اس قسم کی خدمت کو محض للہ کرتی ہے۔ شکریہ کے ساتھ وہ خاکسار کو مسجد چھوڑ گئے۔ اس سے ایک تو یہ علم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کی مساجد کی مسلمانوں کیلئے کیا اہمیت تھی اور یہ کہ مسلمانوں کی دینی حالت یہ تھی کہ 200 آدمیوں میں سے کسی ایک کو نماز جنازہ پڑھانی نہیں آتی تھی۔ تیسرے یہ کہ جماعت احمدیہ کی مساجد کے دروازے سب کیلئے کھلے تھے اور جماعت احمدیہ تمام لوگوں کی بالخصوص اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت کیلئے ہمیشہ تیار ہوتی ہے۔

چند احمدی نوجوانوں کی آمد اور ان کی خدمت:

ایک روز صبح صبح مسجد کے دروازے پر گھنٹی بجی۔ خاکسار نے دروازہ کھولا تو تین اجنبی

نوجوان تھے۔ خاکسار کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ ہم پاکستان سے آئے ہیں اور جرمنی جانا چاہتے ہیں لیکن ہم وہاں نہیں جاسکے اور چونکہ ہمارے پاس سوئٹزرلینڈ کا بھی ویزہ تھا اس لئے ہمیں یہاں اتار دیا گیا ہے اب ہم یہاں سے جرمنی جانے کی کوشش کریں گے لیکن ہمیں ایک رات مسجد میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ ضروری سوال وجواب کے بعد جب خاکسار کی تسلی ہوگئی کہ وہ واقعی احمدی نوجوان ہیں اور اس وقت انہیں فوری مدد کی ضرورت ہے تو انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی گئی۔ انہوں نے ایک رات قیام کیا۔ رات کو ان کی حالت اس قدر دردناک تھی کہ وہ رورو کر دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ ہمارے لئے کوئی مناسب انتظام کر دے کہ ہم جرمنی جاسکیں۔ انہوں نے خاکسار کو بھی دعا کیلئے کہا۔ خاکسار بھی انکے لئے دعا کرتا رہا۔ صبح بیداری کے وقت خاکسار کی زبان پر یہ الفاظ تھے "وہ لوگ ہیں جو خدا کا صراط ہیں" خاکسار کو اس سے جو تفہیم ہوئی وہ یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو منزل مقصود تک پہنچانے کیلئے مددگار دے گا۔۔ خاکسار نے ان کو یہ بات بتائی جس سے انہیں کچھ تسلی ہوئی اسکے بعد وہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔ جاتے ہوئے خاکسار کو اپنا غیر ضروری سامان دے گئے اور کہا کہ اگر ہم پہنچ گئے تو آپ کو فون کر دیں گے ہمیں یہ سامان بذریعہ ڈاک بھجوادیں۔ چنانچہ شام 4 بجے کے قریب ان کا فون آیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کامیابی سے جرمنی پہنچ گئے ہیں اور آپ ہمارا سامان اس پتے پر بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں جو کہ کر دیا گیا۔ اس واقعہ سے یہ علم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مساجد کس طرح مختلف طریقوں سے مدد کے محتاج لوگوں کی مدد کرتی ہیں اور پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے نوازے جاتے ہیں۔

نماز باجماعت، جمعہ اور تبلیغ:

اس عرصہ کے دوران خاکسار کو نماز باجماعت کے ساتھ ساتھ نماز جمعہ پڑھانے کی بھی توفیق ملتی رہی۔عام نمازوں کے علاوہ جمعہ کے روز احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی آتے تھے۔چونکہ بہت سے مسلمان سیر وسیاحت یا اپنے کاروبار کے سلسلہ میں زیورک جاتے ہیں۔جمعہ کے دن وہ بالخصوص مسجد ڈھونڈھتے ہیں اور شہر کے نقشے پر ہماری مسجد کا خاص طور پر ذکر موجود تھا اسلئے مختلف ملکوں کے لوگ جمعہ کیلئے ہماری مسجد میں آتے رہتے ہیں۔ایک روز خاکسار نے نماز جمعہ پڑھائی۔نماز کے بعد ایک عرب غیر احمدی مسلمان دوست خاکسار کے پاس آئے اور اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ میں کویت سے ہوں اور یہاں اپنے کسی کام کیلئے آیا ہوں۔بہت خوشی ہوئی کہ یہاں مسجد موجود ہے اور مجھے یہاں جمعہ پڑھنے کا موقع ملا اور پھر خاکسار سے کہنے لگے کہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا بہت مزہ آیا ہے۔آپ نے یہ قرأت کہاں سے سیکھی ہے کیونکہ اس طرز پر میں نے کبھی قرآن نہیں سنا حالانکہ میں بہت سفر کرتا ہوں اور عرب ہوں۔خاکسار نے انہیں عرض کیا خاکسار نے ربوہ سے دینی تعلیم حاصل کی اور ربوہ عالمگیر جماعت احمدیہ کا عالمی مرکز ہے اور اسی جماعت نے یہ مسجد تعمیر کی ہے اور اسی جماعت کے طفیل خاکسار کو یہاں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ساتھ یہ بھی بتایا کہ خاکسار لندن سے عارضی طور پر آیا ہے۔یوکے میں بھی جماعت احمدیہ کی کئی شاخیں ہیں اور خاکسار وہاں ایک مسجد میں خدمت سرانجام دے رہا ہے اور ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کا کام کرتا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی جماعت کا تعارف کرانے کا موقع مل گیا۔ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے آئندہ خود ہی کوئی ہدایت

کا انتظام کر دیا ہو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہوا ہو۔ آمین۔ علاوہ ازیں ایک روز ایک swiss خاتون بھی آئیں اور انہوں نے خاکسار کا انٹرویو لیا۔ اس طرح ان کو تفصیلی تعارف کرانے کا موقع مل گیا۔ اسی طرح اور بھی کئی لوگوں سے ملنے کا موقع ملا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اظہار تشکر:

خاکسار کے عرصہ قیام کے دوران کئی دوستوں سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے کئی قسم کا تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مرحوم اس وقت وہیں تھے۔ ایک دن وہ خاکسار کو سیر کیلئے لے گئے اور cable car پر بھی سیر کرائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ اسی طرح مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب اور ان کی اہلیہ نے خاکسار کا بہت خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزاء دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ محترم باجوہ صاحب کے لے پالک عزیزم یحییٰ باجوہ صاحب بھی بہت مددگار تھے۔ مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب نے خاکسار پر یہ احسان کیا کہ واپسی پر خاکسار کی ٹکٹ نئی خریدی تاکہ واپسی پر خاکسار جرمنی اور ہالینڈ کی بھی کچھ سیر کر سکے۔ اس کا خاکسار کو معلوماتی لحاظ سے بہت فائدہ ہوا۔ اسی طرح بعض خاص دوستوں سے بھی ملاقات ہوگئی۔ فرینکفرٹ جرمنی میں مکرم نواب منصور احمد خان صاحب مشنری انچارج تھے۔ انہوں نے خاکسار کو فرینکفرٹ کی سیر کرائی۔ اسی طرح ہیگ (ہالینڈ) میں مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب مشنری انچارج تھے اور ان کے ساتھ مکرم ناصر شمس صاحب (حال وکیل التبشیر ربوہ) نائب تھے۔ انہوں نے خاکسار کو ہیگ کی سیر کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس سب بزرگوں اور خدام دین کو بہترین جزاء دے اور

جو وفات پا چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

زیورک شہر کی سیر کے دوران ایک بات خاص طور پر سامنے آئی کہ شہر کے ہر چوراہے میں بہت بڑی گھڑی لگی ہے تاکہ ہر وقت آپ کو وقت کا خیال رہے۔ سوئٹزرلینڈ کی گھڑیاں بھی دنیا میں بہت مشہور ہیں۔ ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ ہر طرف بنک ہی بنک ہیں اور اکثر لوگ ان بڑے بڑے بنکوں میں کام کرتے ہیں اور یہ بہت محفوظ ملک سمجھا جاتا ہے اور لوگ بہت خوش اخلاق ہیں ۔ اجنبی شخص سے بھی بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک نصیحت:

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے خاکسار ایک اور بات کا ذکر کرنا چاہتا ہے کہ جب خاکسار جامعہ احمدیہ کے آخری سالوں میں طالبعلم تھا تو ان دنوں مکرم محترم مشتاق احمد باجوہ صاحب موصوف زیورک سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ انہیں کسی سے معلوم ہوا کہ باجوہ خاندان سے کوئی مبلغ بن رہا ہے۔ وہ خاکسار کے والد صاحب کو بھی اچھی طرح جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کسی کے ذریعہ خاکسار کو ملنے کیلئے پیغام بھیجا۔ خاکسار ان کی ربوہ میں کوٹھی پر حاضر ہوا۔ موصوف بہت خوش ہوئے اور خاکسار کو ایک جماعتی بزرگ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اس وقت دورانِ گفتگو موصوف نے خاکسار کو ایک نصیحت فرمائی جس نے خاکسار کو بہت فائدہ پہنچایا۔ چونکہ یہ نصیحت ہر مبلغ بلکہ ہر ایک کیلئے مفید ہے اس لئے خاکسار اس کا یہاں ذکر کر دیتا ہے۔ مرحوم نے فرمایا زمیندار لوگوں کیلئے اطاعت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اسلئے اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ دعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو اُن کی اس نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت کی کما حقّہٗ اور دلی خوشی کے ساتھ اور اپنی رضا کے حصول کیلئے کرتے رہنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور غلطیاں معاف فرماتا رہے اور محض اپنے فضل سے اپنے پیارے بندوں میں شامل کرے۔ آمین۔

گھر گھر جا کر تبلیغ:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا کہ

''ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اُس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ 219۔ایڈیشن 2003ء)

حضورؑ کی اس خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے جب خاکسار ہنسلو میں تھا تو ایک دفعہ یہ پروگرام بنایا کہ ہنسلو میں گھر گھر جا کر لوگوں سے مناسب طریق سے بات کریں، چنانچہ ان دنوں مکرم ناصر وارڈ صاحب (انگریز احمدی) سلاؤ (Slough) میں رہا کرتے تھے۔ خاکسار نے ان سے بات کی۔ انہوں نے بڑی خوشی سے اس پروگرام میں شامل ہونے پر آمادگی ظاہر کی ۔ مشورہ کے بعد ہم نے ایک سوالنامہ تیار کیا جس میں پانچ سوالات تھے اور طریق کار یہ طے کیا کہ ہم دونوں جائیں گے۔ اپنے ساتھ ان سوالات

پر مشتمل سوالنامہ لے کر جائیں اور اس پر گھر کا نمبر اور جواب لکھیں گے۔ گھر کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور کہیں گے کہ ہم مسجد فضل لندن کی طرف سے آئے ہیں اور ہم ایک سروے کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس چند سوال ہیں اگر آپ ہمیں دو تین منٹ دے سکیں تو یہاں کھڑے کھڑے ہم آپ سے سوالات کا جواب دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر گھر والے نے وقت دے دیا تو پھر اس سے سوالات کے جوابات لے کر نوٹ کر لیں گے اور اگر اس نے دلچسپی ظاہر کی تو اس کو لٹریچر بھی دے دیں گے جو ہم ساتھ لے جائیں گے اور آئندہ رابطے کے لئے پتہ بھی نوٹ کر لیں گے۔ چنانچہ پہلے دن ہم نے 70 گھروں میں جا کر اس طریق کے مطابق کام کیا۔ بعض لوگ گھروں میں موجود نہیں تھے بعض لوگوں نے معذرت کی کہ ہم مصروف ہیں اور بعض نے وقت دے دیا اور ہم نے ان سے مقررہ سوالات کے جوابات دریافت کئے۔ یہ قریباً 12 بجے کا وقت ہوتا تھا اور اتوار کا دن۔ سوالات یہ تھے:

1۔ کیا آپ نے اسلام کا نام سنا ہے ؟

2۔ کیا آپ جانتے ہیں اسلام کا لفظی مطلب کیا ہے ؟

3۔ کیا آپ نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کا نام سنا ہے ؟

4۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت محمدؐ کا کیا دعویٰ تھا؟

5۔ کیا آپ نے جماعت احمدیہ کا نام سنا ہے اور اس کے متعلق کیا جانتے ہیں ؟

ان بالکل معمولی سوالات کے جوابات سے معلوم ہوا کہ اکثر لوگوں کو اسلام اور

احمدیت کے متعلق کچھ پتہ نہیں۔ اس سے ان لوگوں پر بہت رحم آیا اور اپنے فریضہ کی اہمیت کا اور بھی زیادہ احساس ہوا۔ بعض لوگوں نے یہاں تک کہا کہ حضرت محمدؐ مسلمانوں کے خدا ہیں۔ نعوذ باللہ۔ بعض لوگوں نے دلچسپی لی اور ان کو لٹریچر دیا۔ ان لوگوں میں ہندو، سکھ، عیسائی، مسلمان اور یہود سب شامل تھے۔ الحمدللہ اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق کچھ عرصہ کام کی توفیق ملتی رہی پھر کسی اور طریق سے سلسلہ تبلیغ شروع ہو گیا۔

برمنگھم میں پہلے مشن ہاؤس کا قیام

ساؤتھال میں مشن ہاؤس کے کام کی تکمیل کے بعد مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج یو کے نے 1982ء میں خاکسار کی ڈیوٹی لگائی کہ برمنگھم میں خرید کی گئی بلڈنگ واقع 792Washwood Heath Road کی مرمت کا کام بھی کروایا جائے۔ یہ عمارت 1980ء میں خریدی گئی تھی لیکن 1982ء تک باقاعدہ مرمت کا کام تکمیل کو نہیں پہنچا تھا چنانچہ خاکسار بمعہ اپنی اہلیہ اور بیٹی عطیہ بعمر 2 سال اور بیٹی وجیہہ عمر 1 سال کے ساتھ برمنگھم پہنچا۔ لندن سے چلنے سے پہلے مکرم و محترم شیخ صاحب نے خاکسار کو فرمایا کہ مرمت کے لئے جتنی رقم کی ضرورت ہے وہ رقم بھی آپ نے اُدھر سے ہی جمع کرنی ہے۔ اس لحاظ سے دو کام تھے کہ پہلے رقم جمع کی جائے اور پھر کام شروع کروایا جائے۔ لہٰذا پہلے سب عہدیداران جماعت کو بلا کر پروگرام بنایا گیا۔ پھر مختلف کاموں کے تخمینے لئے گئے پھر ایک ایک کام کے لئے رقم کا انتظام کیا اور پھر کام شروع کروایا۔ اس طریق سے ایک ایک کر کے سارے کام مکمل کروائے گئے۔ مکان کی اس وقت کی حالت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دن خاکسار نے ایک احمدی

ڈاکٹر صاحب کو مکان دکھانے کے لئے بلایا تاکہ پھر ان سے کچھ مالی تعاون حاصل کیا جائے تو انہوں نے باہر سے تو مکان دیکھا لیکن اندر جانے سے یہ کہہ کر اجتناب کیا کہ اس حالت میں اندر جانا hygienic نہیں ہے یعنی حفظان صحت کے اصولوں کے لحاظ سے اندر جانا مناسب نہیں۔ البتہ خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ اور دو بچیاں تقریباً 4 ماہ تک اسی حالت میں اس مکان میں رہے اور ساتھ ساتھ کام ہوتا رہا۔ تین بڑے بڑے کمروں کے اندر سے دیواریں نکالی گئیں۔ بعض نئی چھتیں ڈلوائیں، پلاسٹر کروائے، فرش بنوائے۔ بعض کمروں میں لکڑی کے پینل لگوائے۔ مکمل طور پر paint اور paper کا کام ہوا۔ باہر گارڈن کو از سر نو تیار کیا گیا۔ باہر چار دیواری بنوائی گئی۔ آخر میں قالین وغیرہ ڈلوائے باہر signboard لگوایا۔ جب کام مکمل ہو گیا تو پہلے تو پنجوقتہ نمازیں اور جمعہ وغیرہ شروع ہوائے پھر ایک ہفتہ کی بچوں کی ریجنل تربیتی کلاس کروائی جس میں برمنگھم، لمیگٹن سپا، کونٹری، لیسٹر اور نوٹنگھم کے اطفال شامل ہوئے۔ مکرم شیخ صاحب نے لندن سے تشریف لاکر اختتامی اجلاس میں خطاب فرمایا اور بچوں کو انعامات دیئے۔

بعد ازاں 1982ء میں مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مسجد کے افتتاح کیلئے برمنگھم تشریف لائے۔ اس موقعہ پر کئی پروگرام منعقد ہوئے۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضور نے ایک پبلک ہال میں مڈ لینڈ جماعت کے احباب وخواتین کو خطاب فرمایا اور دستی بیعت کا شرف بخشا۔ اس کے بعد ایک ہوٹل میں مجلس سوال وجواب کا انتظام تھا جس میں 80 کے قریب انگریز مہمان مدعو تھے، سوال وجواب کی مجلس میں ایک دلچسپ سوال ایک انگریز مہمان نے یہ کیا کہ ابھی

تعارف میں بتایا گیا ہے کہ آپ کی جماعت افریقہ میں تو کافی پھیل رہی ہے لیکن یورپین ملکوں میں کیوں اتنی زیادہ نہیں پھیل رہی۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ابھی آپ لوگ مخالفت نہیں کر رہے اور سمجھتے ہیں کہ یہ جماعت خاص اہمیت نہیں رکھتی لیکن ایک وقت آئے گا کہ آپ لوگ محسوس کریں گے کہ اب یہ جماعت اہمیت اختیار کر گئی ہے پھر آپ مخالفت کریں گے اور پھر لوگ جماعت کے پیغام پر سنجیدگی سے غور کریں گے اور پھر جماعت بڑھے گی۔ فرمایا الٰہی جماعتیں ہمیشہ مخالفت کے بعد پھیلتی ہیں۔ آپ ابھی مخالفت شروع کر دیں پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ آج 23 سال کے بعد حضور کے یہ الفاظ پورے ہوتے نظر آرہے ہیں اور ان ملکوں میں اسلام کی مخالفت کھلے طور پر ہونا شروع ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر ترقی حاصل ہو گی بلکہ ہو رہی ہے۔

برمنگھم کے پہلے مشن ہاؤس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے دارالبرکات رکھا تھا۔ اس مشن ہاؤس کو 1999ء تک استعمال کیا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے کئی گنا بڑی عمارت عطا فرما دی جو 85Tilton Road پر واقع ہے جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2004ء میں فرمایا اور جسے MTA کے ذریعہ ساری دنیا نے دیکھا۔

کتاب "بنگال سے برمنگھم تک" کے مصنف کا ایمان افروز واقعہ بیعت:

انگلستان کی سب لائبریریوں میں ایک کتاب جس کا ٹائیٹل ہے؛ Bengal to Birmingham ہے اس کتاب کے مصنف فیض الرسول صاحب ہیں جو بنگالی تھے۔ وہ 1979ء میں احمدی ہوئے اور خدا کے فضل سے اخلاص میں ایسی ترقی کی۔ نہ

صرف احمدیت کی تائید میں دو کتابیں تحریر کیں بلکہ 3 / 1 حصہ کی وصیت کرنے کی بھی توفیق پائی اور چند سال بعد بعمر 80 سال ان کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انکی دونوں کتابوں سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

ان کی بیعت کا واقعہ بہت دلچسپ ہے۔ ہوا یہ کہ ایک دن وہ برمنگھم لائبریری میں گئے اور پڑھنے کے لئے کوئی کتاب ڈھونڈ رہے تھے ایک کتاب پر ان کی نظر پڑی جس پر لکھا تھا Tadhkirah ان کو عجیب سا نام معلوم ہوا اور دیکھنے کے لئے اسے نکال لیا۔ جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام کے الہامات کشوف اور رویاء کا مجموعہ ہے اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب صدر عالمی عدالت انصاف نے اس کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ انہوں نے چند صفحے پڑھے تو انہیں دلچسپی پیدا ہوئی اور اسے لائبریری سے ایشو کروا کر گھر لے گئے۔ جب ساری کتاب پڑھ لی تو دلچسپی اور بڑھ گئی حالانکہ اس سے قبل وہ دہریہ خیالات رکھتے تھے اور خدا کو بھی نہیں مانتے تھے۔ بہر حال انہوں نے اس کتاب سے فضل مسجد لندن کا پتہ لیا اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن کو سارا ماجرا بیان کر کے جماعت احمدیہ کے متعلق لٹریچر بھجوانے کی درخواست کی۔ مکرم شیخ صاحب نے لٹریچر بھجوا دیا۔ اسے پڑھ کر انہیں خیال پیدا ہوا کہ جماعت احمدیہ کے مخالفین کا بھی لٹریچر پڑھنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتے ہیں چنانچہ انہوں نے مختلف اسلامی بک شاپس سے جماعت کے مخالفین کا لٹریچر حاصل کیا اور اسے بھی پڑھا اس کے بعد انہوں نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا اور بیعت بھی کر لی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک

کتاب لکھی جس کا نام ہےCommonsense About Ahmadiyyat یہ کتاب قریباً40 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں انہوں نے نہ صرف یہ لکھا کہ وہ احمدی کیوں ہوئے بلکہ جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے مخالفین کے دلائل کا موازنہ بھی کیا اور آخر میں لکھا کہ میں یہ کتابچہ تمام غیر احمدی علماء اسلام و دانشوروں کو بھیج رہا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ بتائیں کہ اگر میں نے احمدی ہونے میں غلطی کی ہے تو وہ کیا غلطی ہے؟ انہوں نے اس کتاب کو جماعت کے ذریعہ چھپوایا اور 500 کے قریب کاپیاں اپنی جیب سے خرید کر دنیا بھر کے علماء اور مسلمان سفیروں کو بھجوائیں۔ جن لوگوں نے ان کے خط کا جواب دیا ان کی تعداد بہت کم تھی تاہم ان کے جواب میں بھی انہوں نے ایک اور کتاب لکھی جس کا نام ہے An Open Letter To The Muslim World یہ کتاب آپ نے ان سب کو بھجوائی جنہوں نے انہیں جواب دیا تھا۔ اس طرح انہوں نے تمام مسلمان علماء پر اتمام حجت کیا اور ہمیشہ کے لئے دو تبلیغی کتابچے اپنا علمی خزانہ چھوڑ گئے جس سے ہزاروں لوگ فائدہ اٹھا چکے ہیں اور آئندہ بھی اٹھاتے رہیں گے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ یہ دو کتابچے لندن مسجد سے دستیاب ہیں۔

مکرم طاہر سلبی صاحب کی بیعت:

مکرم طاہر سلبی صاحب جو اس وقت ہارٹلے پول یوکے کے ریجنل مشنری ہیں اور خدا کے فضل سے مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب مرحوم کے بعد جماعت احمدیہ یوکے کے دوسرے انگریز مبلغ ہیں۔ انہوں نے اس وقت بیعت کی تھی جب خاکسار ساؤتھ ہال میں متعین تھا۔

بیعت کے چند روز بعد یہ ساؤتھ ہال مسجد آئے اور خاکسار کو اپنا تعارف کرایا کہ مجھے کہیں سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ملی تھی اسے پڑھ کر میرا دل اسلام کی طرف کھینچا گیا لیکن مسجد جاتے ہوئے گھبراتا تھا کیونکہ وہاں میرا کوئی واقف نہ تھا۔ آخر عید کا دن تھا میں فضل مسجد لندن کے باہر جا کر کھڑا ہو گیا۔ لوگوں کو آتے جاتے دیکھتا تھا لیکن سمجھ نہیں آتی تھی کہ اندر کیسے جاؤں۔ اتنے میں کسی احمدی دوست نے مجھے دیکھا میری طرف آکر مجھ سے مدعا پوچھا میں نے تفصیل بتائی تو انہوں نے اندر آنے کی دعوت دی اس طرح مسجد کے اندر داخل ہوا پھر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج سے ملاقات ہوئی۔ مزید کتب لے کر مطالعہ کیا اور آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔

انہوں نے بتایا کہ چونکہ میں ویمبلے میں رہتا ہوں جو ساؤتھ ہال کے قریب ہے اس لئے مجھے یہاں کا پتہ فضل مسجد لندن سے دیا گیا تھا اس لئے یہاں آیا ہوں۔ ماشاء اللہ انہوں نے پانچوں نمازوں میں آنا شروع کر دیا اور ایک دن کہنے لگے کہ اگر آپ مجھے نسبتاً کمزور احمدی خدام کے نام اور ٹیلیفون دے دیں تو میں ان سے رابطہ کر کے انہیں مسجد لانے کی کوشش کروں گا۔ ان کے پاس کار موجود تھی۔ چنانچہ لوگوں کے گھروں میں گئے ان کو اپنا تعارف کرایا کہ میں خدا کے فضل سے احمدی مسلمان ہوا ہوں اور مسجد نماز کے لئے باقاعدہ جاتا ہوں میرے پاس کار موجود ہے اگر آپ مسجد جانا چاہیں تو میں آپ کو گھر سے اٹھا لوں گا۔ ماشاء اللہ اس طرح یہ ان کا پہلا جماعتی کام تھا۔ چند دنوں کے بعد ساؤتھ ہال مسجد کے قریب ساؤتھ ہال پارک میں سالانہ فن فیئر تھا ہم نے تبلیغی سٹال کے لئے جگہ لی ہوئی تھی۔ ہم نے سٹال لگایا۔ مکرم شیخ صاحب (امیر یوکے) بھی

دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اس سٹال کے انتظام میں بھی مکرم سلبی صاحب نے ڈیوٹی دی۔ یہ ان کا دوسرا جماعتی کام تھا۔

اس کے بعد دن بدن جماعت سے تعلق میں ترقی کرتے رہے اور آخر انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں زندگی وقف کرنے کے لئے درخواست بھجوائی ۔ وہ درخواست مکرم شیخ صاحب امیر یوکے کے پاس آئی۔ ان دنوں خاکسار مکرم شیخ صاحب کے ساتھ بطور نائب امام مسجد فضل لندن کا کام کر رہا تھا۔ چنانچہ شیخ صاحب کے ارشاد کے مطابق خاکسار نے ایک رپورٹ تیار کی جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پاکستان بھجوائی گئی۔ بالآخر وہ درخواست منظور ہوئی اور مکرم سلبی صاحب ربوہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے چلے گئے۔ جامعہ احمدیہ میں چار سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان کی پہلی تقرری بریڈفورڈ میں ہوئی۔ ان دنوں خاکسار اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے مبلغ کے طور پر گلاسگو میں متعین تھا۔ بریڈفورڈ جانے سے قبل مکرم سلبی صاحب کی انگریز نو احمدی لڑکی طاہرہ صاحبہ سے شادی ہوئی جو اس عرصہ کے دوران احمدی ہوئی تھیں۔ جب مکرم طاہر سلبی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس شادی کی تجویز فرمائی اور دونوں نے اسے بخوشی قبول کیا۔ شادی کے بعد حضورؒ نے دونوں میاں بیوی کو سیر اور عملی ٹریننگ دونوں کاموں کے لئے خاکسار کے پاس گلاسگو بھجوایا۔ اس لحاظ سے عملی ٹریننگ کے لحاظ سے ایک دفعہ پھر ہماری ملاقات ہوئی۔ ایک ماہ تک مکرم سلبی صاحب اور ان کی اہلیہ طاہرہ سلبی صاحبہ ہمارے پاس گلاسگو میں رہے۔ ماشاء اللہ بہت نیک ، نمازوں اور تہجد کے پابند، قربانی کرنے والے اور محنتی اور اسلام کی تبلیغ کا غیر معمولی جوش رکھنے والے

انگریز نوجوان ہیں اور ان کی اہلیہ بھی ماشاء اللہ ان کی طرح ہی ہیں۔ دونوں نے مل کر اب تک بریڈ فورڈ اور اسکاٹ لینڈ اور برمنگھم میں کام کیا اور اب مسجد ناصر ہارٹلے پول میں متعین ہیں اور اس علاقے کی جماعتوں کے مربی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تین بیٹے اور دو بیٹیاں دی ہیں جو کہ انہوں نے وقف نو سکیم کے تحت سب اسلام احمدیت کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور ان کی اولاد کو نیک صالح اور خادم دین اسلام اور احمدیت بنائے۔ آمین۔ کچھ عرصہ پہلے ان کے بیٹے حسن سلبی صاحب بھی جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہو کر سکنتھورپ مسجد میں مبلغ مقرر ہوئے ہیں۔ اور خاکسار کی بھانجی عائشہ کی بیٹی عزیزہ رباب سے بیاہے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مربی کے طور پر کامیاب فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔ آمین۔

آرہاہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج　　نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش اَلْوِدَاع　　پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

(براہین احمدیہ حِصّہ پنجم صفحہ ۹۷۔ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

کسر صلیب کانفرنس لندن:

1978ء میں جماعت احمدیہ یوکے نے رائل کامن ویلتھ انسٹیٹیوٹ لندن میں کسر صلیب کانفرنس منعقد کی۔ مکرم بشیر احمد رفیق صاحب امیر و مشنری انچارج تھے۔ اس کانفرنس کی خدا کے فضل نے سارے انگلستان میں بہت مشہوری ہوئی اور اس کانفرنس کی وجہ سے ایک بہت بڑے طبقے تک پہلی بار جماعت احمدیہ کا یہ مؤقف پہنچا کہ از روئے قرآن حضرت عیسیٰؑ صلیب پر چڑھائے تو گئے لیکن فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ بے ہوشی کی

حالت میں اتار لئے گئے۔ ٹھیک ہونے کے بعد بائبل کے بیان کے مطابق وہ اپنے حواریوں کو گلیل میں ملے ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے اور پھر مخفی طور پر مشرقی ممالک کی طرف ہجرت کر گئے اور بالآخر سری نگر کشمیر میں قیام کیا وہاں آپ کو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں یعنی یہودی قبائل نے قبول کر لیا اور آپ حدیث نبوی کے مطابق 120 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔(کنزل العمال۔باب ثانی الفصل الاول فی فضائل سائر الانبیاء جلد 11 صفحہ 479) اور پھر آپ کو بڑی عزت کے ساتھ دفن کیا گیا اور ان کی قبر آج تک سری نگر کے محلہ خانیار میں موجود ہے۔

1978ء کے سال میں اس کانفرنس کے منعقد کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ عیسائی دنیا اس سال کو عیسائیت کے بے بنیاد عقائد کی اشاعت و فروغ کے لئے استعمال کرنا چاہتی تھی اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی کسر صلیب کانفرنس کے نتیجہ میں وہ اس مقصد میں بری طرح ناکام ہوئے بلکہ بہت سے لوگوں کو پہلی دفعہ حقائق کا علم ہوا اور اس لحاظ سے کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ خود اس کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکستان سے لندن تشریف لائے اور آپ نے ایک عیسائی تنظیم کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اس کانفرنس میں اعلان فرمایا کہ ہم مسیح کی صلیبی موت پر مباحثہ کے لئے تیار ہیں۔ آپ ہمیں یورپ کے کسی بھی بڑے ملک کے دارالخلافہ کا نام بتائیں ہم وہاں حاضر ہو جائیں گے لیکن عجیب بات ہے کہ عیسائی تنظیم نے خود ہی چیلنج دیا اور پھر خود ہی خاموش ہو گئے اور امام جماعت احمدیہ کی دعوت کو قبول نہ کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس طرح یورپ بلکہ دنیا بھر کے مزید بہت سے لوگوں کو حقیقت کا علم ہو جائے گا لیکن خدا تعالیٰ نے جو کام اس کانفرنس سے لینا تھا وہ

لیا۔

اس کانفرنس کے انعقاد کے وقت خاکسار ہنسلو میں متعین تھا اور اس کانفرنس کے حوالے سے بہت سے عیسائیوں کو تبلیغ کا موقع ملا۔ اس کانفرنس کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ کانفرنس کے مقررین کے تمام مقالہ جات ایک کتاب کی شکل میں Truth About The Crucifixion کے نام سے شائع ہو گئے جو تبلیغ کے لحاظ سے بہت مفید کتاب ہے۔ کانفرنس کے مقررین حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے علاوہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، محترم شیخ عبد القادر صاحب محقق عیسائیت، سپینش عیسائی محقق ڈاکٹر فابر کائزر، ایک انگریز محقق Mr. R.C.E.Skolfield، جبکہ سلواکیہ کے Dr Ladislav Filip، ڈنمارک کے مکرم عبد السلام صاحب میڈسن اور مکرم بشیر احمد رفیق صاحب امام فضل مسجد لندن تھے۔ اسی طرح حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس موقعہ پر ایک کتاب تحریر فرمائی جس کا ٹائیٹل تھا Deliverance from the Cross جس میں آپ نے اس وقت تک کی تمام تحقیقات جو اس موضوع پر ہو چکی تھیں وہ جمع کر دیں۔ اسی طرح اس موضوع پر اور بہت سی کتب سامنے آئیں جن کی نمائش بھی کی گئی۔ خاص طور پر سپینش عیسائی محقق ڈاکٹر فیبر کائزر (Dr Faber Kaiser) کی کتاب Jesus Died in Kashmir بھی خاصی دلچسپی کا مرکز بنی۔ ایک خاص بات یہ تھی کہ انگریز محقق Mr. Skolfield نے اپنی تقریر میں کہا کہ جب میں اس بات پر غور کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے تقریباً 80 سال پہلے اس بات کا انکشاف کیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر کشمیر میں ہے تو میرا دل گواہی دیتا ہے کہ واقعی وہ اللہ کے نبی تھے۔ کیونکہ بعد کے

حالات اور تحقیقات نے اس بات کو بالکل سچ ثابت کر دیا ہے جبکہ آپ نے جب اعلان فرمایا اس وقت دنیا ان حالات سے بالکل بے خبر تھی۔

عیسائی دنیا 1978ء کے سال کو اس طرح اپنی تائید میں استعمال کرنا چاہتی تھی کہ اٹلی کے شہر Turin میں ایک کپڑا ہے جسے ٹیورن شراؤڈ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو اس کپڑے میں اس وقت لپیٹا گیا جب وہ صلیب پر مرنے کے بعد اتارے گئے اور پھر تیسرے دن دوبارہ زندہ ہو گئے اور بعد میں آسمان پر چلے گئے۔ ٹیورن شراؤڈ کیتھولک عیسائیوں کے لئے خاص طور پر اور عام عیسائیوں کے لئے بھی ایک خاص توجہ کا مرکز بنا رہتا ہے جسے ان فرضی عقائد کے نشان کے طور پر رکھا ہوا ہے اور ہر 33 سال کے بعد اس کی زیارت کروائی جاتی ہے۔ چنانچہ 1978 میں 33 سال کے بعد کئی ملین لوگوں کو اس کی زیارت کروا کر چرچ اپنے عقائد کو مضبوط کرنا چاہتا تھا لیکن خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی کانفرنس میں خود عیسائی محققین کے ایسے مقالے پڑھے گئے جس میں بتایا گیا تھا کہ یہ Turin Shroud تو حضرت عیسیٰؑ کے صلیبی موت سے بچ جانے کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ کیونکہ اس پر خون کے دھبے بتا رہے ہیں کہ یہ کسی زندہ انسان کا خون تھا جو بہہ رہا تھا۔ اگر حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہوتے تو اس طرح بہنے والے خون کے دھبے نہیں ہو سکتے تھے۔ اس تحقیق کو انگلستان کی مشہور اخبار ٹیلیگراف نے اپنے خصوصی میگزین میں بھی شائع کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک اور بھی کئی کتب اس مضمون پر یورپین عیسائی مصنفین کی طرف سے لکھی جا چکی ہیں جو جماعت احمدیہ کے مؤقف کی تائید کرتی ہیں۔ گذشتہ کئی سالوں سے یو۔کے، آئرلینڈ، USA اور آسٹریلیا کے ٹیلیویژن پروگراموں میں بھی اس تحقیق کو پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ

کے فضل سے دن بدن عیسائی دنیا اپنے عقائد کو چھوڑ کر اسلام احمدیت کے نظریات کی طرف آرہی ہے۔ انڈین حکومت کی طرف سے انٹرنیٹ پر Tomb of Jesus in Kashmir کے موضوع پر ایک ڈاکومنٹری بھی موجود ہے اسی طرح BBC کی ڈاکومنٹری Jesus in Kashmir India کے عنوان سے یوٹیوب پر موجود ہے جسے تقریباً 4 لاکھ لوگ دیکھ چکے ہیں اس طرح یوٹیوب میں اس موضوع پر کئی اور ڈاکومنٹریز ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ ذیل میں کچھ لنک دیے جارہے ہیں۔

Did Jesus die on thr cross? (BBC 4, Documentary)

Part 1: https://youtu.be/9DXCZFRsyl8v=9DXCZFRsyl8

Part 2: https://youtu.be/T340DUSq9SY

Part 3: https://youtu.be/8cy8M4VzU-Y

Jesus In Kashmir (Documentary, Indian Ministry of Information and Broadcasting)

https://youtu.be/gd_lrI1aiww

مسلمان پروفیسر فدا حسین (Director of Museums and Antiquities for the state of Jammu and Kashmir) کی کتاب 'A search for the Historical Jesus' جو بہت مفید اور معلومات سے پر کتاب ہے۔ انہوں نے بھی حضرت مسیح موعودؑ کی تحقیق کی تائید کی ہے جو آپ نے اپنی کتاب 'مسیح ہندوستان میں' (Jesus in India) میں 1899ء میں پیش فرمائی۔

مباحثہ گلاسگو:

1982ء میں خاکسار ساؤتھال میں بطور مبلغ متعین تھا۔ ایک دفعہ مکرم محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج یوکے نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ گلاسگو جاکر احباب جماعت کے تعاون سے مشن ہاؤس و مسجد کے لئے کوئی مناسب جگہ تلاش کرو۔ چنانچہ خاکسار گلاسگو گیا۔ مکرم محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ ان دنوں اسکاٹ لینڈ کے

مشنری انچارج تھے ان کے ہاں مشن ہاؤس میں قیام کیا۔ ایک رات مکرم آرچرڈ صاحب نے فرمایا کہ آج رات مشن ہاؤس کی عمارت کے نچلے حصے میں ایک غیر احمدی دوست کے گھر ایک تبلیغی مجلس ہے آپ بھی وہاں آ جائیں۔ 8 بجے وہاں پہنچا تو وہاں مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب، دیوبندی لیڈر اور وائس چیئر مین انٹر نیشنل مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے ساتھی تین چار علماء کے ساتھ موجود تھے اور 15۔20 غیر احمدی دوست اور 8۔10 احمدی احباب بھی تھے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے گفتگو کا آغاز کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ازالہ اوہام صفحہ 26 کا ایک حوالہ پیش کیا کہ یہاں مرزا صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا بھائی غلام قادر قرآن کریم پڑھ رہا ہے اور ایک جگہ پہنچ کر وہ پڑھتا ہے انا انزلنا ہ قریباً من القادیان کہ ہم نے اسے قادیان میں نازل کیا ہے ۔ اب بتائیں قرآن کریم میں یہ آیت کہاں ہے اس پر ہمارے احمدی احباب نے کہا کہ یہ خواب ہے اور خواب کی تعبیر بھی ہو سکتی ہے۔ مولوی لدھیانوی صاحب کہنے لگے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہیں اور نبی کی خواب بعینہ پوری ہوتی ہے اسکی تعبیر نہیں ہوتی۔ ہمارے احمدی احباب نے پھر اپنا مؤقف دہرایا لیکن مولوی صاحب بضد تھے کہ نبی کی خواب کی تعبیر نہیں ہو سکتی وہ من و عن پوری ہوتی ہے۔ خاکسار خاموش تھا اور دعا میں مصروف تھا۔ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے جب دیکھا کہ مولوی لدھیانوی صاحب کافی زور شور سے بول رہے ہیں اور حاوی ہونے کی کوشش کر رہے ہیں تو انہوں نے خاکسار کو کہا کہ آپ بھی کچھ کہیں۔

خاکسار نے مولوی صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب کیا یہ پکی بات ہے کہ نبی کی خواب کی تعبیر نہیں ہو سکتی۔ مولوی صاحب نے بڑے یقین سے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ خاکسار نے مولوی صاحب سے کہا کہ ذرا غور کر لیں انہوں نے کہا ہاں غور کر لیا ہے۔ میں نے عرض کیا ذرا بتائیں کہ حضرت یوسفؑ نے جو خواب دیکھا تھا اور جس کا ذکر سورۃ یوسف میں موجود ہے کہ سورج چاند اور گیارہ ستارے آپ کو سجدہ کر رہے ہیں تو یہ خواب تعبیراً پوری ہوئی تھی یا ظاہراً۔ مولوی صاحب نے جھٹ پینترا بدلا اور کہا ہاں تعبیراً پوری ہوئی تھی لیکن بتاؤ کہ مرزا صاحب کی خواب تعبیراً کیسے پوری ہوئی۔ خاکسار نے کہا کہ میں ابھی آپ کو بتاؤں گا کہ کیسے تعبیراً پوری ہوئی لیکن پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا آپ کو معلوم تھا کہ حضرت یوسفؑ نبی تھے اور ان کی خواب ظاہراً نہیں بلکہ تعبیراً پوری ہوئی تھی اگر آپ کو علم تھا تو آپ اتنی دیر یہ اصرار کیوں کرتے رہے کہ نبی کی خواب صرف ظاہراً پوری ہوتی ہے اور اگر آپ کو علم نہیں تھا تو عالم دین کہلانے کا کیا حق رکھتے ہیں۔ مولوی صاحب کوشش کرتے رہے کہ اس سوال کا جواب نہ دیں اور بات آگے چلے لیکن خاکسار نے کہا کہ پہلے میرے سوال کا جواب ضروری ہے۔ بہر حال کچھ دیر کے بعد سب حاضرین کو معلوم ہو گیا کہ مولوی صاحب جان بوجھ کر دھوکہ دے رہے تھے تو مولوی صاحب بہت شرمندہ ہوئے لیکن اس بات پر اصرار کرنے لگے کہ اب مرزا صاحب کی خواب کی تعبیر بتائیں۔

خاکسار نے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی وحی دو قسم کی ہے۔ ایک وحی متلو جس کی قرآن کریم میں تلاوت کی جاتی ہے اور دوسری وحی غیر متلو کہلاتی ہے جس کا ذکر احادیث میں موجود ہے اور ان احادیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں۔ ایسی تمام

احادیث جن میں آئندہ زمانے کے متعلق پیشگوئیاں ہوں وہ یقیناً حدیث قدسی ہیں اور وحی الٰہی ہے لیکن ان کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے۔ انہی احادیث میں سے ایک حدیث ہے جس میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود و مہدی موعود کدعہ بستی میں ظاہر ہوں گے (جواہر الاسرار بحوالہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 324-325) بس حضرت مرزا صاحب کی اس خواب میں اسی حدیث کی طرف اشارہ تھا کہ وہ مسیح موعود جس نے کدعہ بستی میں ظاہر ہونا تھا وہ آپ ہی ہیں کیونکہ آپ کے مولد و مسکن کا نام قادیان ہے جو اصل میں قاضیاں تھا اور ض کو عربی میں "د" کی طرح پڑھتے ہیں اس لئے کادیاں بھی بول سکتے ہیں جو کہ کدعہ کے بالکل مشابہ ہے۔ اس پر مولوی صاحب بہت حیران ہوئے اور لوگوں کی توجہ پھیرنے کے لئے اعتراضات کرنے لگے۔ خاکسار بفضلہ تعالیٰ جوابات دیتا رہا۔ یہاں تک کہ مولوی لدھیانوی صاحب کے ساتھی مولویوں میں سے ایک نے اِدھر اُدھر سے پوچھ کر حاضرین کو مخاطب ہو کر خاکسار کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ قادیانیوں کے باقاعدہ تربیت یافتہ مبلغ ہیں۔ ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے اتنے بڑے مولانا کو ایک کم عمر عام نوجوان قادیانی لاجواب کر رہا ہے۔ اس طرح گویا یہ اعتراف کیا کہ ہمارے جوابات بفضلہ تعالیٰ بہت موئثر اور مضبوط ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

پہلے دن یہ مجلس 8 بجے سے 12 بجے تک جاری رہی اس کے بعد دو دن اور اسی گھر میں 8 بجے سے 12 بجے تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ تیسرے دن اتنے لوگ تھے کہ پولیس کے علم میں جب یہ معاملہ آیا تو انہوں نے کہا کہ اتنے لوگ رہائشی گھروں میں جمع نہیں ہو سکتے اس لئے آپ کہیں اور مجلس کریں۔ ادھر مولوی لدھیانوی صاحب کہنے لگے کہ

ہماری بولٹن میں ایک کانفرنس ہے ہم کل نہیں آسکتے۔ خاکسار نے کہا کہ ابھی آپ کے بہت سے اعتراضات کے جوابات رہتے ہیں اس لئے جب تک ان کے جوابات مکمل نہ ہوں آپ کا جانا مناسب نہیں اور ہم مجلس جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے جان چھڑانے کی بہت کوشش کی لیکن لوگوں کے مجبور کرنے پر وہ ایک دن کے لئے ٹھہر گئے اور کہا کل کا دن آخری ہوگا۔ جہاں تک جگہ کے مسئلہ کا تعلق تھا تو فوری طور پر صرف غیر احمدیوں کی سنٹرل مسجد ہی مل سکتی تھی لیکن وہاں جانا خطرناک تھا اس لئے مکرم آرچرڈ صاحب نے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری کو ساری صورت حال ٹیلیفون پر بتائی اور کہا کہ اگرچہ غیر احمدیوں کی مسجد میں جانا خطرناک ہو سکتا ہے لیکن مجلس بہت اچھی جارہی ہے بہت سے لوگوں کو تبلیغ ہو رہی ہے اس لئے جانے کی اجازت دیں۔ مکرم شیخ صاحب نے اجازت دے دی اور ساتھ ہی مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب اور مکرم چوہدری ہادی علی صاحب دونوں مبلغین کو کچھ کتب کے ساتھ بھجوایا۔ اگلے روز جب غیر احمدیوں کی گلاسگو کی سنٹرل مسجد پہنچے تو دوسری منزل پر مسجد کے ایک بڑے ہال میں تقریباً دو سو غیر احمدی حضرات موجود تھے اور سارے اسکاٹ لینڈ سے تقریباً 20 مولوی صاحبان ایک قطار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دوسری طرف ہمارے صرف 12۔13 احمدی اسکاٹ لینڈ سے اور 5۔6 بعض اور جگہوں سے تھے۔ 8 بجے مجلس شروع ہو گئی جو 12 بجے تک جاری رہی۔

آخری اعتراض مولوی صاحب نے یہ کیا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی مصلح موعود جھوٹی نکلی کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا تھا کہ تین کو چار کرنے والا مبارک احمدؐ ہے جبکہ تین کو چار کرنے والا مرزا صاحب کی 20 فروری 1886ء کی

پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق مصلح موعود کی نشانی ہے اور مبارک احمد چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گیا جبکہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ مصلح موعود لمبی عمر پائے گا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ پس معلوم ہوا کی مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جب مولوی لدھیانوی صاحب نے بات مکمل کر لی اور خاکسار کی جواب دینے کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے غیب سے مولوی صاحب پر ایک عجیب رعب طاری کر دیا۔ چنانچہ مولوی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اپنی ٹوپی زمین پر پھینکی اور کہنے لگے میں جا رہا ہوں اب آپ لوگ ان کا جواب سنتے رہیں۔ ان کے اپنے لوگوں نے زبردستی مولوی صاحب کو پکڑ کر بٹھایا اور کہا کہ اس طرح آپ کے جانے سے ہماری سبکی ہو گی۔

اس کے بعد خاکسار نے جواباً کہا کہ تین کو چار کرنے والا تو چاروں بیٹوں میں سے ہر ایک تھا اور خود حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ تین کو چار کرنے کے معنے یہ تھے کہ چار بیٹے ہوں گے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا

”الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہونگے اور ایک کو ان میں سے ایک مردِ خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے سو خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے“(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد 15 صفحہ 154)۔ نیز آپ نے فرمایا یہ پیشگوئی بعینہٖ اسی طرح پوری ہوئی اور یکے بعد دیگرے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت مرزا مبارک احمد صاحب چار بیٹے پیدا ہوئے۔ اگر غور کیا جائے تو بجائے خود یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو پوری ہوئی۔ اب ان چار بیٹوں میں سے ایک مصلح موعود تھا اور

اس کے متعلق آپ نے 22مارچ 1886ء کو اشتہار میں فرمایا تھا کہ وہ نو سال کے اندر اندر پیدا ہو گا اور یہ مدت 22مارچ 1895ء میں ختم ہو جاتی ہے۔ جہاں تک مرزا مبارک احمد صاحب کا تعلق ہے وہ تو 1899ء میں پیدا ہوئے اس لئے وہ نو سال کی مدت کے بعد پیدا ہوئے۔ اسی طرح حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی 24 مئی 1895ء کو پیدا ہوئے جبکہ 9 سال کی مدت فروری 1895ء میں ختم ہو گئی تھی۔ پس صرف پہلے دو لڑکوں میں سے ہی کوئی مصلح موعود ہو سکتا تھا اور ان میں سے صرف ایک یعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور دوسرے بیٹے حضرت مرزا بشیر احمد نے انہیں سچا مان لیا۔ لہٰذا حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحبؓ کے ذریعہ ہی مصلح موعود والی تمام صفات نہایت شان سے پوری ہوئیں۔ آپ نے 76 سال سے زائد عمر پا کر تبلیغ اسلام کے عظیم الشان کام سر انجام دیئے جن میں سے ایک مسجد فضل لندن کی تعمیر ہے جو آج ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا مرکز بنی ہوئی ہے۔

جب مولوی صاحبان اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ یہ آخری اعتراض بھی بے معنی ثابت ہوا تو مولوی یوسف لدھیانوی صاحب کے ساتھیوں میں سے ایک مولوی نما شخص نے اٹھ کر کہا کہ ان لوگوں کے ساتھ بحث کا کوئی فائدہ نہیں ان کا ایک ہی علاج ہے کہ یہ صرف 12۔13 لوگ ہیں اور ہم 300-200 لوگ ہیں انہیں ابھی پکڑو اور نیچے River Clyde یعنی دریائے کلائیڈ میں پھینک دو تا کہ یہ مسئلہ بالکل ختم ہو جائے۔ ابھی انہوں نے اپنی بات ختم ہی کی تھی کہ ایک مولوی صاحب اٹھے اور کہنے لگے کہ ان لوگوں کے ساتھ بات کرنا ہی حرام ہے گویا یہ اعتراف کر رہے تھے کہ ہم لا

جواب ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد صدر مجلس جو ایک شیعہ معزز تاجر تھے انہوں نے مجلس کے برخواست ہونے کا اعلان کر دیا اور مجلس ختم ہو گئی۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت بھی کی اور ہمیں سرخرو بھی کیا۔ اگلے روز شرکاء مجلس میں سے ایک غیر احمدی دوست نے اپنے گھر ہماری دعوت کی اور ہماری کامیابی کا اعتراف کیا۔ اسی طرح شیعہ معزز دوست جو صدر مجلس تھے وہ بھی اگلے روز ہمارے مشن ہاؤس آکر خاکسار کو ملے اور کہا کہ میں آپ کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں مجھے کچھ کتب دیں۔ ہماری ایک جماعتی میٹنگ میں بھی شامل ہوئے۔ بعد میں ہمیشہ دوستانہ تعلق رکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزاء دے آمین۔ محترم آرچرڈ صاحب مبلغ انچارج جو اس سارے مباحثہ کے عینی گواہ تھے انہوں نے اس کے متعلق ایک بہت خوشکن رپورٹ مکرم امیر و مبلغ انچارج مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی خدمت میں بھجوائی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر   میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

(براہین احمدیہ حِصّہ پنجم صفحہ ۹۷۔ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

مسجد بشارت سپین کے افتتاح میں شرکت:

711ء سے 1492ء یعنی 700ء سال سے زائد عرصہ تک مسلمانوں نے سپین میں حکومت کی اس کے بعد 500 سال تک عیسائیوں نے سپین پر حکومت کی۔ مسلمانوں نے اپنے دور حکومت میں عیسائیوں کو ہر قسم کی مذہبی آزادی دی لیکن عیسائیوں نے مسلمانوں کو نہ صرف مذہبی آزادی نہ دی بلکہ چن چن کر انہیں ختم کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک لمبے عرصہ تک سپین میں کیتھولک عیسائیوں کے علاوہ کسی کو اپنی عبادت گاہ بنانے

کی اجازت نہ تھی۔ جماعت احمدیہ نے 1940ء کے قریب سپین میں اسلامی مشن قائم کیا اور سب سے پہلے احمدی مبلغ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب تھے۔ انہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں تبلیغ اسلام کا کام جاری رکھا جب کہ ان کے پاس کوئی مسجد نہ تھی۔ 1980ء کے قریب 500 سال کے طویل عرصہ کے بعد سپین میں مذہبی آزادی ہوئی اور کیتھولک عیسائیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو اپنی اپنی عبادت گاہیں بنانے کی اجازت مل گئی۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دعاؤں اور کوششوں سے جماعت احمدیہ کو سب سے پہلے مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ خود سپین تشریف لے گئے اور مسجد بشارت پیدرو آباد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر آپ نے دنیا کو Love For All Hatred For None یعنی محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں کا تاریخی پیغام دیا (حیات ناصر صفحہ 657)۔ ستمبر 1982ء میں مسجد کا افتتاح ہونے والا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی جون 1982ء میں وفات ہوگئی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پروگرام کے مطابق خود افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ ساری دنیا سے احمدی احباب وخواتین اس عظیم تاریخی موقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے لئے کثیر تعداد میں جوش وخروش کے ساتھ آئے۔ چونکہ سپین جماعت تعداد کے لحاظ سے بہت چھوٹی تھی اس لئے اس وقت کے امیر ومشنری انچارج مکرم میر محمود احمد صاحب نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ یوکے جماعت کو اس کام میں سپین جماعت کی معاونت کے لئے مقرر کیا جائے چنانچہ حضور کے ارشاد کے مطابق مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر ومشنری انچارج نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ افتتاح سے چند روز پہلے پیدرو آباد پہنچ جاؤں اور مکرم سید میر صاحب کے ارشاد

کے مطابق ان کی معاونت کروں۔ حسب ارشاد خاکسار پہنچ گیا۔ مکرم میر صاحب نے خاکسار کے سپرد کئی کام کئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ افتتاح سے پہلے کچھ احباب کو ساتھ لے کر ارد گرد کے دیہاتوں میں سپینش زبان میں ایک پمفلٹ تقسیم کیا جائے جس میں بتایا گیا تھا مسجد بشارت پیدرو آباد کا افتتاح فلاں تاریخ کو ہو رہا ہے اور ہم آپ کو اس میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ الحمدللہ یہ کام بہت محنت اور تگ و دو کے ساتھ کرنے کی توفیق ملی ۔ اس مہم کے دوران ایک دوست کو یہ تجویز سوجھی کہ چونکہ ہم سپینش زبان نہیں جانتے اس لئے اور تو بات نہیں کرسکتے البتہ جس دیہات میں جائیں وہاں کے بچوں کو ساتھ ملا کر ایک خاص ترنم کے ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھیں۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ افتتاح کے دن سینکڑوں بچے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے تقریب افتتاح میں شرکت کے لئے آئے۔ ایک اندازے کے مطابق چار ہزار غیر مسلم سپینش مہمان اس تقریب میں شریک ہوئے۔ خاکسار کے ذمہ دوسری ڈیوٹی یہ تھی کہ افتتاح کے روز لاؤڈ سپیکر کے سسٹم کو ٹھیک رکھا جائے کیونکہ دوران تقریب سپیکر سسٹم میں خرابی ہوگئی تو سارا پروگرام ناکام ہو جائے گا۔ یہ بہت اہم ذمہ داری کا کام تھا خاکسار نے سپینش انجنیئر سے پوری بات سمجھ لی اور بفضلہ تعالیٰ دعاؤں کے ساتھ ساری تقریب کے دوران کوئی پریشانی نہ ہوئی اور بہت عمدگی سے ساری کارروائی منعقد ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔ افتتاحی تقریب کی بہت سی خصوصیات تھیں۔ ایک تو یہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سٹیج پر درمیانی کرسی پر تشریف فرما تھے اور آپ کی دائیں طرف حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف اور بائیں طرف محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

نوبل انعام یافتہ سائنسدان بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور کے ایمان افروز خطاب کے علاوہ حضرت چوہدری صاحب اور محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ سپین کے پہلے مبلغ انچارج محترم کرم الٰہی ظفر صاحب نے بھی خطاب کیا اور سارے پروگرام کا سپینش زبان میں ترجمہ کے فرائض مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب کے بیٹے مکرم ڈاکٹر منصور الٰہی صاحب نے نہایت خیر وخوبی سے ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی نے سارے پروگرام کی خوب تشہیر کی اور اس طرح اسلام کا محبت بھرا اور امن و سلامتی سے معمور پیغام سارے ملک کے عوام و خواص تک پہنچا۔ بہت سے معزز مہمان تو خود تقریب میں موجود تھے اور انہوں نے براہ راست بھی اس کو مشاہدہ کیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ خاکسار کو بھی اس تاریخی موقع پر نہ صرف شامل ہونے کا موقع ملا بلکہ خدمت کی بھی توفیق ملی۔ خدا کرے کہ سر زمین سپین جلد از جلد پھر اسلام کے نور سے منور ہو جائے اور اہلِ سپین حضرت امام مہدیؑ کی جماعت کے ذریعہ حضرت محمد ﷺ کی راحت بخش غلامی میں آ جائیں اور اپنے رب کریم کو پہچاننے والے بن جائیں۔ آمین۔

حصہ سوم: مسجد فضل لندن اور کرائیڈن میں عرصہ تقرری کے واقعات (1983 تا 1988)

مسجد فضل لندن میں بطور نائب امام تقرری:

1975ء سے 1982ء 8 سال خاکسار نے مڈل سیکس ریجن میں بطور ریجنل مشنری کام کیا اس میں سے کچھ وقت ہنسلو اور کچھ ساؤتھال میں گذارا۔ اور اس دوران سارے مڈل سیکس کی جماعتوں کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔ 1983ء میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج نے خاکسار کی تقرری لندن مسجد میں بطور نائب امام فرمادی۔ اس دوران مکرم شیخ صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ واقعی وہ ایک مثالی مبلغ تھے۔ اس وقت ان کی عمر 73 سال تھی کیونکہ وہ فرمایا کرتے تھے میری تاریخ پیدائش 10-10-10 ہے 73 سال کی عمر میں اتنا مستعد شخص شاذ ہی دیکھنے کو ملے گا۔ موصوف کی ایک خوبی یہ تھی کہ ہر روز صبح 9 بجے دفتر وقت کی پابندی کے ساتھ آتے اور سب سے پہلے جیب میں جتنا بھی change یعنی ریز گاری ہوتی وہ صدقہ کے طور پر دے دیتے۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں غیر معمولی برکت رکھ دیتا کیونکہ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا

"ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے پیدا کر اور دوسرا کہتا ہے روک رکھنے والے کو ہلاکت دے اور اس کا مال برباد کردے اور یہ ہر روز ہوتا ہے" (صحیح بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ)

محترم شیخ صاحب کی کامیابی کا ایک پہلو یہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو یہ ہدایت دے کر بھجوایا کہ پانچ نئے مشن ہاؤس جلد از جلد قائم کرنے ہیں اس وقت لندن مشن کے چندوں کی حالت یہ تھی کہ مشن روزمرہ کے خرچ بمشکل پورے کرتا تھا لیکن حضور کی دعاؤں اور راہنمائی سے محترم شیخ صاحب نے دن رات محنت اور دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1979ء سے 83 تک یعنی 5,4 سالوں میں انگلستان میں دس نئے مشن ہاؤس بن گئے اور آپ امریکہ تبدیلی کے وقت ایک لاکھ پاؤنڈ کے قریب مشن ہاؤس کے پاس ریزرو چھوڑ کر گئے۔

محترم شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تقریر کے ملکہ سے بھی خاص طور پر نوازا تھا آپ جو بھی مالی تحریک کرتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ دل کھول کر اس پر لبیک کہتے۔ توکل علیٰ اللہ کا یہ حال تھا کہ آپ کئی دفعہ فرماتے جب ہم اپنی جیب کو دیکھتے ہیں تو اسے خالی پاتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کے خزانوں کو دیکھتے ہیں تو اسے لبالب بھرا پاتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نظر نہیں آتی چنانچہ یہی توکل علیٰ اللہ تھا جو ان سے بڑے بڑے کام کروالیتا تھا۔ خاکسار نے یہ بھی دیکھا کہ جن لوگوں نے غیر معمولی مالی قربانیاں کیں انہیں اللہ تعالیٰ نے بہت جلد اپنے فضلوں سے نوازا۔ ان میں سے ایک مثال ہڈرز فیلڈ کے ایک ڈاکٹر صاحب کی ہے۔ ہڈرز فیلڈ میں مسجد و مشن کے قیام کے لئے آپ نے ہڈرز فیلڈ کا دورہ کیا۔ خاکسار بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ ہڈرز فیلڈ کے ڈاکٹر قمر الدین امینی صاحب کے گھر گئے انہیں مکرم شیخ صاحب نے چندہ کی تحریک کی۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے ابھی حال ہی میں Dentistry کا امتحان پاس کیا ہے اور اپنی ڈینٹل سرجری کو تیار کر رہا ہوں اس لئے فی الحال زیادہ حصہ نہیں لے سکتا۔ آپ نے کہا مجھے

اپنی سرجری دکھاؤ انہوں نے دکھادی۔ واقعی وہاں ابھی فرش پر کارپٹ بھی نہیں تھا۔ مکرم شیخ صاحب نے فرمایا تم اچھا وعدہ کردو۔ دیکھنا کس طرح اللہ تعالیٰ تمہیں وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے گا اور ساتھ تمہارا اپنا کام بھی تمہاری توقع سے جلد از جلد بہتر ہو جائے گا جہاں تک مجھے یاد ہے مکرم شیخ صاحب کے کہنے پر ڈاکٹر صاحب نے اپنی حیثیت سے بہت بڑھ کر سات ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کر دیا پھر خاکسار نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ واقعی بہت تھوڑے عرصے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے وعدہ بھی پورا کر دیا اور ان کی سرجری بھی توقع سے پہلے تیار ہو گئی اور انہوں نے خوب ترقی کی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ خدا کرے کہ جماعت میں ہمیشہ ایسے نیک وجود پیدا ہوتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے اپنی رحمت کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

اس سفر کے دوران ہم مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب مرحوم کے گھر سپین ویلی بھی گئے۔ رات ان کے گھر قیام کیا۔ نماز فجر سے پہلے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ تمام چھوٹے بڑے مرد عورتیں نماز تہجد کے لئے بیدار ہیں۔ نماز فجر مکرم شیخ صاحب نے باجماعت پڑھائی اس کے لئے مناسب انتظام موجود تھا۔ نماز کے بعد اپنے روزانہ معمول کے مطابق ڈاکٹر صاحب کے ایک نوعمر بیٹے نے Introduction to the study of the Holy Quran کے چند اوراق بطور درس پڑھ کر سنائے جس سے معلوم ہوا کہ ماشاء اللہ وہ روزانہ فجر کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور اس کے بعد کتب سلسلہ کا درس بھی ہوتا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب ایک بہترین داعی الی اللہ تھے اور ان کی انگریز اہلیہ مسز سلمیٰ مبارکہ خان اور ان کے سارے بچے بھی دعوت الی اللہ میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ان کی یہ خوبی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بہت پسند تھی جس کا آپ نے کئی

دفعہ ذکر بھی فرمایا۔ غالباً ان کی اس خوبی کی وجہ سے بعد میں اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ اعزاز بخشا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب کے بیٹے اسد کریم خان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ ڈاکٹر صاحب اور ان کی فیملی کے ذریعہ کئی انگریز عیسائیوں کو اسلام احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ ڈاکٹر صاحب کے بیٹوں کا ایک اور واقعہ بھی قابل ذکر ہے۔ ان کے بیٹے ایک دفعہ چند روز کا وقف عارضی کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی سیکیورٹی کی ڈیوٹی کے لئے لندن آئے۔ ڈیوٹی کرنے کے بعد جو زائد وقت بچتا اس میں مسجد کے ارد گرد کے انگریز لڑکوں کو تبلیغ کرتے چنانچہ ان میں سے ایک 16 سالہ انگریز لڑکا مسلمان ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب کے لڑکوں نے حضور سے اسے ملایا اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضور اس کی دستی بیعت لیں۔ حضور نے درخواست منظور فرمائی اور مسجد فضل لندن میں نماز عصر یا مغرب کے بعد بیعت ہوئی جس میں سب حاضر احباب نے شرکت کی۔ الحمدللہ خاکسار کو بھی اس بیعت میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے تینوں بیٹوں کی عمریں بھی اس وقت 10 سے 17-18 سالہ تک ہی ہوں گی۔ ایک اور دفعہ کا واقعہ ہے کہ نماز عصر یا مغرب کے بعد حضور محراب میں بیٹھ گئے پہلی صف میں علاوہ اور لوگوں کے ڈاکٹر صاحب موصوف کا ایک 11-12 سال کا ایک بیٹا بھی تھا حضور نے اس سے دریافت فرمایا۔ کیا آپ تبلیغ کرتے ہیں اس نے کہا جی حضور۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا۔ کتنے لوگ زیر تبلیغ ہیں۔ اس نے کہا 20۔ حضور نے فرمایا 20 کیوں۔ اس نے عرض کیا حضور میری کلاس میں صرف 20 ہی طالبعلم ہیں اس لئے میرے زیر تبلیغ 20 ہی ہیں۔ یہ چند مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ خواہ یورپ ہو یا ایشیا۔ جن گھروں میں بچوں کی

تربیت کا خیال رکھا جاتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے اپنی مثال آپ ہوتے ہیں اور ایسے بچے اسلام احمدیت کے لئے ایک بہترین سرمایہ ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم اسد کریم خان صاحب .Q.C ایک معروف قانون دان اور UNO کے تحت Chief Prosecutor of the Interntional Criminal Court کے جلیل القدر عہدہ پر فائز ہیں۔ حضرت خلیفۃ الرابعؒ فرمایا کرتے تھے جو تبلیغ میں اونچے ہیں وہ دنیا میں بھی اونچے ہونگے۔ یہ اس کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

قبل ازیں خاکسار نے محترم شیخ صاحب کا ذکر کیا تھا اس کے ساتھ مکرم شیخ صاحب کی اہلیہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ بہت خوبیوں کی مالکہ تھیں۔ خاکسار کو کئی دفعہ انکی مہمان نوازی سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی جناب سے رحمت و برکت عطا فرمائے اور انکے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

محترم شیخ صاحب نے یوکے میں تقریباً 5 سال کام کیا، اسکے بعد 1983ء میں آپ کی ٹرانسفر امریکہ ہوگئی اور آپ کی جگہ مکرم محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب بطور امیر و مشنری انچارج تشریف لائے اور خاکسار کو چندماہ آپ کے ساتھ بھی کام کا موقع ملا اور اس میں آپ کے غیر معمولی اوصاف کو قریب سے دیکھنے کا موقع پایا آپ کے ساتھ کئی سفر بھی کئے اور آپ کی شفقتوں سے بھی لطف اندوز ہوا چندماہ ہی گذرے تھے کہ پاکستان کے غیر معمولی حالات کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہجرت کرکے لندن تشریف لے آئے اور اس کے بعد تاریخ احمدیت انگلستان کا ایک عظیم الشان نیا سنہری

دور شروع ہو گیا جس کا کچھ آگے ذکر کیا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی لندن میں ہجرت:

اپریل 1984ء میں جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان نے ایک آرڈیننس جاری کیا کہ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہے گا یا اذان دے گا یا اپنی مسجد کو مسجد کہے گا یا تبلیغ کرے گا یا کوئی ایسا کام کرے گا جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ مسلمان ہے تو اسے تین سال کی قید ہو گی۔ اور اس کی حیثیت کے مطابق جرمانہ کیا جائیگا۔ اس اعلان کے بعد حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مرکزی عہدیداروں سے مشورہ کیا اور اس کے بعد فیصلہ کیا کہ چونکہ پاکستان میں رہ کر آپ جماعتی ذمہ داریاں نہیں ادا کر سکتے اس لئے جب تک حالات تبدیل نہ ہوں آپ عارضی طور پر لندن ہجرت کر جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پاکستان سے نکلنا ایک حیرت انگیز معجزہ ہے کیونکہ صدر پاکستان کی طرف سے سب ایئر پورٹس کو ہدایت دی جا چکی تھی کہ امام جماعت احمدیہ کو ملک سے باہر نہ جانے دیا جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قانون کا اصل مقصد امام جماعت احمدیہ کو قید کرنا تھا اور پھر ساری جماعت کو اذیت دینا تھا لیکن وہ خدا جس نے خلافت احمدیہ کو خود قائم کیا ہے اور جس نے حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ کیا تھا کہ نظام خلافت احمدیہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا (الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ 305) اس خدا نے معجزانہ طور پر خیریت سے لندن پہنچا دیا۔

یہ معجزہ اس طرح رونما ہوا کہ جب صدر پاکستان نے یہ حکم جاری کیا کہ امام جماعت احمدیہ کو پاکستان سے باہر نہ جانے دیا جائے تو وہاں غلطی سے مرزا طاہر احمد صاحب کے

نام کی بجائے مرزا ناصر احمد لکھ دیا جو دو سال قبل وفات پا چکے تھے۔ اس غلطی کا کراچی ایئر پورٹ کو علم ہوا تو انہوں نے صدر پاکستان کے دفتر سے رابطہ قائم کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن کسی سے رابطہ نہ ہو سکا اور ادھر KLM کی فلائٹ جانے کے لئے تیار تھی۔ آخر کافی انتظار کرنے کے بعد حضور کے قافلہ کو لے کر فلائٹ روانہ ہو گئی۔ فلائٹ کی روانگی کے تھوڑی دیر بعد صدر پاکستان سے جب رابطہ ہوا اور انہیں بتایا گیا کہ اس طرح مرزا طاہر احمد صاحب ملک سے باہر چلے گئے ہیں تو ان کو اس قدر غصہ آیا کہ انہوں نے تمام متعلقہ افسران کو معطل کر دیا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کو بحفاظت ہالینڈ پہنچا دیا۔ ہالینڈ کچھ دیر رکنے کے بعد حضور لندن کیلئے روانہ ہو گئے۔

ہیتھرو ایئر پورٹ پر حضور کا استقبال کیا گیا اور صبح صبح حضور لندن مسجد بخیر و عافیت تشریف لے آئے۔ نصف شب ہمیں اطلاع ہو گئی تھی چنانچہ فوری طور پر مجلس عاملہ یوکے کو اطلاع کی گئی۔ لندن مسجد میں میٹنگ ہوئی۔ فیصلہ ہوا کہ امام صاحب والا فلیٹ حضور کے لئے تیار کیا جائے اور امام صاحب جماعتی گیسٹ ہاؤس میں منتقل ہو جائیں۔ اسی طرح خاکسار جو کہ مع فیملی امام صاحب کے اوپر والے فلیٹ میں رہتا تھا سعید جسوال صاحب کے مکان کے نچلے حصہ میں منتقل ہو جائے۔ اور اس طرح دونوں فلیٹ حضور انور کے لئے خالی کر کے انہیں ٹھیک ٹھاک کیا جائے کیونکہ خیال تھا کہ حضور امام صاحب والے فلیٹ میں تشریف رکھیں گے اس لئے فوری طور پر اس فلیٹ پر زیادہ توجہ دی گئی۔ اور وقت کی کمی کی وجہ سے خاکسار والے فلیٹ کو ابھی تیار نہیں کیا گیا۔ لیکن ہوا یہ کہ جب حضور تشریف لائے تو حضور امام صاحب کے فلیٹ کے دروازے پر پہنچے تو فرمایا میں اوپر رہوں گا۔ چنانچہ خاکسار اس وقت ساتھ ہی تھا اور بہت گھبراہٹ ہوئی کہ

اوپر والا فلیٹ تو ابھی تیار نہیں تاہم حضور کے ارشاد کے مطابق اوپر چلے گئے اور اندر سامان رکھا۔ حضور نے جاتے ہی بڑے سٹنگ روم کو نماز کے لئے مختص کر لیا اور اس کے اندر پڑے ہوئے ایک میز کو اپنی ہومیو پیتھی کی ڈسپنسری بنالیا اور بہت سی دوائیاں اس پر رکھ دیں۔ حضور نے اپنا اٹیچی کیس کھولا اس میں سے شلوار قمیص نکالی۔ شلوار میں ازار بند ڈالنے لگے تو خاکسار نے عرض کیا کہ مجھے خدمت کا موقع دیا جائے۔ حضور نے فرمایا نہیں میں خود ہی ڈالوں گا۔ گویا اپنا تمام کام خود ہی کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ خاکسار نے معذرت کی کہ ہمارا خیال تھا کہ حضور نچلے فلیٹ میں تشریف رکھیں گے اس لئے اس اوپر والے فلیٹ کو وقت کی کمی کی وجہ سے اچھی طرح تیار نہیں کیا جا سکا۔ آپ نے متبسم ہو کر فرمایا کوئی بات نہیں۔ بعد ازاں شام کو حضور کے ارشاد کے مطابق محمود ہال میں حضور کا خطاب تھا اس کے لئے سارے ملک کی جماعت کو مطلع کیا گیا اور شام کو حضور نے نہایت پُر جلال خطاب فرمایا۔ حضور کے ارشاد پر اس کی آڈیو ریکارڈنگ کی گئی اور اس کی کاپیاں کر کے اگلے روز تمام ممالک کی جماعتوں کو بھجوائیں۔ خطاب کی کیسٹ کی تیاری میں مکرم رفیق جاوید صاحب نے معاونت کی اور کیسٹ کے ابتداء میں خاکسار نے چند تعارفی کلمات ریکارڈ کروائے۔

ان ایام کے چند ایک واقعات قابل ذکر ہیں۔ اپنی تشریف آوری کے چند روز بعد حضور نے خاکسار کو دفتر میں طلب فرمایا۔ حاضر ہونے پر فرمایا کہ جس بنک میں آپ کا اپنا اکاؤنٹ ہے وہاں اپنے نام پر ہی ایک اور اکاؤنٹ کھلوا لیں وہ میرا اکاؤنٹ ہو گا اور آپ میری نمائندگی میں اسے آپریٹ کرتے رہیں۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے خاکسار کو 1000 پاؤنڈ کا چیک دیا اور فرمایا کہ اس چیک کے ساتھ یہ اکاؤنٹ کھلوا دیں یہ چیک

حضور انور کے چچازاد بھائی مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی طرف سے امریکہ سے حضور کے نام تھا۔ حضور کے ارشاد کے مطابق خاکسار نے یہ اکاؤنٹNatWest بنک کی ساؤتھ فیلڈ برانچ میں کھلوادیا جہاں خاکسار کا بھی اکاؤنٹ تھا۔ الحمدللہ اس طرح حضور نے خاکسار کو اپنا ذاتی خزانچی ہونے کا شرف بخشا۔ جب تک خاکسار وہاں رہا یہ خدمت بجالاتا رہا۔ اس جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مالی لحاظ سے حضور کو اللہ تعالیٰ پر کامل توکل تھا۔ چنانچہ حضور کی تشریف آوری کے بعد مجلس عاملہ یو۔ کے نے یہ مشورہ کیا کہ اب حضور یہاں تشریف رکھتے ہیں تو جماعت یوکے کا فرض ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ حضور کی خدمت میں نذرانہ پیش کرے تاکہ حضور کو ذاتی ضروریات کو پورا کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ اس غرض کے لئے حضور سے ملاقات کا وقت لے کر مجلس عاملہ کا ایک وفد حضور کے دفتر میں حاضر ہوا۔ حضور نے بھانپ لیا کہ کس موضوع پر بات ہونے لگی ہے چنانچہ آپ نے آغاز ہی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری تمام ضروریات کو پورا کرنے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے اس لئے آپ کا بہت بہت شکریہ اور پھر کبھی کوئی رقم نہیں لی اور اللہ تعالیٰ نے واقعی آپ کی تمام ذاتی ضروریات کی خود کفالت فرمائی۔

ایک اور واقعہ یہ ہوا کہ ایک روز خاکسار مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب پرائیویٹ سیکریٹری کی خدمت میں ان کے دفتر میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ خاکسار مع فیملی جس مکان کے ایک حصہ میں عارضی طور پر منتقل ہوا تھا وہ بہت چھوٹا ہے اس لئے مجھے اجازت دی جائے کہ میں کرائیڈن مشن ہاؤس منتقل ہو جاؤں کیونکہ وہ خالی پڑا ہوا ہے۔ مکرم جہلمی صاحب نے حضور کی خدمت میں میری درخواست پیش کر دی حضور نے

خاکسار کو اپنے دفتر میں بلوایا اور بہت محبت سے فرمایا اوپر فلیٹ میں تو بہت جگہ ہے اوپر والے فلیٹ کا ایک حصہ آپ لے لیں اور ساتھ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب والا فلیٹ بھی ملا لیں تو آپ بھی ادھر ہی رہیں اور ہم بھی ادھر رہ سکتے ہیں۔ خاکسار خاموش رہا۔ بہر حال حضور نے فرمایا کہ سوچ کر بتا دیں ۔ بعد میں خاکسار نے مکرم پرائیویٹ سیکریٹری صاحب کو بتایا کہ حضور کی یہ نوازش ہے کہ آپ نے یہ فرمایا ہے لیکن یہ فلیٹ ایسا نہیں کہ کسی چھوٹے بچوں والی فیملی کے ساتھ حضور آرام سے رہ سکیں اس لئے میری گذارش ہے کہ ہمیں کرائیڈن میں منتقل ہونے کی اجازت دے دی جائے۔ چنانچہ حضور نے ازراہ شفقت اس کی اجازت عطا فرما دی اور ہم کرائیڈن منتقل ہو گئے اور کام کے لئے روزانہ لندن مسجد بذریعہ ٹرین آتا رہا۔

کرائیڈن میں تقرری:

کرائیڈن لندن مسجد سے قریباً 8 میل کے فاصلے پر ہے۔ اور یو کے ہوم آفس بھی اسی علاقے میں ہے۔ یہاں مشن و مسجد کی پہلی عمارت ایک دو بیڈ رومز کا گھر تھا جو کہ کرائڈن جماعت کے مکرم خواج صاحب مرحوم نے اپنی وصیت کے حساب میں دیا تھا اور زائد رقم جماعت نے انہیں ادا کر دی ۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جزا دے۔ بہت قربانی کرنے والے مخلص دوست تھے۔

جون یا جولائی 1984 میں خاکسار مع فیملی وہاں منتقل ہو گیا۔ خاکسار کے ساتھ اہلیہ رشیقہ سعدیہ صاحبہ اور دو بیٹیاں عطیہ بعمر تقریباً 4 سال اور وجیہہ بعمر تقریباً 3 سال تھے ۔ دو منزلہ گھر تھا۔ نچلے حصے میں ایک بڑا کمرہ مردوں کی مسجد تھی اور ایک کمرہ بطور دفتر

استعمال ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ ٹائلٹ تھا۔ اوپر والی منزل میں ہماری رہائش تھی اس میں ایک بڑا کمرہ تھا جو جمعہ کو خواتین کے لئے بطور مسجد استعمال ہوتا تھا۔ اسی طرح لجنہ کی کلاسیں اور میٹنگز بھی ادھر ہوتیں۔ مہمانوں کا کمرہ بھی وہی تھا۔ اس کمرہ میں مکرم و محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت، مکرم و محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی (حال مفتی سلسلہ)، خاکسار کے خسر مکرم و محترم مولانا محمد سعید صاحب انصاری ایک ایک دفعہ اور مکرم و محترم مرزا عبد الحق صاحب ایک سے زیادہ دفعہ کئی کئی ہفتے رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ایک کمرہ دونوں بچیوں کے پاس تھا۔ ایک ڈائننگ روم تھا جو ماسٹر بیڈروم کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اس کے اندر سے جا کر ایک چھوٹا سا کچن تھا اور ساتھ ایک باتھ روم تھا۔ اگست 1984ء میں خاکسار کی بیٹی صباح السلام بھی پیدا ہو گئی اس طرح ماشاء اللہ تین بیٹیاں ہو گئیں۔ ہم سب کے لئے یہ گھر ایک نعمت الٰہی تھا۔ الحمدللہ۔ یہ مکان 3Kidderminster Road پر واقع تھا۔ ہم اسی میں رہے تھے۔ موجودہ مشن ہاؤس و مسجد واقع St James Road بعد میں خریدا گیا جو بفضلہ تعالیٰ پہلی عمارت سے کئی گنا بڑا ہے۔ الحمدللہ۔

چند ماہ خاکسار لندن مسجد جا کر کام کرتا رہا۔ اس کے بعد خاکسار کے سپرد Outer London کی سب جماعتیں کر دی گئیں جن میں کرائیڈن کے علاوہ ایسٹ ریجن، مڈل سیکس ریجن، ہارٹ فورڈ شائر ریجن اور اسلام آباد ریجن کی 16 جماعتیں شامل تھیں۔ خاکسار کے پاس کافی عرصہ کوئی کار نہ تھی اس لئے بسوں اور ریل پر ہی سفر کرتا تھا۔ اس لئے اکثر جماعتوں میں رات بھی رہنا پڑتا۔ برفباری کے دنوں میں تو کپڑے خوب لت

پت ہو جاتے۔ تبلیغ کے لئے بہت سی کتابیں اور آڈیو کیسٹس بھی اٹھا کر ساتھ لے جایا کرتا جو افراد جماعت کو تبلیغ کی غرض سے استعمال کرنے کے لئے دیتا۔ کرائیڈن میں خاکسار کا عرصہ تقرری 1984ء سے 1988ء تک تھا۔ اس عرصہ میں ریجنل مشنری ہونے کے علاوہ خاکسار مرکز کے ہفت روزہ اخبار النصر انٹر نیشنل کا ایڈیٹر بھی تھا جس کا کسی قدر ذکر آگے آئے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی لندن تشریف آوری کے بعد ابتدائی ایام کے دو ایمان افروز واقعات کا یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

ایک واقعہ:

اول یہ کہ حضور نے محسوس فرمایا کہ یوکے جماعت کو ایک بڑے سنٹر کی فوری ضرورت ہے جہاں جلسہ سالانہ اور اجتماعات اور عیدیں ہو سکیں چنانچہ حضور نے خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائی اور فرمایا کہ قریباً 5 لاکھ پاؤنڈ کی رقم کی اس غرض کے لئے فوری ضرورت ہو گی۔ باوجود اس کے کہ اس وقت کے حالات کے مطابق یہ بہت بڑی رقم تھی لیکن تین چار ماہ کے اندر اندر نہ صرف رقم اکٹھی ہو گئی بلکہ Surrey کے خوبصورت علاقے ٹلفورڈ میں 25 ایکڑ زمین مع عمارات خرید لی گئی اور پھر اس کی مرمت وغیرہ کے لئے انصار، خدام اور لجنہ سب نے بڑی محنت سے وقار عمل کئے اور 1985ء کا جلسہ سالانہ اس خوبصورت جگہ میں ہوا۔ حضور انور نے اس نئے یورپین سنٹر کا نام اسلام آباد تجویز فرمایا۔ اس نام کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو یہ کہ لندن مسجد کا ٹیلیگرافک ایڈریس 1925ء سے اسلام آباد لندن تھا۔ دنیا کے کسی خطہ سے کوئی شخص اسلام آباد لندن کے پتہ پر تار بھجوائے تو وہ سیدھی مسجد فضل لندن میں پہنچ جائیگی۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ جب حضور لندن تشریف لانے کے لئے کراچی کے لئے روانہ ہوئے تو مکرم عثمان چینی

صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضور کا قافلہ ربوہ سے باہر جارہاہے۔ انہوں نے کسی سے دریافت کیا یہ قافلہ کہاں جارہاہے تو بتایا گیا اسلام آباد جارہاہے۔ اصل واقعہ یوں ہوا کہ حضور کے قافلہ کی روانگی سے کچھ دیر پہلے مصلحتاً ایک قافلہ اسلام آباد پاکستان بھجوایا گیا تاکہ حکومت کی مشینری یہی سمجھے کہ حضور اسلام آباد جارہے ہیں۔ جب یہ قافلہ روانہ ہو گیا اور حکومت کی مشینری کی توجہ اس طرف ہو گئی تو اس کے کچھ دیر بعد حضور کا قافلہ کراچی کے لئے روانہ ہوا۔ اس طرح حکومت کی مشینری اس طرف پوری طرح متوجہ نہ ہو سکی۔ اس کاروائی کے دوران زبان سے کوئی جھوٹی بات نہیں کہی گئی تھی بس پروگرام ایسا بنایا گیا جس سے حکومت کی مشینری اصل بات کو نہ سمجھ سکے اور اس طرح حضور کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ الحمدللہ یہ سکیم کامیاب رہی اور حضور خیریت سے کراچی اور پھر لندن تشریف لے آئے۔ اس پس منظر کی وجہ سے بھی نئے سنٹر کا نام اسلام آباد رکھا گیا۔

ایک اور بات قابل ذکر یہ ہے کہ جب حضور نے نئے سنٹر کے لئے مالی قربانی کی تحریک فرمائی تو اس میں خواتین نے بھی بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے بڑے بڑے قیمتی زیورات سارے کے سارے اس کارِ خیر میں دے دیئے۔ چونکہ ان دنوں خاکسار لندن مسجد میں ہی کام کرتا تھا اس لئے خاکسار کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ زیورات کو وصول کر کے ساؤتھ ہال سے کسی جیولر سے اس کی قیمت لگوائی جائے۔ چنانچہ ہر روز زیورات آتے اور خاکسار ان کی قیمت لگوانے کے لئے انتظام کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے بھی اپنے ماہانہ الاؤنس سے بچت کر کے 313 پاؤنڈ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی جبکہ ان دنوں میں خاکسار کا الاؤنس غالباً 120 پاؤنڈ ماہانہ ہوتا تھا۔

دوسرا واقعہ:

دوسرا قابل ذکر واقعہ حضور کی مجلس سوال و جواب تھی۔ ابتدا میں حضور روزانہ نماز مغرب سے عشاء تک مسجد فضل لندن میں تشریف فرما ہوتے اور انگریزی میں سوال و جواب کی ایمان افروز مجلس ہوتی جسے مجلس عرفان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس مجلس کی ایک بات جو بہت ایمان افروز تھی یہ تھی کہ ایک دن کسی دوست نے حضور سے سوال کیا کہ حضور کیا آپ کی پاکستان سے لندن ہجرت کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات وغیرہ میں کوئی ذکر ہے۔ حضور نے بلاتوقف جواب دیتے ہوئے فرمایا تذکرہ میں حضرت مسیح موعود کا ایک رؤیا درج ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خواب میں میں نے دیکھا کہ میں حضرت علی بن گیا ہوں اور میری خلافت کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے جس کے آخر میں ایک دشمن کہتا ہے ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی کہ مجھے چھوڑو تا کہ میں موسیٰؑ کو قتل کر دوں۔(تفصیل کے لئے دیکھیں تذکرہ صفحہ 169 الہام 7دسمبر1892) حضورؒ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ رویاء کے آغاز میں حضرت علی کا ذکر ہے جو آنحضرتؐ کے چوتھے خلیفہ تھے اور اس لحاظ سے یہ رؤیا حضرت مسیح موعودؑ کے چوتھے خلیفہ کے متعلق ہے۔ دوسرے یہ بتایا گیا ہے کہ اس سارے واقعہ کا انجام وہی ہو گا جو حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ پر فرعون کا ہوا یعنی موسیٰؑ بچائے گئے اور فرعون ڈوب گیا اور حضرت موسیٰؑ اور آپ کے ساتھیوں کو پکڑنے میں ناکام رہا۔ چنانچہ فرمایا یہی اب ہوا ہے اور ابھی کئی باتیں آئندہ ہو نگی۔ چنانچہ اس خواب کے عین مطابق جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان جو آپ کو گرفتار کرنا چاہتا تھا اور گرفتار کر کے قتل کروانا چاہتا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر حضور کو حفاظت کے ساتھ

لندن پہنچا دیا اور بعد میں 1988 میں مباہلہ کے چیلنج کے بعد ضیاء الحق ہوائی حادثہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہلاک ہو گیا اور جماعت احمدیہ مسلسل ترقی پر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

صدقہ کی اہمیت کے متعلق ایک خواب:

1984ء۔1988ء کے عرصہ کے دوران خاکسار کرائیڈن میں مشنری متعین تھا۔ اس عرصہ کے ابتدائی حصہ میں ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے ہمیشہ کے لئے خاکسار پر صدقہ کی اہمیت دل میں گاڑ دی اور خدا کے فضل سے اس کے بعد روزانہ صدقہ دینے کی عادت پڑ گئی۔ جس کی بے شمار برکتیں مشاہدہ میں آتی رہتی ہیں۔ الحمد للہ۔ واقعہ یوں ہوا کہ ایک روز خاکسار نے صبح صبح اپنے ماموں چوہدری سمیع اللہ صاحب داماد حضرت مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت سرگودھا اور ممانی جان محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ کو ہیتھرو ایئر پورٹ سے لینے جانا تھا۔ رات کو خاکسار نے خواب دیکھا کہ ہمارا ایک پرانا گھر ہے اس کے ایک کمرہ میں داخل ہوتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ ایک سانپ درمیان میں بیٹھا ہے اور میری طرف دیکھ رہا ہے اور اس کی دونوں آنکھیں اس طرح چمک رہی ہیں جیسے دور سے کار کی فرنٹ کی دو لائٹیں چمک رہی ہوتی ہیں۔ خواب میں ہی خاکسار نے اپنی اہلیہ کو آواز دے کر کہا کہ کوئی ڈنڈا پکڑائیں تا کہ اس سانپ کو ماریں لیکن خاکسار کی اہلیہ اچھا کہہ کر بھول گئیں اور کچھ تاخیر کے بعد آئیں اتنے میں سانپ کہیں غائب ہو گیا۔ بیداری پر خاکسار کو احساس ہوا کہ اس میں خطرے اور نقصان کی خبر ہے اس لئے فوراً صدقہ دینا چاہیئے۔ چنانچہ خاکسار نے اپنی اہلیہ کو کہا کہ مجھے دیر ہو رہی ہے میں ہیتھرو

مہمانوں کو لینے جارہاہوں آپ کچھ صدقہ دے دیں کیونکہ میں نے ایسے ایسے خواب دیکھاہے۔ انہوں نے کہا اچھامیں دے دوں گی۔ خاکسار اپنی کار پر ہیتھر و ائرپورٹ سے مہمانوں کو لے کر جب کرائیڈن آرہا تھا تو رستے میں ایک جگہ ٹریفک لائٹ کی لائٹ سرخ ہوئی۔ مجھ سے آگے ایک کار تھی اس نے اچانک بریک لگائی۔ میں نے بھی بریک لگائی لیکن سڑک نمدار ہونے کی وجہ سے میری گاڑی پھسل گئی اور جا کر اگلی کار کو لگ گئی۔ میرا کافی نقصان ہوا۔ Third party انشورنس ہونے کی وجہ سے دوسری کار کا تو انشورنس نے نقصان پورا کر دیا لیکن مجھے اپنی کار خود ٹھیک کرانی پڑی جس پر کافی خرچہ ہوا جس کی وجہ سے بالآخر وہ کار ہمیں بیچنی پڑی اور ہم کار سے کچھ عرصہ کے لئے محروم ہو گئے۔ جب خاکسار گھر پہنچا تو اہلیہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے صدقہ دیا تھا تو کہنے لگیں کہ مہمانوں کے لئے تیاری کرتے ہوئے میں بھول ہی گئی چنانچہ مجھے احساس ہوا کہ مجھے خود ہی صدقہ دے کر جانا چاہیئے تھا۔ اللہ تعالیٰ تو رحیم و کریم ہے اس نے خواب کے ذریعہ پہلے بتا دیا تھا کہ خطرے کا امکان ہے اور صدقہ دے کر بچ سکتے ہو اور صدقہ ہی دراصل وہ ڈنڈا تھا جس نے سانپ کو مارنا تھا۔ بہر حال اس واقعہ نے دل کو اس یقین سے بھر دیا کہ خدا تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے وہ اپنے بندوں کو ہر خطرے اور نقصان سے بچانا چاہتا ہے جو انسان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہی آرہے ہوتے ہیں اس لئے پہلے خوابوں کے ذریعہ اطلاع دے دیتا ہے لیکن انسان کا فرض ہے کہ فوری طور پر صدقات دے کر تدارک کرے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فائدہ اٹھائے۔ اس کے بعد خاکسار نے ایک صدقہ بکس بیڈروم میں رکھا ہوا ہے کہ صبح اٹھ کر صدقہ دے دیا جائے اور پھر کار میں Ash Tray کو صاف کر کے صدقہ بکس بنالیا ہے کہ اگر گھر اور دفتر دونوں جگہ

بھول ہو جائے تو کار میں بیٹھ کر چلنے سے پہلے صدقہ دے دیا جائے۔ اس عادت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو بہت سے حادثات سے بچایا ہے جس کا ذکر آگے اپنی اپنی جگہ پر آئے گا۔ روزانہ صدقہ دینے کے متعلق ایک حدیث میں بھی ذکر آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ روزانہ دو فرشتے اترتے ہیں۔ ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے خدا جس شخص نے آج صدقہ دیا ہے اسے اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور لوگ پیدا کر۔ اور دوسرا فرشتہ اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے کہ اے خدا جس نے آج صدقہ نہیں دیا تو بھی اس کنجوس کو ہلاکت دے اور فرمایا ایسا ہر روز ہوتا ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ فاما من اعطی...) پس اس حدیث کو پڑھنے کے بعد تو اور بھی روزانہ صدقہ دینے کی عادت پختہ ہو گئی۔ الحمد للہ۔ خاکسار نے یہ واقعہ اور حدیث بہت سے لوگوں کو بتائے اور بہت سے لوگوں نے اس ارشاد نبوی ؐ پر عمل کر کے طرح طرح کے فوائد و برکات حاصل کئے۔ ثم الحمد للہ۔

دعوت الی اللہ اور 30 بیعتوں کا ٹارگٹ:

دیگر تمام خلفاء کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دل میں بھی دعوت الی اللہ کے لئے ایک غیر معمولی جوش تھا۔ چنانچہ آغاز خلافت سے ہی آپ نے تمام احباب و خواتین جماعت کو بار بار تلقین فرمائی کہ ہر احمدی نہ صرف داعی الی اللہ بنے بلکہ ہر سال تبلیغ کے پھل بھی حاصل کرے اور ہر سال کم از کم ایک احمدی بنائے۔ اس غرض کے لئے آپ نے جماعتوں کو بیعتوں کے ٹارگٹ دیئے تا کہ پوری محنت اور دعا کے ساتھ اس ٹارگٹ کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ 1984ء تا 1988ء کے عرصہ میں

خاکسار کرائیڈن میں ریجنل مشنری تھا۔ حضور کے ارشاد کے مطابق اللہ کے فضل سے دعوت الی اللہ کے لئے دن رات دعاؤں اور محنت کے ساتھ کام کیا گیا۔ حضور کو ہر ہفتہ رپورٹ بھجوائی جاتی اور دعا کی درخواست کی جاتی ۔ ایک سال جب خاکسار کی پندرہ بیعتیں ہوئیں تو مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ جو پرائیویٹ سیکریٹری آفس میں کام کرتے تھے انہوں نے خاکسار کو ایک ملاقات میں بتایا کہ آپ کی رپورٹ آنے پر حضور انور نے ایک ملک کے مبلغ انچارج کو ایک خط لکھوایا جس میں فرمایا کہ جتنی آپ کے سارے ملک کی بیعتیں ہیں اتنی تو یہاں اکیلے نسیم باجوہ کی ہیں۔ اس پر مکرم مجید احمد صاحب نے خاکسار کو مبارکباد دی کہ حضور انور نے از راہ شفقت آپ کے کام کو پسند فرمایا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اسی طرح ایک روز مسجد فضل لندن میں حضور انور کی مجلس عرفان ہو رہی تھی۔ لوگ باری باری سوال کر رہے تھے اور حضور جوابات عطا فرما رہے تھے ۔ ایک موقع پر خاکسار نے بھی سوال کے لئے ہاتھ کھڑا کیا۔ حضور نے اجازت عطا فرمائی اور اس کے بعد میرے سوال کرنے سے پہلے خود ہی فرمایا کیا آپ مجھے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کا 30 بیعتوں کا ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے۔ خاکسار خاموش رہا پھر حضور نے از راہ شفقت خود ہی حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ (یعنی خاکسار) مجھے باقاعدگی سے بیعتوں کی رپورٹ بھیجتے رہتے ہیں اور دعا کے لئے لکھتے ہیں۔ ابھی چند دن پہلے انہوں نے لکھا تھا کہ میرا 30 بیعتوں کا ٹارگٹ ہے جن میں سے اللہ کے فضل سے 28، 29 بیعتیں ہو گئی ہیں اس لئے میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کیا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ 30 بیعتوں کا ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے ۔ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضورؒ کو دعوت الی اللہ کے کام سے بہت گہری محبت تھی۔ اور وہ چاہتے تھے کہ ساری

جماعت اس کام میں جُت جائے۔ اس کے ساتھ ہی تبلیغ کا کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے رہتے تا کہ وہ اورزیادہ خوشی اور جوش کے ساتھ کام کریں۔ انہی دنوں حضور انورؒ نے از راہ شفقت خاکسار کو اپنی ذاتی اچکن بھی بھجوائی جو خاکسار کے پاس محفوظ ہے اور حضور کے پیار اور محبت کی ایک حسین یاد ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور پر اپنی ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں آخر دم تک خلیفہ وقت کی توقّعات کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

ہفتہ وار النّصر کی ادارت:

1984ء-1988ء کے عرصہ میں جب خاکسار کرائیڈن میں بطور ریجنل مشنری متعین تھا۔ ابتدائی ایام میں ایک دن مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے خاکسار کو مسجد فضل لندن کے ساتھ ملحقہ دفتر میں بلایااور فرمایا کہ کچھ عرصہ سے حکومت پاکستان نے الفضل ربوہ پر پابندی لگائی ہوئی ہے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو مرکز اور جماعت کے حالات سے باخبر رکھا جائے۔ اس غرض کے لئے حضور انور نے ایک ہفتہ وار خبر نامہ تیار کر کے سب جماعتوں کو بھجوانے کا ارشاد فرمایاہے اور اس کی ادارت کا کام آپ کے سپرد کیا گیاہے۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ آپ کو جتنے معاونین کی ضرورت ہو وہ آپ نے خود ہی تلاش کرنے ہیں اور خرچ بھی زیادہ نہیں کرنااور ہر ہفتہ یہ خبر نامہ دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک کو بھجوانا ہے جہاں جماعت قائم ہے۔ اسی طرح مرکزی دفاتر کو بھی اس کی کاپی بھیجنی ہے۔ حسب ارشاد خاکسار نے دعاؤں کے ساتھ یہ کام شروع کر دیا

۔سب سے پہلے کام کے لئے ایک ٹیم تیار کی جس میں ایک مبشر احمد شکیل صاحب تھے جو کتابت کا کام کرتے تھے ان کے ساتھ مکرمہ نعیمہ کھوکھر صاحبہ بھی مدد کرتی تھیں۔ پرنٹنگ کا کام مکرم مظفر کھوکھر صاحب کے سپرد کیا۔ترسیل کا کام مکرم محمد حسن صاحب مرحوم کرتے تھے۔پتہ جات کو update اور ان کے لیبل تیار کرنے کا کام مکرم محمد احمد صاحب عمر آف کرائیڈن کے سپرد کیا۔ان دنوں جماعت کے پاس کوئی پریس نہیں تھا اس لئے مکرم مظفر کھوکھر صاحب فوٹو کاپی مشین پر ہی سارا کام کرتے ۔ علاوہ ازیں حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ کا کام تیار کرنے کا کام مکرمہ ثریا غازی صاحبہ کے سپرد تھا۔کچھ عرصہ یہ کام مکرم اخلاق احمد صاحب انجم مبلغ سلسلہ بھی کرتے رہے۔ان سب احباب نے نہایت محنت اور باقاعدگی سے کام کیا جس کی وجہ سے بفضلہ تعالیٰ تقریباً دو سال تک خاکسار بطور ایڈیٹر کام کرتا رہا اور پھر مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ کے سپرد یہ کام ہوا کیونکہ خاکسار کی تقرری اسکاٹ لینڈ کے لئے ہوگئی اور مکرم لئیق احمد طاہر صاحب خاکسار کی جگہ متعین ہو گئے ۔ اللہ تعالیٰ سب رضاکاران کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے آمین ۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب امام مسجد فضل لندن کی سرپرستی بھی ہفت روزہ النصر کو حاصل رہی ۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

اس کام کے لئے کتنی تگ و دو ہوتی تھی اس کا اندازہ اس تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر ہفتے کے دوران ایک دفعہ خاکسار کرائیڈن سے لندن مسجد جا کر ضروری خبریں اور مواد حاصل کرتا۔ کرائیڈن کی ثریا غازی صاحبہ سے یا لندن مسجد سے مکرم اخلاق انجم صاحب سے حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ حاصل کرتا۔ سارے مواد کو کتابت کے

لئے تیار کرتا۔ تیار کردہ مواد کو لے کر ہنسلو جاتا جو کرائیڈن سے قریباً 20 میل ہے۔ مکرم مبشر شکیل صاحب مقیم ہنسلو اس کی کتابت کرتے۔ کچھ مواد کی کتابت نعیمہ کھوکھر صاحبہ کرتیں جو کہ لندن مسجد کے قریب رہتی تھیں۔ ان کو مواد پہنچانا اور پھر دوبارہ کتابت شدہ مواد لینے جانا۔ واپس آکر پروف ریڈنگ کرنا اور تصحیح خود کرنا پھر لندن مسجد جاکر پرنٹنگ کے لئے مظفر کھوکھر صاحب کو کتابت شدہ مواد دینا۔ ہر ہفتہ محمد احمد عمر صاحب آف کرائیڈن سے پتہ جات کے لیبل لے کر لندن مسجد حسن صاحب کو دینا۔ اور پھر حسن صاحب اسے پوسٹ کرتے تھے۔ یہ سارا کام ہفتے کے اندر اندر کرنا ہوتا تھا اور اس کے ساتھ بطور ریجنل مشنری خاکسار کے پاس 10-12 جماعتیں تھیں ان کے بھی باری باری دورے کرنا اور بیعتوں کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے زور لگانا، یہ سب کام بفضلہ تعالیٰ ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں اور آپ کی رہنمائی کا نتیجہ تھا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

ان دنوں الفضل کے بند ہونے کی وجہ سے اور دوسری طرف حضور انور کی پاکستان سے لندن ہجرت کرنے کی وجہ سے اور ادھر پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کی وجہ سے دنیا بھر کی جماعتیں ایک بہت بڑا خلا محسوس کر رہی تھیں اس لئے جب النصر ان تک پہنچتا تو ان کی طرف سے بہت دلی شکریہ کے خط آتے کہ النصر نے ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا اور خلیفہ وقت اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت اور احباب جماعت کو ایک بار پھر ملا دیا ہے اور اس طرح احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کا کام بھی ہو رہا ہے۔ النصر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اب بھی جماعت کے کئی افسران اور عہدیداران کی طرف سے وقتاً فوقتاً خاکسار کو خطوط یا فون آتے ہیں کہ ہمیں النصر کی

کاپیاں چاہئیں کیونکہ اس دور کے حالات و واقعات کا علم حاصل کرنے کا یہ ایک اہم ذریعہ ہے۔ انہی دنوں ایک دفعہ حضور انور نے النصر کے سٹاف کو ازراہ شفقت یہ موقع بھی دیا کہ حضور کے ساتھ ایک گروپ فوٹو ہو جو آج بھی محفوظ ہے اور بعض رسائل میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

قبولیت دعا کے ذریعہ معجزانہ شفاء:

جن دنوں خاکسار کرائیڈن میں بطور مشنری متعیّن تھا اس عرصہ کے دوران ایک دفعہ خاکسار کو اطلاع ملی کہ مکرم ظہیر احمد صاحب بلوچ (حال مینجر مسجد بیت الفتوح لندن) کے چھوٹے بھائی متین صاحب بیمار ہیں اور کرائیڈن ہسپتال میں داخل ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ چودہ دن سے انہیں بڑی تکلیف دہ ہچکی لگی ہوئی ہے ڈاکٹروں کی مسلسل کوشش کے باوجود کوئی افاقہ نہیں۔ ایک روز عصر کی نماز مسجد کرائیڈن میں ادا کرنے کے بعد خاکسار نے چند دوستوں کو ساتھ لیا جن میں مکرم خواج صاحب مرحوم بھی شامل تھے اور مکرم متین صاحب کی عیادت کے لئے کرائیڈن ہسپتال روانہ ہوئے۔ متین صاحب کے پاس پہنچے تو واقعی ان کی حالت بہت ہی تکلیف دہ تھی۔ بستر پر بیٹھے ہوئے تھے اور مسلسل بڑی تکلیف کے ساتھ ہچکی لیتے جا رہے تھے۔ ان کے ارد گرد کچھ احمدی احباب بھی تھے اور عام وارڈ ہونے کی وجہ سے بہت سے انگریز وغیرہ لوگ بھی اس بڑے کمرے میں موجود تھے۔ متین صاحب کی حالت کو دیکھ کر بے اختیار دل سے دعا کی تحریک اٹھی اور خاکسار نے ارد گرد کے لوگوں سے کہا کہ آئیں میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ دعا کرتے ہوئے دل میں یہ بھی تحریک ہوئی کہ اگرچہ ڈاکٹر چودہ

دن سے بے بس ہیں لیکن خدا تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے اس لئے اس وقت تک دعا جاری رکھنی چاہیئے جب تک ہچکی بند نہ ہو جائے۔ نہایت رقّت کے ساتھ دعا کی توفیق ملی۔ تقریباً20 منٹ کے بعد متین صاحب کی ہچکی بند ہو گئی اور ادھر ساتھ ہی ایک نرس نے اعلان کیا کہ مریضوں کو ملنے کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ دعا کے دوران یہ بھی اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے خدا اس وقت احمدی اور غیر مسلم اس واقعہ کو دیکھ رہے ہیں اگر تو معجزانہ طور پر شفا دے تو نہ صرف ایک بھائی کی تکلیف دور ہو گی بلکہ تمام دیکھنے والوں کو خدا تعالیٰ کی قدرت اور دعا کی اہمیت کا اندازہ ہو گا اور اس کے ساتھ ہی اسلام احمدیت کی سچائی کا ثبوت ہو گا۔ کیونکہ سب دعا کرنے والے احمدی مسلمان ہیں جو کہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ ثم الحمدللہ۔

ایک غیر از جماعت کی حیرت انگیز خواب:

جن دنوں خاکسار کرائیڈن میں بطور ریجنل مشنری متعین تھا ان دنوں ایک دفعہ مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد جلسہ سالانہ پر لندن تشریف لائے۔ جلسہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں ارشاد فرمایا کہ یوکے کی جماعتوں کا دورہ کر کے تبلیغی مجالس سوال وجواب منعقد کریں چنانچہ حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق خاکسار نے اپنے ریجن میں بھی مجالس سوال وجواب کا انتظام کیا۔ ان میں سے ایک مجلس ایسٹ لندن میں منعقد کی گئی جس کا انتظام مکرم مرزا مجیب احمد صاحب، صدر جماعت نے ایک پبلک ہال میں کیا۔ مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے صدارت کی۔ تلاوت کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور

اس کے بعد محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ احباب جماعت اپنے غیر از جماعت مسلمان دوستوں کو بکثرت لے کر آئے اور نہایت دلچسپ اور علم و معرفت سے پُر مجلس ہوئی۔ اس مجلس کے چند دن بعد خاکسار کو ایسٹ لندن جماعت کے ایک دوست مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کا فون آیا۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ مجلس سوال و جواب میں مَیں بھی اپنے غیر از جماعت دوستوں کو لے کر آیا تھا ان میں سے ایک محمد اسلم صاحب ہیں جو پاکستان میں وکالت کرتے تھے اور یہاں وہ کچھ عرصہ ایک اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر بھی رہے ہیں اور وہ آپ کو ملنا چاہتے ہیں اور اپنا ایک خواب سنانا چاہتے ہیں ۔ چند دن بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق خاکسار چوہدری بشیر احمد صاحب کے گھر حاضر ہو گیا اور مکرم محمد اسلم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ دوران ملاقات محمد اسلم صاحب نے اپنی خواب سناتے ہوئے کہا کہ تقریباً پانچ چھ سال قبل میں نے پاکستان میں ایک خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے جہاں بہت سے لوگ جمع ہیں اور میں بھی ان میں موجود ہوں۔ بتایا گیا کہ ابھی آنحضرت ﷺ یہاں تشریف لانے والے ہیں چنانچہ لوگ ترتیب سے کھڑے ہو کر آنحضرت ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں اتنے میں ایک جیپ آتی ہے جس میں آنحضرتؐ کھڑے ہیں۔ جب جیپ میرے قریب آئی تو میں نے دیکھا آپؐ جوانی کی عمر میں ہیں سیاہ داڑھی ہے جو زیادہ لمبی نہیں۔ سر پر کالی جناح کیپ ہے۔ قد لمبا ہے۔ جسم پتلا دبلا ہے۔ کالی اچکن ہے اور سفید شلوار ہے اور آنکھوں پر نظر کی عینک بھی لگائی ہوئی ہے۔ آپؐ کا رنگ گندمی ہے جیسے ہم پاکستانیوں کا ہوتا ہے۔ اس پر خواب ختم ہو گیا۔ بیداری کے بعد مجھے اس بات کی تو خوشی تھی کہ مجھے آنحضرتؐ کا دیدار مبارک نصیب ہوا ہے لیکن ساتھ ہی اس

بات پر تعجب ہوا کہ جو شکل و صورت دیکھی ہے یہ اس تصور سے بالکل مختلف ہے جو ہمارے ذہنوں میں ہے۔ اسی طرح یہ بھی حیرانگی تھی کہ اس شکل و صورت کے کسی آدمی کو میں نے نہ کبھی دیکھا اور نہ میں اسے جانتا ہوں۔ آخر میں اپنی مسجد کے امام صاحب کے پاس گیااور انہیں یہ خواب سنا کر اس کی تعبیر دریافت کی انہوں نے تعبیر تو کچھ نہ بتائی صرف یہ کہا کہ یہ خواب اور کسی کو نہ سنانا ایسی خوابیں دوسروں کو نہیں سنانی چاہئیں۔ چنانچہ خاکسار نے یہ خواب کبھی کسی کو نہیں سنائی تھی لیکن چند روز قبل جب ایسٹ لندن میں آپکی مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی تو مجھے بھی شامل ہونے کا موقع ملا۔ جب مجلس کے شروع میں آپ (یعنی خاکسار۔ راقم الحروف) تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ کو دیکھ کر مجھے اپنی پانچ سال پہلے کی دیکھی ہوئی خواب یاد آگئی اور میں حیران ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ کی جو شکل میں نے خواب میں دیکھی تھی وہ ہو بہو آپکی تھی۔ اس لئے مجھے آپ سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور میں نے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سے درخواست کی کہ میری آپ سے ملاقات کروادیں۔ چند دن بعد انہوں نے خاکسار کو اپنے گھر پر بھی کھانے کے لئے بلایا۔ خاکسار اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ ان کے گھر ایسٹ لندن گیا۔ ان کا گھر غیر احمدی مسجد کے بالکل سامنے واقع تھا اور ان کی اہلیہ اس مسجد میں بچوں کو قرآن کریم اور اسلامی تعلیم پڑھاتی تھیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ ہم احمدی ہیں تو بہت گھبرائیں لیکن چونکہ ان کے میاں نے خواب سنائی ہوئی تھی اور کچھ تعارف کروایا ہوا تھا اس لئے آہستہ آہستہ گفتگو میں شریک ہو گئیں۔ یہ دوست احمدی تو نہ ہوئے کیونکہ غیر احمدی حلقے میں بہت پھنسے ہوئے تھے اور بیوی کی طرف سے بہت دباؤ تھا لیکن اس کے بعد ہمیشہ جماعت کے ساتھ قریبی تعلق رکھا بلکہ کچھ

عرصہ کے بعد ایک فیملی کو میرے پاس برمنگھم بھیجا جو نہ صرف احمدی ہوئی بلکہ تبلیغ میں انہوں نے میرے ساتھ بہت تعاون کیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔(اس واقعہ کو لکھنے کا یہ مقصد ہے کہ غیر احمدی قارئین اندازا کریں کہ کس طرح خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کی تائید میں غیروں کو بھی خوابوں کے ذریعہ خبر دیتا ہے، لہٰذا انہیں جماعت احمدیہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے)۔

لیسٹر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی قبولیت دعا کا عظیم نشان اور خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ مبارکہ الدین مرحومہ کا ذکر خیر:

1985 /86ء میں جبکہ جماعت احمدیہ کی لیسٹر میں کوئی مسجد نہیں تھی اور احباب جماعت ایک پبلک عمارت میں نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ایک روز غیر احمدی مسلمان جمعہ کے روز آ گئے اور کہا کہ آپ لوگ غیر مسلم ہیں اسلئے آپ کو جمعہ پڑھنے کا کوئی حق نہیں اور کہا کہ اگر آپ اگلے جمعے یہاں آئے تو یہاں ہمارے ہزاروں لوگ ہوں گے اور آپ میں سے کوئی زندہ بچ کر نہیں جاسکے گا۔اس پر صدر صاحب جماعت مکرم مرزا محمد اکرم صاحب نے پولیس کو اطلاع کی۔ پولیس نے غیر احمدی مسجد سے رابطہ کر کے معلوم کیا اور پھر ہمارے صدر صاحب کو کہا کہ ہماری اطلاع کے مطابق بہت سے لوگ آرہے ہیں اور ہم آپ کی حفاظت نہیں کر سکیں گے اسلئے بہتر ہے کہ آپ کسی اور جگہ نماز جمعہ کا انتظام کرلیں۔بعد ازاں مکرم صدر صاحب لیسٹر نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں ساری صورت حال پیش کر کے حضور انور سے رہنمائی کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا میں دعا کر کے آپ کو جواب دونگا۔ایک دو روز کے

بعد حضورانور نے صدر صاحب لیسٹر کو پیغام بھجوایا کہ میں نے دعا کی ہے اور میں نے فرشتوں کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا جو آپ کی حفاظت کر رہے تھے اسلئے آپ اگلا جمعہ وہیں جا کر پڑھیں چنانچہ مکرم صدر صاحب نے ساری جماعت کو حضور کا پیغام پہنچایا ادھر غیر احمدیوں کی بڑی مسجد میں ایک ہنگامہ تھا اور پوری تیاری تھی کہ احمدیوں کو نماز جمعہ نہیں پڑھنے دینی اور اگر وہ آئے تو ان کو زندہ نہیں چھوڑنا اور پولیس بھی جماعت کو یہ اطلاع ساتھ ساتھ دے رہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تمام بوڑھے اور نوجوان مرد اپنے امام کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنے گھر والوں کو سلام کہہ کر روانہ ہوگئے کہ جو کچھ بھی ہوگا ہم اپنے امام کے ارشاد کے مطابق وہیں نماز پڑھیں گے۔اس موقع پر خاکسار کی ہمشیرہ مبارکہ الدین بھی غیر معمولی قربانی کرنیوالی خواتین میں شامل تھیں جنہوں نے بڑی خوشی سے اپنے بیٹے جاوید الدین اور داماد اعجاز احمد کو تیار کر کے بھیجا۔ان دنوں لیسٹر جماعت کے مردوں کی تعداد صرف 12 ہوا کرتی تھی۔سب کے سب نماز کیلئے پہنچ گئے۔دوسری طرف خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ اس طرح مدد کی کہ جمعہ کی صبح سے انتہائی تیز ہوا اور طوفانی بارش شروع ہوگئی اور مسلسل جمعہ کی نماز تک جاری رہی۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر احمدی بہت تھوڑی تعداد میں مقررہ جگہ پر پہنچ سکے اور جو چند لوگ آئے انہیں پہلے تو پولیس نے وارننگ دی اور جو وارننگ کے باوجود نہ گئے تو پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا اور خدا کے فضل سے احمدی احباب نے فرشتوں کی حفاظت میں اسی جگہ پر نماز جمعہ ادا کی۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔

یہ واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی قبولیت دعا کا ایک عظیم نشان ہے جس کے وہ تمام لوگ گواہ ہیں جو اسوقت موجود تھے۔خاکسار خود بھی بالواسطہ گواہ ہے کیونکہ

خاکسار فون پر ایک ایک منٹ کی رپورٹ حاصل کر رہا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ احباب جماعت کے عزم و حوصلہ اور خلافت کی فرمانبرداری سے ایسے خوش ہوئے کہ حضور انور نے صدر صاحب لیسٹر کو فرمایا اب آپ مسجد کیلئے کوئی جگہ ڈھونڈیں اور اپنی مسجد بنا کر اس میں نماز ادا کریں۔ چنانچہ اس ہدایت کے نتیجہ میں موجودہ جگہ بیت الاکرام مسجد قائم ہوئی جس کے ابتدائی حصہ کاافتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے19 اپریل1993ء کو فرمایا اور پھر مزید توسیع اور گنبد و مینار کے ساتھ مسجد تیار ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہٗ العزیز نے 20فروری 2016ء کو افتتاح فرمایا۔ اب اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو لیسٹر میں ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ افتتاح کے موقع پر شہر کے تمام بڑے بڑے معزّزین موجود تھے اور حضور انور نے انہیں اسلام احمدیت کا پُر امن اور محبت بھرا پیغام عطا فرمایا اور تمام معززین نے حضورانور کے خطاب اور جماعت احمدیہ کی انسانی خدمات کو قابل تحسین قرار دیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

جماعت احمدیہ لیسٹر کی تاریخ کے حوالے سے بغرض ریکارڈ تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ 1979ء تک لیسٹر میں کوئی جماعت نہیں تھی۔ 1979ء میں مکرم و محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج یوکے نے خاکسار کو لیسٹر بھجوایا کہ وہاں جماعت قائم کی جائے۔ چنانچہ خاکسار نے لیسٹر کے احباب سے رابطہ کیا اور مکرم ابراہیم کھوکھر صاحب کے گھر میٹنگ کا انتظام کیا۔ اس وقت صرف پانچ گھر تھے۔ مکرم ابراھیم کھوکھر صاحب ، مکرم مرزا محمد اکرم صاحب، مکرم ظفر مرزا صاحب ۔ مکرم نصیر مرزا صاحب، مکرم عزیزالدین صاحب (خاکسار کے بہنوئی)۔ مکرم ابراھیم کھوکھر

صاحب اور ان کے دو بیٹے طاہر اور بشارت، مکرم مرزا محمد اکرم صاحب، مکرم ظفر مرزا صاحب اور خاکسار کے دو بھانجے جاوید الدین اور وسیم الدین میٹنگ میں موجود تھے۔ بعد مشورہ مکرم ابراھیم صاحب کو صدر تجویز کیا گیا۔ مکرم محمد اکرم صاحب کو جنرل سیکرٹری اور مکرم ظفر مرزا صاحب کو سیکرٹری مال تجویز کیا گیا۔ نماز باجماعت بھی ادا کی گئی۔ واپسی پر خاکسار نے مکرم مشنری انچارج صاحب کو رپورٹ پیش کی اور انہوں نے مجوزہ تینوں احباب کی منظوری عطا فرمادی۔ اس طرح لیسٹر میں جماعت قائم ہو گئی۔ پہلی صدر لجنہ مکرم ابراھیم صاحب کی اہلیہ مکرمہ زکیہ کھوکھر صاحبہ مقرر ہوئیں۔ اس کے بعد خاکسار کی ہمشیرہ مبارکہ الدین صاحبہ اور پھر کئی تبدیلیاں ہوتی رہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ طاہرہ اوپل صاحبہ کو بھی کچھ عرصہ بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق ملی۔ خاکسار کی ہمشیرہ مبارکہ الدین صاحبہ کا انتقال ابھی حال ہی میں 14 اگست 2020ء کو ہوا۔ آپ خدا کے فضل سے تہجد گزار اور موصیہ تھیں اور بیسیوں بچوں اور بچیوں کو انہوں نے قرآن کریم پڑھایا۔ شروع میں کار کی سہولت نہ تھی چنانچہ بچوں کو پڑھانے کیلئے مقررہ جگہ پر پہنچنے کیلئے ایک گھنٹہ پیدل چل کر جاتی رہیں۔ سب چھوٹوں بڑوں کے ساتھ محبت کا سلوک رکھا اور بطور صدر لجنہ جماعت کو جوڑ کر رکھا۔ لیسٹر میں مسجد کے قیام کیلئے انہوں نے نہ صرف خود بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی بلکہ اپنے عزیز و اقارب اور دوسرے احباب کو بھی قربانی کی ترغیب دیتی رہیں۔ مسجد کے قیام پر انتہائی خوش تھیں اور 20 منٹ کی ڈرائیو کے باوجود جب تک صحت یاب رہیں ہر روز مسجد خود جاتیں اور بچوں کو بھی ساتھ لے جاتیں۔ کئی دفعہ اعتکاف کی بھی توفیق

پائی۔ لیسٹر میں 21 اگست کو کرونا کے قواعد کے مطابق محدود احباب کے ساتھ خاکسار نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں کرونا سے محفوظ رکھا۔ بعد ازاں لیسٹر کے جماعتی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرکز سے مشورہ کے بعد لیسٹر قبرستان میں موصیان کیلئے ایک قطعہ مخصوص کیا گیا اور اسی میں سب سے پہلے آپ کی قبر ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے تمام لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ہمشیرہ مبارکہ الدین صاحبہ 1972ء میں اپنے میاں اور بچوں کے ساتھ لیسٹر آئیں۔ اس وقت نہ کوئی جماعت تھی نہ مسجد نہ کوئی جماعتی تنظیم۔ اب جبکہ ان کی وفات ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لیسٹر میں ایک مضبوط جماعت ہے جس کے 80 گھرانے ہیں، جس میں 300 افراد ہیں، ایک خوبصورت مسجد ہے، مستقل مبلغ ہیں اور جماعت کی تمام تنظیمیں انصار خدام اطفال لجنہ ناصرات خوب فعال ہیں۔ 300 افراد جماعت میں 40 افراد مرحومہ کے قریبی عزیز و اقارب ہیں۔ مرحومہ مبارکہ الدین صاحبہ مکرمہ فوزیہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر یوکے اور مکرمہ آصفہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب کی والدہ ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ، مسیح موعودؑ اور خلافت کی جو محبت مرحومہ نے اپنے تمام بچوں کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری خدا اسے ہر نسل میں قائم رکھے۔ آمین۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مرحومہ کو تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا اور حضرت مسیح موعودؑ اور جماعتی لٹریچر کا بہت وسیع مطالعہ تھا۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 افراد کو تبلیغ کر کے جماعت میں داخل کروانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو یہ اعزاز بھی بخشا ہے

کہ آپ کا پوتا عزیز مکرم صباح الدین احمدی ابن مکرم وسیم الدین احمدی مبلغ سلسلہ بن گئے ہیں اور مرکزی پریس اور میڈیا ٹیم اسلام آباد، یوکے میں کام کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خلافت احمدیہ کا سلطان نصیر بننے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب مرحوم سابق امیر جماعت سرگودھا وامیر صوبہ پنجاب کا ذکرِ خیر:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی لندن تشریف آوری کی وجہ سے مرکزی جلسہ سالانہ 1984ء سے لندن میں ہونے لگا۔ اس وجہ سے خدا کے فضل سے ہر سال دنیا بھر کے احباب جماعت لندن آنے لگے اس طرح اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت لندن کو بہت سے بزرگوں سے ملاقاتیں کرنے اور ان سے فیض حاصل کرنے کا موقع دیا۔ خاکسار کو یہ بھی شرف حاصل ہوتا رہا کہ مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب جب بھی جلسہ پر تشریف لاتے تو خاکسار کے پاس کچھ ہفتے ضرور گزارتے۔ پہلی دفعہ تو حضور رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق آپ نے کرائیڈن جماعت میں باقاعدہ روزانہ درس قرآن کا سلسلہ جاری فرمایا۔ جس سے ہم سب نے بہت فائدہ اٹھایا۔

مکرم محترم مرزا صاحب ایک نہایت ممتاز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ 1916ء میں 16 سال کی عمر میں خود تحقیق کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد زندگی وقف کردی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ آپ وکالت کا امتحان پاس کریں چنانچہ آپ نے تعمیل کی اس کے بعد حضور نے فرمایا گورداسپور میں بطور وکیل پریکٹس شروع کر دیں کیونکہ قادیان ضلع گورداسپور میں تھا اور جماعت کو مختلف موقعوں پر عدالت میں کاروائی کرنی پڑتی تھی۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب نے گورداسپور میں پریکٹس شروع کر دی۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ میں نے پہلے دن سے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ ہم نے جو بیعت میں یہ عہد کیا ہے کہ ”میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا“ اس کا تقاضا ہے کہ جتنا وقت دنیا کے لئے دیا جائے اس سے زیادہ وقت جماعت کے لئے دیا جائے چنانچہ آپ نے ساری عمر اس اصول پر عمل کیا۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ صبح 8 سے 12 بجے تک وکالت کا کام کرتے اور بعد دوپہر بقیہ سارا وقت جماعت کے کاموں اور مطالعہ میں صرف کرتے۔ بعض اوقات آپ کو بعد دوپہر وکالت کے کام کی درخواست کی گئی اور بڑی بڑی رقوم کی پیشکش کی گئی لیکن آپ نے کسی نقصان کی پرواہ نہ کی اور اپنے اس عہد پر قائم رہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا آپ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ خدا کے فضل سے باوجود تھوڑا وقت کام کرنے کے اللہ تعالیٰ مجھے سارا سارا دن کام کرنے والے وکیلوں سے زیادہ آمدنی عطا فرماتا رہا۔ وقت کی قربانی آپ بہت سے طریقوں سے کرتے تھے: امیر ضلع گورداسپور کے فرائض ادا کرتے رہے۔ مرکز احمدیت قادیان میں ہر ہفتہ باقاعدگی سے جاتے اور جماعت کی طرف سے مفوضہ فرائض ادا کرتے۔ پاکستان بننے کے بعد تو آپ امیر ضلع سرگودھا وامیر جماعت احمدیہ پنجاب بھی کئی سال تک رہے اور صدر قضا بورڈ اور صدر افتاء بورڈ کے اہم فرائض بھی ادا کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی آخری بیماری کے دوران حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بعد صدر نگران بورڈ کے نہایت حساس

عہدہ پر بھی فائز رہے۔ آپ کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا فرماتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایک لفظ ایسا نہیں جو چھپا ہو اور میرے پاس نہ ہو اور میں نے اسے پڑھا نہ ہو۔ قرآن کریم کے ساتھ عشق کا یہ حال تھا کہ فرماتے تھے کہ میں نے مسلسل دس سال روزانہ چار گھنٹے صرف کر کے قرآن کریم کے ذاتی نوٹس لکھے جس میں ہر آیت کے ساتھ مشکل الفاظ کے لغوی معنے، پھر دوسری متعلقہ آیات پھر متعلقہ احادیث نبویہ پھر گذشتہ بزرگان اسلام کی تفسیر اور پھر حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کی تفسیر بھی لکھی۔ اس غرض کے لئے آپ نے اپنے قرآن کے ہر صفحہ کے ساتھ دو تین بڑے سائز کے زائد صفحات لگائے ہوئے تھے جس پر یہ نوٹس لکھے ہوئے تھے۔ جہاں بھی آپ رہے ہمیشہ روزانہ مسجد میں قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ جو تقریباً 20 منٹ کا ہوتا تھا۔ خاکسار مسجد احمدیہ سرگودھا میں تقریباً 4 سال یہ درس سنتا رہا اور نوٹس بھی لیتا رہا۔ یہ درس صرف علم سے ہی پُر نہیں ہوتے تھے بلکہ ایک ایسا روحانی اثر رکھتے تھے کہ سننے والا گویا روز روحانی غسل کر لیتا تھا اور قرب الٰہی کی منزلیں طے کرتا جاتا تھا اور قرآن کریم کے نہ ختم ہونے والے اور مسلسل ترقی کرنے والے عشق میں مبتلا ہو جاتا تھا۔

آپ کے علمی ذوق کی وجہ سے آپ کو سال ہا سال تک مرکزی جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ میں تقاریر کی سعادت ملتی رہی جو بہت بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہوتی تھیں۔ ان تقاریر کو بعد میں آپ نے تنویر القلوب کے عنوان کے تحت شائع بھی کر دیا۔ آپ نے اپنے پیچھے بیش بہا علمی خزانہ چھوڑا ہے جو قیامت تک قلوب صافیہ کو انوار قرآنیہ سے منور کرتا رہے گا۔ آپ کی کتاب تنویر القلوب کی پہلی جلد جب شائع ہوئی تو ان دنوں ایک دفعہ خاکسار حضرت سید مختار احمد شاہجہان پوری صاحبؓ جو صحابی حضرت مسیح

موعود علیہ السلام اور ایک معتبر عالم تھے سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا محترم مرزا عبدالحق صاحب کی کتاب تنویر القلوب شائع ہوئی ہے اور میں نے اسے پڑھا ہے ۔واقعی یہ دلوں کو روشن کرنے والی ہے۔ آپ کی کتب اور مضامین کی ایک لمبی فہرست ہے تاہم جو کتب خاکسار کے پاس موجود ہیں ان کے نام یہ ہیں:

1 ۔ تنویر القلوب جلد اول ۔2۔ تنویر القلوب جلد دوم ۔3۔ تنویر القلوب جلد سوم ۔4 ۔ انڈیکس مضامین کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔5 ۔ روح العرفان ۔6۔ نزول مسیح ۔7۔ نزول وحی ۔8 ۔صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔9 ۔ جہاد ۔10 ۔حیات بعد الموت ۔11 ۔صفات باری تعالیٰ

مکرم و محترم حضرت مرزا صاحب عظیم الشان خوبیوں کے مالک تھے۔ حدیث نبوی کے مطابق رات کو عشاء کے بعد جلدی سو جاتے۔ صبح دو۔ڈھائی بجے نماز تہجد کے لئے اٹھ جاتے اور کم و بیش دو گھنٹے تہجد کی نماز پڑھتے رہتے۔ نماز تہجد اور دعا میں اتنی رقت کے ساتھ گریہ و زاری کرتے کہ سارے گھر میں اس کی درد ناک آوازیں آتیں اور دوسرے سوئے ہوئے لوگ بھی اٹھ جاتے اور انہیں بھی نماز تہجد کی اہمیت کا احساس ہو جاتا۔ پانچوں نمازیں با جماعت ادا کرتے اس غرض کے لئے سرگودھا اپنے گھر کے احاطہ میں انہوں نے چھوٹی سی مگر خوبصورت مسجد بنائی ہوئی تھی۔ جہاں اردگرد کے احمدی آکر نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ مغرب کی نماز آپ بڑی مسجد میں جا کر ادا کرتے ۔ آپ کی خوراک بہت تھوڑی تھی لیکن ہر کام وقت کی پابندی سے کرتے۔ صحت و تندرستی کے لئے تقریباً70 سال کی عمر تک ٹینس کھیلتے رہے۔ بعد میں روزانہ چار

پانچ میل کی سیر کرتے ۔ ہر ایک کے ساتھ محبت و پیار کے ساتھ پیش آتے اور بڑی دھیمی آواز میں بات کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حافظہ بہت اچھا تھا اور آخر عمر تک 106 سال کی عمر تک حافظہ پر کوئی اثر نہیں تھا بلکہ آپ کی یادداشت پر ہر شخص حیران ہوتا تھا۔ دینی کتب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ روزانہ اخبارات کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ۔ امریکہ سے شائع ہونے والے ریڈرز ڈائجسٹ کے مستقل خریدار تھے اور باقاعدگی سے پڑھتے اور اپنے مضامین اور تقاریر میں اس کے حوالے دیا کرتے تھے۔ خلافت احمدیہ کے عاشق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ادوار خلافت میں نہایت اخلاص اور محنت اور لگن کے ساتھ نمایاں حیثیت سے خدمات کی توفیق دی۔ کرائیڈن جب خاکسار کے پاس تشریف لائے تو فرمایا میں روزانہ نماز مغرب و عشاء لندن مسجد جا کر حضور کے پیچھے پڑھنا چاہتا ہوں چنانچہ خاکسار انہیں باقاعدگی سے اس غرض سے لندن مسجد لے کر جاتا۔ کم و بیش آنا جانا 16 میل ہوتا تھا لیکن خدا کے فضل سے حضور کی مجالس عرفان سے بھی استفادہ کی توفیق ملتی جو ایک بے بہا خزانہ تھا۔

ایک دفعہ مجلس عرفان میں حضورؒ نے آپ کو حضرت مرزا صاحب کہہ کر مخاطب فرمایا جو اس مقام کی طرف اشارہ تھا جو حضور کی نگاہ مبارک میں حضرت مرزا صاحب کا تھا۔اس کے بعد باقی لوگ بھی مختلف تقاریب میں آپ کا حضرت مرزا صاحب کے الفاظ کے ساتھ ذکر کرنے لگے آپ جب لندن تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضور انور سے ملاقات کیلئے نام لکھواتے اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے اسی

طرح واپس پاکستان حضور سے ملاقات کر کے حضور سے اجازت لے کر جاتے۔ مختلف جماعتی، ذیلی تنظیموں یا اجتماعات میں آپ کو تقریر کے لئے مدعو کیا جاتا آپ کا خطاب سن کر لوگ حیران ہو جاتے کہ 100 سال سے زائد عمر کے باوجود قرآن کریم حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور عربی اردو فارسی اشعار سے مزین گھنٹہ گھنٹہ زبانی بڑی روانی سے اور بہت بلند اور صاف آواز سے تقریر کر رہے ہیں جو جذب واثر سے بھری ہوئی ہوتی۔ بعد میں کثرت سے لوگ نہایت محبت سے آپ سے مصافحہ کرتے اور دعا کے لئے کہتے۔ عاجزی اور انکساری کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ اسلام آباد میں خدام کا اجتماع تھا آپ نے بہت پر اثر خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد جب خاکسار انہیں اپنی کار میں واپس گھر لا رہا تھا تو رستے میں میں نے عرض کیا آج خدا کے فضل سے بہت موئثر خطاب تھا۔ بہت سے لوگوں نے مجھ سے اس کا ذکر کیا ہے۔ فرمانے لگے کہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ایک حقیر سا کیڑا ہے جسے خدا نے بولنے کی طاقت دے دی یہ خدا کی قدرت کا ہی کرشمہ ہے۔ اللہ اللہ کیا انکساری ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

کرائیڈن کے بعد 1992 تا 2001ء کے عرصہ میں خاکسار جب برمنگھم بطور مبلغ متعین تھا وہاں بھی آپ خاکسار کے پاس جلسہ کے بعد تشریف لاتے رہے پھر 2001 تا 2004ء کے عرصہ میں بریڈ فورڈ بھی خاکسار کے پاس تشریف لائے۔ جہاں جہاں تشریف لائے تقریروں اور درسوں کا سلسلہ جاری رہا۔ احمدی اور غیر احمدی اور انگریز بھی آپ سے فیض پاتے رہے اور ہر شخص آپ کو مل کر آپ کی خوش اخلاقی۔ تبحر علمی اور حافظے اور نیکی و تقویٰ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ بریڈ فورڈ میں 2002ء میں جب آپ تشریف لائے تو بریڈ فورڈ، کیتھلی، شیفیلڈ، سپین ویلی کی

جماعتوں نے نہ صرف جماعتی اجلاسات میں آپ کی تقاریر سے استفادہ کیا بلکہ ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ آپ کا فیض دور دور تک پہنچا دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ سن رائز ریڈیو بریڈفورڈ میں آپ کا انٹرویو ہوا، لارڈ میئر سے آپ کی ملاقات ہوئی، کیتھلی کے اخبار Keighley News نے آپ کا انٹرویو شائع کیا، شیفیلڈ کے اخبار The Star نے بھی آپ کا انٹرویو شائع کیا، اسی طرح سپین ویلی کے علاقہ کے دو اخبارات Batley News اور Dewsbury News نے بھی آپ سے انٹرویو لے کر اسے شائع کیا۔ ان انٹرویوز میں یہ سوال عام طور پر آپ سے ضرور کیا جاتا کہ آپ کی صحت کا راز کیا ہے تو آپ ہمیشہ قرآن کریم کی یہ آیت پیش کرتے وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرّعد،۱۸) کہ میں قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں جو شخص بنی نوع انسان کے لئے مفید اور نفع رساں وجود بننے کی کوشش کرے گا خدا تعالیٰ اس کو زیادہ دیر زمین میں رکھے گا۔ اس طرح آپ اہل مغرب کو قرآن کریم کی حسین تعلیم کی طرف متوجہ کر دیتے تا کہ وہ اسلام کی طرف مائل ہو جائیں۔ اسی طرح بعض دفعہ آپ یہ بھی کہتے کہ آدھی رات کے بعد دو بجے سو کر اٹھ کر نماز تہجد پڑھنے میں بھی بڑی برکت ہے اس سے بھی انسان کی صحت و عمر میں برکت دی جاتی ہے۔ اسی طرح کم کھانا اور وقت پر کھانا، ورزش کرنا وغیرہ کا بھی ذکر کر دیتے۔ تمام انٹرویو لینے والے آپ کی زندگی کے حالات سن کر بہت متاثر ہوتے اور باتصویر خبریں شائع کرتے رہے جو اشاعت اسلام کا بہترین ذریعہ بنتی رہیں۔ الحمدللہ۔

حضرت مرزا صاحب کی وفات 2006ء میں 106 سال کی عمر میں سرگودھا میں ہوئی اور سارے پاکستان سے آنے والے لوگوں نے آپکے جنازہ میں شرکت کی اور آپ کی

تدفین بہشتی مقبرہ، ربوہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ابد الآباد تک درجات بلند فرماتا رہے اور آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد در اولاد کو قیامت تک آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیتا رہے۔ اور خلافت احمدیہ سے والہانہ عقیدت و اطاعت اور وفا کا رشتہ استوار کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ ثم آمین۔ خاکسار کو مکرم مرزا صاحب سے روحانی تعلق کے علاوہ اس لحاظ سے بھی خاص تعلق ہے کہ آپ کی بیٹی مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب خاکسار کی ممانی ہیں اور خاکسار کی بڑی ہمشیرہ ناصرہ بیگم صاحبہ مرحومہ مکرم محترم مرزا عبد الحق صاحب کے بیٹے مکرم مرزا نثار احمد صاحب سے بیاہی گئیں۔(مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب اور ہمشیرہ ناصرہ بیگم صاحبہ وفات پا چکے ہیں اور بہشتی مقبرہ، ربوہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین)

حصہ چہارم: اسکاٹ لینڈ میں عرصہ تقرری کے واقعات

(1988 تا 1990)

اسکاٹ لینڈ میں تقرری:

1988ء میں خاکسار کی تقرری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) نے گلاسگو میں فرمائی جو کہ اسکاٹ لینڈ کا سب سے بڑا شہر ہے اور برطانیہ کا (لندن، برمنگھم اور مانچسٹر کے بعد) چوتھا بڑا شہر ہے۔ اسکاٹ لینڈ کی آبادی تقریباً ساڑھے پانچ ملین ہے اور گلاسگو کی اب کی آبادی 6 لاکھ سے زائد ہے۔ اور اگر ارد گرد کے علاقوں کو ملایا جائے تو ایک ملین سے بھی زائد ہے۔ گلاسگو جماعت کا تاریخ کے حوالے سے ایک عظیم اور ایمان افروز پس منظر ہے جو کہ حضرت مصلح موعودؓ کی ایک رویاء کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس رویاء کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"آج رات یعنی 16-17 ستمبر 1945ء کی درمیانی رات کو قریباً دو تین بجے میں نے دیکھا کہ میں ہوائی جہاز پر سوار ہوں اور انگلستان جا رہا ہوں۔ ہوائی جہاز بہت بڑا ہے۔ اس میں اور مسافر بھی سوار ہیں۔ ہم انگلستان کے ایک پہاڑی علاقہ میں اترے ہیں اور اترنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ ناشتہ وغیرہ کر لیں تو پھر جہاز روانہ ہو۔ یہ علاقہ جہاں جہاز اترا ہے لندن سے شمال کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ گویا ہم پرواز کرتے ہوئے لنڈن سے آگے گزر چکے ہیں۔ جہاز کے دوسرے مسافر ناشتہ کے لئے چلے گئے اور میں غسلخانہ میں ہاتھ دھونے کے لئے چلا گیا۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری جیبوں میں کچھ

روپے ہیں جو مجھے بعض لوگوں نے ہدیہ دیئے ہیں۔ میرے دل میں خیال آتا ہے کہ ان کو نکال کر ایک جیب میں ڈال لوں۔ جب میں نے ان کو نکال کر ایک جیب میں ڈالنا شروع کیا تو وہ میرے اندازہ سے بہت زیادہ نکلے ہر جیب میں سے کچھ نہ کچھ روپے نکلتے چلے آئے اور اس کے بعد معلوم ہوا کہ میرے ساتھ ایک اٹیچی کیس ہے۔ اس میں بھی روپے ہیں۔ میں نے یہ عجیب بات دیکھی کہ وہ روپے سفید چاندی کے ہیں اور بہت سے روپے عام روپے کے سائز سے بڑے ہیں۔ اور بعض ایسی شکل کے ہیں کہ وہ موجودہ سکہ سے کوئی مناسبت ہی نہیں رکھتے۔ چنانچہ بعض ان میں سے بجائے گول کے چوگوشہ ہیں۔ جیسے پرانے زمانے میں ہول ولیاں عورتیں گلے میں لٹکایا کرتی تھیں مگر وہ ہول ولیوں سے بہت بڑے سائز کے ہیں۔ ایک انچ سے زیادہ چوڑے اور کوئی پونے دو انچ کے قریب لمبے اور بھاری بھاری معلوم ہوتے ہیں۔ میں اس بات سے حیران ہوتا ہوں کہ روپیہ رکھوں کہاں۔ پھر میں نے معلوم نہیں ان روپوں کو کیا کِیا۔ لیکن میں باہر آیا اور مجھے اس وقت خیال آیا کہ ساتھی لوگ ناشتہ کر چکے ہوں گے اور شاید میرا پیچھے جانا معیوب ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں قریباً پونا گھنٹہ لیٹ ہو گیا ہوں۔ لیکن پھر میں چلا گیا اور میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ جہاز کہاں جا کر اُترے گا تو اس نے کہا اسکاٹ لینڈ میں۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ اسکاٹ لینڈ کے کون سے شہر میں تو اس نے جواب دیا۔ گلاسگو میں۔ پھر میں نے اس سے دریافت کیا گلاسگو یہاں سے کتنی دور ہے تو اس نے کہا ایک لحاظ سے پندرہ سو میل اور ایک لحاظ سے دو سو میل۔ اس پر میں نے اس سے کہا کہ پندرہ سو میل تو کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ میں نے بھی انگلستان کا جغرافیہ پڑھا ہوا ہے۔ لنڈن سے اسکاٹ لینڈ کے آخری سروں تک رات رات میں ریل پہنچ جاتی

ہے۔ پندرہ سو میل کس طرح ہو سکتا ہے۔ دو سو میل ٹھیک ہو گا۔ اس پر اس نے یا تو جواب دیا نہیں یا میں نے سنا نہیں۔ مگر اسی میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں سمجھتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ اسکاٹ لینڈ میں احمدیت کی اشاعت کے سامان کرے اور شاید کوئی ایسی تحریک بیدار ہو جو گلاسگو سے دو سو میل جنوب کی طرف سے شروع ہو کر گلاسگو تک جاری ہو۔" (رویاء وکشوف سیدنا محمود، صفحہ 291 شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن، ربوہ)

حضرت مصلح موعودؓ کی خواب کے متعلق تعبیر

حضرت مصلح موعود نے یہ رویاء 1945ء میں دیکھی اور الفضل قادیان 21 ستمبر 1945 میں یہ رویاء شائع ہو گئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ گلاسگو میں ایک دن جماعت احمدیہ قائم ہو گی جبکہ اس وقت گلاسگو میں کوئی احمدی نہ تھا۔ چنانچہ اسی سال مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب ایک احمدی دوست کے ذریعہ اسلام احمدیت قبول کرتے ہیں اور پھر اپنی زندگی وقف کرتے ہیں اور حضرت مصلح موعودؓ نے انہیں 1949 میں گلاسگو میں مبلغ اسلام کے طور پر مقرر فرمایا۔ آپ نے وہاں مجموعی طور پر 19 سال تبلیغ اسلام کا کام کیا اور کئی سعید روحیں آپ کے ذریعہ جماعت میں شامل ہوئیں۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے بطور مبلغ سلسلہ کام کیا اوراس کے بعد خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھجوایا۔

1988ء میں جب خاکسار کرائیڈن سے گلاسگو پہنچا تو اس وقت سارے اسکاٹ لینڈ میں تقریباً 130 احمدی احباب تھے جن میں مرد، خواتین اور بچے سب شامل تھے اور یہ

احمدی اسکاٹ لینڈ کے مختلف شہروں میں آباد تھے جن میں گلاسگو، ایڈنبرا، انورنس، ڈنڈی، ہملٹن،ڈنون، کوٹ برج، لارکہال،ابرڈین، سٹرلنگ، کارلوک،ڈمفریز اور کیٹرین وغیرہ شامل تھے۔ تین جماعتیں تھیں جو گلاسگو، ایڈنبرا اور کیٹرین میں قائم تھیں۔ گلاسگو میں مکرم عبدالغفار عابد صاحب صدر تھے۔ مکرم حفیظ الرحمان صاحب ایڈنبرا میں اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کیٹرین میں صدر تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1967ء میں اسکاٹ لینڈ کا دورہ فرمایا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 10 مئی 1985ء میں موجودہ مسجد و مشن ہاؤس کا رسمی افتتاح فرمایا۔ اس کے علاوہ ایک صلوٰۃ سنٹر گلاسگو کے ایک اور حصہ پولک شیلڈ میں موجود تھا۔ اللہ کے فضل سے تینوں جماعتیں اپنے اپنے حالات کے مطابق تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف تھیں۔ یہ سب دیکھ کر احمدیت کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ملتا تھا کہ کس طرح 1945ء میں حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے پیش از وقت خبر دی اور پھر اسے پورا بھی فرمایا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے مصلح موعود ہونے کا یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا بھی ایک زبردست ثبوت ہے ورنہ کوئی انسان یہ باتیں خود نہیں بتا سکتا جب تک اسے کوئی عالم الغیب ہستی نہ بتائے۔ آج جبکہ خاکسار یہ سطور لکھ رہا ہے۔ یوم مسیح موعودؑ 23 مارچ 2020ء ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دور ہے اور اب خدا کے فضل سے اسکاٹ لینڈ میں 650 سے زائد احمدی ہیں اور جماعت مزید مراکز خریدنے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ ایک نیا مرکز ڈنڈی میں قائم بھی ہو چکا ہے۔ اثر و رسوخ کے لحاظ سے جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر ترقی عطا فرمائی ہے کہ 2008 میں گلاسگو کے لارڈ پرووسٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ

اللہ تعالیٰ کو سٹی ہال گلاسگو میں پُر وقار استقبالیہ دیا جس میں شہر کے تمام سر کردہ افراد موجود تھے اور حضور نے انہیں اسلام احمدیت کا روح پرور پیغام نہایت موثر طور پر عطا فرمایا۔ خاکسار کو بھی اس تقریب میں شمولیت کی سعادت ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار کے بعد وسیم احمد چیمہ صاحب، مکرم غلام احمد خادم صاحب، مکرم محمد اکرم ملک صاحب (مرحوم) اور مکرم طاہر سلبی صاحب کو بطور مبلغ اسکاٹ لینڈ خدمت کی توفیق ملی اور اب مکرم قریشی داؤد احمد صاحب ڈنڈی میں اور مکرم رواح الدین عارف صاحب گلاسگو میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

ریکارڈ کے طور پر یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ خاکسار کو پہلی دفعہ 1982ء میں مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم جو اس وقت امیر و مشنری انچارج تھے کے ساتھ گلاسگو جانے کا موقع ملا۔ اس دورے کا مقصد اس عمارت کو دیکھنا تھا جو اس وقت قابل فروخت تھی اور یہی وہ عمارت ہے جو کہ بعد میں 1984ء میں خریدی گئی اور اس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بیت الرحمٰن رکھا۔ خاکسار کو یاد ہے اس عمارت میں اس وقت مکرم محترم شیخ صاحب نے گلاسگو کے چار پانچ افراد کے ساتھ میٹنگ بھی کی اور اس مجوزہ مسجد کے لئے چندہ کی بھی تحریک کی خاکسار کو بھی 100 پاؤنڈ وعدہ لکھانے کی توفیق ملی جو بعد میں ادا کر دیئے۔ یہ رقم خاکسار کے ماہانہ الاؤنس سے زیادہ تھی۔ الحمد للہ۔ اس وقت مکرم عبد الغفار عابد صاحب گلاسگو جماعت کے صدر بھی موجود تھے۔ سب موجود احباب نے مسجد فنڈ کے لئے وعدے کئے۔ جزاھم اللہ۔

اخبارات کے ذریعہ تبلیغ اسلام:

خاکسار جون 1988ء میں گلاسگو گیا۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ ہر طرف حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مباہلہ چیلنج کا تذکرہ تھا۔ حضور کا بھی ارشاد تھا کہ اس مباہلے کے چیلنج کو خوب مشتہر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اخبارات سے رابطہ کیا گیا اور ان کے رپورٹرز کو مسجد میں مدعو کیا۔ اس سلسلہ میں مکرم رشید ظفر صاحب مرحوم نے بہت تعاون کیا۔ اس مباہلہ کا پس منظر یہ تھا کہ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کی سرکردگی میں پاکستانی اخبارات میں دن رات یہ جھوٹ بولا جا رہا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں۔ ان کا کلمہ اور ہے اور انہوں نے قرآن مجید میں تبدیلی کر دی ہے اور یہ اسلام اور پاکستان کے غدار ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کہا جا رہا تھا کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک نام نہاد مسلم عالم دین اسلم قریشی کو قتل کرایا ہے اور قتل کرا کر پاکستان سے لندن فرار ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف بھی نہایت غلیظ زبان استعمال کی جا رہی تھی۔ اس جھوٹے پراپیگنڈے کے نتیجہ میں کئی احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ اس سے قبل خود جنرل ضیاء الحق اپنی تقریر میں یہ کہہ چکے تھے کہ میں قادیانیت (یہ نام جماعت احمدیہ کے لئے مخالفین استعمال کرتے ہیں) کے کینسر کو پاکستان سے ختم کر دونگا۔ نہ صرف یہ بلکہ پاکستان میں یہ قانون بھی بنا دیا کہ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہے گا یا مسلمانوں والا کوئی کام کرے گا تو اسے تین سال جیل ہو گی اور اس کی کوئی ضمانت قبول نہ ہو گی اور اس کی حیثیت کے مطابق جرمانہ بھی کیا جائے گا۔ اس قانون پر عمل کرتے ہوئے کئی احمدیوں کو گرفتار کیا گیا اور قسم قسم کے مظالم کئے گئے۔

اس پر شب و روز دعاؤں اور اللہ کی اجازت سے **10** جون **1988**ء کو مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جنرل ضیاء الحق کا نام لے کر اور اس کے ماتحت تمام نام نہاد مسلمان علماء کو یہ چیلنج دیا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کی حقیقت کو جانتا ہے اور خدا کے بندوں پر مذہب کے اختلاف کی وجہ سے ظلم کرنا بہت بڑی نا انصافی ہے۔ اس لئے آئیں ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر اندر جھوٹے کو عبرتناک سزا دے۔ یہ وہ مباہلہ کا چیلنج تھا جس کی تشہیر کے متعلق حضور رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ہدایت تھی تا کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہو تو لوگوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ چنانچہ اخبارات نے اس معاملہ میں بہت دلچسپی لی اور تمام بڑے بڑے اخبارات میں خاکسار کے انٹرویو بھی شائع ہوئے۔ ان اخبارات میں اسکاٹ لینڈ کے دو بڑے اخبارات Glasgow Herald اور The Scotsman بھی شامل تھے۔ اس تشہیر کا اس قدر اثر تھا کہ **17** گست **1988**ء کو جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت کی خبر سب سے پہلے خاکسار کو ایک اخباری رپورٹر نے ہی فون پر دی جو کہ خاکسار سے چند روز پہلے انٹرویو کر چکا تھا۔ یہ ایک ایسا نشان تھا جس سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے بڑا کھلا کھلا نشان کیا ہو سکتا ہے کہ 10 جون 1988ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جنرل ضیاء الحق کا نام لے کر کہتے ہیں کہ اب ظلم کی انتہاء ہو چکی ہے اس لئے آیئے خدا تعالیٰ کے دربار سے دعا کے ذریعہ فیصلہ مانگتے ہیں اور اس کے مخالفین جن کے سردار آپ ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ جو بھی جھوٹا ہے خدا اس کو عبرت کا نشان بنا دے اور پھر **12** اگست **1988**ء کے خطبہ جمعہ میں اس بات کا دوبارہ اعلان کرتے ہیں

کہ خواہ جنرل ضیاء الحق اپنی زبان سے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کریں یا نہ کریں۔ ان کا جماعت احمدیہ پر مظالم کو جاری رکھنا مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کے ہی مترادف ہے۔ اور یہ بات ہر خاص وعام کے علم میں آگئی۔ ایسی حالت میں 17 اگست 1988ء کو جنرل ضیاء الحق کا طیارے کے حادثے میں ہلاک ہو جانا کیا یہ کوئی معمولی نشان ہے؟ اگر کسی کے دل میں خدا کا خوف ہو تو وہ اس ایک نشان سے ہی خدا تعالیٰ کو بھی پہچان سکتا ہے اور احمدیت کی صداقت کو بھی سمجھ سکتا ہے۔ ہر احمدی جس کے علم میں یہ نشان آئے اس کا فرض ہے کہ بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے اسے آگے بیان کرے اور ان کی ہدایت کے لئے دعا بھی کرے، اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ آمین۔

جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت اور ایک نوجوان کی قبولیت احمدیت:

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مباہلہ کے چیلنج کے نتیجہ میں 17۔ اگست کو جنرل ضیاء الحق ایک طیارے کے حادثے میں ہلاک ہو کر ہمیشہ کے لئے جماعت احمدیہ کی سچائی کا نشان بن گئے۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ارشاد تھا کہ سب جماعتیں اپنے اپنے علاقے میں جلسے کریں اور لوگوں کو بتائیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے ایک عظیم نشان دکھایا ہے۔ اگلے ہی روز 18 اگست کو ہم نے احمدیہ مسجد گلاسگو میں ایک جلسے کا انعقاد کیا اور سب احباب و خواتین کو خود بھی شامل ہونے کے لئے کہا اور اپنے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو مدعو کرنے کیلئے بھی کہا۔ اس جلسے میں گلاسگو کے علاوہ ایڈنبرا اور کیٹرین جماعت کے احباب بھی شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے

مختلف تقاریر میں مباہلہ کے چیلنج کی تفصیل بیان کی گئی۔ شاملین جلسہ میں ایڈنبرا سے ایک غیر احمدی نوجوان ندیم صاحب بھی شامل ہوئے جو مکرم ملک حفیظ الرحمان صاحب صدر جماعت ایڈنبرا کے زیر تبلیغ تھے۔ جلسہ کی کاروائی سننے کے بعد انہوں نے خود ہی کہا کہ میں آج ہی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس نشان کی ہمیشہ تشہیر کرتے رہیں تاکہ لوگوں کو ہدایت نصیب ہو۔ آمین۔

احمدیہ گزٹ اسکاٹ لینڈ و آئرلینڈ کا اجراء:

اسکاٹ لینڈ کے ساتھ ساتھ خاکسار کے سپرد آئرلینڈ کی جماعت بھی تھی۔ اس لئے احباب جماعت کی تربیت کے لئے ماہنامہ احمدیہ گزٹ اسکاٹ لینڈ و آئرلینڈ کا اجراء کیا گیا جس کا پہلا پرچہ جولائی 1988ء میں شائع ہوا اور جنوری۔ فروری 1990ء تک چلتا رہا۔ اس کے بعد خاکسار کا تبادلہ تنزانیہ ہو گیا۔ اس ماہانہ گزٹ میں جماعت احمدیہ کے احباب کی تبلیغی مساعی بھی شائع کی جاتیں اور حالات حاضرہ کے مطابق جو خدائی نشانات ظاہر ہوتے ان کا ریکارڈ بھی محفوظ کر لیا جاتا۔ چنانچہ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مباہلہ کے چیلنج کے سلسلہ میں جو بھی نشانات ظاہر ہوئے انہیں محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان میں سے ایک نشان گلاسگو میں بھی ظاہر ہوا جو وہیں سے نقل کر کے ذیل میں درج ہے:

مباہلہ کے نتیجہ میں گلاسگو میں ایک عظیم نشان:

10 جون 1988ء بروز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) نے جو معاندین

احمدیت کو مباہلہ کا کھلا چیلنج دیا تھا اس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے اب تک کئی بڑے بڑے نشان ظاہر ہو چکے ہیں جو جماعت احمدیہ کی سچائی اور معاندین کے جھوٹا ہونے کا کھلا کھلا اعلان کر رہے ہیں۔ چنانچہ پہلے اسلم قریشی کا اچانک ظاہر ہونا اور پھر ضیاء الحق کی موت کے نشانات کی تفاصیل قارئین کرام کو معلوم ہیں اس ضمن میں حال ہی میں اسکاٹ لینڈ کی سر زمین پر بھی ایک حیرت انگیز نشان ظاہر ہوا ہے جس کی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ گلاسگو میں ختم نبوت کے نام سے ایک تنظیم قائم ہے جو برطانیہ بھر میں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کوشاں رہتی ہے۔ اس کے صدر شیخ عبد الغنی صاحب تھے جو گلاسگو میں گذشتہ 25/20 سال سے زائد عرصہ سے بزنس کرتے ہیں اور اس علاقہ کے معروف بزنس مین ہیں۔ ان کی سرکردگی میں گلاسگو مشن کے افتتاح کے موقع پر بعض افراد نے جماعت احمدیہ گلاسگو کے مشن کے گرد جمع ہو کر بے ہودہ اور لغو نعرے لگائے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بنفس نفیس نماز جمعہ پڑھا رہے تھے۔ پھر عید ملن کے موقع پر اس تنظیم کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس کا عنوان تھا ”قادیانی کافر ہیں۔ ان سے بچو۔“ اور اس میں نہایت بے بنیاد اور جھوٹے الزامات جماعت احمدیہ پر لگائے گئے۔

حضور انور نے جب معاندین احمدیت کو مباہلہ کی دعوت دی تو روزنامہ ملت لندن 10/9 جولائی **1988** نے اس خبر کو صفحہ اول پر شائع کیا اور اس میں شیخ عبد الغنی صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت گلاسگو کا باقاعدہ نام لے کر مخاطب کیا گیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کی طرف سے بذریعہ ڈاک اور دستی طور پر انہیں مباہلہ کا پمفلٹ دیا گیا لیکن وہ اپنی مخالفانہ اور معاندانہ کاروائیوں میں مسلسل بڑھتے رہے۔ چنانچہ اس پر

خدا تعالیٰ کی تقدیر خاص ظاہر ہوئی اور شیخ عبد الغنی صاحب خدا تعالیٰ کی گرفت میں آ گئے جس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ کئی ملین پاؤنڈ کے فراڈ میں ملوث پائے گئے بلکہ انہیں گلاسگو میں اپنا کیش اینڈ کیری کا کاروبار بند کر کے پاکستان بھاگ کر جانا پڑا۔ ان کی غیر موجودگی میں اب گلاسگو پاکستانی طبقہ میں ان کے متعلق نہایت ذلت آمیز بیانات شائع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اسی شمارہ کے صفحہ 10 / 9 پر دو نظمیں شائع کی جا رہی ہیں جو ہفت روزہ صدائے اسلام گلاسگو میں شائع ہوئی ہیں۔ جس کے لکھنے والے غیر احمدی مولوی حافظ سابق امام جامعہ مسجد جمیعت اتحاد المسلمین گلاسگو ہیں۔ ایک بند ملاحظہ ہو

اس بار کمیٹی کا ممبر جو دولت لے کر بھاگا ہے
ہے ماتھے پر محراب سیاہ اور چہرے پر ہے داڑھی گھنی

۔۔۔۔۔ اللہ غنی اللہ غنی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ معاندین احمدیت اپنی ظالمانہ کارروائیوں سے اجتناب کریں اور توبہ واستغفار کا مومنانہ طریق اختیار کریں کیونکہ جماعت احمدیہ کی خواہش تو یہی ہے کہ بنی نوع انسان ہدایت پائیں اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین

احمدیہ صد سالہ جوبلی تقریبات:

حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے 23 مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور خلافت میں جماعت احمدیہ عالم گیر نے صد سالہ جوبلی تقریبات کا انعقاد کیا تا کہ ساری دنیا کو بتایا جائے کہ کس طرح خدا

تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا: ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' (تذکرہ، صفحہ ۲۶۰) کو پورا فرمایا اور کس طرح دنیا کے کونے کونے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والے تبلیغ اسلام کے کام میں دن رات مصروف ہیں اور کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کی تائید و نصرت فرمارہا ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں دنیا کی باقی جماعتوں نے پروگرام بنائے۔ اسکاٹ لینڈ جماعت نے بھی کئی پروگرام منعقد کئے۔

اس سلسلہ میں 23مارچ1989ء کے دن کا آغاز گلاسگو کی مسجد بیت الرحمٰن میں نماز تہجد باجماعت سے کیا گیا۔ اس کے بعد نماز فجر اور پھر درس قرآن کریم ہوا۔ اس کے بعد مسجد کے بیرونی دروازے کے پاس بطور یادگار ایک پودا لگایا گیا۔ اس کے بعد ایک ڈنر کا انتظام کیا گیا جس میں شہر کے چیدہ چیدہ معززین کو مدعو کیا گیا اور انہیں جماعت احمدیہ کی بنیاد۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے اغراض و مقاصد اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقی کو مختلف تقاریر کے ذریعہ بتایا اور ساتھ ہی مہمانوں کو پُروقار عشائیہ پیش کیا گیا تمام ذیلی تنظیموں نے بھی اپنے اپنے پروگرام بنائے۔ لجنہ اور ناصرات نے ایک بڑا کیک بنایا جس پر100 موم بتیاں جلائی گئیں۔ بچوں کی کھیلوں کے پروگرام بھی ترتیب دیئے گئے۔ مقامی پریس کو مدعو کیا گیا۔ انہوں نے ان تقریبات کو اخبارات میں تصاویر کے ساتھ شائع کیا۔ کئی اخبارات کو انٹرویو دیئے گئے۔ سکولوں کے بچوں کو بھی مسجد میں دعوت دے کر ان کی مہمان نوازی کی اور تمام مہمانوں کے لئے ایک تصویری نمائش مشن ہاؤس میں لگائی گئی جس میں حضرت مسیح موعودؑ۔ خلفاء کرام۔ صحابہ کرام اور شہداء کرام کی تصاویر سمیت بہت سی تصاویر آویزاں کی گئیں اور جو لوگ مسجد آتے ان کو

ان تصاویر کی مدد سے جماعت کا تعارف کرایا جاتا جس سے وہ بہت متاثر ہوتے۔ ایک پریس کانفرنس کا بھی انتظام کیا گیا جس میں لندن سے بھی مہمان تشریف لائے۔ خدمت خلق کے بھی کئی کام کئے گئے۔ بوڑھوں کی تنظیم Age Concern کی خدمت میں ان کے سنٹر جا کر ان سے ملاقات کی اور ان کے منتظم اعلیٰ کو ایک چیک بھی پیش کیا گیا۔ منتظم صاحب کی خواہش پر مہمانوں کو اسلام اور جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کروایا گیا اور اسلام میں بوڑھوں کی خدمت کی اہمیت بھی بتائی گئی۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق قید خانوں میں جا کر قیدیوں سے بھی ملاقاتیں کیں اور ان کی جس حد تک قانون اجازت دیتا تھا خدمت بھی کی گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

لائبریریوں میں تبلیغی نمائشیں:

احمدیہ صد سالہ تقریبات کا ایک اہم حصہ لائبریریوں میں نمائشیں لگانا تھا۔ چنانچہ سارے اسکاٹ لینڈ کی اس وقت 12 ریجنز تھیں۔ ہر ریجن کے ہیڈ کوارٹر کی لائبریری سے رابطہ کر کے نمائش کے لئے وقت لیا گیا۔ اس لحاظ سے برطانیہ حکومت اور عوام کا تعاون قابل رشک تھا کہ جہاں بھی ہم گئے لائبیری کی انتظامیہ نے کھلے دل سے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور عوام نے ہماری نمائشوں سے خوب فائدہ اٹھایا اور بہت اچھے تاثرات بھی رجسٹر میں لکھے۔ ان نمائشوں میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی تصاویر۔ بعض دیگر اہم جماعتی شخصیات کی تصاویر، دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی عالی شان مساجد کی تصاویر، مختلف ممالک میں جماعت کے ہسپتالوں اور سکولوں کی تصاویر، مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر لٹریچر رکھا گیا۔

اسلام احمدیت کے تعارف کی غرض سے عام تقسیم کے لئے پمفلٹ بھی رکھے گئے جو زائرین نے بخوشی لئے۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کے متعلق اخبارات کے تراشے بھی لگائے گئے جو جماعت کے تعارف کے لئے بہت ممد تھے۔ جن شہروں کی مرکزی لائبریریوں میں یہ نمائشیں کی گئیں ان میں یہ شہر شامل تھے: گلاسگو، ایڈنبرا، ایبرڈین، ڈمفریز، گیلا شیلز، فورٹ ولیم، نیرن وغیرہ ان سب لائبریریوں کو قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی، لائف آف محمد ﷺ اور اسلام اینڈ ہیومن رائٹس وغیرہ کتب کا تحفہ بھی پیش کیا گیا تا کہ بعد میں لوگ ان سے استفادہ کرتے رہیں۔

Skye اور Lewis & Harris کے جزائر کا تبلیغی دورہ:

اسکاٹ لینڈ کے انتہائی شمال مغرب میں گلاسگو سے تقریباً 380 میل کے فاصلہ پر پہلے Skye اور پھر Lewis & Harris کے جزائر ہیں۔ عام طور پر لوگ اس طرف کم ہی جاتے ہیں تاہم چونکہ یہ اسکاٹ لینڈ کا علاقہ ہے اسلئے ان لوگوں کو پیغام پہنچانا بھی ہمارا فرض ہے۔ اس لئے تبلیغی دورہ کا پروگرام بنایا گیا۔ خاکسار کے ساتھ خاکسار کی اہلیہ رشیقہ باجوہ اور تین بیٹیاں عطیہ۔ وجیہہ اور صباح بھی تھیں اور یہ سفر بذریعہ کار کیا گیا۔ Skye سے آگے Lewis & Harris جانے کے لئے پونے دو گھنٹے کی ferry لینی پڑتی ہے۔ پہلی دفعہ جانا تھا اس لئے بہت دعائیں کیں۔ حضور انور کو دعا کا خط لکھا۔ صدقات دیئے۔ اس طرح جانے سے Skye کے مرکزی شہر Portree کی لائبریری اور Lewis & Harris کے مرکزی شہر Stornoway کے واحد ہفتہ وار اخبار Stornoway Gazette کے ایڈیٹر سے ملے۔ ان کو انٹرویو دینے اور کتب کا

تحفہ دینے کے لئے وقت لیا۔ ان دنوں صد سالہ جوبلی کا سال تھا اور حضور انور کی خواہش تھی کہ زیادہ سے زیادہ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کا ترجمہ شائع کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اخبارات اور ریڈیو کو بتایا کہ جماعت احمدیہ 120 زبانوں میں منتخب آیات کا ترجمہ کر چکی ہے۔ اگر کوئی مناسب آدمی مل جائے تو ہم اسکاٹ لینڈ کی مقامی زبان Gaelic میں جو قریباً 60 ہزار لوگ بولتے ہیں۔ بھی ترجمہ کروانے کے خواہشمند ہیں۔ چونکہ یہ زبان عام طور پر اسکاٹ لینڈ کے شمالی علاقوں میں لکھی، بولی اور پڑھی جاتی ہے اس لئے اس علاقے میں اس بات نے خاص دلچسپی پیدا کی۔ چنانچہ Stronoway Gezette اخبار کا فوٹو گرافر خاکسار کو اپنی کار میں بٹھا کر سمندر کے کنارے پر لے گیا اور اس نے اپنی کار سے قرآن کریم نکالا اور خاکسار کے ہاتھ میں پکڑایا اور سمندر کے کنارے کھڑا کر کے تصویریں لیں اور پھر 14 اکتوبر 1989ء کے شمارے میں صفحہ اول پر خاکسار کا انٹرویو مع تصویر شائع کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے غالباً پہلی دفعہ اس علاقے میں اخبار میں اسلام۔ قرآن کریم اور جماعت احمدیہ کی تبلیغ کا کام ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ علاوہ ازیں Potree اور Strnoway کی لائبریریوں کو قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی، لائف آف محمد ﷺ، اسلام اینڈ ہیومن رائٹس سمیت کتب کا سیٹ بطور تحفہ دیا نیز اسلام اور جماعت کا تعارف بھی کرایا۔ اللہ تعالیٰ تعاون کرنے والے تمام انگریزوں کو اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

Stronoway 8 ہزار کی آبادی پر مشتمل ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس کے بازار سے جب ہم گذر رہے تھے تو ایک دکان پر اسلامی نام کی ایک دکان دیکھی۔ ہم وہاں اندر

گئے۔ خاکسار کو دیکھتے ہی دکان کا پاکستانی مالک میرے پاس آیا اور بہت محبت اور شوق سے ملا اور مختصر تعارف کے بعد کہا کہ آپ اوپر ہمارے مکان میں آئیں۔ میرے بوڑھے والد صاحب ہیں۔ وہ آپ کے لباس شلوار، شیروانی اور ٹوپی دیکھ کر بہت خوش ہونگے کیونکہ وہ کافی دیر سے پاکستان نہیں جاسکے اور انہیں پاکستان سے بہت محبت ہے۔ چنانچہ ہم ان کے ساتھ اوپر گئے۔ انہوں نے ہمیں کھاناوغیرہ بھی کھلایا۔ مناسب حال گفتگو کے بعد ہم اجازت لیکر آگئے اور آتے ہوئے کچھ لٹریچر بھی پڑھنے کے لئے دے آئے۔ واپس آکر بھی ان سے رابطہ رہا۔ اللہ کرے کہ Lewis & Haris کے جزائر کو حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام قبول کرنے کی توفیق ملے۔ یہ 20 ہزار سے زائد افراد کی آبادی کے دونوں جزائر ہیں اور اس کے ساتھ Skye کے جزیرہ کی آبادی 10 ہزار سے زائد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی ہدایت کے سامان فرمائے۔ آمین۔

ریڈیو بلفاسٹ پر انٹرویو:

گلاسگو مشن ہاؤس میں ایک دن صبح صبح ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ خاکسار نے فون اٹھایا، فون کرنے والے نے بتایا کہ میں ریڈیو بلفاسٹ کا نمائندہ ہوں اور ہم نے آپ کا انٹرویو The Scotsman اور The Glasgow Herald اخبارات میں پڑھا ہے کہ آپ گیلک زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کروانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم آپ کا انٹرویو کرنا چاہتے ہیں۔ خاکسار نے کہا ٹھیک ہے کب کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا ابھی چند منٹ بعد اور یہ انٹرویو Live ہوگا۔ خاکسار نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ انٹرویو کرنے والے نے سوال کیا کہ آپ کون ہیں اور آپ یہ کام کیوں کرنا چاہتے ہیں۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ

خاکسار جماعت احمدیہ مسلمہ کا مبلغ ہے اور اس وقت گلاسگو کی مسجد میں بطور امام خدمت سر انجام دے رہا ہے۔ جہاں تک گیلک میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے ترجمہ کا تعلق ہے تو جماعت احمدیہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے جس کا مقصد دنیا میں اسلام اور قرآن کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانا ہے۔ اس جماعت کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان (انڈیا) نے 100 سال پہلے رکھی تھی اور اس سال ہم صد سالہ جوبلی منا رہے ہیں اس سلسلہ میں ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی خواہش ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کا ترجمہ پیش کریں۔ اس وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ اگر گیلک زبان میں ترجمہ کرنے والا مل جائے تو ہم یہ بھی کروائیں۔ الحمد للہ اس انٹرویو کے ذریعہ سارے شمالی آئر لینڈ میں بالخصوص اور باقی علاقوں میں عموماً اچھا تعارف ہو گیا۔ یہ سب کچھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسجد بیت الرحمٰن گلاسگو کا افتتاح اور اخبارات میں اشاعت:

خاکسار کے گلاسگو پہنچنے سے چند ہفتے پہلے 8 اپریل 1988 کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نماز جمعہ پڑھا کر مسجد بیت الرحمٰن کا باقاعدہ افتتاح فرمایا تھا۔ قبل ازیں 10 مئی 1985 کو رسمی افتتاح بھی آپ نے ہی فرمایا تھا لیکن اس وقت عمارت کی پوری مرمت و تزئین کا کام نہیں ہوا تھا لیکن اب مرمت اور تزئین کے بعد باقاعدہ افتتاح ہوا۔ اس کے ساتھ ہی خاکسار کی گلاسگو میں تقرری ہو گئی اس لئے اس بات کی ضرورت تھی کہ اخبارات کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ جماعت احمدیہ کی نئی مسجد کا تعارف کرایا جائے۔ یہ عمارت

پہلے سے بنی ہوئی تھی اور گلاسگو شہر کے مرکزی علاقہ میں واقع ہے۔ اس کے پاس ہی گلاسگو یونیورسٹی ہے۔ ایک طرف آرٹ گیلری ہے جہاں بہت سے زائرین آتے رہتے ہیں۔ قریب ہی ٹرانسپورٹ میوزیم تھا اس کو دیکھنے کے لئے بھی لوگ دور دور سے آتے تھے۔ ہماری تین منزلہ عمارت کی شکل بھی مسجد نما ہے اور تقریباً قبلہ رُخ بھی ہے اور نہایت عالی شان اور وسیع ہے۔ دو بڑے ہال۔ قریباً 8 کمرے۔ مبلغ کا فلیٹ اور دیگر سہولتیں موجود ہیں۔ جب حضور انور افتتاح کے لئے تشریف لائے تو غیر احمدی مسلمانوں نے کافی مخالفت کی لیکن اس مخالفت نے ہماری مسجد اور مشن ہاؤس کو اور بھی مشہور کر دیا۔ چنانچہ جب ہم نے اخبارات سے رابطہ کیا تو انہوں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ مسجد اور جماعت احمدیہ کے تعارف اور دوسرے مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کی خبر کو شائع کیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں بہت سی تقاریب ہوئیں جن میں غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ ساتھ غیر احمدی مسلمان مہمانوں کو مدعو کیا گیا اور وہ بہت خوشی سے اور کثرت سے آتے رہے لیکن الٰہی جماعتوں کی مخالفت تو ہمیشہ ہوتی ہے اس لئے یہاں بعد میں بھی ہوتی رہی لیکن وہی مخالفت زیادہ سے زیادہ غیر مسلم اور غیر احمدی مسلمانوں میں سے سنجیدہ طبقہ کی جماعت کی طرف توجہ کھینچنے کا موجب ہوتی رہی۔

جن اخبارات نے خبریں شائع کیں ان میں یہ شامل تھیں:

Glasgow Herald, Glasgow Scotsman Courier, Daily Record, Sunday Mail, Sunday Post, Glasgow Guardian,

Evening Times Glasgow, Aberdeen Post, Galashiels and Border Telegraph.

ان سب اخبارات کے تراشے احمدیہ گزٹ اسکاٹ لینڈ میں موجود ہیں۔

نوبل انعام یافتہ مکرم محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو ایڈنبرا سٹی کونسل کی طرف سے خصوصی ایوارڈ:

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ، مصنفہ 1906ء میں تحریر فرمایا:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اسقدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔'' (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

حضرت مسیح موعودؑ کے ان الفاظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے جو آپ کی صداقت کا عظیم نشان ہے۔ جس وقت آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ جماعت احمدیہ صرف ہندوستان میں تھی اور سوائے چند لوگوں کے بالکل غیر معروف لوگوں پر مشتمل تھی۔ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کر لیں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور

نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اس پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ نے کئی رنگ میں پورا فرمایا اور اس کا ایک بڑا حصہ مکرم محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے حصہ میں آیا۔ آپ کو 1979ء میں فزکس میں نوبل انعام حاصل کرنے کی توفیق ملی اور اس طرح آپ دنیا میں فزکس میں نوبل انعام حاصل کرنے والے پہلے مسلمان سائنسدان قرار دیئے گئے۔ اس سے پہلے اور بعد میں بھی آپ کو ساری دنیا سے بہت سے اعزازات ملے لیکن 1989ء کا سال احمدیہ صد سالہ جوبلی کا سال تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سال بھی کئی اعزازات سے نوازا اور ان میں سے ایک اعزاز کا تعلق اسکاٹ لینڈ کی سر زمین سے ہے۔

چنانچہ 1989ء میں ایڈنبرا سٹی کونسل نے فیصلہ کیا کہ وہ ہر سال کسی عالمی نامور سائنسدان کو ایڈنبرا میڈل کے نام سے ایوارڈ دیں گے اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے سال انہوں نے مکرم محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو منتخب کیا۔ اس غرض کے لئے ایڈنبرا سٹی کونسل نے ایک بڑے ہال میں پُر وقار تقریب کا انتظام کیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کے ایماء پر سٹی کونسل نے مکرم ملک حفیظ الرحمٰن صاحب صدر جماعت ایڈنبرا، مکرم عبد الغفار عابد صاحب، صدر جماعت گلاسگو، مکرم رشید ظفر صاحب دو اور دوستوں اور خاکسار کو بھی اس تقریب میں مدعو کیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب جب ہال میں داخل ہوئے تو تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ اس میں سارے اسکاٹ لینڈ کے بڑے بڑے لوگ شامل تھے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کا سائنس پر لیکچر بھی تھا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی عاجزی کی انتہاء یہ تھی کہ آپ کے ہاتھ میں ایک شاپنگ کرنے والا عام پلاسٹک کا لفافہ (shopping bag) تھا۔ اس لفافے میں ڈاکٹر صاحب

کے عالمانہ لیکچر کے کاغذات تھے۔ آپ نے بہت عالمانہ لیکچر دیا جس کے اختتام پر سب حاضرین نے پھر کھڑے ہو کر اور تالیاں بجا کر اپنے انداز میں لیکچر کو سراہا۔اور پھر تمام بڑے بڑے سائنسدان آکر آپ کو انفرادی طور پر ملنے لگے اور آپ کے ساتھ تصاویر کھنچوانے میں اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے۔ یہ سب لوگ یورپین اور بڑے بڑے پروفیسر اور سائنسدان اور افسران تھے۔ بلکہ بعض تو آپ کے قدموں میں بیٹھ کر تصویر کھنچوا رہے تھے۔جب ڈاکٹر صاحب نے ہمیں دیکھا تو خود بلا کر ساتھ بٹھا کر تصویر کھینچوائی۔ یہ ان کی اللہ اور جماعت سے محبت کا ایک کھلا کھلا ثبوت تھا۔ اس تقریب کی خبریں تمام بڑے بڑے اخبارات میں شائع ہوئیں اور اس طرح سرزمین اسکاٹ لینڈ ہمیشہ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کی صداقت کا نشان بن گئی کہ ”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ میرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔“ جو آپ نے 83 سال پہلے قادیان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں بیٹھ کر خدا تعالیٰ کے نام پر کی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر　　میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

(براہین احمدیہ حِصّہ پنجم صفحہ ۹۷۔ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

سکاٹش احمدی یحیٰ مکینزی صاحب کا نیک نمونہ:

حضرت مسیح موعودؑ نے 1891ء میں کتاب ازالہ اوہام تحریر فرمائی۔اس میں آپ نے فرمایا:”میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں ۔ بعد اس کے میں

نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہو گا سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راست باز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد3 صفحہ:376۔377)

اسی طرح تذکرۃ الشہادتین میں تحریر فرمایا: "ساتویں خصوصیت ہے کہ مذہب عیسائی آخر قیصری قوم میں گھس گیا۔ سو اس خصوصیت میں بھی آخری مسیح کا اشتراک ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ یورپ اور امریکہ میں میرے دعویٰ اور دلائل کو بڑی دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے۔" (روحانی خزائن جلد20 صفحہ 33)

حضرت مسیح موعود کی ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی ایک خوبصورت مثال خاکسار کو اسکاٹ لینڈ میں دیکھنے کی توفیق ملی۔ ایڈنبرا کے ایک سکاٹش نوجوان یحیٰ مکینزی صاحب کچھ عرصہ پہلے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھ کر جماعت میں شامل ہوئے۔ ایک دن وہ گلاسگو مسجد آئے۔ خاکسار نے ان سے پوچھا کہ آپ کیا کرتے ہیں ۔ کہا کچھ نہیں کرتا۔ پھر کہا کہ میں نے گریجوایشن کی ۔ اس کے بعد کئی جگہ کام کے لئے درخواست دی۔ انٹرویو کے لئے بلایا گیا۔ میں نے انٹرویو میں بتایا کہ میں احمدی مسلمان ہوں اور میں اسلامی تعلیم کے مطابق جمعہ ضرور پڑھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میری یہ شرط سن کر ہر جگہ کام سے انکار ہو جاتا ہے۔ اب اس بات کو دو سال ہو گئے ہیں۔ خاکسار پر اس کا غیر معمولی اثر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی

وجہ سے اسلام سے کیسی محبت پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ خاکسار نے اسے کہا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے لئے خط لکھیں اور صدقہ بھی دیں۔ انہوں نے کہا کہ باقی کام تو میں کر سکتا ہوں لیکن صدقہ کے لئے تو میرے پاس کوئی رقم نہیں۔ خاکسار نے کہا اچھا خاکسار آپ کی طرف سے باقاعدہ صدقہ دے گا۔ حضور انور کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ چند ہفتوں کے اندر انہیں ایر فرانس میں کام مل گیا اور انہوں نے یہ بھی شرط قبول کر لی کہ آپ جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو بہت سے انعامات سے نوازا۔ اس کی اولاد نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد سے بھی نوازا۔ اب خدا کے فضل سے ان کا بیٹا ڈاکٹر ہے۔ سچ ہے خدا نیکی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔

تبلیغ ہر وقت کی جاسکتی ہے۔ ایک واقعہ:

ایک دفعہ خاکسار ایڈنبرا جماعت کی میٹنگ میں گیا جو کہ ملک حفیظ الرحمٰن صاحب صدر جماعت کے گھر میں ہوئی۔ اور شرکاء میں سکاٹش احمدی نوجوان یحیٰ مکینزی صاحب بھی تھے۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں دعوت الی اللہ کی اہمیت بتائی اور کہا کہ تبلیغ تو کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ اجلاس ختم ہوا تو یحیٰ مکینزی صاحب خاکسار کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے کہا ہے کہ تبلیغ کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ اس وقت دس بجے ہیں کیا اس وقت بھی تبلیغ کی جاسکتی ہے۔ خاکسار نے کہا ہاں۔ کہنے لگے مجھے بتائیں کیسے۔ خاکسار نے کہا آپ میری کار میں آجائیں میں آپ کو بتاتا ہوں۔ چنانچہ خاکسار نے کہا آپ مجھے بتائیں ایڈنبرا ریلوے سٹیشن کہاں ہے۔ انہوں نے بتایا اور ہم سٹیشن پر پہنچ گئے۔ خاکسار نے کہا یہاں کوئی کھانے پینے کی دکان ہے۔ چنانچہ وہاں لے گئے۔ خاکسار نے آئس

کریم کی تین کونز خریدیں اور پھر کہا کہ بتائیں جو مسافر اپنی ٹرین کا انتظار کرتے ہیں وہ کہاں بیٹھتے ہیں۔ وہ خاکسار کو وہاں لے گئے۔ خاکسار ہمیشہ حضور انور کو ہر کام سے پہلے دعا کے لئے خط لکھتا ہے اور پھر خود بھی دعا کرتا ہے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی دعاؤں میں سارا وقت گذر رہا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے دیکھا کہ ایک سکاٹش نوجوان ایک طرف بیٹھا ہوا ہے اور اس کے پاس کچھ کرسیاں خالی بھی ہیں۔ چنانچہ ہم وہاں چلے گئے اور اس کے قریب جا کر بیٹھ گئے۔ خاکسار نے اس نوجوان سے پوچھا کہ گلاسگو کو اگلی ٹرین کب جانی ہے۔ اس نے بتا دیا پھر کچھ اور باتیں کیں اور پھر آئس کریم کی پیشکش کی جو اس نے قبول کر لی۔ چنانچہ خاکسار نے مناسب رنگ میں اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ آئندہ جب کبھی آپ گلاسگو آئیں تو خاکسار کے پاس بطور مہمان ٹھہر سکتے ہیں۔ اس گفتگو کا اختتام اس طرح ہوا کہ اس نے خاکسار کو اپنا پتہ اور فون نمبر دیا اور میرا پتہ اور فون نمبر بھی لے لیا اور آئندہ ملنے کا وعدہ بھی ہو گیا۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے لاج رکھ لی اور یحیٰ مکینزی صاحب بہت متعجب ہوئے۔ ثم الحمد للہ۔

کیٹرین میں معجزانہ شفاء کا واقعہ:

گلاسگو سے تقریباً 30 میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے جس کا نام کیٹرین (Catrine) ہے۔ یہاں چوہدری محمد حسین صاحب ایک دکان کرتے تھے۔ چھوٹا سا گاؤں تھا اور مکرم چوہدری صاحب ان کی خدمت کر رہے تھے اس لئے ان کی لوگ بہت عزت کرتے تھے اور اگرچہ صرف چوہدری محمد حسین صاحب کی فیملی وہاں احمدی تھے تاہم مکرم چوہدری صاحب نے باقاعدہ جماعت بنائی ہوئی تھی اور وہ خود ہی اس کے صدر

تھے۔ مکرم چوہدری صاحب کی فیملی ماشاء اللہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھی تبلیغ کا بھی بہت شوق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھے اپنے گھر بلایا اور ایک نائجیرین زیر تبلیغ خاتون سے ملاقات کرائی۔ اس خاتون کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا اور اس کا شوہر اسی علاقہ میں گورنمنٹ کے ہسپتال میں ڈاکٹر تھا۔ اس مجلس میں ایک معجزانہ شفاء کا واقعہ ہوا جو خاکسار نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

1988 تا 1990 میں خاکسار گلاسگو میں بطور ریجنل مشنری اسکاٹ لینڈ متعین تھا اس دوران وہاں بھی ایک واقعہ ہوا۔ انہی دنوں ایک دفعہ خاکسار گلاسگو سے تقریباً 30 میل دور Catrine نامی قصبے میں گیا جہاں ہمارے احمدی دوست مکرم چوہدری محمد حسین صاحب (حال مقیم مانچسٹر) رہتے تھے۔ مکرم چوہدری صاحب کے گھر والوں نے خاکسار کو بتایا کہ ہماری ایک زیر تبلیغ نائجیرین مسلمان خاتون ہے جس کا میاں اس علاقے میں ڈاکٹر ہے اور وہ بھی نائجیرین ہے۔ ان کا ایک بیٹا ہے۔ اسے یہ تکلیف ہے کہ رات کو ڈر کر چیخیں مارتا ہے اور بستر پر پیشاب کر دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ خاتون بہت پریشان ہے کیونکہ باوجود اس کے کہ انہوں نے ہر قسم کے ٹیسٹ کروائے ہیں بیماری کا کوئی پتہ نہیں لگتا حالانکہ اس کا میاں ڈاکٹر ہے۔ وہ خود بھی اس کے علاج معالجہ کے لئے کوشش کر چکا ہے۔ انہوں نے خاکسار کو کہا کہ وہ خاتون کہتی ہے کہ اگر کوئی مذہبی آدمی تعویز دے سکے تو وہ اس طریق کو بھی آزمانا چاہتی ہے۔ خاکسار نے کہا کہ اسے کہیں کہ ہم تو آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق دعا کریں گے۔ چنانچہ ہم نے مل کر رقت آمیز اجتماعی دعا کی کہ اے خدا تو اپنے فضل سے اس نائجیرین فیملی کو احمدیت کی سچائی کا کوئی نشان دکھا دے تا وہ جماعت کی طرف رجوع کریں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ایک دفعہ ہی

اجتماعی دعا کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بچے کو شفاء دے دی۔ یہ سب برکات خلیفہ وقت کی دعاؤں کی ہیں کیونکہ ہر مرحلہ پر ہم حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہتے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیڑین میں ہی ایک اور نائجیرین خاتون نے بیعت کی اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں بھی تھیں۔ حضور انور کی خدمت میں اطلاع دی تو حضور انور کا بہت محبت بھرا خوشی کا خط ملا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سفر میں قبولیت دعا کا غیر معمولی واقعہ:

ایک دفعہ صبح 9 بجے خاکسار کسی کام کے سلسلہ میں اپنی کار میں گلاسگو سٹی سنٹر گیا۔ خاکسار کے ساتھ خاکسار کی بیٹی صباح السلام بھی تھی جس کی عمر اس وقت 5 سال تھی۔ کام سے فارغ ہو کر جب ہم گھر آ رہے تھے اور گھر سے تقریباً ایک میل دور تھے۔ سڑک کے عین درمیان کار خراب ہو کر کھڑی ہو گئی۔ بہت ٹریفک کا وقت تھا؛ آگے بھی کاریں اور پیچھے بھی کاریں۔ باہر نکل کر بڑی مشکل سے کار کو دھکیل کر ایک طرف کیا اس وقت کوئی موبائل فون تو ہوتے نہیں تھے۔ پاس کوئی پبلک ٹیلیفون بوتھ بھی نہ تھا۔ باہر کافی سردی بھی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے قرآنی تعلیم اور سنت نبوی کی روشنی میں جو دعا کی اہمیت جماعت کے بچے بچے کے دل میں بھر دی ہے اس کی برکت ہے کہ ہر مشکل کے وقت ایک احمدی کا دل فوراً دعا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے دعاء أطفال أمتي مستجاب (مسند الفردوس، جلد ۲، صفحہ ۲۱۳) کہ میری امت کے بچوں کی دعا خاص طور پر مقبول ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ ” دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سر

سبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔جہاں تک قضاو قدر کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو اس کو بچا لے گی۔" (ملفوظات جلد5 صفحہ 121 الحکم 28 فروری 1903) ایک اور جگہ فرمایا" خوب یاد رکھو۔ دعا وہ ہتھیار ہے جو اس زمانہ کی فتح کے لئے مجھے آسمان سے دیا گیا ہے۔ اور اے میرے دوستوں کی جماعت تم صرف اس حربے سے غالب آ سکتے ہو۔" (تذکرۃ الشہادتین۔ عربی حصہ۔ صفحہ 80) پھر فرمایا:"ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔" (ملفوظات جلد نمبر 9 صفحہ 28-27۔ مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

چنانچہ ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے خاکسار نے چند pence صدقہ بکس میں ڈالے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: صدقہ بلا کو ٹالتا ہے (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکوٰۃ، باب الإنفاق وكراهية الإمساك - الفصل الثالث) پھر بیٹی کو کہا آئیں مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں وہ ہر چیز پر قادر ہے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اس کے بعد کار کو اسٹارٹ کرنے کے لئے چابی گھمائی لیکن کچھ نہ ہوا پھر اور صدقہ ڈالا۔ ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ کار اسٹارٹ کی کچھ نہ ہوا۔ پھر اور صدقہ نکالا اور ہاتھ اٹھا کر دونوں نے دعا کی اور کار اسٹارٹ کرنے کے لیے چابی گھمائی۔ الحمد للہ خدا کے فضل سے کار اسٹارٹ ہو گئی۔ چونکہ کار میں خرابی تھی اس لئے خطرہ تھا کہ دوبارہ کھڑی نہ ہو جائے ۔ قریب ترین گیراج تک جانے کے لئے درمیان میں دو ٹریفک لائٹس تھیں۔ خدا نے فضل فرمایا اور دونوں ٹریفک لائٹس سبز ملیں اس لئے ہمیں رکنا نہ پڑا اور ہم گیراج کے باہر والے دروازے پر پہنچ گئے۔ چونکہ وہاں رک کر اندر جانا تھا اس لئے کار بند ہو گئی اور بہت

کوشش کی سٹارٹ نہ ہو سکی۔ خاکسار اندر مکینک کے پاس گیا اور کہا کہ کار خراب ہو گئی ہے۔ اب باہر کھڑی ہے اسٹارٹ نہیں ہوتی۔ مکینک آیا۔ اس نے پوری کوشش کی کہ کار سٹارٹ کر سکے لیکن نہ کر سکا۔ پھر اس نے خاکسار کو کہا کہ آپ مجھے چابی دے جائیں میں بعد میں اسے دیکھوں گا۔ یہ گیراج ہمارے گھر کے نزدیک ہی تھا۔ ہم نے کار مکینک کو دی اور گھر آ گئے۔ بعد میں اللہ کے فضل سے کار ٹھیک ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام احمدیت کی دعا کے متعلق تعلیم کی برکت سے اس انتہائی مشکل وقت سے آسانی کے ساتھ نکال دیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ واقعہ خاکسار کی بچی کے سامنے ہوا جس سے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک نیا ایمان حاصل ہوا:

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے　　　اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

(المصلح الموعودؓ، اخبار الفضل جلد 9۔ 2 جنوری 1922ء)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا دورہ اسکاٹ لینڈ اور آپ کا پاک نمونہ:

1989ء میں جب ہم گلاسگو میں تھے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ مع قافلہ اسکاٹ لینڈ کے دورہ پر تشریف لائیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے خاکسار اور خاکسار کی فیملی اور احباب جماعت اسکاٹ لینڈ کو حضرت سیدہ محترمہ کی مہمان نوازی کی بھی توفیق دی اور ان سے فیض حاصل کرنے کا بھی موقع ملا۔ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ۔ بی بی امۃ القدوس صاحبہ اور مکرمہ صفیہ عزیز صاحبہ بھی ساتھ تھیں اور لندن سے مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ صدر لجنہ یو کے انہیں

ساتھ لیکر بذریعہ ریل آئیں بعد میں مکرمہ حامدہ فاروقی صاحبہ بھی تشریف لائیں۔ یہ وفد دورات ہمارے پاس گلاسگو میں ٹھہرا۔ ایک روز موصوفہ نے لجنہ اماء اللہ گلاسگو سے خطاب فرمایااور انفرادی ملاقاتیں کیں اور ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ دوسرے روز لجنہ اماء اللہ ایڈنبرا سے خطاب فرمایااور انفرادی ملاقاتیں کیں۔ ایک روز سیر کے لئے بھی رکھا گیا۔ چنانچہ ایک کار میں یہ وفد تھااور دوسری کار میں خاکسار اپنی اہلیہ اور تین بیٹیوں عطیہ۔ وجیہہ اور صباح السلام کے ساتھ تھا۔ وفد کی خواہش کے مطابق انہیں ڈنون، فورٹ ولیم اور Oban بھی لے جایا گیا جو بہت خوبصورت تفریحی مقامات ہیں۔ رستے میں حضرت سیدہ خاکسار کی بیٹیوں سے نظمیں بھی سنتی رہیں اور بہت محظوظ ہوئیں۔ ایک واقعہ جو حضرت سیدہ صاحبہ کی سیرت پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز جب بچیاں حضرت سیدہ صاحبہ سے کافی بے تکلف ہو گئیں اور ایک محبت کا تعلق پیدا ہو گیاتو خاکسار کی بیٹی وجیہہ نے جس کی عمر 8 سال تھی اپنی بے تکلفی اوراپنی بچپن کی سادگی اور محبت کی وجہ سے حضرت سیدہ صاحبہ سے کہا میرادل چاہتاہے آپ ہماری کار میں بیٹھیں لیکن مجھے پتہ ہے ہماری کار بہت پرانی سی ہے اس لئے اس میں آپ کو کسی نے نہیں بٹھانا۔ چنانچہ جب لندن واپسی کا وقت آیا اور گلاسگو مسجد سے گلاسگو ریلوے سٹیشن پر کاروں پر جانے لگے تو حضرت سیدہ صاحبہ نے خاکسار کی اہلیہ رشیقہ باجوہ کو کہا کہ میں آپ کی کار میں بچوں کے ساتھ بیٹھوں گی۔ دوسروں کو تو معلوم نہیں تھا کہ حضرت سیدہ صاحبہ نے ایسا کیوں کہا ہے لیکن خاکسار کی فیملی کو معلوم ہو گیا کہ چونکہ خاکسار کی بیٹی نے کہیں اپنے معصومانہ بچپن میں ایک بات کہی تھی موصوفہ نے اسے یادرکھااور آپ کی عاجزی اور آپ کی بچوں سے یہ

ایک غیر معمولی شفقت تھی کہ اچھی کار کو چھوڑ کر ایک معمولی حال کار میں بیٹھ کر ریلوے سٹیشن گئیں اور ہمیشہ کے لئے بچوں کے دل میں اپنی محبت اور شفقت کا نہ مٹنے والا نقش چھوڑ گئیں اور وہ واقعہ اللہ تعالیٰ کو بھی ایسا مقبول ہوا کہ آج 30 سال بعد اس مضمون کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے تحریر میں بھی آ گیا ہے۔ اور معلوم نہیں کتنے لوگ اس کو پڑھیں گے۔ اور موصوفہ کے لئے دعا بھی کریں گے اور اس سے سبق سیکھ کر اپنی زندگی میں نہایت قیمتی تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس کا ثواب بھی موصوفہ کو ملتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے مرحومہ کے درجات بلند فرماتا رہے۔ آمین۔

ایک بڑے حادثہ میں معجزانہ حفاظت:

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے سفر پر جانے کے کچھ آداب بیان فرمائے ہیں اگر ان پر عمل کیا جائے تو انسان بڑے بڑے معجزات دیکھتا ہے۔ ان آداب سفر میں پہلی بات دو نفل نماز میں دعائے استخارہ پڑھنا ہے۔(صحیح بخاری، کتاب التهجد، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى) دوسرے سفر پر جانے سے پہلے صدقہ دینا ہے کیونکہ صدقہ کے بارہ میں فرمایا کہ یہ دفعِ بلاء کا باعث بنتا ہے۔(کنز العمال، جلد ۶، الفصل الثانی فی آداب الصدقۃ، ص ۳۹۹[موسوعۃ الرّسالۃ، بیروت]) تیسرے سفر کے لئے سواری پر بیٹھ کر سواری کے چلنے سے پہلے یہ دعا کی جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی: اللہ کے نام کے ساتھ ہی اس کا چلنا اور اس کا لنگر انداز ہونا ہے۔ یقیناً میرا رب بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔(ہود، ۴۲) الحمد للہ ان باتوں پر عمل کر نیکی توفیق مل رہی ہے۔ اور کئی معجزات بھی دیکھنے کی

سعادت حاصل ہوئی۔ ان میں سے ایک واقعہ درج ذیل ہے:

ایک دفعہ خاکسار کار میں گلاسگو سے ایڈنبرا جماعتی اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہا تھا۔ خاکسار کی والدہ مکرمہ سلیمہ باجوہ صاحبہ بھی ساتھ اگلی سیٹ پر تشریف فرما تھیں۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ ہم موٹروے پر 70 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہے تھے۔ شام کا وقت تھا جبکہ ٹریفک اپنے عروج پر تھی۔ خاکسار کے آگے بھی کاریں پیچھے بھی کاریں۔ گذشتہ رات بہت برف باری ہوئی۔ سڑک کے دونوں طرف برف کے پہاڑ تھے جو حکومت کے انتظام کے تحت درمیان سے سڑک کو صاف کر کے ارد گرد لگا دیئے گئے تھے۔ خاکسار کی کار بائیں lane میں تھی۔ اچانک خاکسار کی کار کے آگے والی کار نے بریک لگا دی۔ خاکسار نے جب بریک لگائی اور چونکہ سڑک گیلی تھی اس لئے کار پھسل گئی اور بالکل کنٹرول سے باہر ہو گئی۔ اب کار اپنی مرضی سے ادھر ادھر مڑتے جا رہی ہے۔ بظاہر ایسی حالت میں ہمارا بچنا بالکل ممکن نہ تھا۔ 70 میل کی رفتار اور ارد گرد ٹریفک ہی ٹریفک۔ لیکن وہ خدا جو ہر چیز پر قادر ہے اس نے ہم سے عفو کا سلوک فرمایا اور خاکسار کی کار پہلے بائیں مڑی اور بائیں طرف کسی چیز سے ٹکرانے سے پہلے دائیں مڑ گئی اور خاکسار سے اگلی دو کاروں کے درمیان سے نکل کر U-turn لے کر الٹے رخ منہ کر کے برف کے نرم نرم پہاڑ کے اندر گھس کر آرام سے کھڑی ہو گئی۔ بفضلہ تعالیٰ نہ خاکسار کو کوئی چوٹ لگی نہ خاکسار کی والدہ کو اور نہ ہی کار کو کچھ ہوا۔ خاکسار نے کار کو سٹارٹ کر کے برف سے باہر نکالا۔ ارد گرد ٹریفک کھڑی ہو چکی تھی۔ چنانچہ آرام سے کار کو نکال کر اپنی لین Lane میں آ گئے اور ایڈنبرا کی طرف روانہ ہو گئے۔ موٹروے پر 70 میل کی رفتار۔ شام کی ٹریفک۔ کار کا Skid کر جانا۔ حتیٰ کہ الٹے رخ مڑ جانا۔ اس

کے باوجود نہ سواریوں کو کچھ ہوا نہ کار کو کچھ ہوا۔ نہ دوسروں کو کچھ ہوا۔ یہ معجزہ سے کم نہ تھا۔ یقیناً اس میں اللہ کے فضل کا ہاتھ تھا اور صدقہ، دعائے استخارہ، خاکسار کی والدہ کی دعائیں اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں کی برکت تھی کیونکہ بلاناغہ خاکسار حضور انور کو دعا کے لئے لکھتے رہنے کی توفیق پاتا رہتا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مباہلہ کے کچھ اور نشانات:

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے کہ 1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے باذن الٰہی صدر پاکستان جنرل ضیاالحق اور مخالف مولوی صاحبان کو مباہلہ کا چیلنج دیا اور کہا کہ آپ لوگ دن رات جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے الزامات لگا رہے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں یا یہ کہ احمدی اسلام کے دشمن ہیں۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ ہم نے مسیح اور مہدی کو مانا ہے جس کے آنے کی پیشگوئی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی اور اس کے لئے خدا نے بڑے بڑے نشان دکھائے اور آج بھی دکھا رہا ہے۔ آئیں ہم دونوں فریق خدا کے حضور دعا کرتے ہیں کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے اسے ایک سال کے اندر اندر ذلت کا نشان دکھائے اور جو سچا ہے اس کو اللہ تعالیٰ عزت کا نشان دکھائے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے متعدد ممالک اور کئی جگہوں پر نشانات دکھائے۔

ایک نشان برمنگھم میں دکھایا گیا اور وہ یہ کہ اہل حدیث برطانیہ کے جنرل سیکریٹری جو غیر احمدی مسلمانوں کے مشہور عالم تھے اور ان کا نام محمود احمد صاحب میرپوری تھا۔ برمنگھم میں اہل حدیث مسجد کے امام تھے۔ وہ سارے ملک میں پھر کر ختم نبوت کے مقدس نام کو استعمال کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلاتے تھے۔ خاکسار نے

خود ان کی تقاریر سنی ہوئی ہیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مباہلہ کا چیلنج دیا تو یہ چیلنج اخبارات میں بھی شائع ہوا اور انہیں براہ راست بھی بھجوایا گیا۔ انہوں نے اخبارات میں جواباً بیان دیا کہ قادیانیوں کی یہ پرانی عادت ہے کہ جب بھی کوئی مرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہماری پیشگوئی سے مرا ہے۔ (روزنامہ ملّت لندن، ۷ ستمبر ۱۹۸۸) اس طرح مباہلہ کے چیلنج کے ساتھ ایک مذاق کیا اور فرار کی راہ اختیار کی۔ اس کے ٹھیک چالیس روز بعد برطانیہ کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ مسلمان لیڈر محمود احمد صاحب میرپوری کار کے حادثہ میں ہلاک ہوگئے۔ نیوکاسل شہر سے واپس آتے ہوئے ان کی گاڑی M6 موٹروے کے اس حصّہ میں اچانک ساکت ہوگئے جہاں اندھیرا تھا۔ جس کے بعد ایک ٹرک نے ان کی گاڑی کو پیچھے سے hit کیا۔ (Daily News, 11 October 1988) ذرائع ابلاغ کی توجّہ اس امر کی طرف مرکوز تھی کہ موٹر کار کی صنعت سے تعلّق رکھنے والے مختلف ادارے اور پولیس اس بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتے ہیں کہ ایک نسبتاً نئی گاڑی موٹروے پر اچانک ساکت کیسے ہوگئی۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ چلانے والے کو یہ موقعہ بھی نہیں ملا کہ وہ گاڑی کو سڑک کے کنارے تک ہی لے آئے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا۔ البتہ یہ سانحہ یہیں پر ختم نہیں ہوا۔ اگلے روز ر یہ خبر آئی کہ اگلے روز مولانا کے گھر تعزیّت کرنے والوں کا تانتا بندھا تھا کہ جب اچانک فرش نے جواب دے دیا اور تمام لوگ فرش سمیت گھر کے تہہ خانے میں جاگرے۔ باہر ایمبولینس کی ایک لائن لگ گئی جبکہ گھر کے اندر ملبہ میں ایک کہرام مچاہوا تھا۔

یہ ساری تفصیل برمنگھم کے اخباارات میں شائع ہوئی جو خاکسار نے احمدیہ گزٹ اسکاٹ

لینڈ کے نومبر 1988ء کے شمارے میں اخبارات کے تراشوں کے ساتھ اسی وقت شائع کر دی۔ یہ نشان بھی مباہلہ کے سال کے دوران ہی ظاہر ہوا۔

ایک اور نشان گلاسگو میں ظاہر ہوا جس کا تعلق پاک و ہند میں جماعت احمدیہ کے معروف مخالف مولوی عطا اللہ شاہ بخاری کے بیٹے اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے جنرل سیکریٹری مولوی عطاء المحسن بخاری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس نشان کی تفصیل خاکسار نے اسی وقت احمدیہ گزٹ اسکاٹ لینڈ کے جنوری فروری 1990 کے شمارہ میں شائع کر دی تھی جو درج ذیل ہے:

'مولوی عطاء المحسن بخاری صاحب کا تعاقب' کے زیر عنوان لکھا:

''مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیٹے اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے جنرل سیکریٹری مولوی عطاء المحسن بخاری کے متعلق روزنامہ جنگ 29 دسمبر 1989ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ انہوں نے برطانیہ کا دورہ کیا اور ان کے ہاتھ پر گلاسگو۔ ایڈنبرا اور ڈنکاسٹر کے ایک ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ پریس سیکریٹری صاحب یو کے کی طرف سے تراشہ ملنے پر اسکاٹ لینڈ کی تمام، مساجد کے ائمہ اور ممتاز شخصیات کو لکھا گیا کہ اس خبر کو سچا ثابت کرنے والے کو ایک ہزار پاؤنڈ دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ہمیں کوئی جواب نہ ملا لیکن اتفاق سے بخاری صاحب موصوف دوبارہ گلاسگو آ گئے اور انہوں نے گلاسگو کی بڑی مسجد میں تقریر کی وہاں لوگوں نے اس خبر کے متعلق دریافت کیا تو مولانا نے صاف انکار کر دیا کہ مجھے اس کا کچھ علم نہیں۔ بعد میں ایک پرائیویٹ گھر میں مکرم عبد الغفار صاحب صدر جماعت احمدیہ گلاسگو اور مکرم منور احمد صاحب نے 5

غیر از جماعت دوستوں کی موجودگی میں مولانا سے مطالبہ کیا کہ اگر یہ خبر آپ کی طرف سے نہیں تو آپ اس کی تردید لکھ دیں لیکن مولانا نے اس سے بھی انکار کیا جس سے تمام حاضرین کو مولانا کی ''دیانت داری'' کا بخوبی علم ہو گیا۔ یاد رہے کہ ان مولانا صاحب کو بھی مباہلہ کا چیلنج بھیجا گیا تھا لیکن انہوں نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح مختلف حجتیں کر کے راہ فرار اختیار کی مگر خدا تعالیٰ نے ان کا بددیانت ہونا ظاہر کر دیا۔''

قارئین یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کو کسی کی موت یا توہین سے کوئی خوشی نہیں ہوتی بلکہ انسانی ہمدردی کے تحت ہم ہر ایک کے لئے خیر خواہی چاہتے ہیں اور ان کی بھلائی کے لئے دعا گو ہیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ اپنی رحمت یا سزا کا کوئی نشان دکھائے تو خدا کی ہستی پر یقین پیدا کرنے اور لوگوں کی ہدایت کے لئے اسے بیان کرنا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ؕ(ابراہیم:6) کہ لوگوں کو خاص دنوں کی یاد دلاتے رہا کرو چنانچہ اس دعا کے ساتھ یہ واقعات لکھے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو بانی جماعت احمدیہ کی صداقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لبرل پارٹی برطانیہ کے لیڈر Paddy Ashdown کی خلیفہ رابعؒ کے متعلق رائے:

BBC ٹیلیویژن لندن کا مشہور و معروف پروگرام Question Time مختلف شہروں میں اہم مقامات پر جمعرات کو ہوتا ہے جسے بکثرت لوگ سارے ملک میں دلچسپی سے دیکھتے ہیں۔ اس میں برطانیہ کے بڑے بڑے سیاسی لیڈر اور دوسرے ماہرین کو بلایا جاتا ہے۔ اور لوگوں کو حالات حاضرہ کے متعلق سوال کا موقع دیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ یہ پروگرام گلاسگو کے ایک بڑے ہال میں منعقد ہوا۔ چنانچہ خاکسار، مکرم عبد الغفار عابد

صاحب اور ایک اور دوست اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ اس پروگرام میں جواب دینے والے پینل میں لبرل پارٹی کے بہت مقبول اور لائق لیڈر Paddy Ashdown بھی شامل تھے۔ سوال وجواب کے اختتام پر انفرادی طور پر ملنے کا پروگرام تھا۔ چنانچہ ہمارا وفد Mr Paddy Ashdown کو ملا۔ خاکسار نے اپنا تعارف کرایا کہ ہم جماعت احمدیہ اسکاٹ لینڈ کی نمائندگی میں اس پروگرام میں شامل ہوئے ہیں۔ جونہی خاکسار نے جماعت احمدیہ کا نام لیا تو موصوف فوراً بولے میں آپ کی جماعت کے سربراہ کو لندن میں ان کی رہائش گاہ پر ملا تھا جبکہ مجھے ایک موقع پر مدعو کیا گیا تھا۔ اس کے بعد موصوف نے کہا:

"I have never met such a wise man."

کہ میں ان جیسے دانشور اور مدبر شخص سے کبھی نہیں ملا۔ گویا وہ ایک ہی دفعہ حضور سے ملے اور حضور کی عقل و فراست کے گرویدہ ہو گئے۔ اس زمانے میں انگریز لوگ کسی ایشیائی کی بہت کم تعریف کرتے تھے اور پھر ایک مذہبی شخصیت کے متعلق ایک معروف سیاسی شخصیت کے منہ سے اس قسم کے الفاظ نکلنا حیرت انگیز بات تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلیفہ وقت کو اللہ تعالیٰ نہ صرف غیر معمولی ذہانت اور فراست عطا کرتا ہے بلکہ بڑے سے بڑے لوگوں کے دل پر ان کا رعب بھی ڈال دیتا ہے۔ یہ خلافت کی سچائی کی بھی ایک دلیل ہے اور اس بات کی بھی دلیل ہے کہ خلافت واقعی دنیا کی رہنمائی کر سکتی ہے اور ایک دن آئے گا جب دنیا کی حکومتیں خلافت احمدیہ سے ہی رہنمائی حاصل کریں گی کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ بادشاہ تیرے

کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (تجلیات الہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409 تا 410) اور اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے بدرجہ اولیٰ آپ کے تو خلفاء ہی مراد ہیں۔ یاد رہے کہ پہلے بھی یہ الہام لفظی طور پر کئی بار پورا ہو چکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت:

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

كُلُّ امْرٍ ذي بالٍ لا يُبْدَأُ فيه بسم الله فهو أَقْطَعُ (الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع، الخطیب البغدادی، أحمد بن علی بن ثابت: ۲/ ۶۹، رقم: ۱۲۱۰ مكتبة المعارف - الرياض) کہ ہر وہ کام جو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق تمام مسلمان والدین اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں کہ ہمیشہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ہر جائز کام شروع کرنا چاہیئے۔ اس سے کامیابی اور برکت ملتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت کا ایک واقعہ گلاسگو میں بچوں کے سکول میں ہوا۔ جو خاکسار کی بیٹی وجیہہ نے جبکہ اس کی عمر اس وقت تقریباً 8 سال تھی ہمیں بتایا۔ اس نے بتایا کہ اس کے سکول میں رواج ہے کہ کرسمس سے 25 روز پہلے روزانہ ایک یا ایک سے زیادہ بچوں کو قرعہ اندازی کے ذریعہ ایک کیلنڈر اور ایک چاکلیٹ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے بتایا کہ آج کلاس میں جب قرعہ اندازی کی گئی تو اسے ٹیچر نے کہا کہ آؤ تم ٹوکری

میں سے ایک پرچی نکالو۔ وہ کہتی ہے میں نے پرچی نکالنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا اور دعا کی کہ میرا نام نکل آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری دعا قبول کر لی اور میرا ہی نام نکلا اور مجھے کیلنڈر اور چاکلیٹ دونوں مل گئے۔ اس کے بعد ٹیچر نے ایک اور لڑکی کو کہا کہ اب تم آؤ اور تم بھی پرچی نکالو۔ وہ لڑکی خاکسار کی بیٹی کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔ اس نے خاکسار کی بیٹی سے پوچھا تم نے جب پرچی نکالی تھی تمہارے ہونٹ حرکت کر رہے تھے۔ تم کیا پڑھ رہی تھی۔ اس نے کہا میں ایک دعا پڑھ رہی تھی۔ اس نے کہا مجھے بھی بتاؤ۔ چنانچہ اس نے جلدی سے صرف بسم اللہ پڑھا دیا۔ اس کے بعد وہ لڑکی پرچی نکالنے گئی اور ساتھ بسم اللہ پڑھتی رہی۔ خدا نے فضل کیا۔ اس کا بھی نام نکل آیا اور اسے بھی چاکلیٹ اور کیلنڈر مل گیا۔ اس واقعہ نے دونوں بچیوں پر گہرا اثر کیا۔ چنانچہ خاکسار کی بیٹی نے گھر آکر بڑی خوشی سے یہ سارا واقعہ سنایا اور آج 30 مارچ 2020ء کو خاکسار نے اسے فون پر یہ واقعہ پوچھا تو اس نے پھر سارا واقعہ سنایا۔ گویا 30 سال کے بعد بھی یہ واقعہ اسے یاد تھا اور اس نے بتایا کہ اس سکاٹش لڑکی کا نام Robin تھا۔ یہ واقعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت بتاتا ہے اور یہ بھی کہ کس طرح اس قسم کی باتیں تبلیغ کا بھی ذریعہ بنتی ہیں اور یہ کہ خدا تعالیٰ بچوں کی دعائیں خاص طور پر سنتا ہے۔ اس لئے بچوں کو دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مباہلہ کا ایک اور نشان:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 29 اپریل 1984 ءکو پاکستان سے ہجرت کر کے لندن تشریف لائے جس کی بڑی وجہ جنرل ضیاء الحق کی طرف سے وہ آرڈیننس تھا جو 26 اپریل 1984 ءکو جاری ہوا۔ جس کے مطابق پاکستان میں یہ قانون بنادیا گیا کہ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہے گا یا مسلمانوں والا کوئی کام کرے گا تو اسے 3 سال جیل کی سزا اور اس کی حیثیت کے مطابق جرمانہ ہو گا۔(http://www.thepersecution.org/50years/paklaw.html)

اس صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے لئے پاکستان میں رہ کر اپنے فرائض ادا کرنا ناممکن تھا اسی طرح نام نہاد غیر احمدی علماء کی طرف سے سارے پاکستان میں تقاریر اور اخبارات کے ذریعہ یہ جھوٹ پھیلایا گیا کہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک غیر احمدی نام نہاد مولانا اسلم قریشی مجاہد ختم نبوت کو اغوا کر کے قتل کروادیا ہے۔ اور حکومت سے بار بار یہ مطالبہ کیا جارہا تھا کہ مرزا طاہر احمد کو گرفتار کیا جائے اور ان پر مقدمہ چلا کر انہیں سزا دی جائے۔ اس مطالبہ کا ایک نمونہ یہ ہے کہ پاکستان کے معروف اخبار جنگ نے 13 فروری 1984 کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع کی: ”لاہور (سٹاف رپورٹر) مجلس تحفظ ختم نبوت اور کل جماعتی رہنماؤں نے آج یہاں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت قادیانیوں کے مسئلہ پر نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کرائے۔

مولانا عبد الستار خان نیازی، مولانا ضیا القاسمی، مولانا شریف جالندھری، مولانا انور

حسین، مولانا سیف الدین سیف، مولانا کریم بخش، مولانا زاہد الراشدی، میاں مسعود اور مولانا سلیم اللہ نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کو 17 فروری کو پورا ایک سال ہونے کو آگیا ہے۔ لیکن حکومت ان کی بازیابی کے لئے کوئی عملی اقدام نہ کر سکی اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے اغوا کر کے قتل کر دیا ہے اور اس میں قادیانی جماعت کے سربراہ کا ہاتھ ہے۔۔۔۔"

یہ ہزاروں خبروں میں سے ایک خبر کا نمونہ ہے۔ جہاں تک جنرل ضیاء الحق صاحب کا تعلق ہے وہ خود اسلم قریشی کے گھر اس کی بیوی سے تعزیت کرنے گئے۔ یہ خبر بھی اخبار میں ان کی تصویر کے ساتھ شائع ہوئی۔ صاف ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ اور حضور انور کے خلاف ایک بہت بڑا منصوبہ تھا۔

ان حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مخالف مولویوں اور جنرل ضیاء الحق کو 10 جون 1988 کو مباہلہ کا چیلنج دیا کہ آؤ ہم اللہ سے دعا کریں کہ ایک سال کے اندر وہ سچے کو سچا اور جھوٹے کو جھوٹا ثابت کر دے۔ چنانچہ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جولائی 1988ء کے وسط میں نام نہاد اسلم قریشی کو پولیس نے بازیاب کر لیا اور پاکستان ٹیلیویژن پر اسے دکھا دیا۔ یہ سب کچھ جنرل ضیاء الحق صاحب کی حکومت کے اندر ہوا اسطرح خدا تعالیٰ نے تمام مولویوں اور جنرل ضیاء الحق کو جھوٹا ثابت کر دیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور جماعت احمدیہ کو سچا ثابت کر دیا۔ الحمدللہ۔

اس کے متعلق روزنامہ جنگ نے 14 جولائی 1988ء کو یہ خبر شائع کی:

”لاہور (نمائندہ جنگ) پانچ سال قبل اچانک لا پتہ ہو جانے والے تحریک ختم نبوت کے رہنما مولانا اسلم قریشی دو روز قبل اچانک نمودار ہو گئے۔ وہ اپنی مرضی سے بعض مذہبی عقائد، اقتصادی بد حالی اور گھریلو پریشانیوں کے سبب گھر سے چلے گئے تھے۔ بالآخر اپنے گھر واپس آ گئے۔ اس عرصہ میں ان کی بازیابی کے لئے انتہائی اعلیٰ سطح پر کوششیں کی گئیں اور ملک بھر میں احتجاجی تحریکیں بھی چلائی گئیں جس کے نتیجے میں خاصے نقصانات بھی ہوئے۔

انسپکٹر جنرل پولیس جناب نثار چیمہ نے ایک پریس کانفرنس کے دوران مولانا اسلم قریشی کی موجودگی میں انکی روپوشی کی تفصیلات بیان کیں۔ انہوں نے بتایا کہ پانچ سال قبل مولانا اسلم قریشی اپنے گھر سے سیالکوٹ کے ایک قریبی گاؤں معراجکے میں جمعہ کا خطبہ دینے گئے لیکن واپس نہیں آئے جس پر ختم نبوت کی مقامی تنظیم نے الزام لگایا کہ ایک اقلیتی گروپ (جماعت احمدیہ مراد ہے۔ ناقل) نے انہیں اغوا کر لیا ہے۔ مولانا اسلم قریشی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ وہ منصوبہ بنا کر گئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ معراجکے جانے کی بجائے لاہور چلے گئے اور ملتان اور سکھر ہوتے ہوئے بھٹ شاہ پہنچے پھر گوادر میں رمضان گزارا اور جامع مسجد میں اپنی ہی بازیابی کے مطالبے سنتے رہے۔۔۔“

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کو ایک سال کیا ایک ماہ اور چند دن کے اندر اندر تمام مخالفین کے سامنے سچا ثابت کر دیا اور مخالفین کو جھوٹا ثابت کر دیا اور

مباہلہ کی یہی دعا تھی کہ اللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر اندر کوئی نشان دکھائے۔ اس ایک سال کے اندر ایک طرف خدا نے اسلم قریشی کو زندہ ثابت کر کے نشان دکھایا اور دوسری طرف ضیاء الحق کو ہلاک کر کے نشان دکھایا۔ کاش مخالفین اسلم قریشی کی زندگی کے نشان سے فائدہ اٹھاتے اور جماعت احمدیہ کی مخالفت سے باز آجاتے تا کہ انہیں ضیاء الحق کی ہلاکت کا نشان نہ دیکھنا پڑتا۔ اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے وہ پہلے رحمت کے نشان دکھاتا ہے تا کہ انسان ہلاکت سے بچ جائے۔ کیا ان واقعات کے بعد جماعت احمدیہ کی سچائی میں کوئی شک رہ جاتا ہے یہ سب باتیں ہماری آنکھوں کے سامنے ہوئیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کی گواہی دیں اے اللہ تعالیٰ تو اسے قبول فرما اور اس کے نیک نتائج پیدا فرما۔ آمین۔ (خاکسار نے یہ سب باتیں احمدیہ گزٹ اسکاٹ لینڈ اگست 1988 میں شائع کر دی تھیں تا کہ اہالیان اسکاٹ لینڈ بھی اس سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں۔)

سلمان رُشدی کی بدنام زمانہ کتاب کی اشاعت اور جماعت احمدیہ کا ردعمل:

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں میں سے سب سے بڑا فضل یہ ہے کہ اسے خلافت کی عظیم نعمت حاصل ہے اور اس خلافت کی نعمت کی وجہ سے اسے قرآن کریم کے مطابق ہر وقت صحیح رہنمائی ملتی رہتی ہے اور اس طرح وہ ہر بدعت اور غیر اسلامی طریق سے بچ جاتی ہے۔

اس کی ایک مثال 1988ء کا وہ واقعہ ہے جو سلمان رشدی کی بد نام زمانہ کتاب Satanic Verses یعنی شیطانی آیات (نعوذ باللہ) کی اشاعت کے وقت ساری دنیا نے

دیکھا۔ اس وقت ساری دنیا نے دیکھا کہ ایک طرف ایران کے آیت اللہ خمینی صاحب تھے جنہوں نے اعلان کیا کہ سلمان رشدی نے مسلمان ہو کر اسلام کے خلاف کتاب لکھی ہے اور اس طرح ارتداد اختیار کیا ہے اس لئے وہ واجب القتل ہے لہٰذا جو مسلمان اسے قتل کر دے وہ نہ صرف ثواب حاصل کرے گا بلکہ حکومت ایران اسے ایک ملین ڈالر انعام دے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف مسلمان اور غیر مسلم ملکوں میں بڑے بڑے مظاہرے کئے گئے اور مطالبہ کیا گیا کہ سلمان رشدی کی کتاب کو ضبط کیا جائے اور ان مظاہروں میں اس قدر بد نظمی ہوئی کہ مسلمان ملکوں میں ہی مسلمانوں کے مظاہروں کے اندر 40 مسلمان اپنی جانوں سے محروم ہو گئے اور بہت سامالی نقصان ہوا۔ اس ساری صورت حال کو دیکھ کر غیر مسلم دنیا مسلمانوں کی بد نظمی اور مجنونانہ حالت کا مذاق اڑا رہی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ سلمان رشدی کی کتاب میں لوگوں کی دلچسپی بڑھتی جا رہی تھی اور وہ اسے بکثرت لے کر پڑھ رہے تھے اور خلاف اسلام باتوں کی زیادہ سے زیادہ تشہیر ہو رہی تھی۔ دوسری طرف سلمان رشدی کی حفاظت کے لئے برطانوی حکومت کی طرف سے پورا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ وہ آج تک زندہ ہے۔ (تادم تحریر)

ان حالات میں صرف ایک آواز تھی جو جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی تھی جو سب اخبارات میں شائع ہوئی۔ آپ نے قرآن کریم کی تعلیم پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم تو مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ:

وَ قَدۡ نَزَّلَ عَلَیۡکُمۡ فِی الۡکِتٰبِ اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکۡفَرُ بِہَا وَ یُسۡتَہۡزَاُ بِہَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَہُمۡ حَتّٰی یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِہٖ ۫ۖ

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ
(سورۃالنساء آیت:141)

ترجمہ: اور یقیناً اس نے تم پر کتاب میں یہ حکم اتارا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جارہا ہے یا ان سے تمسخر کیا جارہا ہے تو اُن لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں۔ ضرور ہے کہ اس صورت میں تم معاً اُن جیسے ہی ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان آیات اور کئی اور آیات اور واقعات کی روشنی میں بتایا کہ قرآن کریم یہ کہتا ہے اگر کوئی اسلامی تعلیم کا انکار کرے اور اس کا مذاق اڑائے تو اے مسلمانو تمہارا فرض ہے کہ تم ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو جب تک وہ ایسی باتوں کو ترک نہ کر دیں اور ایسے لوگوں کو خدا خود سزا دے گا خواہ وہ منافق ہوں یعنی مسلمان ہو کر کافرانہ کام کریں یا خود کو اسلام کا منکر کہتے ہوں۔ گویا اسلام میں مخالفِ اسلام باتیں کرنے والوں کے لئے کوئی ایسی سزا نہیں جو انسانوں کے ہاتھوں میں ہو بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے استہزاء کرنے والوں کو وہ خود جہنم کی سزا دے گا۔ مسلمانوں کو صرف یہ حکم ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے دور رہیں تا کہ مزید فتنہ نہ پھیلے اور جب وہ یہ استہزاء چھوڑ دیں تو تم ان سے مل سکتے ہو۔ اسی طرح حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کہا کہ سلمان رشدی نے جو کتاب لکھی ہے اس میں اُس نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کے جوابات دینے چاہئیں چنانچہ آپ نے مکرم محمد ارشد احمدی صاحب (جو آج کل یوکے کے نیشنل سیکرٹری اشاعت ہیں) کو اس کام کے لئے مقرر فرمایا اور خود ان کو دلائل بتائے۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا عنوان ہے:

Rushdie Haunted by his unholy Ghosts

اس کتاب میں رشدی اور دیگر غیر مسلم معترضین کے تمام اعتراضات کے مستند جوابات دیئے اور یہ بھی بتایا گیا کہ اسلام آزادی رائے کے خلاف نہیں بلکہ مہذب طریق سے گفتگو کی تعلیم دیتا ہے تا کہ معاشرے میں امن قائم رہے۔ باقی جہاں تک مرتد کی سزا کا تعلق ہے۔ اسلام میں مرتد کی کوئی سزا نہیں جو انسان کے ہاتھ میں ہو۔ خدا خود ایسے لوگوں کو سزا دے گا۔ چنانچہ قرآن کریم کہتا ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں (البقرۃ،۲۵۷)

امام جماعت احمدیہ کے ان بیانات سے ایک طرف قرآن کریم کی صحیح تعلیم کا دنیا کو علم ہوا اور دوسری طرف غیر احمدی مسلمانوں کے غلط رویے سے جو اسلام کا مذاق اڑایا جا رہا تھا۔ اس کا بھی انہیں جواب مل گیا اور مسلمان مزید نقصانات سے بھی بچ گئے۔ اگرچہ اس وقت سے آج تک علمی طریق سے اس مسئلہ پر سوال و جواب کا سلسلہ جاری ہے جو ہمیں تبلیغ کا موقع فراہم کرتا ہے اور اس سوال و جواب کے ذریعہ غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد اسلام قبول کر چکی ہے اور اب تک کر رہی ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا اور اسلام دلائل کے ساتھ دنیا میں غالب آئے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بد ظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا

ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔"(تذکرۃ الشہادتین، محررہ 1903ء روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب الوصیت میں یہ بھی فرمایا کہ یہ غلبہ اسلام نظامِ خلافت کی برکت سے ہو گا۔ چنانچہ نظام خلافت احمدیہ کے زیر سایہ اب تک جماعت احمدیہ 213 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور اپنے نیک نمونہ کے لحاظ سے ساری دنیا میں جانی جاتی ہے اور جماعت احمدیہ کے موجودہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امریکی حکومت کے سب سے اہم مرکز Capitol Hill میں ان کی دعوت پر اسلام کی خوبصورت تعلیم بھی بیان کر چکے ہیں جس سے ان کے دلوں پر اسلام کی عظمت قائم ہوئی۔ الحمدللہ۔

سلمان رشدی کی کتاب اور مسلمانوں کے رد عمل کے حوالے سے سکاٹش پریس نے ہم سے بھی رابطہ کیا اور خدا کے فضل سے ہمیں اس میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کرنے کی توفیق ملی جس کا ایک نمونہ یہ ہے کہ Scotland On Sunday نے 11 فروری 1990ء میں لکھا:

"The leader of a Scottish Muslim Community yesterday urged the followers of Islam to reject violence as a solution to the Satanic verses controversy. N. A. Bajwa a Missionary for the Ahmadiyya Community believes the public image of Islam has suffered badly at the hands of its own radical adherents. The Ahmadiyya Community, a worldwide Movement in Islam was founded in 1889 and now has more than 10 million followers in 120 countries, including several hundred in

Scotland. Bajwa says..... nowhere in the Holy Koran does it say that somebody who insults the prophet Muhammad should be killed..."

ترجمہ: ایک سکاٹش مسلم کمیونٹی کے لیڈر نے گذشتہ روز مسلمان کمیونٹی کو تلقین کی کہ:

"شیطانی آیات کتاب کے مسئلہ پر تشدد کے طریق کو رد کر دیں۔ نسیم احمد باجوہ جو کہ جماعت احمدیہ کے مشنری ہیں ان کا کہنا ہے کہ شدت پسند مسلمانوں کے رویہ کی وجہ سے اسلام کے تشخص کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کی بنیاد ء1889 میں رکھی گئی اور اب دنیا کے 120 ممالک میں اس جماعت کے 10 ملین سے زیادہ متبعین ہیں ان میں سے کئی صد اسکاٹ لینڈ میں بھی ہیں۔ باجوہ نے کہا کہ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا کہ اگر کوئی شخص حضرت محمد ﷺ کی گستاخی کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ آگے اخبار نے یہ بھی لکھا کہ "جماعت احمدیہ کا کہنا ہے کہ مسلمانوں عیسائیوں۔ رشدی، سیاسی رہنماؤں اور میڈیا سب کو مل کر تشدد کے رستہ کو ترک کر کے امن کے ساتھ گفت وشنید کرنی چاہیئے۔"

(خاکسار نے یہ سارے اخباری تراشے احمدیہ گزٹ اسکاٹ لینڈ جنوری فروری 1990ء میں شائع کر دیئے تھے)۔

اسکاٹ لینڈ میں انصار خدام اور اطفال کا پہلا سالانہ اجتماع:

حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر 1886ء کو پیشگوئی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نو سال کے اندر اندر آپؑ کو ایک ایسا عظیم الشان بیٹا دے گا جو دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس بیٹے کو الہام میں مصلح موعود بھی

قرار دیا گیا جس کا مطلب تھا کہ وہ بنی نوع انسان کی اصلاح کا غیر معمولی کام کرے گا۔(اشتہار20/ فروری1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 95تا96)

اس پیشگوئی کے مطابق 12 جنوری 1889ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ۔ خلیفۃ المسیح الثانیؓ پیدا ہوئے جو 25 سال کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے اور 1965ء تک یعنی اپنی وفات تک جماعت کی سربراہی فرماتے رہے۔ اور آپ کے زمانے میں جو عظیم الشان کام ہوئے ان میں سے ایک ذیلی تنظیموں کا قیام ہے۔ 40 سال سے زائد مردوں کی تنظیم انصار اللہ۔ 15 سے 40 سال تک کے مردوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ۔ 7 سے 15 سال کے بچوں کی تنظیم اطفال الاحمدیہ۔ 7 سے 15 سال کی بچیوں کی تنظیم ناصرات الاحمدیہ اور 15 سے آخر عمر تک کی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہیں۔

ان تنظیموں کا مقصد اپنے ممبران کی اصلاح بنی نوع انسان کی اصلاح اور خدمت، تبلیغ اسلام اور خلافت کی حفاظت ہے۔ یہ سب تنظیمیں ہر اس ملک میں قائم ہیں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ اور اس وقت (2020ء میں) جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے 213 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ مبلغین سلسلہ کے کاموں میں سے ایک اہم کام یہ ہے کہ وہ ذیلی تنظیموں کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ 1989ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ کے لحاظ سے صد سالہ جوبلی کا سال تھا اور جماعت احمدیہ اسکاٹ لینڈ اور مجلس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ کے لئے بھی ایک یادگار سال تھا کہ اس سال 15 جنوری کو ان کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کروانے کی خاکسار

کو توفیق ملی۔ اس اجتماع میں 35 انصار۔ خدام اور اطفال نے شرکت کی جو گلاسگو۔ ایڈنبرا۔ کیٹرین۔ کوٹ برج اور کارلوک سے تشریف لائے۔ یہ اجتماع بیت الرحمٰن مسجد میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کی کسی قدر تفصیلی رپورٹ احمدیہ گزٹ اسکاٹ لینڈ کے فروری 1989ء کے شمارہ میں موجود ہے۔

اس پروگرام کی کامیابی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست کی گئی اور آپ نے محبت بھری دعاؤں سے نوازا۔ اگلے سال دوسرا اجتماع 28 جنوری 1990ء کو بیت الرحمٰن مسجد گلاسگو میں منعقد ہوا اور اس میں 46 انصار۔ خدام اور اطفال نے شرکت کی جو اس وقت کی تینوں جماعتوں۔ گلاسگو۔ ایڈنبرا اور کیٹرین سے تشریف لائے جو کہ اسکاٹ لینڈ کے مختلف شہروں میں آباد تھے۔ ان اجتماعات میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ مرکزی نمائندگان بھی تشریف لائے۔ دوسرے اجتماع کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے از راہ شفقت ہماری درخواست پر ایک ایمان افروز پیغام بھجوایا جو اپنے اندر ہمیشہ کے لئے رہنمائی رکھتا ہے۔ اس لئے اسے یہاں نقل کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔اسے احمدیہ گزٹ اسکاٹ لینڈ جنوری فروری 1990ء کے شمارہ میں شائع بھی کیا گیا۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

T 619

28 January 1990

پیارے عزیزان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ کا دوسرا اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بابرکت کرے اوراس میں شامل ہونے والوں کو دینی ودنیوی برکتوں سے مالامال کر دے۔

مسیح پاک علیہ السلام کی یہ جماعت ابتدا سے ہی خدا تعالیٰ کے پیار کی مورد رہی ہے اور ہمیشہ ہی اس نے اس جماعت کو اپنی تائید و نصرت اور محبت کے جلووں سے نوازا ہے۔ جماعت کی پہلی صدی اس حقیقت کی آئینہ دار ہے اور دوسری صدی کی ابتداء ہی خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں اور اس کی طرف سے عطا کردہ بے بہا برکتوں کے جلوہ میں طلوع ہوئی ہے اور بعض ملکوں میں پچاس پچاس سال کے فاصلے گذشتہ ایک سال میں طے کئے گئے ہیں۔ اس کے پیش نظر میں آپ سب کو یہ توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے ساتھ آپ بھی آگے بڑھیں تا کہ اس کے پیار کی نظر اور اس کی بے بہا برکتوں کے آپ بھی وارث بنیں۔ میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ جماعت کی مثال دہی سے دی تھی کہ جس کا صرف ایک قطرہ بھی دودھ کے ایک سمندر کو دہی میں بدل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی خاصیت جماعت احمدیہ کے خمیر میں بھی رکھی ہے۔ پس

اپنے اندر اسی قوتِ مؤثرہ کو پیدا کرتے ہوئے انسانوں کے اس سمندر کی خاصیت کو بدلنے کی کوشش کریں جو خدائے واحد و یگانہ کے آستانے سے دور ہیں۔ اسی ملک کے ایک شہر میں اگر کئی پرستاران تثلیث خدائے واحد و یگانہ کے سچے پیرو کار بن سکتے ہیں تو دوسرے شہروں اور قصبوں کے لوگ کیوں نہیں بن سکتے۔ آپ لوگوں سے مجھے بڑی توقعات ہیں۔ اپنی ہمتیں بڑھائیں اور اپنے تخمینوں کو بہت زیادہ وسیع کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا معین و مددگار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح پاک سے جو وعدے کئے وہ ہم پوری شان سے پورے ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ انہیں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”میں خدا تعالیٰ کی تائیدوں اور نصرتوں کو دیکھ رہا ہوں جو وہ اسلام کے لئے ظاہر کر رہا ہے اور میں اس نظارہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو موت کا اس صلیبی مذہب پر آنے کو ہے۔ اس مذہب کی بنیاد محض لعنتی لکڑی پر ہے جس کو دیمک کھا چکی ہے اور یہ بوسیدہ لکڑی اسلام کے زبردست دلائل کے سامنے اب ٹھہر نہیں سکتی۔ اس عمارت کی بنیادیں اب کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ اب وقت آتا ہے کہ یکدم یوروپ اور امریکہ کے لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوگی۔ اور وہ اس مردہ پرستی کے مذہب سے بیزار ہو کر حقیقی مذہب اسلام کو اپنی نجات کا ذریعہ یقین کریں گے۔“ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۳۶)

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

والسلام۔

خاکسار۔

(دستخط) مرزا طاہر احمد

حصہ پنجم: تنزانیہ میں عرصہ تقرری کے واقعات

(1990تا1992)

تنزانیہ میں تبلیغِ اسلام کے چند واقعات

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے میں 15 سال خدمت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر 1990ء سے1992ء تقریباً اڑھائی سال خاکسار کو تنزانیہ میں تنزانیہ احمدیہ مسلم مشن کے امیر اور مشنری انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔اس عرصہ کے چند واقعات بطور تحدیث نعمت پیش ہیں۔

خواب کے ذریعہ تیاری:

9مارچ1990ء کو خاکسار اپنی اہلیہ مکرمہ رشیقہ باجوہ صاحبہ اور تین بیٹیوں عطیہ بعمر 9سال،وجیہہ بعمر8سال اور صباح السّلام بعمر5سال کے ساتھ گلاسگو اسکاٹ لینڈ سے روانہ ہو کر10مارچ1990ء کو بفضلہ تعالیٰ بخیر وعافیت دارالسلام ایئرپورٹ تنزانیہ پہنچ گیا۔چند ہفتے قبل جس روز خاکسار کو یہ خط ملا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خاکسار کی تقرری تنزانیہ کیلئے بطور امیر و مشنری انچارج فرمائی ہے اسی روز تقریباً5،6 گھنٹے قبل خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ خاکسار کسی جماعتی سفر پر جانے والا ہے اور وہاں سے پیغام آتا ہے کہ یہاں نہ آئیں یہاں کے حالات بہت خراب ہیں اور خواب میں ہی میں جواب دیتا ہوں کہ ”میرا یہ دینی فریضہ ہے کہ میں جاؤں“۔چنانچہ خواب میں ہی جب خاکسار مقررہ جگہ پر پہنچا تو ذرا دور سے دیکھا کہ ایک مکان کی چھت پر کھڑا ایک

سیاہ فام افریقن شخص خاکسار کا بڑی شدت سے انتظار کر رہا ہے۔ چھت کا ایک حصہ گرا ہوا تھا جس سے مکان کی خستہ حالت کا اندازہ ہوتا تھا اور ساتھ ہی دل میں ڈالا گیا کہ یہ وہاں کا چیف ہے۔ جب خاکسار قریب پہنچا تو وہ شخص جلدی سے نیچے اترا اور اتنی محبت اور شوق سے خاکسار کو ملا کہ خاکسار کی طبیعت پر اس کا بہت ہی گہرا اثر ہوا۔ خواب یہیں ختم ہوا اور بیداری کے بعد خاکسار نے اپنی اہلیہ اور تینوں بیٹیوں کو یہ خواب سنا دیا۔ ابھی 5-6 گھنٹے ہی گذرے ہونگے کہ لندن سے خط موصول ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی تقرری تنزانیہ کیلئے فرمادی ہے۔ چونکہ تھوڑی دیر پہلے خواب میں ساری بات بتادی گئی تھی اس لئے پوری دلی بشاشت کے ساتھ خاکسار نے ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب کو فون کیا کہ اس طرح خط ملا ہے اور خاکسار بالکل تیار ہے۔ چنانچہ جس طرح انہوں نے کہا تھا اس طرح تعمیل کر دی۔ ایک اور دلچسپ اور ایمان افروز بات یہ ہوئی کہ جب ہم تنزانیہ کے دارالسلام ایئر پورٹ پہنچے تو واقعی ایئر پورٹ پر بہت سے تنزانین احباب نے نہایت محبت وشوق اور احترام کے ساتھ مکرم مولانا وسیم احمد صاحب چیمہ کی سرکردگی میں استقبال کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بھی بلند کئے۔

ایک اور ایمان افروز بات یہ تھی کہ سب سے پہلے جو دوست خاکسار کو اندر امیگریشن پر ملے وہ مصطفیٰ کپولیلو صاحب جنرل سیکرٹری تنزانیہ جماعت تھے جن کے متعلق بعد میں یہ معلوم ہوا کہ وہ ٹبورا کے سابق چیف کے ہی بیٹے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی خواب ایک رنگ میں درست ثابت ہوا ان سب باتوں سے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک پختہ یقین پیدا ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اس جگہ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ سب برکات صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و امام مہدی ؑ اور خلافت حقّہ اسلامیہ کو ماننے اور انکی اطاعت اور انکی دعاؤں سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں آخر دم تک ان نعمتوں سے نوازتا رہے اور انجام بخیر فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی رہنمائی اور دعائیں:

لندن سے روانہ ہونے سے قبل خاکسار مع فیملی حضور انورؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درد بھرے دل کے ساتھ عاجزانہ درخواستِ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے تائید و نصرت فرمائے اور کوتاہیاں معاف فرمائے۔ حضور انورؒ نے محبت و شفقت کے ساتھ بھرپور دعاؤں سے نوازا اور دعوتِ اِلی اللہ کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے کی نصیحت فرمائی۔ تنزانیہ کے قیام کے عرصہ میں خاکسار باقاعدگی سے رپورٹیں بھیجتا رہا اور ساتھ ساتھ دعاؤں کی درخواست کرتا رہا۔ بفضلہ تعالیٰ اُن دعاؤں اور حضور انورؒ کی رہنمائی کی برکت ہر لمحہ دیکھنے کی توفیق ملتی رہی اور خدا تعالیٰ کا شکر کرنے کی بھی سعادت ملتی رہی۔ اگرچہ تنزانیہ میں قیام کے دوران قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت دیکھنے کی توفیق ملی۔ تاہم مندرجہ ذیل چند امور ایسے ہیں جس کا دل پر گہرا اثر آج تک ہے۔

قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کے چوتھے ایڈیشن کی طباعت:

جب خاکسار تنزانیہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ کچھ عرصہ سے قرآن کریم مع سواحیلی ترجمہ جو

پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کی طرف سے 1953ء میں نیروبی (کینیا) سے اور دوسرا ایڈیشن 1971ء میں ربوہ سے اور تیسرا ایڈیشن 1981ء میں لندن سے شائع ہوا تھا اور خدا کے فضل سے مقبول ترجمہ تھا جس کے مترجم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق امیر و مشنری انچارج مشرقی افریقہ تھے، ختم ہو چکا ہے اور اس کی سخت ضرورت ہے۔ چنانچہ خاکسار نے احباب سے مشورہ کر کے مقامی پریس سے تخمینہ خرچ لیا۔ حضور انورؒ کی خدمت میں درخواست کی کہ قرآن کریم کی ضرورت ہے لیکن مقامی بجٹ اجازت نہیں دیتا۔ لہذا براہِ مہربانی یہاں مقامی طور پر شائع کرنے کیلئے رقم عطا فرمائی جائے۔ حضور انورؒ نے ازراہِ شفقت رقم عطا فرما دی اور ساتھ ہی فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ رقم ضائع ہو جائے۔ چنانچہ حضور انورؒ کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست کے ساتھ یہ کام شروع کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے باوجود بعض غیر معمولی مشکلات کے اس کام کو مکمل کرنے کی توفیق دی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

صدر مملکت تنزانیہ کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ:

تنزانیہ کے سب سے بڑے شہر اور سابق دار الخلافہ دارالسلام میں بین الا قوامی بُک فیئر کے موقع پر صدر مملکت جناب علی حسن موینی صاحب سٹال دیکھنے آئے۔ جب ہمارے سٹال پر پہنچے تو خاکسار نے مذکورہ بالا قرآن کریم مع سواحیلی ترجمہ بطور تحفہ پیش کیا اور ساتھ ہی کہا کہ یہ یہیں دارالسلام میں طبع کروایا گیا ہے۔ اس پر محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ ”میں نے پہلی دفعہ کوئی ایسا قرآن کریم دیکھا ہے جو تنزانیہ میں طبع ہوا ہو۔“ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ تنزانیہ سے پہلی دفعہ قرآن کریم طبع

کروائے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

کیہونڈا (مورو گورو) میں ہسپتال کے افتتاح کی تقریب:

مورو گورو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب جماعتی میڈیکل سنٹر کو چلا رہے تھے اور اس طرح جماعت احمدیہ کئی سالوں سے انسانیت کی خدمت کی توفیق پا رہی تھی۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کے مطابق کیہونڈا نزد مورو گورو میں ہسپتال کا پروگرام تھا۔ خاکسار کے جانے سے پہلے مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج یہ کام شروع کروا چکے تھے تاہم اس کا اکثر حصہ ابھی باقی تھا۔ چنانچہ یہ کام مکمل کروایا گیا۔ اس میں 40 بیڈز کی سہولت تھی۔ اور ایکسرے مشین بھی لگائی گئی جو سرکاری ہسپتال کے بعد شہر میں دوسری ایکسرے مشین تھی جس سے عوام کو بہت فائدہ ہوا۔

ایک ایمان افروز بات یہ ہوئی کہ جب افتتاح کیلئے وزیر اعظم صاحب تنزانیہ جناب جان ملے چیلا (Mr John Malecela) صاحب سے درخواست کی گئی تو انہوں نے جمعہ 10 جنوری 1992ء کی تاریخ دی۔ چنانچہ اسی دن افتتاح ہوا۔ اور جس روز افتتاح کی تقریب ہوئی سرکاری افسران اور عوام کی ایک بہت بڑی تعداد بڑے شوق سے آئے اور وزیر اعظم صاحب نے جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت کو بہت خراج تحسین پیش کیا۔ اخبارات نے بھی اس خبر کو شائع کیا اور جماعت کی تبلیغ اور تعارف کا بھی ایک احسن موقع تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کئی سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو خواب میں Friday the 10th کے الفاظ الہام ہوئے تھے اور آپ نے

فرمایا تھا کہ اس دن اور اس تاریخ کو مختلف اوقات میں خدا تعالیٰ جماعت کے حق میں نشانات ظاہر کرتا رہے گا۔ چنانچہ یہ واقعہ بھی اس کا حصہ ہے۔ اب یہ عمارت جامعہ احمدیہ تنزانیہ کے نہایت اہم علمی اور دینی ادارہ میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مورو گورو شہر میں احمدیہ میڈیکل سنٹر عوام کی بھرپور خدمت کر رہا ہے۔

احمدیہ مسلم پریس کا قیام:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر افریقہ میں پانچ ممالک میں پریس لگانے کا فیصلہ ہوا تا کہ ان ممالک کے لوگوں کیلئے اسلامی لٹریچر شائع کیا جائے اور وہاں کے عوام کو سکولوں کی کتب شائع کرنے میں بھی مدد دی جائے اور ان سے کوئی منافع نہ لیا جائے بلکہ صرف لاگت وصول کی جائے۔ ان ممالک میں تنزانیہ بھی شامل تھا۔ جس دن پریس کی 7،8 مشینیں دارالسلام مسجد پہنچیں تو Container اتنا بڑا تھا کہ ہمیں گیٹ توڑ کر کنٹینر کو اندر لانا پڑا۔ اسی طرح جس ہال میں مشینیں لگائی گئیں اس کا دروازہ بھی توڑنا پڑا۔ اس وقت دارالسلام شہر میں یہ دوسرا بڑا پریس تھا۔ پریس لگنے کے بعد حضور انورؒ کے ارشاد کے مطابق تمام سکولوں کو لکھا گیا کہ اس طرح جماعت احمدیہ نے پریس لگایا ہے اور امام جماعت احمدیہ کی ہدایت کے مطابق سکولوں کی تمام کتب اصل لاگت پر طبع کی جائینگی۔ اور کوئی منافع نہیں لیا جائے گا۔ چنانچہ اس سے اسلام اور جماعت کی نیک نامی بھی ہوئی اور عوام کی دنیاوی تعلیم کے فروغ میں غیر معمولی خدمت بھی ہوئی۔

یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ مرکز کی طرف سے پریس لگانے کی اطلاع آنے سے چند ماہ قبل خاکسار ملک کے جنوبی حصہ کا دورہ کرنے گیا ہوا تھا۔ ٹنڈورو پہنچا تو مسجد کی بہت

ہی غریبانہ حالت دیکھ کر نماز میں دعا کا بہت موقع ملا۔ نماز میں ہی ایک کشفی نظارہ دیکھا کہ خاکسار دارالسلام مسجد کے ملحقہ بڑے ہال میں ہے اور کچھ احباب بھی ہیں۔ خاکسار کو کوئی غیبی ہاتھ بڑی قیمتی مشینیں پکڑا رہا ہے اور خاکسار آگے مقامی لوگوں کو دیتا جا رہا ہے۔ اس نظارے سے دل میں یقین پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمالی ہے اور خدا تعالیٰ جماعت کے مالی حالات کو بہتر بنانے کے جلد سامان پیدا فرمائے گا۔ چنانچہ چند ماہ کے بعد پریس کے آنے کی اطلاع ملی اور پھر پریس کے لگنے سے جماعتی کتب شائع کرنے کا بھی انتظام ہوا اور مالی لحاظ سے جماعت مضبوط ہوئی اور عوام کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

معلمین و مبلغین کو نئے بائیسکل:

جب خاکسار نے چارج لیا تو غالباً 15 معلمین و مبلغین تھے جن میں سے 7 کے پاس کوئی بائیسکل نہیں تھا۔ چنانچہ اس کا انتظام خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس طرح فرمایا کہ مذکورہ بالا پریس کے کنٹینر بھیجنے والے دوست نے بعض اور بھی متفرق اشیاء بھیجیں ۔ ان میں سے بعض پرانی تھیں اور بعض نئی۔ ان میں بہت سے نئے پارچہ جات تھے جو آتے ہی ضرورت مند احباب میں فوراً تقسیم کر دئے گئے جس سے بہتوں کے تن ڈھک گئے۔ اس سامان میں تین پرانے موٹر سائیکل بھی تھے۔ ان میں سے ایک مرمت کروا کر پریس کیلئے رکھ لیا گیا اور دوسروں کی مرمت کر کے فروخت کیا گیا اور اس سے چین سے 10 نئے بائیسکل منگوائے گئے اور معلمین اور مبلغین میں تقسیم کر دئے گئے اسطرح معلمین و مبلغین کو تبلیغ کے کام کیلئے سفر میں سہولت پیدا ہو گئی۔ علاوہ ازیں بعض

پرانے ٹائپ رائٹر بھی تھے جن میں سے بعض ضرورت مند احباب کو دیئے گئے اور بعض کو مرمت کر کے استعمال کیا گیا اور بعض کو فروخت کر کے جماعت کی ضروریات پر خرچ کیا گیا۔ بعض قالین بھی تھے جو چند مساجد میں استعمال کئے گئے اور احباب کو اس سے سہولت ہو گئی اور مسجد کی زینت میں بھی اضافہ ہوا۔ انہیں دنوں تمام مساجد میں سفیدی کرانے کا بھی کام کیا گیا۔ الحمدللہ۔

سواحیلی اخبار کا اجراء:

غالباً مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مبلغ انچارج مشرقی افریقہ نے ایک سواحیلی اخبار کسی زمانے میں جاری کیا تھا جو کافی عرصہ نیروبی سے چھپتا رہا پھر کسی وجہ سے بند ہو گیا۔ اس اخبار کا نام Mapenzi ya Mungu یعنی خدا کی محبت تھا۔ یہ اخبار تبلیغی لحاظ سے بہت مفید تھا اور عوام میں مقبول بھی تھا۔ یوں بھی لوگوں کے پاس پڑھنے کیلئے بہت کم مواد تھا۔ TV سٹیشن تو سرے سے موجود ہی نہ تھا۔ اس پس منظر میں اس ماہانہ اخبار کی سخت ضرورت تھی۔ چنانچہ بعض مقامی دوستوں کے مالی تعاون سے یہ اخبار جاری کر دیا گیا جو ہمارے اپنے پریس میں ہی طبع ہوتا تھا اور بفضلہ تعالیٰ احمدی غیر احمدی سب احباب اس کا شدت سے انتظار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب معاونین کو بہترین جزا دے۔ آمین۔ اس اخبار کی طباعت میں مدد دینے والوں میں مسٹر مگونڈا، مسٹر مبیرو اور معلم عبداللہ بانگا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

کبابھا کی ایک ہزار ایکڑ زمین پر قبضہ:

خاکسار کے جانے سے کچھ عرصہ پہلے حکومت نے جماعت کو کبابھا میں ایک ہزار زرعی

زمین اس غرض کیلئے بطور تحفہ دی تھی کہ اسے آباد کیا جائے۔ ابھی اسپر کوئی کام نہ ہوا تھا کیونکہ ضروری وسائل موجود نہ تھے۔ سب سے اہم چیز four-wheel drive کی ضرورت تھی کیونکہ اسکے بغیر وہاں پہنچنا ناممکن تھا۔ حضور انورؓ کی خدمت میں درخواست کی گئی تو حضور نے اس کا انتظام فرمادیا اور اس طرح کباھا میں کام کا آغاز کیا گیا۔ بعض حصوں میں چند افریقن لوگ ناجائز قبضہ کر چکے تھے انہیں رضامند کر کے اور معاوضہ دے کر فارغ کیا اور ایک مسجد اس رقبہ میں تعمیر کروائی اسکے ساتھ مشنری ہاؤس بھی بنوایا۔ ایک کنواں بھی کھدوایا گیا جس سے مقامی لوگوں کو پانی لینے میں کافی سہولت ہوئی۔ ایک معلم صاحب کو وہاں متعین کر دیا گیا۔ رقبے کے ارد گرد ناریل کے درخت لگانے کا کام شرع کیا گیا۔ ایک حصہ کو صاف کر کے وہاں مونگ پھلی کی کاشت کی گئی۔ ارد گرد کے لوگوں سے تعلقات قائم کئے گئے۔ انہیں بھی کام مہیا کئے گئے۔ اس طرح انکے لئے آمدنی کا ذریعہ بھی بنا۔ تبلیغ کے راستے بھی کھلے۔

CCM پارٹی کے چیئرمین مع فیملی احمدی ہوگئے۔ مختلف اوقات میں غریب مقامی لوگوں کو کھانا کھلانے کا بھی انتظام کیا جاتا رہا تا کہ مخلوق خدا کی ہر رنگ میں خدمت کی جائے۔ یہاں جو مسجد بنائی گئی اس کی تعمیر کیلئے خاکسار کی والدہ صاحبہ نے بھی لندن سے رقم بھیجی تھی۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔

دارالسلام یونیورسٹی کے طلبہ کیلئے تعلیمی سکالرشپ کے عطیہ جات:

تعلیمی میدان میں خدمت کی غرض سے دارالسلام یونیورسٹی کی سات faculties کیلئے 8 تعلیمی سکالرشپ بطور انعام دئے گئے۔ ہر انعام کو جماعت احمدیہ کی کسی نامور

شخصیت یا کسی جماعتی ادارے سے منسوب کیا گیا تا کہ جماعت احمدیہ کا اس پہلو سے بھی پبلک میں تعارف ہو۔ان تعلیمی انعامات میں کسی مذہب اور رنگ و نسل کی کوئی تمیز نہیں کی گئی تھی۔جن اہم معروف احمدی شخصیات یا جماعتی اداروں کے نام سے یہ انعامات دئے گئے۔انکی تفصیل یہ ہے۔

اول۔Art and Social Sceince کی فیکیلٹی کیلئے انعام کا نام Sheikh Kaluta Amri Obedi پرائز تھا جو کہ آزادی کے بعد وزیر بھی رہے اور تنزانیہ کے قومی ترانہ کے خالق بھی ہیں دارالسلام کے پہلے تنزانیئن میئر اور احمدی مبلغ بھی تھے۔

دوم۔سواحیلی زبان کی فیکلٹی کیلئے انعام کا نام شیخ مبارک احمد پرائز تھا جو کہ تنزانیہ اور مشرقی افریقہ کے پہلے احمدیہ مشنری انچارج تھے اور قرآن کریم کے پہلے سواحیلی ترجمہ کے مترجم تھے۔

سوم۔انجینئرنگ کی فیکلٹی کیلئے انعام کا نام احمدیہ مسلم مشن پرائز تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تبلیغِ اسلام کیلئے ہر جدید ذریعہ مواصلات کو استعمال کرنے کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔انہیں دنوں MTA کے ابتدائی تجربات ہو رہے تھے اور اللہ کے فضل سے لندن سے نشر ہونے والا حضور انورؒ کا خطبہ جمعہ ہم نے پہلی دفعہ دارالسلام میں لائیو(Live)سنا تھا۔

چہارم۔قانون(Law)کی فیکلٹی کیلئے مقررہ انعام کا نام سر محمد ظفراللہ خانؓ پرائز تھا۔سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ عالمی عدالت انصاف کے صدر رہے اور آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔

پنجم۔طب(Medicine)کی فیکلٹی کیلئے انعام کانام احمدیہ مسلم ہسپتال موروگوروپرائز تھا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو موروگورو میں ہسپتال کا افتتاح کروانے کی توفیق ملی۔

ششم۔طب(Medicine)کی فیکلٹی کیلئے دوسرے انعام کانام ڈاکٹر فضل دین احمدی پرائز تھا۔حضرت ڈاکٹر فضل دین احمدی صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے اور آپ نے اہل افریقہ کی 20ویں صدی کے ابتدائی حصہ میں بطور وٹنری ڈاکٹر کئی سال خدمت کی اور بعد میں اسی سلسلہ میں زنزبار میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔آپ کی اہلیہ بھی صحابیہ تھیں اور ان کی قبر زنزبار میں ہی ہے جو تنزانیہ کا ہی حصہ ہے۔

ہفتم۔فزکس کی فیکلٹی کیلئے ڈاکٹر عبدالسلام پرائزنام رکھاگیاکیونکہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پہلے احمدی مسلم سائنسدان تھے جنھیں1979ءمیں فزکس میں نوبل پرائزملا۔

ہشتم۔کامرس اور مینیجمنٹ کی فیکلٹی کے انعام کانام ایم ایم احمد پرائزرکھاگیاکیونکہ آپ ماہر معاشیات تھے۔آپ حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے اور آپ کو پاکستان کے وزیرِخزانہ اور ورلڈبنک میں بطورڈائریکٹر نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔(جماعت احمدیہ کا ماہانہ اخبارMpenzi ya Munguاگست ستمبر1992ء)

پبلک تبلیغ:

1991ءکے جلسہ سالانہ یوکے پر خاکسار کو اپنے خرچ پر لندن جانے کاموقع ملاجس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے سارا انتظام فرمایا۔لندن میں خاکسار نے حضور انورؒ

سے دفتری ملاقات کیلئے وقت لیا اور عاجزانہ درخواست کی کہ چند اشیاء مل جائیں تو قصبوں اور دیہاتوں میں تبلیغ کے کام کو بہت وسیع کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے جو اشیاء بھی مانگیں ان کے متعلق پوری تسلی کرنے کے بعد حضور انورؒ نے ازراہِ شفقت منظوری عطا فرمادی جس سے یہ بات عیاں تھی کہ حضورؒ چاہتے تھے کہ ہر قیمت پر تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے۔ چنانچہ اس پروجیکٹ کیلئے ایک لاؤڈ سپیکر لیا گیا جو گاڑی میں نصب ہوسکے اور اسکے اندر بیٹھ کر اعلانات کئے جاسکیں۔ ایک بیٹری سے چلنے والا TV لیا گیا تا کہ وہ قصبے اور دیہات جہاں بجلی نہیں وہاں TV دکھایا جاسکے۔ کچھ تبلیغی ویڈیو کیسٹس لی گئیں۔ اس سے قبل four-wheel drive والی Pick Up لی جاچکی تھی۔ ویڈیو کیمرہ بھی لیا گیا۔ واپس دارالسلام آکر pick up van کیلئے ایک مستقل ڈرائیور رکھا گیا۔ سواحیلی میں اچھی تقریر کرنے والے دو تین لوگوں کی ٹیم بنائی جن میں سے بعض مستقل خدمت کرنے والے تھے۔ اسکے بعد مختلف علاقوں کے متعلقہ افسران سے مل کر پبلک تبلیغ کیلئے اجازت حاصل کی گئی تا کہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ چونکہ ہمارا پیغام محبت پیار اور امن و احترام، ملکی وفاداری، مذہبی آزادی اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے والا ہے جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اس لئے بفضلہ تعالیٰ اجازت مل جاتی تھی اور یوں بھی تنزانیہ میں رواداری کا ماحول تھا اسلئے حکومتی افسران بہت تعاون کرنے والے تھے۔ اس کے بعد ہر ویک اینڈ پر ہماری ٹیم van پر مختلف علاقوں میں تبلیغ کیلئے جاتی۔ پہلے اعلان کرکے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرتے۔ اسکے بعد TV پر مختلف تبلیغی اور عمومی مناظر دکھائے جاتے جس کی کشش سے خوب لوگ جمع ہوتے۔ اسکے بعد باقاعدہ لاؤڈ سپیکر لگا کر تبلیغی جلسہ کیا جاتا اور لوگ

بڑے شوق سے سنتے۔ اس پراجیکٹ میں سیکرٹری تبلیغ علی موسے صاحب، معلم عبد اللہ بانگا صاحب اور مزے ڈنڈے کیرے اور مزے سلطان اگانڈو نے خوب کام کیا۔ اجازت وغیرہ لینے کیلئے مصطفیٰ کپولیلو صاحب بھی بہت محنت سے کام کرتے رہے اور بھی بہت سے دوست Pick Up میں ساتھ جاتے تھے جس سے خوب رونق ہو جاتی تھی۔ الحمدللہ اس طریق سے بہت سے دور و نزدیک کے علاقوں میں اسلام احمدیت کا عام تعارف ہوا جس کا بعد میں اثر بھی ظاہر ہوا اور ہزاروں لوگوں نے بیعتیں کیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

نئی بیعتیں:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرمایا کرتے تھے کہ جس تبلیغی رپورٹ میں کسی بیعت کا ذکر نہ ہو خواہ وہ کتنی اچھی رپورٹ ہو مجھے وہ خالی خالی لگتی ہے۔ اسی طرح آپ کا ارشاد تھا کہ ہر احمدی ہر سال یہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائے گا اور پھر اگر وہ پوری دعا کرے گا اور پوری کوشش کرے گا تو وہ ضرور کامیاب ہو گا۔ (خطبہ جمعہ، ۲۷ ستمبر ۱۹۸۵) اسی طرح آپ کا یہ بھی ارشاد تھا کہ ہر نماز میں دعوتِ اِلی اللہ میں کامیابی کیلئے دعا کرو اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہر روز رات سونے سے پہلے اپنے آپ سے پوچھو آج میں نے دعوتِ اِلی اللہ کیلئے کتنی کوشش کی ہے اور کتنی دعائیں کی ہیں۔ (پیغام برائے جلسہ سالانہ سویڈن ۱۹۸۵) یہ بھی فرمایا کرتے کہ ہر سال پچھلے سال سے دگنی بیعتیں کرنے کا ٹارگٹ بنایا جائے اور ہر جماعت کو بیعتوں کا ٹارگٹ بھی دیا جائے اور ہر فرد سے کم از کم ایک بیعت کروانے کا تحریری وعدہ لیا جائے تا کہ اسکے سامنے ایک ٹارگٹ

ہو جس سے اسکی محنت اور دعا کے متعلق سوچ بدل جائیگی۔ حضور انورؒ کا یہ بھی ارشاد تھا کہ ہر احمدی خواہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا اسے دعوت الی اللہ کے کام میں شریک ہونا چاہئے اور اسے داعی الی اللہ بنانا ہمارا فرض ہے۔ الحمدللہ ان سب اُمور کو احباب جماعت تک پہنچانے کی پوری کوشش کی جاتی رہی اور اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں میں سے صرف ایک کا ذکر کرتا ہوں کہ ایک دوست الیاس مروہ صاحب تھے وہ خاکسار کے ذریعہ جماعت میں داخل ہوئے۔ماشاء اللہ روس میں بھی تعلیم حاصل کر چکے تھے اور کئی زبانیں جانتے تھے اور تبلیغ کا بھی شوق رکھتے تھے۔ چنانچہ خاکسار کی موجودگی میں بھی انہوں نے کئی بیعتیں کرائیں جن میں سے ایک Pemba جزیرہ کے ممبر آف پارلیمنٹ کا بیٹا بھی تھا جسے اسکے باپ نے بیعت کی وجہ سے گھر سے نکال دیا تھا لیکن وہ ثابت قدم رہا اور اس نے دارالسلام میں آکر کوئی بزنس شروع کر دیا۔ بعد میں الیاس مروہ صاحب ایک دفعہ یہاں یوکے جلسہ سالانہ میں جماعتی وفد کے ساتھ آئے تھے اور انٹر نیشنل تبلیغ سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ خدا کے فضل سے اب تک ان کے ذریعہ 30 ہزار لوگ جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ تبلیغ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیوی لحاظ سے بھی اپنے فضلوں سے نوازا۔ چنانچہ انہیں امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا اور وہاں جا کر بھی انہوں نے دعوتِ اِلی اللہ کا کام جاری رکھا۔ گویا تبلیغ کرنے والے دنیا میں بھی عزت پاتے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

زنزبار کا سفر اور حضرت مسیح موعودؑ کی ایک صحابیہ کی قبر کا انکشاف:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دفعہ خاکسار کو مع فیملی زنزبار کے جماعتی دورہ پر جانے کا موقع ملا۔ اس وقت بنک آف تنزانیہ میں زنزبار میں غالباً مسٹر مگیر وا اسسٹنٹ منیجر تھے اور وہی صدر جماعت احمدیہ زنزبار تھے۔ انہوں نے خاکسار کو ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ غالباً 1972ء میں دفتر تبشیر پاکستان کی طرف سے انہیں یہ ہدایت ملی کہ زنزبار میں ڈاکٹر فضل دین احمدیؓ، صحابی حضرت مسیح موعودؑ، کی بیگم حلیمہ بی بی صاحبہ صحابیہ حضرت مسیح موعودؑ کی قبر ہے۔ اس کے متعلق معلومات جمع کر کے بھجوائیں۔ چنانچہ انہوں نے پرانے بڑے بڑے سیاسی اور مذہبی لیڈروں سے ملاقاتیں کیں اور ان سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ 1950ء کی دہائی میں زنزبار میں ڈاکٹر فضل دین صاحب احمدی وٹنری ڈاکٹر کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کرتے رہے۔ اس دوران ان کی اہلیہ کی وفات ہوگئی۔ غیر احمدی مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں احمدی ہونے کی وجہ سے دفن کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے شہر سے باہر ایک قطعہ زمین خریدا اور اس میں اپنی بیگم کو دفن کر دیا۔ یہ جگہ اتنی مقبول ہوئی کہ ہر جمعرات کو سینکڑوں لوگ اس قبر پر دعا کرنے جاتے اور کہتے کہ اس قبر پر جو دعا کی جاتی ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس قبر پر نمایاں طور پر لکھا ہوا تھا حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر فضل دین صاحب احمدی۔ کافی عرصہ تک یہ قبر موجود رہی۔ اس کے بعد حکومت نے اس علاقے میں پختہ سڑک بنائی تو اس قبر کو ختم کر دیا گیا لیکن اس جگہ کا نام ابھی تک اس قبر کے نام پر ہے غالباً Kibanda Ya Maiti (میت کی آرام گاہ) نام تھا اور وہاں اب بسوں کا اڈا ہے۔ مکرم مگیر وا صاحب نے بتایا کہ جن دنوں وہ اس قبر

کی تحقیق کر رہے تھے اس وقت تک یہ قبر موجود تھی اور انہوں نے خود سینکڑوں مقامی لوگوں کو جمعرات کے دن دعا کرتے دیکھا۔ نیز صدر صاحب نے بتایا کہ وہ کئی بڑے بڑے مذہبی لیڈروں سے ملے انہوں نے کہا کہ ہم نے قرآن شریف بچپن میں اس خاتون سے پڑھا تھااور کئی لوگوں نے بتایا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب اس علاقے میں اسلامی تعلیم پھیلانے میں ہمیشہ سرگرم رہتے تھے لیکن بعض غیر احمدی علماء ناحق ان کی مخالفت کرتے تھے۔ بعد ازاں اللہ کے فضل سے آخر زنزبار میں ایک فعال جماعت قائم ہوگئی اور احمدیہ مسجد بھی بن گئی جو آج تک اسلام احمدیت کا جھنڈا اس علاقے میں لہرائے ہوئے ہے۔ الحمدللہ۔ خاکسار کے لیے ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ مرحومہ حلیمہ بی بی صاحبہؓ خاکسار کی والدہ کی حقیقی خالہ اور خاکسار کے داماد عمران الدین احمدی کی دادی تھیں۔ چنانچہ یہاں یوکے واپس آکر جب خاکسار نے تمام رشتہ داروں کو یہ واقعات سنائے تو انہیں غیر معمولی ایمانی تازگی حاصل ہوئی۔ الحمدللہ۔

الحاج کنگو لیلو صاحب کا خواب:

1992ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خاکسار کی دوبارہ یوکے میں تبدیلی فرمادی اور یوکے میں خاکسار کی برمنگھم میں تقرری ہوئی۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو موجودہ دارالبرکات مسجد بنوانے کیلئے خاص دعاؤں اور کوشش کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بھی بکثرت دعائیں حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ یہ مسجد بفضلہ تعالیٰ شہر کے وسط میں ہے اور بہت اونچی جگہ پر واقع ہے اور باوجود اسکے کہ اس وقت یہ ایک ایسی عمارت تھی جس پر بہت ساکام ہونے والا تھا لیکن یہ عمارت پونے دو ایکڑ کے وسیع

رقبہ میں تھی اس لئے اسکی اس وقت ایک اخبار کے مطابق کم از کم ایک ملین پاؤنڈ قیمت تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے تحت ہمیں برائے نام قیمت صرف 200 (دو صد) پاؤنڈ میں مل گئی اور پھر بعد میں اس پر کافی خرچ کر کے اسے گنبد مینار والی خوبصورت مسجد بنادیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا افتتاح فرمایا۔ یہ مسجد ماشاء اللہ اتنی بڑی تھی کہ جب لی گئی تو ایک ماریشین احمدی دوست دیکھنے آئے اور دیکھ کر رو پڑے کہ اتنی بڑی جگہ جماعت احمدیہ کو برمنگھم جیسے بڑے شہر کے مرکز میں مل گئی ہے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔

اس مسجد کا ایک تعلق تنزانیہ سے بھی ہے۔ اس لئے خاکسار اس کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ خاکسار کی تنزانیہ سے یوکے ٹرانسفر سے تقریباً تین چار ماہ قبل ایک روز الحاج حسن کنگو لیلو صاحب نائب امیر تنزانیہ نماز ظہر کیلئے دارالسلام مسجد آئے۔ نماز کے بعد مجھے کہنے لگے آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے جو یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تنزانیہ کے دورہ پر تشریف لائے ہیں۔ دیگر احباب جماعت کے علاوہ تمام مبلغین حضور کے استقبال کیلئے موجود ہیں لیکن آپ (خاکسار راقم الحروف) نہیں ہیں۔ خواب میں ہی میں نے کسی سے پوچھا شیخ باجوہ کہاں ہیں (سواحیلی میں مبلغ کو شیخ کہتے ہیں)۔ تو مجھے بتایا گیا کہ انہیں حضور انورؒ نے کسی جگہ ایک بہت بڑی مسجد بنوانے کیلئے بھیجا ہے۔ چنانچہ خواب میں ہی اس جگہ گیا اور دیکھا کہ واقعی ایک اونچی جگہ ہے اور وہاں ایک مسجد بن رہی ہے اور آپ (خاکسار راقم الحروف) اسکی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس خواب کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح پورا کیا کہ چند ہفتوں کے بعد خاکسار کی تنزانیہ سے برمنگھم (یوکے) تبدیل ہو گئی اور خاکسار کو برمنگھم میں دارالبرکات مسجد کے لئے کام کا آغاز کرنے

کی توفیق ملی ۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ جب یہ مسجد بن رہی تھی تو مکرم الحاج کنگو لیلو صاحب جلسہ سالانہ یوکے میں آئے اور خاکسار نے انہیں برمنگھم آنے کی دعوت دی۔اس سفر میں الحاج کے ساتھ علی موسے صاحب ،الیاس مروہ صاحب اور معلم عماری بھی تھے۔الحاج اور پورے وفد نے مسجد کو دیکھا اور پھر ایک جماعت کی جنرل میٹنگ میں الحاج نے اپنی ساری خواب بھی سنائی۔اس طرح بفضلہ تعالیٰ یہ خواب بھی پوری ہوئی اور یہ بات ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے جو اپنے بندوں کو پیش از وقت خبریں عطا کرتا ہے اور یہ نعمت آج جماعت احمدیہ میں جاری وساری ہے۔الحمدللہ علیٰ ذٰلک

تبلیغی سفر:

اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ خاکسار نے باوجود نامساعد حالات کے سارے ملک کی جماعتوں کا دورہ کیا تاکہ تعلیم وتربیت اور تبلیغ کے نظام کو مضبوط تر کیا جائے۔ان سفروں میں خاکسار کے ساتھ جو دوست جاتے رہے ان میں مکرم مصطفیٰ کپو لیلو صاحب جنرل سیکرٹری،مکرم شیخ بکری عبیدی صاحب مربی سلسلہ،مکرم منورو صاحب،مکرم حنیف صاحب،مکرم ابو بکر صاحب وغیرہ شامل ہیں۔جزاھم اللہ تعالیٰ۔

ایک دفعہ دارالسلام سے بذریعہ ریل ڈڈومہ،ٹبورا،موانزا اور پھر آگے بحری جہاز کے ذریعہ بکوبا کا سفر کیا۔دارالسلام سے بکوبا قریباً 1400 میل ہے۔ ایک دفعہ مرکز کی ہدایت کے مطابق بذریعہ van دارالسلام سے نیروبی تک کا سفر کیا اور اس سفر میں اروشا،موشی اورٹانگہ کے شہروں میں جانے کا موقع ملا۔ایک اور سفر بذریعہ بس

ارنگا، کیگومہ، لنڈی مساسی، ٹنڈورواور مٹواراوغیرہ کا کیا۔اس طرح شمال جنوب مغرب مشرق ہر طرف جاکر جماعت احمدیہ کے مخلصین کو دیکھنے کی سعادت ملی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“(تذکرہ، صفحہ ۲۶۰) کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی، حضرت محمد ﷺ کی سچائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اور خلافت کی برکات پر ایک نیا ایمان حاصل ہوا۔الحمدللہ علیٰ ذٰلک

ان سفروں میں اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت کے نشانات بھی دیکھنے کی توفیق ملی۔۔اس جگہ صرف ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔ایک 14 روزہ سفر کے دوران ملیریا کی وجہ سے الٹیوں اور اسہال کا سلسلہ شروع ہو گیااور کمزوری انتہاء تک پہنچ گئی۔مقامی ڈاکٹروں سے علاج کروایا گیالیکن کوئی افاقہ نہ تھاکیونکہ ان کے پاس کوئی مناسب دوائیاں موجود نہ تھیں۔آخر معلوم ہوا کہ 20 میل دور ڈانڈا ہسپتال ہے جو جرمنوں کا ہے اور وہاں علاج کا مناسب انتظام ہے۔مقامی احمدی دوست بہت غریب تھے۔ ان کے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ وہاں خاکسار کو لے جاسکتے اور نہ ہی خاکسار کے پاس اتنی رقم تھی اور نہ ہی اتنا وقت تھا کہ کوئی شخص دارالسلام جاکر رقم لا سکے۔اب بظاہر یہی صورت تھی کہ چند گھڑیوں کا خاکسار مہمان تھا۔اچانک خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ڈانڈا ہسپتال جانے اور وہاں علاج کا انتظام کر دیا۔خاکسار قریباً بے ہوش تھا۔5 روز ہسپتال میں رہااور خدا تعالیٰ کے فضل سے بذریعہ ہوائی جہاز واپس دارالسلام بخیریت پہنچنے کا بھی انتظام فرمادیا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔اس سارے انتظام کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مٹولا صاحب کو بنایا جو مساسی کے ایک متمول احمدی تھے اور جب خاکسار مساسی پہنچاتو وہ کئی دنوں سے سفر پر

گئے ہوئے تھے اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ کب آئینگے لیکن جس روز خاکسار آخری لمحوں میں تھا تو وہ اچانک واپس آگئے۔ اسی طرح مٹوارہ کے ایک دوست نے بھی اس انتظام میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ ان دوستوں نے جو رقم خرچ کی تھی وہ انہیں واپس دارالسلام آکر ادا کر دی گئی لیکن اس وقت ان لوگوں کا وہاں اچانک آجانا ایک معجزہ سے کم نہیں تھا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ اس سفر میں مکرم بکری عبیدی صاحب خاکسار کے ساتھ تھے۔ انہوں نے بھی بہت خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی بہترین جزا عطا فرمائے۔ اسی طرح مساسی میں مکرم محمد عبدی صاحب مبلغ سلسلہ تھے انہوں نے بھی بہت خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور باقی سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

شکریہ احباب و درخواست دعا:

آخر میں خاکسار عرض کرتا ہے کہ تنزانیہ میں گزرے ہوئے اڑھائی سال خاکسار کیلئے اور خاکسار کی اہلیہ اور تینوں بیٹیوں عطیہ، وجیہہ اور صباح السّلام کیلئے نہایت ایمان افروز تھے اور ہم نے ایسے محسوس کیا جیسے خدا تعالیٰ ہر وقت ہمارے ساتھ ساتھ ہے اور خاص رحمت نازل کر رہا ہے۔ اسی طرح ہم نے تنزانیہ کے احباب جماعت اور دوسرے تنزانین لوگوں کو بہت ہی محبت کرنے والا، عاجزانہ راہوں پر چلنے والا، دینِ اسلام سے محبت کرنے والا، اسلام احمدیت کیلئے، تبلیغ اسلام کیلئے اور انسانیت کی خدمت کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہنے والا پایا۔ اسی طرح خلافت سے ان کی محبت اپنی مثال آپ ہے۔ تنزانین حکومت بھی قابل تعریف ہے جس نے تمام مذاہب کو مذہبی آزادی دی

ہے بلکہ تمام مذہبی تنظیموں کو بعض خاص مراعات دی ہوئی ہیں اور اس میں سب کے ساتھ انصاف کرنے والی ہے۔ اس تحریر کے ذریعہ خاکسار تمام احباب جماعت اور تمام اراکین حکومت اور دیگر تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت دے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور اپنا قرب اور رضامندی عطا فرمائے، خلافت احمدیہ سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق دے۔ اس وقت جو مبلغین اور معلمین اور انکے اہل خانہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کیلئے انکے کام میں ہر طرح کی آسانیاں پیدا کرے اور ان کی کوششوں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور انہیں اپنی محبت و رضا عطا فرمائے۔ اسی طرح خاکسار تمام احباب سے اپنے لئے بھی درخواستِ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخر تک مقبول خدمتِ دین کی توفیق دے ۔ خلافت احمدیہ کا وفادار رکھے اور انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔

خاکسار اپنی اہلیہ محترمہ رشیقہ باجوہ صاحبہ کیلئے بھی درخواست دعا کرتا ہے۔ انہوں نے لجنہ اور ناصرات کی تنظیم کو منظم کرنے اور انکی تعلیم و تربیت کیلئے بہت محنت اور خلوص سے کام کیا۔ خاکسار کی بیٹیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے اپنی ہم عمر لڑکیوں کے سامنے نیک نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔ بعض دوست خاکسار کے ساتھ بطور مترجم کام کرتے رہے جن میں مکرم مصطفیٰ کپو لیلو صاحب، میرو صاحب، امیری عبیدی صاحب اور عبد اللہ بانگا صاحب شامل تھے۔ خاکسار انکا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔ معلم عماری صاحب دفتر میں بہت محنت اور اخلاص سے معاونت کرتے رہے۔ بہت سے نام رہ گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ تبلیغ اسلام:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں غلبہ اسلام کیلئے بھیجا۔اس غرض کیلئے آپ نے ایک عظیم کام یہ کیا کہ انگریزی زبان میں ماہانہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جاری فرمایا جو ہندوستان سے نکلنے والا پہلا اسلامی انگریزی رسالہ تھا۔یہ رسالہ جنوری 1902ء میں قادیان سے جاری ہوا۔اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔جس میں فرمایا:۔

’’چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دُور کر کے دُنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیثِ صحیحہ میں کسرِ صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے، پورا کیا جائے۔اس لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے۔‘‘(مجموعہ اشتہارات جلد3صفحہ496)

اس رسالہ کی اشاعت کیلئے تحریک کرتے ہوئے اسی اشتہار میں آپ نے فرمایا:۔

’’پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا، میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا‘‘۔(ایضاً)

پھر یہ بھی فرمایا کہ ’’اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔‘‘(ایضاً)

پھر جماعت کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا ”سوائے جماعت کے سچّے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو- تم اس کام کے لئے ہمت کرو- خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے- اب اس سے زیادہ کیا لکھوں- خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دیوے۔“(ایضاً)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی خواہش کی تکمیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تحریک فرمائی کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو تمام ممالک میں تبلیغ کیلئے استعمال کیا جائے اور خاص طور پر تمام سرکاری افسران اور تمام دانشور حضرات تک اسے پہنچایا جائے۔ چنانچہ حضورؒ کے ارشاد کے مطابق لندن سے موصول ہونے والے ریویو کے پرچے متعدد سرکاری افسران ،وزراء اور صدر مملکت کو بھجوائے گئے۔ بہت سے حضرات نے شکریہ کے خطوط بھجوائے۔ ان میں سے تین خطوط بطور نمونہ یہاں درج ہیں۔ پہلا خط وزیر تعلیم و کلچر تنزانیہ کا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

اہم شخصیات کے چند خطوط

UNITED REPUBLIC OF TANZANIA

Cable: ELIMU. DAR ES SALAAM
Telephone: 27211.
Telex: 41742. Elimu Tz.
In reply please quote:

Ref. No. ED.P.20/46

MINISTRY OF EDUCATION
AND CULTURE
P. O. Box 9121
DAR ES SALAAM

Date 9th July, 1992

Sheikh Naseem Ahmad Bajwa,
Amir & Missionary In-charge,
Tanzania Ahmadiyya Muslim Mission,
P.O. Box 376,
DAR ES SALAAM.

Salaam,

This is to aknowledge receipt of your letter reference Number C/20 with the 'Review of Religions' attached.

I have read the review and really enjoyed it. It is true that all religions teach of love and kindness to fellow human beings. Thus really the differences in religion is only based on how that denomination practices its worship to God.

We in Tanzania are lucky that we respect each religion and should strive to maintain this valuable achievement.

;ay I wish you all the best.

(C.S. Kabeho(MP)
MINISTER FOR EDUCATION AND CULTURE

ترجمہ:

منجانب وزراعت تعلیم و کلچر تنزانیہ دارالسلام بتاریخ 9 جولائی 1992ء

شیخ نسیم احمد باجوہ امیر و مشنری انچارج تنزانیہ احمدیہ مسلم مشن پی او بکس 376 دارالسلام

سلام،

یہ خط آپ کو یہ اطلاع دینے کیلئے لکھا جارہا ہے کہ آپ کا خط C/20 اور اس کے ساتھ رسالہ ریویو آف ریلیجنز مل گئے ہیں۔ میں نے ریویو کو پڑھا ہے اور بہت لطف اٹھایا ہے۔ یہ بات سچ ہے کہ تمام مذاہب تمام انسانوں سے محبت اور شفقت کی تعلیم دیتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ کوئی مذہبی جماعت خدا کی عبادت کس طرح کرتی ہے۔ ہم تنزانیہ میں خوش قسمت ہیں کہ ہم ہر مذہب کا احترام کرتے ہیں اور ہمیں اپنے اس قیمتی خزانہ کی ہمیشہ حفاظت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں آپ کیلئے نیک خواہشات کا متمنی ہوں۔

C.S. KABEHO MP وزیر تعلیم و کلچر تنزانیہ

File Review
3/7/92

THE UNITED REPUBLIC OF TANZANIA

MINISTER FOR INDUSTRIES AND TRADE

P. O. Box 9503
DAR ES SALAAM
Tel: 46215
Tlx: 41689 INDIS TZ
Fax: 22757

Ref. No. WVB/P.10/3 27/6/92

Sheikh Naseem Ahmad Bajwa
Amir & Missionary In-charge
Tanzania Ahmadiyya Muslim Mission
P. O. Box 376
Dar es Salaam

Dear Sheikh,

I have the honour to acknowledge receipt of your letter Ref. No. C/20 of 23rd June, 1992 and a copy of the magazine "Review of Religion" which I found stimulating.

I would like to thank you for sending me a copy of this publication which is both spiritually and scholarly rewarding.

Yours sincerely,

(C. D. Msuya, MP)
MINISTER FOR INDUSTRIES AND TRADE

ترجمہ:۔

منجانب وزیر صنعت و تجارت تنزانیہ دارالسلام بتاریخ 27جون 1992ء

شیخ نسیم احمد باجوہ امیر و مشنری انچارج تنزانیہ احمدیہ مسلم مشن دارالسلام

پیارے شیخ،

میں اس بات کو اپنے لئے اعزاز سمجھتا ہوں کہ میں آپ کو یہ اطلاع دے رہا ہوں کہ مجھے آپ کا خط جو آپ نے 23جون 1992ء کو لکھا موصول ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی مل گیا ہے جو کہ دل میں خاص جوش پیدا کرنے والا ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ایک ایسا رسالہ بھجوایا جو روحانی اور علمی طور پر بہت مفید ہے۔ آپ کا مخلص،

C.D.MSUYA, MPوزیر صنعت و تجارت تنزانیہ

UNITED REPUBLIC OF TANZANIA

PRESIDENT'S OFFICE,
THE STATE HOUSE,
P.O. BOX 9120,
DAR ES SALAAM.
1ST July, 1992.

Ref. No. SHC/R.150/1

Sheikh Naseem Ahmad Bajwa,
Amir & Missionary In-Charge,
Tanzania Ahmadiyya Muslim Missuon,
P.O. Box 376,
DAR ES SALAAM.

Salaam,

We acknowledge that His Exeecellency the President A.H. Mwinyi was pleased to receive your letter reference No. C/20 dated 23rd June, 1992 together with the magazine "The Review of Religions".

By this letter, we would like to convey to you His Execellency's thank for writting to him and for the offer of a copy of that magazine.

Thanks.

(D.S.L. Foka)
for: THE PRESIDENT'S SECRETARY

ترجمہ:۔

منجانب دفتر صدر مملکت تنزانیہ۔ دارالسلام بتاریخ یکم جولائی 1992ء

شیخ نسیم احمد باجوہ امیر و مشنری انچارج تنزانیہ احمدیہ مسلم مشن دارالسلام

سلام۔ ہم آپ کو اس بات کی اطلاع دیتے ہیں کہ جناب صدر مملکت تنزانیہ علی حسن مونٹری صاحب نے بخوشی آپ کا خط نمبر 20/C بتاریخ 23 جون 1992ء جس کے ساتھ ریویو آف ریلیجنز کا رسالہ بھی تھا وصول کرلیا ہے۔اس خط کے ذریعہ ہم صدر مملکت کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے خط اور اسکے ساتھ رسالہ بھی بھجوایا۔

D.S.L.FOKA سیکرٹری صدر مملکت تنزانیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بھجوائی گئی ایک سالانہ رپورٹ بطور نمونہ:

بِسم اللہ الرحمٰنِ الرَّحِیم

16.07.92

سالانہ رپورٹ جماعت احمدیہ تنزانیہ برائے سال 92-1991ء

برانچز اور جماعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 11 نئی جماعتیں قائم ہوئیں جن کو شامل کرکے اب تنزانیہ کی جماعتوں کی تعداد 99 ہوگئی ہے۔ان جماعتوں میں سے ایک INGRITO ہے جو LINDI ریجن میں ہے۔

اس جماعت کے قیام کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ اسی علاقہ میں غیر از جماعت مخالف علماء نے جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کیا کہ احمدی غیر مسلم ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سؤر کا گوشت کھاتے ہیں چنانچہ جب بھی وہ تبلیغی گفتگو شروع کرتے ہیں تو اپنی جیب سے سؤر کے گوشت کا ٹکڑا نکال کر چوستے ہیں اور پھر بات کرتے ہیں۔اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب کوئی آدمی احمدی ہوتا ہے تو وہ اسکی پشت پر ایک خاص مہر لگاتے ہیں جو ان کا ایک مخفی نشان ہوتا ہے۔اب خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اس علاقہ کے ایک آدمی قریبی شہر میں کسی دفتر میں کام کرتے تھے وہاں ہمارے معلم عبد اللہ گمباگے صاحب سے ان کی ملاقات ہوئی۔ معلم صاحب نے تبلیغ بھی کی اور جماعتی لٹریچر بھی دیا۔اس شخص نے کتابوں کو پڑھا اور بہت حیران ہوا کہ جو کچھ انہوں نے احمدیوں کے متعلق سنا تھا یہ تو بالکل اسکے اُلٹ ہے اور احمدی تو سچے

مسلمان ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنے گاؤں میں تبلیغ شروع کر دی اور جب انہوں نے دیکھا کہ اب کافی لوگ ان سے متفق ہو گئے ہیں تو انہوں نے معلم گمباگے صاحب کو خط لکھا کہ اب آپ یہاں آئیں اور ہمیں مزید باتیں بتائیں۔ معلم صاحب وہاں گئے اور دو ہفتے کے قیام کے دوران 70 بیعتیں ہوئیں جبکہ یہاں پہلے ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ الحمدللہ۔ جب یہ خوشخبری دارالسلام پہنچی تو ایک معلم عبد اللہ بانگا صاحب کو حالات کا جائزہ لینے اور مزید تبلیغ کیلئے بھجوایا۔ انہوں نے تین دن قیام کیا اور خدا کے فضل سے 45 اور لوگ جماعت میں داخل ہو گئے۔ خدا کے فضل سے تبلیغ جاری ہے اور اب تازہ اطلاع کے مطابق اس گاؤں میں کل 200 افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

اس واقعہ سے یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ مخالفین احمدیت کی مخالفت واقعی جماعت احمدیہ کیلئے کھاد کا کام کر رہی ہے کیونکہ مخالفین احمدیت کے پاس سوائے جھوٹ کے کچھ نہیں اور جب لوگوں کو سچ معلوم ہوتا ہے تو ان میں سے سعادت مند لوگ فوراً حق قبول کر لیتے ہیں۔ مزید بر آں جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی غیر معمولی تاثیر بھی اس واقعہ سے عیاں ہے۔

داعیین اِلی اللہ

حضور انور کی تحریک دعوتِ الی اللہ حیرت انگیز تغیرات پیدا کر رہی ہے اور داعیین الی اللہ صرف تبلیغ ہی نہیں کرتے بلکہ پھل کے حصول کیلئے بعض اوقات ایسے بے چین اور بے قرار ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت عجیب رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔

DODOMA ریجن کے مبلغ مکرم نصیر قریشی صاحب نے ایک داعی الی اللہ کا واقعہ سناتے ہوئے بتایا کہ ایک دن ڈوڈومہ مشن میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں ایک دور دراز

کے گاؤں سے تین دن کا پیدل سفر کر کے آپ کے پاس بیعت کرنے آیا ہوں۔ تفصیل معلوم کرنے پر اس نے بتایا کہ میرے گاؤں میں ایک ہی احمدی ہے جس کا نام رجب علی ہے۔ وہ کافی عرصہ سے ہمیں تبلیغ کرتا رہتا ہے لیکن کوئی شخص احمدیت میں داخل نہیں ہوا۔ چند دن پہلے کی بات ہے کہ وہ احمدی رجب علی صاحب میرے پاس آئے اور مجھے پہلے کی طرح خوب تبلیغ کی لیکن میں نے پہلے کی طرح ان کی باتیں سن لیں اور اپنے اندر کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی۔ اس کے بعد رجب علی صاحب ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے اور انتہائی کرب و تکلیف سے انہوں نے دعا کی کہ اے خدا میں اتنے عرصہ سے اس گاؤں میں اکیلا احمدی ہوں۔ تبلیغ بھی کرتا ہوں لیکن کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کیا تو مجھے اسی طرح دنیا سے لے جائے گا کہ میرے بعد اس گاؤں میں کوئی بھی جماعت احمدیہ کا نام لینے والا نہ ہوگا۔ غیر احمدی دوست کہتے ہیں کہ اس احمدی داعی الی اللہ کی آہ وزاری کا میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ میں نے فوراً جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا اور عہد کیا کہ میں اس احمدی کے ساتھ مل کر اس خدائی کام کو کروں گا اور ساتھ ہی دل میں بات آئی کہ ڈوڈومہ جا کر احمدیہ مشن میں بیعت کروں اور مشن کو اپنے علاقہ کے حالات بتاؤں۔ وہ کہتے ہیں کہ چونکہ میرے پاس کرایہ کیلئے رقم نہیں تھی اسلئے پیدل ہی اپنے گاؤں سے ڈوڈومہ کیلئے روانہ ہو پڑا اور تین دن کی پیدل مسافت کے بعد ڈوڈومہ پہنچ کر آپ کے پاس بیعت کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ چنانچہ اس شخص نے اپنی چار بیویوں اور 12 بچوں کے ساتھ بیعت کی جن کی کل تعداد 17 تھی۔ الحمدللہ

مزید برآں واپس جا کر اس نے اپنے گاؤں میں تبلیغ شروع کی اور اب تازہ اطلاع کے مطابق چار افراد پر مشتمل ایک خاندان اسکی تبلیغ سے احمدی ہو گیا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ اس واقعہ سے جہاں اور باتیں عیاں ہوتی ہیں وہاں یہ بات بہت نمایاں ہے کہ تبلیغ کے

پھل حاصل کرنے کیلئے داعی الی اللہ کے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہونا چاہئے جو اسے آستانہ الٰہی پر گریہ و آزاری کیلئے لے چلے اور پھر خدا کی نصرت عجب رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ جو کام پہلے ناممکن تھے اب ممکن ہو جاتے ہیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے　　　　اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

(المصلح الموعودؓ، اخبار الفضل جلد 9۔ 2 جنوری 1922ء)

خدمت خلق

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں جماعت احمدیہ خدمت دین اور خدمت خلق کے کاموں میں عشق و محبت کے جذبہ کے ساتھ مصروفِ عمل ہے اور جب مخلص احبابِ جماعت کو خدمت خلق کے کاموں کی طرف بلایا جائے تو وہ لبیک کہتے ہیں۔

یہاں دارالسلام میں پچھلے دنوں صدر مملکت صاحب کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ دارالسلام میں صفائی کا معیار بہت گر گیا ہے اسلئے رضاکارانہ کام کرنے والی تنظیمیں اس کام کیلئے اپنی خدمات پیش کریں۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ میں خدام الاحمدیہ کو اس اعلان سے باخبر کیا اور اس کار خیر میں شرکت کی تلقین کی۔ خدا کے فضل سے مقررہ دن 10 خدام کا دستہ اپنے مخصوص رومال گلوں میں باندھے ہوئے مقررہ جگہ پر پہنچا اور نہایت شوق سے صفائی مہم میں حصہ لیا۔ بعد میں ملک کی سب سے بڑی انگریزی اخبار ڈیلی نیوز (08.12.91) نے اس صفائی مہم کی رپورٹ شائع کی اور جماعت احمدیہ کی شرکت کا ذکر کیا بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ واحد اسلامی تنظیم تھی جس نے اس موقع پر اسلام کی تعلیم کا عملی مظاہرہ کر کے اسلام کے حسین چہرہ کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ (دو ہسپتال شب وروز خدمت خلق کر رہے ہیں۔ ان کا ذکر علیحدہ ہے)۔

قیدیوں سے رابطہ

حضور انور کی بابرکت تحریک کے مطابق قیدیوں سے رابطہ کر کے ان کی خدمت کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اسیر انِ راہِ مولیٰ کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔ اس مہم کے دوران ایک واقعہ پیش آیا جو قابلِ ذکر ہے۔

ایک روز ایک نوجوان مشن ہاؤس آئے اور اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میں دارالسلام کی فلاں جیل سے رہا ہو کر آج ہی آیا ہوں اور سیدھا یہاں مسجد آیا ہوں کیونکہ مجھے قید خانے میں ہی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ واقعہ کی تفصیل بتاتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ قید خانہ میں ایک احمدی قیدی ہیں جن کا نام عماری ہے وہ بہت تبلیغ کرتے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی وہاں دوسری مسجدوں کے امام بھی ہیں جو احمدیت کی تبلیغ کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ افسران جیل نے مسلمان قیدیوں کیلئے نماز کی ایک جگہ مقرر کی ہوئی ہے وہاں احمدی علیحدہ اکیلے نماز پڑھتا تھا اور سنی امام کے ساتھ قریباً 30 مسلمان قیدی نماز پڑھتے تھے لیکن احمدی کی تبلیغ سے ایک اور احمدی ہو گیا اور اس طرح احمدی بھی علیحدہ نماز باجماعت پڑھنے لگ گئے۔ اس کے بعد ایک اور احمدی ہو گیا پھر اس کے بعد اور ہوتے گئے حتّٰی کہ اس مسجد میں احمدیوں کے امام کے ساتھ 17 نمازی ہو گئے اور سنیوں کے امام کے ساتھ نمازیوں کی تعداد بہت کم ہو گئی اس پر سنیوں کے امام نے افسرانِ جیل سے احتجاج کیا کہ یہ احمدی ہمارے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے اس لئے اسے یہاں نماز پڑھنے سے روکا جائے۔ چنانچہ افسران جیل نے احمدیوں کو علیحدہ کمرہ دے دیا اور اب جیل خانہ میں احمدی باقاعدہ نمازہ

جمعہ بھی پڑھتے ہیں اور دوسری نمازیں بھی۔اسی طرح جو قیدی احمدی ہوتے ہیں انہیں احمدی قرآن شریف بھی پڑھاتا ہے اور کئی قیدی ایسے ہیں جنہیں پہلے بالکل قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا تھا اور اب وہ باقاعدہ تلاوت کرتے ہیں۔اس نے بتایا کہ میں ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہوں اور انشاء اللہ میں اپنے علاقہ میں تبلیغ کروں گا یہ جانتے ہوئے کہ میری مخالفت ہوگی لیکن انشاء اللہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ بھی وہی سلوک کرے گا جو جیل میں اکیلے احمدی کے ساتھ کیا۔

ایک اور قیدی کا بیان

ایک اور نوجوان جو قریباً ایک سال قبل جیل میں احمدی ہوئے تھے چند دن قبل یہاں دارالسلام مسجد میں آئے۔علیک سلیک کے بعد میں نے ان سے دریافت کیا کہ احمدی ہونے کے بعد کیا آپ اپنی زندگی میں کوئی تبدیلی محسوس کرتے ہیں انہوں نے نہایت انکساری سے جواب دیا جی ہاں۔ تفصیل پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ اگرچہ احمدی ہونے سے پہلے میں مسلمان بھی تھا لیکن مجھے کئی بد عادتیں تھیں۔مثلاً عورتوں سے ناجائز تعلقات، شراب پینا، بلڈنگ کنسٹرکشن کے ٹھیکے لینا اور کام مکمل کئے بغیر رقم لے کر ادھر ادھر چلے جانا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب احمدی مسلمان ہونے کے بعد یہ سب کام چھوٹ گئے ہیں۔اسی طرح جیل میں مَیں نے احمدی قیدی سے نماز سیکھی اور نماز باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ قرآن کریم سیکھا اور قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں۔جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھ کر اب دل چاہتا ہے کہ ہر وقت مذہب اور خدا تعالیٰ سے متعلق باتیں کرتا رہوں چنانچہ خدا کے فضل سے جہاں بھی ہوتا ہوں تبلیغ کرتا رہتا ہوں اور اس میں بے

انتہا لذت محسوس ہوتی ہے۔کام باقاعدگی سے کرنے کی وجہ سے خدا کے فضل سے میری آمدنی پہلے سے تین گنا بڑھ گئی ہے۔ جس سے میں چندہ بھی ادا کرتا ہوں اور اپنے بیوی بچوں اور بوڑھے والدین پر بھی خرچ کرتا ہوں اور میرے گھر میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی سہولت کی ایسی چیزیں ہیں جن کے متعلق میں پہلے سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔یہ وہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو احمدیت قبول کرنے کے بعد مجھے حاصل ہوئے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

نادار لوگوں کی امداد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نادار افراد کی امداد کی بھی حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے۔ایک واقعہ قابل ذکر ہے۔

صومالیہ کے بہت سے مسلمان اپنے ملک کی خانہ جنگی کی وجہ سے تنزانیہ میں پناہ حاصل کرنے کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کا 45 افراد کا ایک قافلہ آیا۔ حکومت اور UNO نے انکے معاملے میں کچھ شکوک و شبہات کا اظہار کیا اور کچھ وقت کیلئے انہیں کوئی معقول امداد نہ دی۔اس پر بعض عیسائی تنظیموں نے ان کو امداد فراہم کی اور اخبارات میں بہت چرچا کیا کہ اس طرح عیسائی چرچ مسلمان پناہ گزینوں کی مدد کر رہا ہے۔اس خبر کا علم ہونے پر ہم نے فوراً انتظامیہ سے رابطہ کیا اور ساتھ ہی صومالی پناہ گزینوں سے بھی رابطہ کیا اور انہیں 39 ہزار شلنگ کا سامان خوراک مہیا کیا گیا۔اس پر صومالی بھائی بہنیں بہت خوش ہوئے لیکن اس کے بعد جب چند متعصب غیر احمدی حضرات کو معلوم ہوا کہ احمدی مدد کر رہے ہیں تو انہوں نے احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے ان کو مدد مہیا کرنی شروع کی۔ خدا کے فضل سے اس طرح

صومالی مظلوم مردوں، عورتوں اور بچوں کو بہر حال کافی سہولت حاصل ہوگئی۔ الحمدللہ۔

بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی رہنمائی اور دعاؤں کے طفیل داعیان الی اللہ کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ پھل دے رہا ہے۔1990ء میں399 بیعتیں ہوئی ہیں۔ 1991ء میں 300 بیعتیں ہوئیں اور اب 1992ء کے پہلے چھ ماہ میں 400 بیعتیں ہوچکی ہیں جو سابقہ ریکارڈ کی روشنی میں بیعتوں کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ الحمدللہ۔ ان بیعتوں میں سے 200 بیعتیں LINDI ریجن کے INGRITO مقام پر ہوئیں جہاں پہلے ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ اسی طرح کنڈوچی میں 20 احمدی ہوئے ہیں جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا۔

نئے بیعت کرنے والوں میں دارالسلام کے اینگلیکن چرچ کے بڑے پادری صاحب کا بیٹا بھی شامل ہے جو دارالسلام یونیورسٹی کا گریجویٹ ہے اور اس وقت بطور انجنیئر کام کررہاہے۔ جب خاکسار نے اس سے پوچھا کہ جماعت کا لٹریچر تو آپ دو سال سے پڑھ رہے ہیں اس وقت کونسی خاص وجہ ہوئی ہے کہ آپ نے جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اس نے بتایا کہ میں کافی دیر سے اسلام اور احمدیت کی صداقت کا قائل ہوچکا ہوں لیکن باپ اور عزیزواقارب کے دباؤ کی وجہ سے میں نے اس بات کو ظاہر نہیں کیا لیکن خداتعالیٰ نے مجھے اس طرح سبق دیا کہ میرے سینے میں ایک غیر معمولی بوجھ محسوس ہونے لگا میں نے اسے بیماری سمجھا۔ ڈاکٹروں کو دکھایا۔ تحقیق کے بعد ڈاکٹروں نے کہا کہ کوئی تکلیف نہیں لیکن مجھے بے حد بے چینی اور گھبراہٹ ہونے لگی تھی حتّٰی کہ میں نے

کام چھوڑ دیا اور علاج معالجے کیلئے ہسپتال میں داخل ہوا۔ کچھ دیر بعد آرام آگیا لیکن پھر کچھ دیر بعد وہی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اب میرے دل میں یہ بات یقین سے گڑھ گئی کہ مجھے اس وقت تک شفاء نہیں ہو سکتی جب تک میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلان نہ کر دوں۔ لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جاؤں کیونکہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے ہی مجھے اسلام کی نعمت ملی ہے۔ اگرچہ والدین اور عزیز و اقارب کی طرف سے اس نوجوان کی بہت مخالفت ہوئی لیکن وہ مستقل مزاجی سے قائم ہے اور اسکی بیماری بھی غائب ہو گئی ہے اور وہ بہت مطمئن اور خوش ہے۔ باقاعدگی سے نماز جمعہ پر آتا ہے۔ چندہ دے رہا ہے اور یسرنا القرآن پڑھ رہا ہے۔ الحمدللہ

علاوہ ازیں بیعتیں کرنے والوں میں نوالہ کالج کے وائس پرنسپل، دارالعلوم یونیورسٹی کی مسجد کے خطیب ابو بکر صاحب اور ارضی انسٹیٹیوٹ کی سٹوڈنٹ یونین کے صدر اور مسجد کے امام الصلوٰۃ، INGRITO کی غیر احمدی مسجد کے امام، غیر احمدی مدرسہ شمسیہ کوالانی کے ہیڈ ٹیچر اور ایک چرچ کے پادری بھی شامل ہیں۔

INGRITO کی غیر احمدی مسجد کے امام کی بیعت کا واقعہ بھی قابل ذکر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک احمدی کی تبلیغ کی وجہ سے وہ دل سے احمدیت کی صداقت کے قائل ہو گئے لیکن قبولیت کا اعلان اس خیال سے نہ کیا کہ امامت جاتی رہے گی اور روزی بھی لیکن خدا تعالیٰ نے اس طرح سبق دیا کہ وہی لوگ جن سے روزی کی توقع تھی ان میں سے بعض جرائم پیشہ میرے گھر آئے اور سارا سامان چرا کر لے گئے اور میں بالکل کنگال ہو گیا۔ اس سے مجھے یہ سبق ملا کہ جو کچھ ہوا ہے وہ احمدیت کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے ہوا

ہے۔ اسلئے میں نے اعلان کر دیا کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوں۔ اس کے بعد واقعی غیر احمدیوں نے امامت سے بھی نکال دیا اور مسجد میں نماز پڑھنے سے بھی روک دیا۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ میرا دل پوری طرح مطمئن ہے اور میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ الحمدللہ۔ اب ان کے اخلاص کا یہ حال ہے کہ گزشتہ مجلس شوریٰ پر اپنے ساتھ 5 افراد کو لے کر آئے 80 کلو میٹر کا پیدل سفر کر کے بس لی اور دارالسلام آئے اور شوریٰ میں شرکت کی اور شرکاء مجلس شوریٰ کو بہت ایمان افروز واقعات سنائے۔ الحمدللہ۔

اہم شخصیات کو قرآن کریم بطور تحفہ

اس سال کے دوران جن اہم شخصیات کو قرآن کریم مع سواحیلی ترجمہ و تفسیر پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

1) جناب علی حسن مونیڑی صدر مملکت تنزانیہ

2) جناب جان مالیچیلا صاحب وزیر اعظم تنزانیہ

3) جناب پروفیسر سرونگی صاحب وزیر صحت تنزانیہ

4) محترمہ مامامیری صاحبہ ریجنل کمشنر دارالسلام

اسکے علاوہ دیگر حضرات کو بھی قرآن کریم دئے گئے۔ ان سب نے جماعت احمدیہ کی اس عظیم خدمت کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ الحمدللہ

نمائش

تنزانیہ میں ماہ جولائی کے پہلے عشرہ میں سارے ملک میں سبع سبع کے نام سے میلے لگتے ہیں۔جماعت احمدیہ کی مختلف شاخیں ان مواقع سے تبلیغی فوائد اٹھاتے ہوئے تبلیغی بک سٹال اور نمائشیں لگاتی ہے۔انہیں دنوں میں دارالسلام میں انٹر نیشنل ٹریڈ فیر (INTERNATIONAL TRADE FAIR)لگتا ہے۔جس میں امسال تنزانیہ کے علاوہ 18 ممالک نے شرکت کی۔زیمبیا کے صدر جناب چلوبا صاحب نے اس کارسمی افتتاح کیا۔

خداتعالیٰ کے فضل سے پہلے سالوں کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ نے اس میں شرکت کی۔ہزاروں زائرین نے مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی نمائش دیکھی اور رجسٹر زائرین میں جماعت احمدیہ کی اس خدمت کو انتہائی شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔اس موقع پر 47 ہزار شلنگ کالٹریچر فروخت ہوا۔الحمدللہ۔

اس نمائش کاایک غیر معمولی پھل دارالسلام یونیورسٹی کی مسجد کے امام اور خطیب جناب ابو بکر صاحب کی بیعت ہے۔بیعت کے تین روز بعد وہ مسجد دارالسلام آئے۔خاکسار نے دورانِ ملاقات ان سے دریافت کیا کہ آپ نے بتایاہے کہ آپ تقریباً دوسال سے جماعت کے لٹریچر کامطالعہ کررہے ہیں اور اس کے موقف سے بہت حد تک متفق ہیں تو پھر اس نمائش کے موقع پر وہ کونسی بات تھی جس نے آپ کو بیعت کرنے پر آمادہ کر دیا۔انہوں نے کہا کہ اس انٹر نیشنل ٹریڈ فیئر میں بڑے بڑے سرمایہ دار اور بڑی بڑی

بین الاقوامی کمپنیاں اپنامال تجارت لے کر دنیاوی دولت کمانے کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سب کو دیکھا اور خوب محظوظ ہوا۔ لیکن میں اس بات کی ہر گز توقع نہ کرتا تھا کہ اس انتہائی مادہ پرستی کے ماحول میں کچھ لوگ اسلام کی تبلیغ کا جھنڈا لے کر مسلسل سات روز دن اور رات مخلوق خدا کی ہدایت کیلئے کھڑے ہونگے۔ لہٰذا جب میں جماعت احمدیہ کے بکسٹال پر پہنچا تو میرے دل میں انتہائی زوردار تحریک ہوئی کہ یہ لوگ واقعی خدا والے ہیں۔ اسکے علاوہ اسی انٹر نیشنل ٹریڈ فیر میں مَیں نے بعض غیر مسلم اداروں کو اپنے مذہب کی تبلیغ میں تو سرگرم عمل دیکھا لیکن اسلام اور قرآن کریم کا جھنڈا بلند کرنے والے صرف جماعت احمدیہ کے اراکین تھے۔ اس کا میرے دل پر بہت اثر ہوا۔ لہٰذا بفضلہ تعالیٰ میں نے جماعت احمدیہ میں شرکت کرلی ہے۔ الحمدللہ

دارالسلام میں ایک نیشنل بک فیسٹیول بھی ہوتا ہے۔ گذشتہ سال جماعت احمدیہ نے پہلی دفعہ اس میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور بکسٹال لگایا۔ مختلف سرکردہ افراد نے اس بکسٹال کو دیکھا اور جماعت احمدیہ کی خدمت کو سراہا۔ افتتاحی تقریب کے موقع پر صدر مملکت تنزانیہ جناب علی حسن مونیژی صاحب نے سب بکسٹالز کا معائنہ کیا جب ہمارے سٹال پر آئے تو خاکسار نے دیگر کتب کے علاوہ 44 زبانوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے تراجم قرآن کریم کا بھی تعارف کروایا۔ صدر صاحب نے اس امر پر انتہائی تعجب کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ نے 44 زبانوں میں تراجم کروائے ہیں اور اسے قابل ستائش قرار دیا۔ بالخصوص اس امر پر کہ گزشتہ سال تنزانیہ میں قرآن کریم مع سواحیلی ترجمہ شائع کرنے کی توفیق سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی ہے۔ الحمدللہ

سو ممالک میں تبلیغی منصوبہ

تنزانیہ کے سپرد حضور انور نے چار ہمسایہ ملک کئے ہوئے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ گزشتہ دو سال کے عرصہ میں اس سلسلہ میں مسلسل دعا اور کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور روانڈا سے ایک نوجوان نے وقف کیا اور ایک سال جامعہ احمدیہ موروگورو میں تعلیم حاصل کر کے واپس اپنے وطن جا کر کام کر رہے ہیں۔ ملاوی اور برونڈی سے بھی ایک ایک طالب علم وقف کر کے آئے ہوئے ہیں اور اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ موزمبیق میں خانہ جنگی کی وجہ سے رابطہ بہت مشکل ہے تاہم تگ ودو اور دعا جاری تھی۔ خدا کے فضل سے ایک قابل ذکر واقعہ پیش آیا جو پیش خدمت ہے۔

تین چار ماہ قبل خاکسار نے ایک اخبار میں پڑھا کہ تنزانیہ کے ایک ریجن Ruvuma میں موزمبیق کے بہت سے پناہ گزینوں کو آباد کیا گیا ہے چنانچہ خاکسار نے ریجنل مشنری شیخ یوسف عثمان صاحب کو لکھا کہ اس علاقہ کا دورہ کریں اور کوشش کریں کہ کوئی نوجوان احمدی ہو جائے اور وہ جامعہ احمدیہ موروگورو میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آجائے۔ انہوں نے دورہ کیا اور واپسی پر رپورٹ میں بتایا کہ ہم نے اس علاقہ کا دورہ کیا۔ بہت سے لوگوں سے ملے اور تبلیغ کی۔ ایک گاؤں میں جب ہم نے تبلیغ کی تو انہوں نے کہا کہ یہ باتیں جو تم کر رہے ہو یہ تو قادیانی لوگوں کی باتیں ہیں۔ ہم نے کہا کہ تمہیں قادیانی لوگوں کا کس طرح پتہ ہے۔ کہنے لگے کہ پتہ کی کیا بات ہے ہم تو خود قادیانی ہیں۔ ہم نے کہا کہ تم کب اور کیسے قادیانی بنے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو پیدائشی طور پر قادیانی ہیں۔ کیونکہ موزمبیق میں ہمارے باپ اور بزرگ ہمیں یہی بتایا کرتے تھے کہ

ہم قادیانی ہیں لیکن ہمیں زیادہ پتہ نہیں وہ کیسے اور کب قادیانی ہوئے۔ اسی طرح تقریباً 20 آدمی ایسے نکل آئے جو پہلے سے اپنے آپ کو ’’قادیانی‘‘ کہتے تھے اور ان میں ایک نوجوان کو جب جامعہ احمدیہ میں تعلیم کیلئے کہا تو اس نے بڑی خوشی سے اس تجویز کو قبول کیا اور کہا کہ چھ ماہ کے بعد وہ اپنی فصل کاٹ لیں گے اس وقت وہ تعلیم کیلئے حاضر ہو جائے گا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ (ان لوگوں کو بتایا گیا کہ ہم اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہتے ہیں۔ قادیانی کا لفظ غیر احمدی شرارت سے استعمال کرتے ہیں)۔

جماعتی اخبارات

تنزانیہ جماعت نے گزشتہ سال مرکز کی اجازت سے ماہانہ سواحیلی اخبار MPENZI YA MUNGU شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت بھی پڑھتے ہیں اور خرید کر بھی پڑھتے ہیں۔ ایک روز ایک دلچسپ واقعہ خاکسار نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جو پیشِ خدمت ہے۔ خاکسار دارالسلام کے بڑے پوسٹ آفس گیا۔ وہاں قریب ہی ایک نیوز ایجنٹ کے پاس اخبار لینے گیا۔ خاکسار کی موجودگی میں ایک اور تنزانین آدمی آیا اور مختلف اخبارات دیکھنے لگا جن میں انگریزی اور سواحیلی کے متعدد اخبارات ورسائل تھے۔ باقی سب اخبارات ورسائل کو دیکھتا اور پھر آگے چل پڑتا لیکن جب MPENZI YA MUNGU پر ہاتھ پڑا تو اسے اٹھایا اور پڑھنے لگا اور کچھ دیر بعد جیب پر ہاتھ مارنے لگا کہ پیسے دے کر اخبار خریدے چنانچہ پہلے ایک جیب پر ہاتھ مارا پھر دوسرے پر اور آخر وہ سب اخبارات میں سے صرف ایک ہمارا اخبار خرید کر لے گیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب

فرمائے۔ آمین۔

پرنٹنگ پریس

حضور انور کی نظر شفقت سے تنزانیہ بھی ان خوش نصیب ممالک میں شامل ہے۔ جہاں پرنٹنگ پریس موجود ہے۔ یہ مشینیں گزشتہ سال لندن سے آئی تھیں چونکہ مستعمل تھیں اسلئے یہاں آکر کئی قسم کی مرمت کی محتاج تھیں۔ اگرچہ یہاں اچھے کاریگروں کا ملنا محال ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہمسایہ پریس کے مالک مسٹر WINYIKA کی مدد سے آہستہ آہستہ ایک ایک مشین ٹھیک کروائی گئی ہے۔ اسکے علاوہ PHASE -3 WIRE حاصل کرنے کا کام بھی معجزانہ طور پر جلدی ہو گیا ورنہ کئی کئی سال تک لوگ اسکے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ الحمدللہ۔ اس وقت سب مشینیں خدا کے فضل سے کام کر رہی ہیں اور درج ذیل کام احمدیہ پریس کرنے کے قابل ہے:

PLATE MAKING, CAMERA WORK, PRINTING, CUTTING, STICHING, PERFECT BINDING

اب اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ شہر کے اندر مشن کے قریب کوئی موزوں پلاٹ حاصل کرکے وہاں پرنٹنگ پریس کے لئے مناسب عمارت بنائی جائے کیونکہ موجودہ مشن کی عمارت اس کام کیلئے ناکافی ہے۔ اس غرض کیلئے کئی جگہ کوشش ہو رہی ہے لیکن ابھی مزید تگ و دو اور دعا کی ضرورت ہے۔ پرنٹنگ پریس کی عمارت میں جماعتی جلسہ سالانہ کی ضروریات وغیرہ کیلئے بھی گنجائش رکھنی چاہئے۔ کیونکہ اس وقت مشن کو اس کی بھی شدید ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی پریس پر پہلی کتاب 'کتاب الصلٰوۃ' سواحیلی 5 ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی ہے جو عرصہ سے نایاب تھی۔ اسی طرح سواحیلی اخبار MPENZI YA MUNGU کے پانچ پرچے شائع کئے گئے ہیں۔ اب مرکز کو یسرنا القرآن اور کتابچہ وقف نو کے سواحیلی ترجمہ شائع کرنے کی اجازت کیلئے لکھا ہوا ہے۔ انشاء اللہ اجازت آنے پر یہ کام بلاتوقف شروع ہو سکتا ہے۔

نوٹ: فی الحال ٹائپ سیٹنگ کی سہولت موجود نہیں۔ کمپیوٹر کی سکرین خراب ہے اسکے لئے مکرم عباسی صاحب کو لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح کمپیوٹر چلانے والے کی بھی ضرورت ہے۔ اسکے لئے پہلے ایک نوجوان کو اسلام آباد، یوکے میں ٹریننگ کیلئے بھجوایا ہوا ہے اور مزید دو نوجوان تیاری کر رہے ہیں۔

ہسپتال

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تنزانیہ میں جماعت کے دو طبی مرکز کام کر رہے ہیں۔ ایک موروگورو ٹاؤن میں ڈسپنسری ہے جو کم و بیش ڈیڑھ لاکھ افراد کو ہر سال طبی خدمات مہیا کرتی ہے اس ڈسپنسری کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1988ء میں فرمایا۔ گزشتہ سال کیہونڈہ کے مقام پر دوسرے احمدیہ میڈیکل سنٹر کا افتتاح جناب جان مالے چیلا صاحب وزیر اعظم تنزانیہ نے کیا اور ملک کے تمام اخبارات نے اور ریڈیو تنزانیہ نے اس تقریب کا خوب تذکرہ کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ وزیر اعظم صاحب نے اپنی تقریر میں بالخصوص اس بات کا ذکر کیا کہ اس وقت ملک میں جہاں بعض دوسرے مذہبی فرقے دست و گریبان ہیں وہاں جماعت احمدیہ کی مذہبی تنظیم کی

طرف سے خدمت خلق کے اتنے بڑے منصوبے کا اجراء یقیناً انتہائی قابل رشک اور قابل تقلید ہے۔ اس موقع پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ افتتاح کی تقریب کی کاروائی 10 جنوری 1992ء کو ہوئی جو کہ جمعہ کا دن تھا اور اس دن کا انتخاب خود وزیراعظم صاحب نے کیا تھااور انہوں نے اپنی تقریر میں اس بات کا خاص ذکر کیا کہ اگرچہ جمعہ کا دن مسلمانوں کیلئے خاص عبادت کا دن ہے لیکن میں نے بہت کوشش کی مگر جمعہ کے علاوہ کوئی دن خالی نہیں ملا۔ اس موقع پر خاکسار نے اپنی تقریر میں وزیراعظم صاحب اور تمام حاضرین کو بتایا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے تصرف کے تحت جمعہ 10 جنوری کا دن منتخب ہوا کیونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے قریباً سات سال قبل 21جون 1985 کے خطبہ جمعہ میں ذکر فرمایا کہ آپ نے ایک کشف میں دیکھا کہ FRIDAY THE 10TH کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت حاصل رہے گی۔ان ایام کو اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً اپنی خصوصی تجلیات دکھاتا رہے گا۔چنانچہ وزیراعظم صاحب اور تمام حاضرین نے اس کشف کی تفصیل سن کر حیرت اور خوشی سے خوب تالیاں بجائیں اور اس طرح صداقت احمدیت کے ایک نشان کے گواہ بن گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس سال کے دوران تین FRIDAY THE 10TH آئے اور ہر جمعہ 10 تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو غیر معمولی خوشی عطا کی ۔ **اول**. جمعہ 10 جنوری کو احمدیہ میڈیکل سنٹر کیہونڈہ کا افتتاح عمل میں آیا اور سارے ملک میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا تذکرہ ہوا۔ **دوم**. جمعہ 10 اپریل کو کباہا میں جماعت احمدیہ کی نئی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا جس کے ذریعہ ایک ہزار ایکڑ کے

زرعی رقبہ کا ایک حصہ قبضہ میں آگیا۔ تیسرے جمعہ 10 جولائی کو احمدیہ مسجد دارالسلام کے ساتھ دعوت الی اللہ ہال کے افتتاح کی تقریب عمل میں آئی۔ الحمدللہ یہ ہال جماعت کی ایک بنیادی اور اہم ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔

سرکردہ شخصیات کے تاثرات

1۔صدر مملکت جناب علی حسن مونژی نے نیشنل بک فیسٹیول منعقدہ ستمبر 1991ء بمقام دارالسلام میں احمدیہ بکسٹال کا معائنہ کیا۔ اور 44 زبانوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تراجم قرآن کریم شائع کرنے کو انتہائی حیرت انگیز کارنامہ قرار دیا۔ اسی طرح حال ہی میں موصوف کو ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ مع تعارف بھجوایا تو اس پر بھی موصوف نے شکریہ کا خط بھجوایا۔

2۔وزیراعظم صاحب تنزانیہ جان مالے چیلا صاحب نے 10 جنوری کو احمدیہ ہسپتال کا افتتاح کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طبی خدمات کو قابل رشک و قابل تقلید قرار دیا اور دوسری مذہبی تنظیموں کو اس سے سبق سیکھنے کی تلقین کی۔ اسی طرح موصوف نے جماعت احمدیہ کی طرف سے تنزانیہ میں قرآن کریم شائع کرنے کو بھی غیر معمولی واقعہ قرار دیا۔

3۔وزیر صحت تنزانیہ جناب پروفیسر سرونگی صاحب نے ستمبر میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور انعامات تقسیم کئے۔ اس موقع پر موصوف نے اس امر پر نہایت مسرت کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ نوجوانوں کو اچھی تربیت کے مواقع فراہم کر کے ملک و قوم کی بہت قابل تعریف خدمت کر رہی ہے۔ اسکے علاوہ حال ہی میں

موصوف نے ایک ملاقات میں ریویو آف ریلیجنز کی بھی تعریف کی جو کہ انہیں خاکسار نے بھجوایا تھا۔

4۔حال ہی میں مقتدر شخصیات کو ریویو آف ریلیجنز مع جماعتی تعارف بھجوایا گیا۔اس کے جواب میں اب تک جو خطوط ملے ہیں ان میں وزیر صنعت و تجارت صاحب جناب Mr Msuya کا بھی خط ہے۔ آپ نے لکھا کہ مجھے ریویو آف ریلیجنز دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔اس کا مطالعہ انسان کی روحانی اور دنیوی دونوں قسم کی ترقی کا موجب ہے۔

5۔ریجنل کمشنر دارالسلام ماما میری صاحبہ نے گزشتہ ستمبر میں جلسہ سالانہ تنزانیہ میں شرکت کی۔اس موقع پر انہوں نے لجنہ کی تنظیم کا بھی معائنہ کیا اور اس بات پر اپنی تقریر میں انتہائی مسرت کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ مستورات کی تعلیم و تربیت اور ان کو فعال بنانے کیلئے نہایت مفید کردار ادا کر رہی ہے جو قابل رشک ہے۔

قبولیت دعا کا واقعہ

اس سال اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دعاؤں سے تنزانیہ کو بارانِ رحمت کا ایک حیرت انگیز نشان دیکھنے کی توفیق دی جس کی تفصیل یہ ہے کہ مارچ کے وسط تک کوئی بارش نہیں ہوئی جس کی وجہ سے اخبارات اور عوام اس بات پر انتہائی پریشانی کا اظہار کر رہے تھے کہ قحط کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ان پریشان لوگوں میں احمدی بھی شامل تھے چنانچہ ایک دن KIBAHA سے ایک احمدی دوست خاکسار کے پاس آئے اور نہایت درد بھرے لہجے میں کہا کہ میں نے بڑی محنت اور رقم خرچ کر کے فارم تیار کیا ہے اور اب پانی کا انتظار ہے لیکن اس قدر تاخیر ہو گئی ہے کہ مجھے خطرہ ہے کہ میرا بہت سا مالی نقصان ہو گا۔اسکے

ساتھ ہی اس دوست نے خاکسار کو دعا کا خط دیا جو حضور انور کے نام تھا۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگلے دن سے ہی بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور یہ سلسلہ مسلسل مئی کے آخر تک جاری رہا یہاں تک کہ ایک دن اخبار میں خبر آئی کہ اب بارش کی وجہ سے سیلاب آ گیا ہے اور ایک علاقہ میں فصلوں کو شدید نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ چنانچہ خاکسار کو خیال آیا کہ فوراً حضور انور کی خدمت میں دعا کیلئے لکھوں۔ لہٰذا اسی وقت خط لکھا اور ایک دفعہ پھر یہ خدائی نشان دیکھا کہ اگلے روز پہلی دفعہ کھل کر دھوپ نکلی اور بارشیں رک گئیں اور وقفے وقفے کے بعد ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی جو فصلوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوئی۔ یہاں تک کہ KIBAHA کا وہ علاقہ جہاں سے ایک احمدی نے حضور کو دعا کا خط لکھا تھا اور جہاں کے متعلق پہلے قحط کی خبریں تھیں۔ اب وہاں کے متعلق ڈیلی نیوز تنزانیہ کی 29 جون کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع ہوئی:۔ سرخی تھی۔

KIBAHA EXPECTS BUMPER HARVEST

اسکے بعد نیچے لکھا تھا:۔

MIGINDU WARD IN KIBAHA DISTRICT, COAST REGION, HIT BY DROUGHT FOR TWO CONSECUTIVE YEARS, EXPECTS A BUMPER HARVEST AT THE END OF NEXT MONTH. (DAILY NEWS 29.06.92)

ترجمہ: کوسٹ ریجن کے کیباہاڈسٹرکٹ میں Migindu وارڈ کے علاقہ میں جہاں گذشتہ دو سالوں میں مسلسل قحط تھا اب اس ماہ کے آخر میں انتہائی شاندار فصل کی امید ہے۔

یہ وہ آسمانی نشانات ہیں جن کو تمام احمدی مسلمانوں نے مشاہدہ کیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

انّی معین من اراد اعانتک

گذشتہ دنوں شوریٰ میں شرکت کیلئے ٹبورا ریجن سے ایک نوجوان بطور نمائندہ آئے۔ اس سلسلہ میں جس طرح اللہ تعالیٰ نے انکی مدد و نصرت کی اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ جب شوریٰ کا پروگرام ملا تو شرکت کی شدید خواہش پیدا ہوئی لیکن کرایہ میسر نہیں تھا۔ لہٰذا دعا کی اور جتنی رقم موجود تھی اس سے آدھے رستے کا ریل کا ٹکٹ لے کر چل پڑا۔ جب آدھے رستے میں ٹکٹ کے مطابق ریلوے سٹیشن پر اترا تو سٹیشن پر اچانک ایک دوست سامنے آیا۔ علیک سلیک کے بعد اس نے کہا آیئے چائے پیئیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ناشتے کا انتظام کر دیا۔ اس کے بعد اس نے حال احوال معلوم کئے تو میں نے بتایا کہ اس طرح ہماری شوریٰ کا پروگرام دارالسلام میں ہے۔ آدھے رستے کا کرایہ موجود تھا سو لے کر چل پڑا اور یہاں تک پہنچا۔ اس نے فوراً اپنی جیب سے 2 ہزار شلنگ نکالے اور کہا کہ ابھی آپ اس کو استعمال کر لیں۔ دارالسلام پہنچ کر اگر کوئی انتظام ہو جائے تو مجھے دے دینا کیونکہ میں بھی دارالسلام ہی جا رہا ہوں، اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے دارالسلام پہنچا دیا۔ دارالسلام پہنچ کر شوریٰ میں شرکت کی اور ساتھ ہی اپنے محکمانہ دفتر میں کسی کام کیلئے گیا وہاں ایک افسر نے کہا جس کام کیلئے تم آئے ہو اس میں تو دو تین دن لگیں گے۔ تم یہاں ٹھہرو اور ڈیلی الاؤنس پر

فارم پر کام کرو اور کچھ رقم لے لو۔ فارم پر کام کیا تو قواعد کے مطابق مجھے 14 ہزار شلنگ دئے گئے۔ عجیب اللہ کی شان ہے کہ شوریٰ میں شرکت بھی ہو گئی۔ 2 ہزار قرض بھی ادا ہو گیا اور 12 ہزار شلنگ کی بچت بھی ہو گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

یہ واقع موصوف نے شوریٰ کے شرکاء کو بھی سنایا اور سب نے حضرت مسیح موعودؑ کے الہام 'انی معین من اراد اعانتک' (میں اس شخص کی اعانت کروں گا جو تیری اعانت کرے گا) [تذکرہ، الہام ۱۳ جنوری ۱۹۰۳، صفحہ ۳۷۱] کی سچائی کی ایک بار پھر گواہی دی۔ الحمد للہ۔

انّی مھین من اراداھانتک

زنزبار کے عرب نسل کے ایک نوجوان ابو لفتح حال ہی میں احمدی ہوئے۔ انہوں نے اپنے ایک دوست کو بھی احمدیت کا تعارف کرایا جو ان کے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہتا تھا۔ اس دوست نے نہ صرف یہ کہ کوئی توجہ نہ کی بلکہ حضرت مسیح موعود کے متعلق نہایت توہین آمیز کلمات استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ ایک دن اس نے کہا کہ کیا تم مجھے اس نبی کی تبلیغ کرتے ہو جو (نعوذ باللہ) بیت الخلاء میں فوت ہوا تھا۔ احمدی نوجوان نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ یہ سب جھوٹا پروپیگنڈا ہے لیکن وہ باز نہ آیا۔ احمدی نوجوان کو اس بات کا بہت دکھ ہوا اور اس نے اسے کہا کہ اگر تم اس سے باز نہ آئے تو خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہو گے لیکن اس نے کوئی توجہ نہ کی اور اپنے ظلم سے باز نہ آیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی رات اس کو ڈائریا ہوا اور وہ بار بار بیت الخلاء جانے لگا۔ حتّٰی کہ اتنا کمزور ہو گیا کہ اٹھنے کے قابل بھی نہ رہا۔ اس پر احمدی نوجوان نے

اس کی مدد کی۔ اُسے ہسپتال لے کر گیا، دوائی لے کر دی اور تین چار دن کے علاج معالجے کے بعد اسے آرام آیا۔ اس موقع پر اگر احمدی نوجوان اسکی مدد نہ کرتا تو وہ وہیں ختم ہو جاتا کیونکہ اور کوئی مدد کرنے والا نہ تھا۔ اس واقعہ پر احمدی نوجوان نے اسے بتایا کہ دیکھو یہ بھی ایک خدائی نشان ہے جس سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت بالکل واضح ہے۔ اس غیر احمدی نوجوان کے رویہ میں کسی حد تک نرمی آگئی اور اس احمدی نوجوان کا خیال ہے کہ انشاء اللہ اس کی تبلیغ کا سب سے پہلا پھل یہی نوجوان ہو گا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔

اس واقعہ کا ایک اہم اثر یہ ہوا کہ اس نوجوان احمدی کو غیر معمولی ایمانی تقویت حاصل ہوئی ہے اور اس نے یہ واقع کئی احمدیوں کو بھی بتایا اور انکے ایمان میں بھی تازگی پیدا ہوئی ہے۔ الحمدللہ۔ (یہ واقعہ حضرت مسیح موعودؑ کے مذکورہ بالا الہام [تذکرہ، الہام ۱۳ جنوری ۱۹۰۳، صفحہ ۳۷۱] کہ جو تیری توہین کا ارادہ کرے گا اسے میں ذلیل کرونگا کی صداقت کا بین ثبوت ہے۔ ناقل)

چند سال قبل زنزبار کے چیف منسٹر سیف شریف حمادی صاحب کو ہمارا وفد ملنے کیلئے گیا اور درخواست کی کہ ہم مسجد اور ڈسپنسری بنانا چاہتے ہیں کیونکہ ہماری جماعت کے پاس زنزبار میں کوئی مسجد نہیں اس نے کہا کہ جب تک میں منسٹر ہوں اس زمین پر قادیانیوں کی مسجد یا اور کوئی چیز نہیں بننے دوں گا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس منسٹر پر بعض الزامات لگائے گئے اور نہ صرف وزارت سے فارغ کیا گیا بلکہ چار سال قید پر جیل بھجوایا گیا۔ اب چند ماہ قبل رہائی ہوئی ہے۔ ابھی حال ہی میں ہم نے

دوبارہ زنزبار کی وزارت صحت سے رابطہ کیا اور درخواست کی کہ ہم زنزبار میں ڈسپنسری بنانا چاہتے ہیں۔ نئی خاتون وزیر صحت نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ مقررہ فارم پُر کرکے درخواست بھجوائیں ہم آپ کو معقول جگہ دیں گے بلکہ کہا کہ اگر آپ زنز بار کے علاوہ ساتھ کے جزیرہ PEMBA میں بھی ڈسپنسری بنانا چاہیں تو ہم وہاں بھی آپ کو جگہ دینے کیلئے تیار ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ سچ ہے۔

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں　　　　ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اَے روبہ ٔزار و نزار

(براہین احمدیہ حِصّہ پنجم صفحہ ۹۷۔ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

تین چار سال قبل زنزبار کی سرزمین پر ایک عبرتناک واقعہ گذرا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ چند احمدی داعیان الی اللہ بازار میں تبلیغ کیلئے گئے اور ایک جگہ انہوں نے لٹریچر فروخت کرنا شروع کیا۔ غیر احمدی مسجد کے چند متعصب ملاں آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کفر پھیلا رہے ہیں اسلئے آپ کو یہاں تبلیغ کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ عیسائی بھی تبلیغ کرتے ہیں ان کو کیوں نہیں روکتے۔ بہرحال معاملہ چیف قاضی کے پاس گیا۔ چیف قاضی نے کہا کہ ہر مذہب کے لوگوں کو تبلیغ کا حق ہے لہٰذا احمدیوں نے تبلیغ جاری رکھی۔ اگلی دفعہ پھر وہی دو متعصب ملاں آئے اور انہوں نے احمدیہ بک اسٹال سے قرآن کریم اور دوسرا لٹریچر لے کر پھاڑ کر نیچے پھینک دیا۔ اس پر احمدیوں نے کہا کہ دیکھو اگر تم خدا کے کلام کے ساتھ یہ سلوک کروگے تو تمہیں بھی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا لیکن انہوں نے کوئی بات نہ سنی۔ چند دن کے بعد یوں ہوا کہ تنزانیہ کی خواتین کی تنظیم کی سربراہ نے اسلام کے شادی بیاہ کے قوانین کے متعلق ایک بیان دیا اس پر

انہی متعصب ملاؤں نے ایک احتجاجی جلوس نکالا اور فتنہ وفساد پیدا کرنے کی کوشش کی۔اس پر سربازار حکومت کے سپاہیوں نے ان دونوں کو فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا۔ان میں سے ایک ابھی ہسپتال میں زندہ ہی تھا کہ ہمارے صدر جماعت ملنے گئے تو معافیاں مانگتا تھا کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔میں نے قرآن کریم کی توہین کی۔لیکن چند دن بعد فوت ہو گیا۔

مالی قربانی

نائب امیر الحاج کنگو لیلو صاحب نے اپنے بقایا کی ادائیگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بجٹ کے مطابق میرا 53 ہزار شلنگ بقایا تھا اور سال کے اختتام میں چند ماہ رہ گئے تھے لہٰذا مجھے فکر ہوئی کیونکہ میرے پاس کوئی ذریعہ ایسا نہ تھا کہ بقایا ادا کر سکوں لہٰذا میں نے نماز تہجد میں باقاعدگی سے دعائیں شروع کر دیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عجیب رنگ میں سارے بقایا کی ادائیگی کا انتظام کر دیا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر میری مالی مدد فرمائی ۔ہوا یہ کہ ایک مکان کرایہ پر دیا ہوا تھا۔کرایہ دار بغیر بتائے اپنے کسی دوست کو مکان دے کر خود کینیڈا چلا گیا۔اس طرح کرایہ کے حصول میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔لہٰذا قانونی چارہ جوئی کیلئے کورٹ میں کیس کیا۔اگرچہ کورٹ کی کاروائی میں بہت تاخیر ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ جب کورٹ کی طرف سے نئے کرایہ دار کو سمن ملے تو وہ خود میرے پاس آیا اور کہا جتنا کرایہ لینا چاہتے ہیں لے لیں لیکن کیس ختم کریں۔الحاج کہتے ہیں میں نے کہا اب کرایے بہت بڑھ گئے ہیں لہٰذا میں دگنا کرایہ لوں گا۔اس نے فوراً دو سال کا کرایہ ادا کر دیا اور اس طرح نہ صرف میں نے چندے کا بقایا ادا

کیا بلکہ مجھے 2 لاکھ سے زائد رقم کی بچت بھی ہو گئی۔ الحمد للہ

اسی طرح جنرل سیکرٹری کپو لیلو صاحب نے بھی بتایا کہ 19 ہزار بقایا تھا ادائیگی کی کوئی صورت نہیں تھی۔ دعائیں شروع کر دیں کہ ایک طرف جماعتی ذمہ داری ہے دوسری طرف جماعت کا عہدیدار ہونے کے لحاظ سے بھی نمونہ ٹھیک ہونا چاہئے۔ چنانچہ چند دن بعد ایک دن بازار میں جا رہا تھا اچانک ایک پرانا دوست ملا جس نے کئی سال پہلے کچھ رقم قرض لی تھی۔ میں نے اسے رقم یاد دلائی تو اس نے فوراً ادا کر دی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے 19 ہزار شلنگ کا بقایا سارے کا سارا صاف ہو گیا۔ الحمد للہ

حضرت حلیمہ بی بی صاحبہؓ صحابیہ حضرت مسیح موعودؑ کی زنزبار میں قبر

خاکسار نے زنزبار کا دورہ کیا تو وہاں کے صدر صاحب نے بتایا کہ یہاں زنزبار میں ایک احمدی خاتون (صحابیہ) مدفون ہیں اور اس کا بہت ایمان افروز پس منظر ہے۔ وہ یہ کہ کئی سال پہلے یہاں حضرت ڈاکٹر فضل دین صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود) بطور وٹنری ڈاکٹر کام کرتے تھے۔ اپنے کام کے ساتھ ساتھ حضرت ڈاکٹر صاحب خوب تبلیغ بھی کیا کرتے تھے اور مقامی لوگوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتے تھے۔ اسی طرح ان کی اہلیہ حلیمہ بی بی صاحبہؓ جو خود بھی صحابیہ تھیں عورتوں کو قرآن پڑھایا کرتی تھیں۔ اس وجہ سے مقامی لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے لیکن ایشیائی باشندے اپنے مخصوص تعصب کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کی ہمیشہ مخالفت کرتے تھے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ کی وفات ہو گئی۔ ایشائی مسلمان باشندوں نے کہا کہ ہم مرحومہ کو اپنے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیں گے کیونکہ وہ قادیانی ہیں۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے

لینڈ آفس سے رابطہ کیا اور شہر سے تقریباً تین میل باہر ایک جگہ خریدی اور وہاں مرحومہ کو دفن کر دیا۔اس وقت اس قبر کے قریب کوئی آبادی نہیں تھی لیکن مرحومہ کے نیک کردار کی وجہ سے مقامی باشندوں نے ہر جمعرات کو قبر پر دعا کرنے کے لئے جانا شروع کر دیا، دیکھتے ہی دیکھتے کافی تعداد بڑھ گئی اور شہر میں عام مشہور ہو گیا کہ اگر کسی کو کوئی مشکل در پیش ہو تو وہ اس قبر پر جا کر دعا کرے تو اس کی مشکل دور ہو جاتی ہے ۔چنانچہ قبر پر دعا کرنے والے لوگ قبر پر بہت سی نقدی بھی پھینک جاتے اس پر ایک کیمرون کے باشندے نے قبر کی دیکھ بھال شروع کر دی اور جو نقدی لوگ پھینکتے اس سے وہ اپنا گزارہ کرلیتا۔کچھ دیر کے بعد لوگوں نے اپنے مکان اس قبر کے قریب بنانا شروع کر دئے اور آج وہ ایک باقاعدہ گاؤں ہے۔جو مرحومہ کی قبر کی وجہ سے KIBANDA YA MAITI یعنی ایک وفات یافتہ کی آرامگاہ کے نام سے موسوم ہے اور زنزبار کے مشرقی اور مغربی ساحل کو ملانے والی بڑی شاہراہ پر واقع ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کے نام کو ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا اور مخالفین کا نام ونشان بھی کوئی نہیں جانتا۔الحمدللہ۔

خاکسار کی پندرہ روزہ رپورٹ بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک نمونہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

TANZANIA AHMADIYYA MUSLIM MISSION

AHMADIYYA MUSLIM CENTENARY 1889 — 1989

INTERNATIONAL HEADQUARTERS:- RABWAH (PAKISTAN)

U.W.T. STREET
Oposite Mnazi Mmoja
City Garden

Telephone 21744,
P.O. Box 376, DAR ES SALAAM
TANZANIA.

14/05/92 سیدی و امامی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ عاجز درخواست دعا کے ساتھ ماہِ اپریل نصف ثانی کی مختصر رپورٹ لیکر حاضر ہوا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنی عنایت ومہربانی سے بارآور فرمائے اور اسلام و احمدیت کے باغ کو اس ملک میں زیادہ سے زیادہ سرسبز وشاداب کرے اور وسعت وبرکت دے۔ آمین

16۔17 اپریل: مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کیا اور شوریٰ کے پروگرام کے بعض حصے طے کئے۔ اخبار احمدیہ سواحیلی نمبر 66 پوسٹ کر دیا گیا۔ موروگورو مشن کو خطبات جمعہ کی کیسٹیں بھجوائیں۔ کتاب الصلوٰۃ سواحیلی کے Cover کی پرنٹنگ کروائی۔ وصیت فارم کا سواحیلی ترجمہ کرواکر اسکی کاپیاں پرنٹ کروائیں۔ نماز جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ میں دعوتِ اِلی اللہ کیلئے دعاؤں کے منصوبہ کی اہمیت بتائی۔ بعد نماز جمعہ انصار اللہ کا اجلاس منعقد کیا۔ سوال وجواب کی کیسٹوں کے چند سیٹ تیار کروائے۔

18۔19 اپریل: مساسی جماعت سے 2 بیعتیں ہوئیں۔ کتاب ’الصلوٰۃ‘ کی فولڈنگ اور

stitching کا کام کروایا۔ جلسہ سالانہ کی ویڈیو کیسٹوں کی کاپیاں تیار کروائیں۔ لجنہ اماء اللہ تنزانیہ کے دفتر کی تعمیر کا بقیہ کام کروایا۔ دارالسلام اور کبابھا جماعتوں کو کیسٹیں مہیا کیں۔

مسلمان دینی مدرسوں میں تبلیغ کا اللہ تعالیٰ نے ایک اور راستہ کھولا ہے چنانچہ دارالسلام کے علاقہ کو الانی کے ایک مدرسہ کے منتظم ملنے آئے اور مالی امداد کی درخواست کی۔ انہیں تجویز کیا کہ آپ اپنے سب طلباء اور ان کے والدین کو اکٹھا کریں۔ ہم اپنا تعارف کرائیں گے اور آپ اپنا تعارف کرائیں۔ اگر اس کے بعد آپ کے کے لوگ مدد کے طلب گار رہے تو انشاء اللہ حتی المقدور مدد کی جائے گی۔ چنانچہ آج کے دن یہ تقریب منعقد ہوئی جس میں تقریباً 63 افراد نے شرکت کی اور تبلیغ کا بہت اچھا موقع ملا۔ الحمدللہ۔ انشاءاللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ دعا کی درخواست ہے۔

20 تا 22 اپریل شیعہ سیکنڈری سکول کے ایڈ منسٹریٹر اور ایک ایرانی مہمان کو کھانے پر بلایا اور جلسہ کی ویڈیو فلم بھی دکھائی اور سوالات کے جوابات دیئے۔ فارسی اور عربی لٹریچر بھی دیا۔ ایڈ منسٹریٹر صاحب ہمارے پرانے دوست ہیں۔ حضور سے بھی ملاقات کر چکے ہیں۔ دعا کیلئے بھی کہتے رہتے ہیں۔ حضور کی خدمت میں ان کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ دعوتِ اِلی اللہ ہال کیلئے مزید بلاکس بنائے گئے۔ الوصیت کتاب کے ترجمہ کی کیسٹس کی کاپیاں تیار کروائیں۔ خدام اور انصار کے دفاتر کی مرمت وغیرہ کا بقیہ کام کروایا۔ کبابھا فارم کے چند مزید قابضین کو معاوضہ ادا کر کے سروے کیلئے چند قدم اور کام آگے بڑھایا۔ سیکینڈری سکول کے دو نادار احمدی طلباء کی سال بھر کی فیسیں ادا

کیں تا کہ وہ تعلیم جاری رکھ سکیں۔ سواحیلی زبان کے مختلف پروگراموں پر مشتمل ایک ویڈیو فلم بنائی گئی۔ کتاب 'الصلوٰۃ' کی 910 کاپیاں تیار ہوئیں۔ الحمد للہ۔ شوریٰ کا پروگرام ایجنڈا اور سال بھر کے پروگرام کے کیلنڈر کی کاپیاں تیارا کروائیں۔ سواحیلی اخبار Mpenzi Ya Munga کا مواد ٹائپ سیٹنگ کیلئے بھجوایا۔

23۔24 اپریل پریس کیلئے کمپیوٹر روم میں Paint کروایا۔ اسی طرح انصار اللہ تنزانیہ کے آفس میں پینٹ کروایا۔ لجنہ اماء اللہ کے آفس کے چھت کی مرمت کروائی۔ سواحیلی تبلیغی ویڈیو کیسٹس کی کاپیاں تیار کروائیں۔ خطبہ جمعہ کے سواحیلی ترجمہ کی کیسٹ ریکارڈ کروائی اور نمازِ جمعہ سے قبل مکمل ترجمہ سنایا گیا۔

مرکزی ہدایت کے مطابق انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی پہلی ایک روزہ نیشنل مجلسِ شوریٰ کا انتظام کیا گیا۔ اسکے لئے پروگرام تیار کروائے اور تفصیلی رہنمائی کی۔ قیام وطعام کا بھی انتظام کیا گیا۔ نیشنل مجلس عاملہ کے انتخابات بھی کروائے۔

25۔26 اپریل مؤرخہ 25۔26 اپریل پہلی جماعتی نیشنل مجلسِ شوریٰ منعقد ہوئی جس میں 33 جماعتوں کے 62 نمائندے شامل ہوئے۔ اسکے علاوہ آبزرور بھی شامل ہوئے۔ بفضلہ تعالیٰ گزشتہ سال سے زیادہ جماعتوں کی نمائندگی تھی۔

دو ایمان افروز واقعات

مجلس شوریٰ میں شرکت کرنے والوں میں چومو جماعت کے 5 نمائندے بھی شامل تھے جہاں صرف 3 ماہ قبل نئی جماعت قائم ہوئی تھی۔ ان نمائندگان نے بتایا کہ ہمیں شوریٰ

کی اطلاع ملی تو ہم مقررہ دن گھر سے چل پڑے لیکن رستے میں بارش کی وجہ سے سڑک اتنی خراب تھی کہ کوئی بس وغیرہ نہ ملی اس لئے 50 کلومیٹر پیدل سفر کرنے کے بعد بس ملی اور قریباً 7 ہزار شلنگ فی کس کرایہ خرچ کر کے 3 دن میں دارالسلام پہنچے۔ یہ واقعہ سن کر ہمیں حضرت مسیح موعود کا الہام 'یاتون من کلّ فجٍّ عمیق' (تذکرہ، الہام ۱۴ جولائی ۱۹۰۳، صفحہ ۳۹۵) یاد آگیا کہ کس شان سے دور دراز کے علاقوں میں پورا ہو رہا ہے۔ الحمدللہ۔ یہ نمائندگان اپنے ساتھ ایک نوجوان لڑکا بھی لائے جو وہاں کے سب سے پہلے احمدی کا بیٹا ہے اور اس کے والد نے کہا کہ میں اسے تبلیغِ اسلام کیلئے وقف کرنے کیلئے لایا ہوں۔ چنانچہ شوریٰ کے بعد اسے دارالسلام چھوڑ کر گئے تا وہ تعلیم حاصل کر سکے۔ اس جماعت کیلئے خصوصی درخواستِ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

دوسرا ایمان افروز واقعہ

شوریٰ کے ایک اور نمائندہ نے سنایا کہ جب شوریٰ کی اطلاع ملی تو دل میں شرکت کی تحریک پیدا ہوئی لیکن کرایہ کی پوری رقم نہ تھی چنانچہ توکل علی اللہ کرتے ہوئے جہاں تک کا کرایہ موجود تھا وہاں تک کا ریل کا ٹکٹ لیکر چل پڑا۔ جہاں ٹکٹ ختم ہوا وہاں اتر گیا۔ اترتے ہی ایک واقف دوست ملے اور کہنے لگے آیئے ناشتہ کریں۔ چنانچہ اس نے ناشتہ کرا دیا۔ چونکہ بے تکلفی تھی میں نے ماجرا سنایا کہ کہاں اور کیسے جا رہا ہوں۔ انہوں نے فوراً جیب سے 2 ہزار شلنگ کی رقم نکالی اور کہا کہ یہ دارالسلام کیلئے کرایہ کی رقم ہے۔ دارالسلام پہنچ کر اگر کوئی انتظام ہو جائے تو واپس کر دیں۔ چنانچہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دارالسلام پہنچ گئے۔ دارالسلام پہنچ کر شوریٰ میں شرکت کے بعد

اپنے محکمہ کے دفتر میں اپنے محکمانہ کام کے متعلق بعض معلومات حاصل کرنے گیا۔وہاں ایک افسر نے کہا کہ یہ کام دو تین دن لے گا۔اسلئے تم کلیم فارم پُر کردو ۔تمہیں 14 ہزار شلنگ روزانہ کا الاؤنس وغیرہ کے طور پر مل جائیں گے۔چنانچہ انہیں 14 ہزار شلنگ مل گئے جس سے انہوں نے 2 ہزار شلنگ اس دوست کو واپس کئے جس سے انہوں نے قرض لیا تھا اور 12 ہزار شلنگ لیکر اللہ کا شکر کرتے ہوئے گھر واپس گئے۔الحمدللہ۔یہ واقعہ سن کر ہمیں حضرت مسیح موعود کا یہ الہام یاد آیا۔'انّی معین من ارادا عانتک' (تذکرہ،الہام ۱۳ جنوری ۱۹۰۳، صفحہ ۳۷۱)اور یہ کہ

اس جہاں میں ہے وہ جنت میں ہی بے ریب وگماں　　　وہ جو اک پختہ توکل سے ہے مہمان تیرا

(المسیح الموعودؑ)

(مذکورہ بالا واقعہ رپورٹ کا حصہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ آگیا ہے۔ناقل)

27 تا 30 اپریل ٹانگا جماعت سے ایک بیعت موصول ہوئی۔کبیٹی جماعت سے 4 بیعتیں موصول ہوئیں۔موروگور جماعت سے 6 بیعتیں موصول ہوئیں۔گروکا جماعت سے ایک بیعت اور کلانگا لانگا جماعت سے بھی ایک بیعت موصول ہوئی۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔ 27 اپریل کو صدران جماعت اور مبلغین و معلمین کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔جس میں عہدیداران جماعت کو انکے فرائض کی تفصیل بتائی۔یہ ایک قسم کا ریفریشر کورس تھا۔چوموکی نئی جماعت کے وفد سے ملاقات کی اور وہاں مسجد تعمیر کرنے کیلئے پلاٹ حاصل کرنے کا کام اُنکے سپرد کیا۔28 اپریل کو مبلغین و معلمین سے تبلیغی اور تربیتی آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو فلم سواحیلی میں بنوائیں۔مبلغین کے مالی حسابات صاف کئے۔مبلغین اور

جماعتوں کو واپسی پر آڈیو ویڈیو کیسٹیں اور لٹریچر دیا۔ اسی طرح تبلیغ کیلئے میگا فون اور بیٹری چارجر اور rechargeable batteries بھی دیں ۔اسی طرح دو جماعتوں کو ٹیپ ریکارڈر دئے تا کہ خطبات کی کیسٹیں سن سکیں۔ اللہ کرے کہ شوریٰ کے بعد جماعتوں میں غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو اور انکے کام میں الٰہی برکت بھی شامل ہو۔ آمین۔ والسلام ادنیٰ خادم خاکسار نسیم احمد باجوہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے چند خطوط بطور نمونہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے چند خطوط بطور نمونہ

AHMADIYYA MUSLIM CENTENARY 1889 – 1989

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

C/10
24/11/91

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
خلیفۃ المسیح الرابع
امام جماعت احمدیہ
لندن

T-2439
7-11-91

پیارے عزیزم نسیم احمد باجوہ   امیر جماعت تنزانیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے یکم تا 15 اکتوبر کی رپورٹ کارگزاری ملی اور خط محررہ 9 اکتوبر بھی موصول ہوا۔ ماشاء اللہ اچھا کام ہوا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

UKONGO جیل میں 17 قیدیوں کی قبول احمدیت کا واقعہ بڑا دلچسپ اور ایمان افروز ہے، ماشاء اللہ، الحمدللہ، اللّٰھم زد وبارک وثبت اقدامھم۔

جو احمدی دوست جیل سے رہا ہو کر اس عزم کے ساتھ جزیرہ PEMBA گئے ہیں کہ وہاں وہ باوجود مخالفت کے تبلیغ کریں گے اور وہاں مشن قائم کریں گے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ أحسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح القدس سے مدد فرمائے اور انہیں ہر قدم پر کامیابی سے نوازے۔

آپ کی طرف سے اخبار جنگ کا تراشہ بھی ملا ہے، جس میں تنزانیہ کے حوالے سے ختم نبوت کانفرنس کی خبر شائع ہوئی ہے۔ آپ نے اس ضمن میں بہت اچھی کارروائی کی ہے۔ اخبارات میں بھی اس کے خلاف باقاعدہ مضامین لکھنے چاہییں۔ جوابی کارروائی کا لٹریچر آپ کو بھجوایا جا رہا ہے اس سے بھی استفادہ کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو پر حکمت، باثمر کوششوں کی توفیق دے اور نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے۔

والسلام
خاکسار
[signature]

2-1-14

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
خلیفۃ المسیح الرابع
امام جماعت احمدیہ
لندن

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

AHMADIYYA MUSLIM CENTENARY 1889 — 1989

پیارے عزیزم نسیم احمد باجوہ امیر جماعت تنزانیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی ماہ ستمبر کی رپورٹ کارگزاری ملی۔ جلسہ سالانہ کی رپورٹ بہت خوشکن ہے۔ جلسہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد۔ الحمدللہ۔ اللّٰھم زد وبارک۔ یہ بھی بہت خوشکن خبر ہے کہ امسال پہلی بار ہمارے جلسہ سالانہ کو ریڈیو اور اخبارات میں جگہ دی گئی۔ اور بڑے اچھے رنگ میں پریس میں تذکرہ ہوا ہے۔

جن دوستوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا ہے، ان سب کو میرا محبت بھرا سلام پہنچائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

معلمین کی رپورٹس کے خلاصہ جات بھی آپ کی طرف سے موصول ہوئے بعض معلمین کی مساعی خوشکن ہے اور اسکے اچھے نتائج بیعتوں کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کی مزید راہنمائی اور نگرانی کریں تو بیعتوں کی صورتحال بہت بہتر ہو سکتی ہے۔

والسلام
خاکسار
[signature]
خلیفۃ المسیح الرابع

T - 2461
12-11-91

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
خلیفۃ المسیح الرابع
امام جماعت احمدیہ

6/10
7/4/92

پیارے عزیزم نسیم احمد باجوہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی طرف سے ماہ جنوری کی مساعی کی رپورٹ ملی۔ ماشاء اللہ بھرپور رپورٹ ہے۔ Newala کے کالج کے وائس پرنسپل کی بیعت سے بہت خوشی ہوئی الحمد للہ۔ اللّٰھم زد وبارک وثبّت اقدامھم۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ماحول میں ہدایت اور روشنی کا مینار بنائے۔ جہاں ایسے صاحب اثر لوگ احمدی ہوں وہاں ان کی تالیف قلب بھی ضروری ہے اور ساتھ ساتھ اُن کے مشورے سے اُن کے رسوخ کو استعمال کرنے کا منصوبہ جلد بنانا چاہئے تاکہ وہ ابتداء سے ہی Involve ہو جائیں اور جذبہ کے ساتھ تبلیغ میں مصروف ہو جائیں۔

ہسپتال کے افتتاح کے بارہ میں پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ وزیر اعظم تنزانیہ نے بہت مہربانی کی جو خود آ کر اس ہسپتال کا افتتاح کیا۔ میری طرف سے ان اور دوسرے اکابرین کا شکریہ ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ ڈاکٹر عزیزم مبارک احمد شریف صاحب کو اور آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تنزانیہ میں تاریخی اور انقلابی خدمات کی توفیق بخشے۔ تمام احباب جماعت کو میری محبت بھرا سلام کہیں۔

والسلام
خاکسار
[signature]

خلیفۃ المسیح الرابع

T-3678
15-2-92

(42)

AHMADIYYA MUSLIM CENTENARY 1889 – 1989

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

1/10
H Bajwa
2/5/92

واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا

انا فتحنا لک فتحا مبینا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

خلیفۃ المسیح الرابع

امام جماعت احمدیہ

لندن

پیارے عزیزم نسیم احمد باجوہ   امیر جماعت تنزانیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے مختلف امور پر مشتمل رپورٹس و خطوط موصول ہوئے۔

ماہ مارچ کی 31 بیعتیں بھی ملیں جنکو ملاکر آپ کی مارچ 92ء تک کی بیعتوں کی تعداد 224 ہوگئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ، اللّٰھم زد وبارک وثبت اقدامھم۔ اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ یہ تعداد گذشتہ سال 91ء کے پہلے تین ماہ کی نسبت تین گنا سے زائد ہے۔ ماشاء اللہ، چشم بددور۔ خدا کرے کہ آپ کی یہ رفتار سال کے آخر تک قائم رہے بلکہ اس سے کئی گنا آگے بڑھے۔ اللہ آپ کی نصرت فرمائے۔

مالی لحاظ سے بھی آپ کی کامیابیاں خوشکن ہیں، ماشاء اللہ، جزاکم اللہ تعالیٰ۔

مسلم سٹوڈنٹ یونین کے صدر اور امام الصلوٰۃ کی بیعت بہت خوشی کا موجب بنی۔ الحمد للہ۔ اللّٰھم زد وبارک وثبت اقدامھم۔ یہ بہت اہم بیعت ہے خدا اس سے بکثرت اور احمدی عطا فرمائے۔ نوالہ جماعت میں بھی بیعت کی اطلاع ملی۔ الحمد للہ۔

ایک ہزار ایکڑ کے رقبہ کی خرید کے سلسلہ میں آپ کی رپورٹ ملی۔ یہ درست ہے کہ رقبہ لینا بڑا ضروری ہے لیکن آپ نے اسکا تخمینہ نہیں بھجوایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت فرمائے اور کامیابی سے نوازے۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الرابع

T-6123
21-4-92

حصہ ششم: برمنگھم (انگلستان) میں عرصہ تقرری کے واقعات 1992 تا 2001

برمنگھم میں تقرری

برمنگھم برطانیہ کا لندن کے بعد دوسرا بڑا شہر ہے جس کی آبادی تقریباً 1.2 ملین ہے۔ یہاں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے جو زیادہ تر کشمیری پاکستانی ہیں۔ برمنگھم لندن سے شمال کی طرف قریباً 120 میل کے فاصلے پر ہے۔ مسلمانوں کی آبادی تقریباً 22 فی صد ہے۔ جو دوسری بڑی مذہبی کمیونٹی ہے۔ تقریباً 200 مساجد ہیں اور اس وقت 18 مسلمان ممبرانِ پارلیمنٹ ہیں۔ سٹی کونسل میں 99 کونسلرز ہیں جن میں سے 23 مسلمان ہیں جو زیادہ تر پاکستانی نژاد ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ برطانیہ کے لوگ کس قدر کھلے دل کے ہیں کہ باہر سے آنے والے لوگوں کو نہ صرف اپنے ملک کی شہریت دی بلکہ انہیں برابر کے حقوق دیے اور مذہب کے فرق کی وجہ سے کسی پر کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ ہر ایک کو اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا برابر کا حق ہے حالانکہ ایک بھاری اکثریت عیسائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ملک میں امن ہے اور دوسرے ممالک کے لوگ امن کی تلاش میں یہاں آتے ہیں۔ اور اس وجہ سے یہ ملک ترقی کر رہا ہے۔ جن ممالک میں امن اور مذہبی آزادی نہیں انہیں برطانیہ سے سبق سیکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے برمنگھم میں 1964 میں جماعت قائم ہوئی۔ اس

وقت مکرم مولانا بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے برمنگھم جا کر مکرم عبد الرشید صاحب حیدرآبادی کو صدر مقرر کیا۔ بعد ازاں مکرم مطیع االلہ صاحب درد۔ مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب، مکرم الیاس خان صاحب، ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب کو صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔

خاکسار بطور مبلغ پہلی دفعہ 1976 میں مکرم مولانا بشیر احمد رفیق صاحب مبلغ انچارج کی ہدایت پر مکرم اسد ملک صاحب کے ساتھ فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ کی تحریک کے لئے برمنگھم گیا تھا۔ اس وقت مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب صدر تھے اور ہم مختلف دوستوں کے گھروں میں جا کر ملے تھے۔

دوسری دفعہ بطور مبلغ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج کی ہدایت پر 1982 میں برمنگھم گیا۔ اس وقت 792 Washwood Heath Road کا مکان مشن ہاؤس اور مسجد کے طور پر خریدا جا چکا تھا لیکن اسکی مرمت و تزئین کا کام کروا کر اسے قابلِ استعمال بنانا پہلا کام تھا چنانچہ دو تین ماہ میں یہ کام کروایا گیا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1982 میں اس کا افتتاح بھی فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کو چارج دے کر واپس ساؤتھ ہال آ گیا۔ اس کی کسی قدر تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ اب خاکسار کو تیسری دفعہ برمنگھم جانے کی توفیق ملی اور اس دفعہ خاکسار کو 1992 سے 2001 تک خدمت کی توفیق ملی۔ خاکسار کے ساتھ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ رشیقہ باجوہ صاحبہ اور تین بیٹیاں عطیہ باجوہ، وجیہہ باجوہ اور صباح باجوہ تھیں اور ہم تنزانیہ میں تقریباً اڑھائی سال گزارنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے

ارشاد پر واپس یو کے آئے تھے۔ اس وقت مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت یو کے تھے اور مولانا عطاالمجیب راشد صاحب مشنری انچارج تھے۔ (ماشاء اللہ اب بھی ہیں)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور مکرم محترم امیر صاحب اور مکرم محترم امام صاحب سے ہدایات لے کر ہم اکتوبر 1992 میں برمنگھم گئے۔ اس وقت ہمارا مشن اور مسجد 792 Washwood Heath Road پر تھا اور وہیں ہماری رہائش تھی۔ خاکسار سے پہلے مکرم غلام احمد صاحب خادم مبلغ تھے جن سے خاکسار نے چارج لیا۔ یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ 1982 میں خاکسار نے مکرم مرزا نصیر احمد صاحب کو چارج دیا تھا اس کے بعد مکرم مرزا محمود احمد صاحب تشریف لائے تھے ان کے بعد مکرم خادم صاحب تشریف لائے تھے جن سے خاکسار نے چارج لیا۔ 1992 اور 2001 کے عرصہ کے درمیان بہت سے خدائی نشان دیکھنے کی توفیق ملی جو اسلام اور حضرت محمد ﷺ اور مسیح موعودؑ کی صداقت اور خلافتِ احمدیہ کی برکت کی دلیل ہیں۔ ان میں سے بعض امور کا تذکرہ آئندہ صفحات میں کیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

برمنگھم میں جماعت احمدیہ کی ترقی

حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ——'میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤنگا اور ان کے نفوس واموال میں برکت دونگا' (تذکرہ ص 112 اشتہار 20 فروری 1886)۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کی صداقت کے گواہ آج دنیا کے 213 ممالک ہیں اور مخالفین بھی حیران ہیں کہ شدید مخالفت کے باوجود جماعت ہر ملک و دیار میں آگے ہی آگے بڑھ رہی ہے۔ الحمدللہ۔ اگر ہم صرف برمنگھم کو ہی دیکھیں جو برطانیہ کا ایک حصہ ہے۔ یہاں خاکسار جب پہلی دفعہ 1976 میں گیا تھا تو

شاید 30 گھر ہونگے اس کے بعد جب 1982 میں گیا تو تقریباً 40 گھر تھے۔ 1992 میں گھروں کی تعداد تقریباً 80 تھی اور اب خدا کے فضل سے ایک جماعت سے 8 جماعتیں بن گئی ہیں۔ پہلے صرف برمنگھم جماعت تھی اب اللہ کے فضل سے 5 جماعتیں برمنگھم کے اندر ہیں جن کے نام برمنگھم سنٹرل، برمنگھم ایسٹ، برمنگھم ویسٹ، برمنگھم ساؤتھ اور برمنگھم نارتھ ہیں۔ اردگرد کے علاقوں میں بھی جماعتیں بن گئی ہیں جن میں والسال، ولور ہیمپٹن اور برٹن آن ٹرنٹ شامل ہیں۔ اسکے علاوہ مڈلینڈ ریجن میں لیمنگٹن سپا، کونٹری، لیسٹر، نارتھیمپٹن اور نوٹنگھم کی جماعتیں ہیں۔ اس طرح اس علاقے میں بفضلہٖ تعالیٰ 13 جماعتیں بن گئی ہیں۔ اور افرادِ جماعت کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب ہے۔ جہاں تک مساجد کا تعلق ہے 1980 میں ایک عمارت 792 Washwood Heath Road پر خریدی گئی تھی جسے مسجد اور مشن ہاؤس میں تبدیل کیا گیا اور اب اللہ کے فضل سے مڈلینڈ کے علاقے میں 7 مساجد ہیں۔ سب سے بڑی دارالبرکات ہے جو برمنگھم کے علاقہ بورڈزلے گرین میں ہے۔ دوسری مسجد برمنگھم ویسٹ میں ہے تیسری ولورہیمپٹن میں ہے چوتھی لیمنگٹن سپا میں ہے پانچویں والسال میں ہے چھٹی نوٹنگھم میں اور ساتویں لیسٹر میں ہے۔ دارلبرکات اور لیسٹر کی مساجد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زمانہ میں لی گئی تھیں لیکن دارلبرکات کی تکمیل حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں ہوئی اور آپ نے ہی اس کا افتتاح فرمایا۔ باقی پانچوں مساجد حضرت خلیفۃ الخامس کے زمانہ میں ہی لی گئیں اور آپ نے ہی ان کا افتتاح فرمایا۔ مبلغین کے لحاظ سے 2001 تک خاکسار سارے علاقے کا اکیلا مبلغ تھا۔ خاکسار کے بعد مولانا طاہر سلبی صاحب اور اسکے بعد 2009 میں مولانا

عبد الغفار صاحب مقرر ہوئے اور اب اللہ کے فضل سے اس علاقہ میں چھ مبلغ ہیں۔ ان میں سے ایک دارالبرکات برمنگھم سنٹرل میں مکرم رواح الدین عارف صاحب، دوسرے مکرم عمران خالد صاحب برمنگھم ویسٹ، تیسرے مکرم ہمایوں اپل صاحب والسال میں، چوتھے مکرم فخر آفتاب صاحب نوٹنگھم میں، پانچویں مکرم منیب صاحب لیسٹر میں اور مکرم شہزاد صاحب لامنگٹن سپا میں متعین ہیں۔ اللہ کے فضل سے سب اپنے اپنے علاقہ میں تعلیم وتربیت اور تبلیغِ اسلام کا کام بڑی گرم جوشی سے کر رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

دارالبرکات مسجد کی جگہ لینے میں خدائی نشان:

1992ء میں جب خاکسار تنزانیہ سے واپس آیا تو خاکسار کی تقرری برمنگھم میں کی گئی۔ سب سے پہلی چیز جو قابلِ توجہ تھی وہ یہ تھی کہ ہر جمعہ کو مسجد میں جگہ تھوڑی ہوتی تھی اور بعض لوگوں کو سردی میں باہر بیٹھ کر خطبہ سننا پڑتا اور پھر نماز کے لئے بہت مشکل ہوتی۔ عید کے موقع پر تو بہر حال باہر کوئی ہال لینا پڑتا تھا۔ دوسری طرف خاکسار کو تنزانیہ کے نائب امیر الحاج کنگو لیلو صاحب کی خواب بھی یاد تھی کہ خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کوئی بہت بڑی مسجد بنوانے کے لئے بھیجا ہے۔ اس لئے خاکسار نے سب سے پہلے ہر ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں صورتِ حال بتا کر مسجد کے حصول کے لئے دعا کا خط لکھنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ جس قدر توفیق تھی مسجد فنڈ میں چندہ دینا شروع کر دیا نیز مسجد کے حصول کے لئے احباب کو دعا کی تحریک شروع کی اور یہ بھی کہ جگہ تلاش کریں۔ بلآخر خدا کے فضل سے موجودہ دارالبرکات (Tilton Rd) کی عمارت ملی اور وہ اس طرح کہ ڈاکٹر مبشر سلیم صاحب جو برمنگھم جماعت کے

ممبر تھے ان کا ایک رجسٹرڈ مریض ایک انگریز تھا جو دل کا مریض تھا اور تقریباً 70 سال عمر کا تھا برمنگھم کونسل میں کام کر چکا تھا اور اب ریٹائرڈ تھا لیکن ساتھ ساتھ Consultant کا کام کرتا تھا مکرم ڈاکٹر مبشر صاحب نے اس سے کہا کہ ہمیں مسجد کے لئے جگہ کی ضرورت ہے کیا تم مدد کر سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں میری دو ہزار پاؤنڈ فیس ہو گی۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ تم کام کرو۔ چنانچہ اس نے یہ جگہ تلاش کر کے بتایا اور کونسل کے قوانین کے مطابق ساری کاروائی کی اور آخر یہ جگہ کونسل نے ہمیں دینے کی مشروط پیشکش کر دی۔ مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ریجنل امیر تھے انہوں نے بھی بہت کام کیا۔ شرطیں یہ تھیں کہ بلڈنگ ایک پرانے سکول کی عمارت ہے جس کو باہر سے ٹھیک کروانے کے لئے کم از کم 5 لاکھ پاؤنڈ کی ضرورت ہو گی۔ اگر جماعت 5 لاکھ پاؤنڈ کی گارنٹی دے اور باہر کا سارا کام کرانے کی ذمہ داری لے تو پھر یہ جگہ جماعت کو مل سکتی ہے۔ انہیں دنوں میں بیت الفتوح کا پراجیکٹ شروع ہو گیا تھا اسلئے جماعت نے کہا کہ ہم یہ ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ اس پر ہم نے برمنگھم میں مجلسِ عاملہ کی میٹنگ کی اور بعد مشورہ مرکز کو لکھا کہ انشاء اللہ برمنگھم اور ارد گرد کی جماعتیں مل کر سارا خرچ برداشت کریں گے۔ اس پر ہمیں کہا گیا کہ ساری جماعت کی عید کے دن میٹنگ کریں اور سب سے انفرادی وعدے لیں اور اگر ساڑھے سات لاکھ پاؤنڈ کے وعدے ہو گئے تو مرکز اجازت کے متعلق سوچے گا۔ چنانچہ خاکسار نے عید کے خطبہ میں یہ ساری صورتِ حال بتائی اس کے بعد ساری جماعت نے باقاعدہ ہاتھ کھڑے کر کے کہا کہ ہم تمام مالی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔ مرکز کو جب اس کی اطلاع کی گئی تو انہوں نے کہا کہ اگرچہ لوگوں نے جوش میں آ کر یہ ذمہ داری لے لی ہے لیکن یہ ان کی طاقت سے

باہر ہے۔ اس پر ایک دن مکرم سید فاروق احمد صاحب کا خاکسار کو فون آیا کہ کونسل کا فون آیا ہے کہ فلاں تاریخ تک اگر آپ لوگوں نے کونسل کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ کیا تو یہ پیشکش واپس لے لی جائے گی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ خاکسار کو بتایا اس کی روشنی میں خاکسار نے حضورِ انور کی خدمت میں ساری صورتحال لکھ دی۔ اس پر حضورِ انور نے مکرم امیر صاحب اور ہمارے ریجنل امیر صاحب اور چند اور لوگوں کو اپنے دفتر میں بلا کر کچھ ہدایات دیں اور بالآخر خدا کے فضل سے جماعت نے کونسل کی شرائط کو قبول کر لیا۔ اور یہ ایک سکول کی وسیع عمارت جو پونے دو ایکڑ کے رقبے پر واقع تھی اور برمنگھم شہر کے عین وسط میں ایک اونچی جگہ پر ہے جماعت کو بلا معاوضہ دینے کا فیصلہ ہو گیا تاہم علامتی طور پر 200 پاؤنڈ قیمت وصول کی گئی۔ کونسل کا طریق ہے کہ آخری فیصلہ کرنے سے پہلے ایسی جگہوں کے ارد گرد کے رہنے والوں کو گھر گھر خط لکھتے ہیں کہ اس طرح فلاں جگہ فلاں لوگوں کو فلاں مقصد کے لئے دئے جانے کا معاملہ زیرِ غور ہے اگر آپ کو کوئی اعتراض ہو تو کونسل کو 21 دن کے اندر اندر مطلع کریں۔ اگر لوگوں کی طرف سے شکایات آ جائیں تو کونسل اس فیصلہ کو روک دیتی ہے۔ لیکن یہاں جو عظیم نشان ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ اس زیرِ غور عمارت کے ارد گرد ہزاروں غیر احمدیوں کے گھر ہیں لیکن کسی ایک نے بھی 21 دن کے اندر اعتراض کا خط نہیں لکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کونسل نے حسبِ قواعد یہ جگہ جماعت کو دے دی۔ جب کونسل کا یہ فیصلہ مقامی اخبار میں شائع ہوا تو غیر احمدی مساجد میں ہلچل مچ گئی اور آخر کونسل کو غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے متعدد شکایات موصول ہوئیں کہ جماعت احمدیہ نے ناجائز طریقے استعمال کر کے جگہ حاصل کی ہے اور اگر یہ جگہ جماعتِ احمدیہ

کو دی گئی تو خطرہ ہے کہ یہاں خون خرابہ ہو گا اور کہا کہ اس جگہ ارد گرد مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ہے وہ اس چیز کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ گلاسگو اور جرمنی تک سے وفد کونسل کے پاس آئے اور اخبارات میں مخالفانہ مہم شروع کر دی گئی۔ اس پر کونسل نے اس فیصلہ پر عمل درآمد روک کر انکوائری کی کاروائی شروع کر دی ۔ تقریباً 6ماہ انکوائری کے بعد کونسل نے اخبارات میں یہ خبر شائع کروائی کہ ہم نے کونسل کے قوانین کے مطابق 21 دن کے اندر اعتراضات پیش کرنے کے لئے کہا تھا اس مدت کے اندر ایک بھی اعتراض نہیں آیا اس لئے کونسل نے مقررہ قواعد کے مطابق یہ جگہ جماعتِ احمدیہ کو دی تھی لہٰذا کونسل اپنے فیصلے پر قائم ہے۔ ایک اخبار میں کونسل کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ اس سارے معاملے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ ایک منظم جماعت ہے اور دوسرے مسلمان باوجود بہت بڑی تعداد ہونے کے غیر منظم ہیں۔ ورنہ ان کے تو کئی کونسلرز ہیں جو ان کمیٹیوں کے ممبر ہیں جن میں یہ کاروائی لمبے عرصے تک چلتی رہی۔ اس پر بعض مساجد اور افراد کی طرف سے ان کونسلرز کو موت کی دھمکی دی گئی جنہوں نے مساجد کو یہ بات نہ بتائی اس پر کونسلرز کی طرف سے یہ بیان جاری ہوا کہ ہم نے بتایا تھا لیکن کسی نے ہماری بات کی طرف توجہ نہ دی۔ بہر حال یہ سارا کام جماعتِ احمدیہ کے حق میں اللہ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں سے ہوا کیونکہ ہزاروں لوگوں میں سے 21 دن کے اندر کسی ایک شخص کا شکایت نہ کر سکنا یہ محض خدا کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کی تائید کا ایک عظیم الشان نشان تھا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

بطور ریکارڈ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ دارالبرکات کی خریداری کا کام مکرم آفتاب احمد

خان صاحب امیر جماعت یو کے کی زندگی میں شروع ہوا لیکن عملاً مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کی امارت میں یہ جگہ لی گئی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کی امارت میں مرمت کا کام اس قدر ہو گیا تھا کہ ہم نئی عمارت میں منتقل ہو گئے تھے اور پھر کام کی تکمیل مکرم رفیق احمد حیات صاحب کی امارت کے دوران ہوئی اور اس دور میں 2004 میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا افتتاح فرمایا۔

دارالبرکات ایک اور نشان

دارالبرکات برمنگھم کی عمارت 1889 میں بنی تھی۔ یہی وہ سال تھا جب ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ یہ ایک سکول تھا لیکن ہمارے لینے سے کئی سال پہلے یہ سکول بند ہو چکا تھا اور اب اسکی کافی خستہ حالت تھی لیکن گریڈ 2 بلڈنگ تھی جسے قوانین کے مطابق باہر سے اسی طرح رکھنا ضروری تھا۔ اس عمارت کا ایک حصہ چرچ نما تھا جس کے اوپر ایک کافی اونچا مینارہ تھا جو عام طور پر چرچوں پر ہوتا ہے۔ کونسل نے جب یہ عمارت ہمیں دی تو انہوں نے یہ شرط بھی لگائی کہ اس مینارہ کو اسی طرح رکھنا ہے بلکہ اسے مرمت کر کے ٹھیک کرنا ہے۔ ہمیں بلا قیمت جگہ مل رہی تھی اور ہمیں جگہ کی ضرورت بھی تھی اس لئے جماعت نے مجبوراً یہ شرط مان لی۔ لیکن ساتھ ہی دل میں یہ عجیب معلوم ہوتا تھا کہ اندر مسجد ہو گی اور باہر عیسائی طرز کا مینارہ ہو گا۔ بہرحال ہمارے کام تو دعاؤں سے ہوتے ہیں اور ہم قانون کی بھی پابندی کرنے والے لوگ ہیں۔ جب عمارت کا ہمارے حق میں کونسل کی طرف سے فیصلہ ہو گیا تو چند دن کے بعد یہ عمارت ہمارے سپرد ہونے والی تھی۔ ان چند دنوں کے دوران ایک دن خبر ملی کہ اس عمارت کو آگ لگ گئی ہے اور بہت سے فائر بریگیڈ آگ بجھانے کی کوشش کر رہے

ہیں۔ پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ بعض شرارتی لڑکوں نے رات کو آگ لگائی اور بھاگ گئے اس لئے کوئی نہ پکڑا گیا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ جن لڑکوں نے آگ لگائی ان کی نیت کیا تھی۔ محض شرارت تھی یا ہمیں کوئی نقصان پہنچانا مقصد تھا لیکن ہمیں خدا کی طرف سے اس کا یہ فائدہ ہوا کہ جہاں عمارت کو اور نقصان پہنچا وہاں عیسائی چرچ کے نشان مینارہ کو بھی کافی نقصان پہنچا اور اس کا اوپر والا سارا حصہ گر گیا اور آدھے سے بھی کم باقی رہ گیا جس کو اصلی حالت میں لانا ناممکن تھا۔ اس لئے کونسل کی طرف سے یہ شرط ختم ہو گئی کہ اس مینارہ کو ٹھیک کر کے اصلی حالت میں برقرار رکھا جائے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے لئے ایک آسانی پیدا فرمادی۔ اس کے بعد جماعت کو یہ بھی اجازت مل گئی کہ مسجد کے نشان کے طور پر ایک گنبد اور ایک مینار بنالیا جائے چنانچہ خدا کے فضل سے اب وہ گنبد اور مینار والی مسجد ہے جو سارے علاقے میں دور دور سے نظر آتی ہے کیونکہ یہ بہت اونچی جگہ پر واقع ہے۔

ایک اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ جس انگریز consultant کی مدد سے یہ عمارت ملی تھی اسے خدا نے اس وقت تک زندہ رکھا جب تک یہ کام مکمل نہ ہو گیا اور اس کام پر کافی عرصہ لگا۔ یہ انگریز کافی عمر رسیدہ تھا اور دل کا مریض تھا۔ کام مکمل ہونے کے ایک ہفتہ بعد اسے دل کا حملہ ہوا اور وہ وفات پا گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہترین جزا دے اور اس سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ کونسل کی طرف سے ابتدائی طور پر بیرونی مرمت کے لئے پانچ لاکھ پاؤنڈ کی گارنٹی مانگی گئی تھی۔ برمنگھم جماعت نے اس زمانے کے لحاظ سے بہت

نمایاں مالی قربانی کی توفیق پائی جسے اس وقت کے عہدیدارانِ جماعت ہمیشہ تحسین کی نظر سے دیکھتے تھے۔ 2001 میں خاکسار کا جب برمنگھم سے بریڈفورڈ تبادلہ ہوا اس وقت تک برمنگھم جماعت 5 لاکھ 40 ہزار پاؤنڈ چندہ دے چکی تھی۔ بعد میں 2004 میں یہ کام مکمل ہوا۔ اس وقت تک 1.5 ملین پاؤنڈ خرچ ہو چکا تھا جس کی کچھ رقم مرکز نے بھی دی۔

ابتدائی ایام میں ایک دفعہ ایک احمدی دوست خاکسار کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کی تین بیٹیاں ہیں۔ چند سالوں کے بعد آپ نے ان کی شادیاں کرنی ہونگی۔ آپ کو رقم کی ضرورت ہو گی۔ میری ایک تجویز ہے کہ اگر آپ 100 پاؤنڈ بچت کر سکیں تو ایک سو پاؤنڈ میں ڈالتا ہوں تو یہاں قریب ہی ایک مکان فروخت پر لگا ہوا ہے وہ مارگیج پر لیا جا سکتا ہے۔ انتظامی کام سارا میں کروں گا لیکن جب آپ کو رقم کی ضرورت ہو اسے فروخت کر دیں گے اور رقم تقسیم کر لیں گے۔ اس طرح آپ کو کافی آسانی ہو جائے گی۔ پہلے تو خاکسار نے اس تجویز کو قابلِ عمل سمجھا اور کہا کہ اچھا میں سوچتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے دل میں ڈالا کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے پہلے سارے کام اپنے فضل سے کئے ہیں وہیں بچیوں کی شادیاں بھی اپنے فضل سے کر دے گا۔ اس وقت برمنگھم مسجد کے لئے رقم کی شدید ضرورت ہے کیوں نہ ایک سو پاؤنڈ ماہانہ اس کے لئے دے دیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے اس دوست کا شکریہ ادا کیا اور انہیں اپنے ارادے سے مطلع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس دوست کو اپنی جناب سے جزادے جنہوں نے از راہِ ہمدردی خاکسار سے یہ بات کی۔ آمین۔ اللھم آمین۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ خاکسار نے ماہانہ 100 پاؤنڈ مسجد کے لئے چندہ ادا کرنا شروع کر دیا اور لمبے

عرصے تک وہ رقم دیتا رہا۔ جب خاکسار کی برمنگھم سے بریڈفورڈ تبدیلی ہوئی تو ایک الوداعی پارٹی دارالبرکات میں ہوئی جس میں ڈاکٹر محمد اشرف صاحب صدر جماعت برمنگھم نے یہ بھی کہا کہ اگر آمدنی کی نسبت سے برمنگھم مسجد کے لئے چندہ دینے والوں کی مالی قربانی کو دیکھا جائے تو سب سے زیادہ مربی صاحب (یعنی خاکسار) کی قربانی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے کیونکہ اصل حقیقت تو خدا ہی جانتا ہے۔ اور جب تک وہ قبول نہ کرے کسی چیز کی کوئی قیمت نہیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے تینوں بیٹیوں کی شادیاں بھی بڑی سہولت کے ساتھ کروادیں اور سب اپنے گھر میں خوش ہیں۔ تینوں صاحبِ اولاد ہیں بہت اچھے خادمِ دین داماد ہیں۔ پانچ نواسے اور پانچ نواسیاں ہیں اور سب خدا کے فضل سے وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور سچا خادمِ دین اور خادمِ خلافت اور خادمِ انسانیت بنائے۔ آمین۔

برمنگھم میں تبلیغ کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اگر کسی رپورٹ میں بیعتوں کا ذکر نہ ہو تو خواہ کتنی لمبی چوڑی رپورٹ ہو مجھے ایسے لگتا ہے کہ رپورٹ خالی ہے۔ لہذا شروع سے ہی اس پہلو کو سامنے رکھ کر انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے تبلیغ پر زور دیا اور ساتھ مقامی اخبارات میں اشتہار بھی دیے لیکن کوئی بیعت نہیں ہو رہی تھی۔ اس پر خاکسار نے حضور کی خدمت میں بڑے درد کے ساتھ خط لکھا کہ حضور تبلیغ تو کرتے ہیں لیکن بیعتیں نہیں ہوتیں۔ برائے مہربانی دعا کریں۔ اس پر حضورِ انور کا جواب آیا کہ

وہ تبلیغ جس کا کچھ نتیجہ نہ ہو محض دکھلاوا ہوتا ہے۔ یہ جواب پڑھ کر خاکسار کئی دن نمازوں میں روتا رہا کہ اے اللہ تو میرے گناہ معاف فرما اور اپنے فضل سے رہنمائی فرما۔ چنانچہ ایک روز خاکسار حضرت مسیح موعودؑ کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا اس میں لکھا تھا کہ تم اپنی حالت پر خود رحم نہ کرو بلکہ اپنی حالت ایسی بناؤ کہ خدا کو تم پر رحم آجائے۔ (مفہوم یہ تھا)

چنانچہ خاکسار نے پروگرام بنایا کہ ہر روز سٹی سنٹر میں جا کر کم از کم ایک گھنٹہ کسی ایسی جگہ پر کھڑا ہونگا جہاں بکثرت لوگ آتے جاتے ہوں اور ایک ہاتھ میں خاکسار ایسا بڑا کارڈ پکڑے گا جس میں موٹا لفظ۔ 'اسلام' ہو۔ اور اس کو ایسے پکڑے گا کہ سب آنے جانے والے دیکھ سکیں اور دوسرے ہاتھ میں پمفلٹ ایسے رنگ میں پکڑے گا کہ جسے لوگ لے سکیں لیکن جب کوئی لینے آئے گا تو اسے پمفلٹ دینے سے پہلے یہ پوچھے گا کہ آپ 'اسلام' کا بورڈ دیکھ کر پمفلٹ لینے آئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اسلام سے دلچسپی ہے تو کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ آپ کو یہ دلچسپی کیسے پیدا ہوئی اور اس طرح گفتگو کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے رابطے ملیں گے۔ یہ کام نفلی روزوں، حضور کو دعائیہ خطوط لکھنے، تہجد ادا کرنے، صدقات دینے اور استغفار وغیرہ سے کیا جاتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے برکت دینی شروع کر دی۔ اس کام کے لئے خاکسار مختلف دوستوں کو ساتھ لے کر جاتا تھا۔ جب کوئی نہیں ملتا تھا تو اپنی اہلیہ کو ساتھ لے جاتا تھا۔ ایک روز خاکسار نے برمنگھم سٹی سنٹر میں ایک سٹال دیکھا جس پر عیسائیوں کا لٹریچر تھا۔ خاکسار نے وہاں پر موجود انگریز سے پوچھا کہ سٹال لگانے کے لئے آپ نے کہاں سے اجازت لی ہے اس نے کہا اس جگہ اجازت کی کوئی ضرورت

نہیں۔ اگلے روز خاکسار نے بھی اپنا سٹال لگا لیا اور جماعتی کتب اور پمفلٹ رکھ دیے۔ اس طرح اللہ کے فضل سے یوں لگتا تھا کہ اسلام کی ایک دکان کھل گئی ہے۔ اللہ کے فضل سے اس طریق سے بھی بہت سے رابطے ملے اور چند احمدی نوجوان مدد کرنے کے لئے بھی مل گئے۔ چونکہ شہر میں مخالفت کا بھی خطرہ تھا اس لئے خاکسار نے اپنے ساتھ جانے والے نوجوانوں کو باقاعدہ نرمی صبر اور دعا کی ٹریننگ دینی شروع کی اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ اگر ہم شرائطِ بیعت اور عہدِ بیعت پر عمل نہ کریں تو ہمیں تبلیغ کا کوئی حق نہیں۔ نہ ہی اس میں برکت ہوگی۔ چنانچہ باقاعدہ ہفتہ وار کلاسیں بھی شروع ہو گئیں۔ اور ویک اینڈ پر لڑکے آکر سٹال میں شامل ہونے لگے۔

بعض لڑکوں کی ٹریننگ کے لئے خاکسار 30 میل دور برٹن آن ٹرنٹ تقریباً 2 سال تک ہر جمعرات کی شام کو جاتا رہا کیونکہ تین چار تعلیم یافتہ خدام تھے جو بہت دلچسپی لیتے تھے ان میں سید راحیل احمد زکریا صاحب اور سید عامر سکندر صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ماشاء اللہ یہ خدام اپنے دوستوں اور جاننے والوں کو اپنے گھر مدعو کرتے تھے اور اس طرح تبلیغی مجالس شروع ہو گئیں۔ باقاعدہ تبلیغ سٹال لگنے شروع ہو گئے۔ ہر جگہ خاکسار خود جا کر سٹال لگا کر طریق سکھاتا تھا کہ اگر کوئی تنگ کرنے والے لوگ آئیں تو کس طرح بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے بات کو ختم کیا جائے یا وہاں سے سٹال کو ہٹا لیا جائے۔ اور یہ سب کام اپنی روحانی تربیت کے ساتھ اور بکثرت استغفار کے ساتھ کیا جائے۔

خاکسار کو روزانہ تین چار ماہ سٹی سنٹر میں سخت سردی میں ایک گھنٹہ کھڑا ہونے سے آخر ایک دن سخت کمر درد شروع ہو گئی جس کی وجہ سے 15 دن تک خاکسار بستر سے نہ اُٹھ

سکا۔ آخر حضورِ انور کی دعا سے اور دوائی سے شفا ہو گئی لیکن ڈاکٹری مشورہ کے مطابق سردی سے بچنا ضروری تھا۔ بہرحال خدام اور انصار داعیان الی اللہ نے یہ کام مسلسل جاری رکھا۔ کچھ دیر کے بعد جب خاکسار ٹھیک ہو گیا تو دوبارہ ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بیعتیں ہونا بھی شروع ہو گئیں اور ساتھ ساتھ مخالفت بھی ہونے لگی۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ الٰہی جماعتوں کے لئے مخالفت ایک کھاد کا کام کرتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جوں جوں مخالفت بڑھی توں توں بیعتیں بھی زیادہ ہونے لگیں۔ انفرادی طور پر بھی بہت سے داعیان تبلیغ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ان سب داعیان الی اللہ کو جزاء دے۔ آمین

مخالفت کا پہلا واقعہ

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ہم برمنگھم کے سٹی سنٹر میں تبلیغ سٹال ہر ہفتہ باقاعدگی سے لگایا کرتے تھے۔ اور خاکسار کے ساتھ خدام اور انصار میں سے بعض داعیان الی اللہ کی ٹیم ہوتی تھی۔ ہمارے سٹال پر قرآن کریم، کتبِ حدیث، کتب خلفاء، سلسلہ اور بعض دیگر علماء کی کتب کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم پر مشتمل پمفلٹ ہوتے تھے اور اس کے علاوہ ریویو آف ریلیجنز کے پرچے ہوتے تھے۔ جانے سے پہلے سب کو تاکید ہوتی کہ استغفار اور دعائیں کرتے جانا ہے اور سٹال پر کھڑے ہو کر اپنے لئے اور دوسرے لوگوں کے لئے استغفار کرنا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف مائل کرے۔ اکثر اللہ کے فضل سے بڑے اچھے لوگ ملتے اور بہت اچھی گفتگو ہوتی اور ہم آئندہ ملنے کے لئے ان سے وقت بھی لے لیتے۔ ان کا نام اور فون نمبر لے لیتے اور

اپنا نام اور فون نمبر دے دیتے لیکن کبھی کبھی شرارتی لوگ بھی آجاتے۔ جیسا کہ ہر الٰہی جماعت کے ساتھ ہوتا آیا ہے ایک روز یہ ہوا کہ ہم سٹال پر کھڑے تھے۔ نوجوان پاکستانی برٹش لڑکوں کا ایک گروپ آیا۔ انہوں نے آکر پوچھا آپ کیا کر رہے ہیں۔ ہم نے بتایا کہ ہم اسلام کے متعلق معلومات دینے کے لئے کھڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ تو قادیانی ہیں آپ کا کیا حق ہے کہ آپ اسلام کی تبلیغ کریں۔ ہم نے بتایا کہ ہم اللہ کے فضل سے مسلمان ہیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو ماننے والے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور جن کو توفیق ملتی ہے وہ حج بھی کرتے ہیں۔ لیکن ان لڑکوں کی نیت خراب تھی انہوں نے کہا کہ سٹال یہاں سے اٹھالو ورنہ ہم کچھ کریں گے۔ ہم نے انہیں پیار سے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ کچھ سننے کو تیار نہ تھے اور کافر کافر کہنے لگے اور ساتھ ہی ایک لڑکے نے ہمارے سٹال کے میز کو زور سے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور ساری کتابیں اور پمفلٹ زمین پر گر کر بکھر گئیں اور ساتھ ہی یہ لڑکے میز پر چڑھ گئے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے اور بھاگ گئے۔ یہ سب کچھ ارد گرد سے گزرنے والے سینکڑوں انگریز بھی دیکھ رہے تھے اور حیران تھے کہ مسلمان ہی مسلمانوں کا سٹال گرا رہے ہیں اور کتابوں کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ اب ہمیں یہ خطرہ تھا کہ اگر کسی نے پولیس کو فون کر دیا اور پولیس آگئی تو انہوں نے ہمیں ہی کہنا ہے کہ آپ سٹال نہ لگائیں تا کہ بازار میں فساد نہ ہو۔ اس لئے ہم نے فوراً اپنا سامان اٹھایا اور مسجد آگئے۔ لیکن ہم نے سوچا کہ ہم اپنی جگہ بدل لیں گے ہو سکتا ہے وہاں صورتِ حال پر امن ہو۔ چنانچہ آئندہ سے ہم نے جگہ بدل لی اور کچھ دیر تک وہاں امن سے کام ہوتا رہا۔ اللہ کے فضل سے رابطے بھی ملتے رہے انفرادی

ملاقاتیں بھی ہوتیں اور بیعتیں بھی ہوتیں۔

مخالفت کا دوسرا واقعہ

ایک روز ہم نے برمنگھم سٹی سنٹر میں تبلیغ سٹال لگایا ہوا تھا۔ یہ جگہ ریلوے سٹیشن کے سامنے ہے اور بہت کثرت سے لوگ آتے جاتے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ کئی لوگ آئے اور ان سے باتیں ہوئیں اور لٹریچر بھی لے کر گئے۔ تھوڑی دیر بعد 10 / 15 پاکستانی نژاد مسلمان نوجوان لڑکوں کا گروپ آیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ قادیانی ہیں تو آپ اسلام کی تبلیغ کیوں کر رہے ہیں۔ ہم نے انہیں پیار سے سمجھانے کی کوشش کی کہ خدا کے فضل سے ہم مسلمان ہیں اور اسلام کی تبلیغ کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ کے خیال میں ہم صحیح اسلام پیش نہیں کر رہے تو آپ بھی ایک سٹال لگا لیں اور اپنے خیالات لوگوں تک پر امن طریقے سے پہنچائیں۔ لیکن وہ کچھ سننے کو تیار نہ تھے۔ آخر انہوں نے مل کر اونچی اونچی آواز میں کافر کافر کہنا شروع کر دیا۔ ان کا خیال تھا کہ شور شرابے کو سن کر ایک تو لوگ ہماری طرف نہیں آئیں گے دوسری طرف ہم بھی گھر چلے جائیں گے لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں ایک نئی بات ڈالی کہ ہم نے مل کر قدرے اونچی آواز میں لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ کہنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ایک طرف وہ لڑکے کافر کافر کہہ رہے تھے اور دوسری طرف ہم لا الہ الا اللہ محمدرسول اللہ کہہ رہے تھے۔ ارد گرد لوگ یہ نظارہ دیکھ رہے تھے جن کی اکثریت انگریز تھی اور بہت سے مسلمان بھی تھے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد خاکسار نے سنا کہ ایک پاکستانی لڑکا دوسرے کو کہتا ہے کہ اب تو ان قادیانیوں کی تبلیغ ہو رہی ہے کیونکہ وہ کلمہ لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھ

رہے ہیں اور دوسری طرف ہم کافر کافر کہہ رہے ہیں۔ جو مسلمان ارد گرد سے گزر رہے ہیں وہ تو اس سے قادیانیوں کو ہی صحیح سمجھ رہے ہوں گے اس لئے بس کرو اور چلیں۔ چنانچہ وہ لوگ چپ کر کے چلے گئے۔ اس کے بعد کئی دفعہ وہ لڑکے آتے رہے اور ہر دفعہ یہی ہوتا کہ جب بھی وہ کافر کافر کہتے تو ہم اس کے مقابلے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اونچی آواز میں پڑھنے لگ جاتے اور اس طرح وہ بھاگ جاتے۔ بالآخر ان لوگوں نے یہ طریق چھوڑ دیا اور اللہ کے فضل سے ان کے اس طریق نے اور بھی مسلمانوں اور غیر مسلموں کو ہماری طرف متوجہ کر دیا۔ الحمد للہ و علی ذالک۔

مخالفت کا تیسرا واقعہ

ایک روز ہم تبلیغی سٹال پر برمنگھم سٹی سنٹر میں ریلوے سٹیشن کے سامنے ہی کھڑے تھے اور کئی لوگ آرہے تھے باتیں بھی ہو رہی تھیں۔ لٹریچر بھی لیا جا رہا تھا۔ لیکن پھر تین چار پاکستانی لڑکے آئے انہوں نے کہا کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ ہم نے کہا کہ اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو اسلام کا مطلب پتہ ہے۔ ہم نے کہا ہاں اسلام کا مطلب ہے امن اور فرمانبرداری۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلام کا مطلب امن ہے تو رسول اللہؐ نے کفار سے جنگیں کیوں لڑی تھیں۔ ہم نے کہا کہ آنحضرتؐ کی تمام جنگیں دفاعی تھیں انہوں نے کبھی کسی جنگ میں پہل نہیں کی۔ خاکسار نے پوچھا آپ دین کی تعلیم کہاں حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم یہاں برمنگھم سنٹرل مسجد (غیر احمدی مسجد) میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور ہمیں آپ لوگوں کے متعلق سب کچھ بتایا جاتا ہے۔ اسکے بعد ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ اپنا سٹال یہاں سے اٹھالیں۔ اور اگر آپ آئندہ یہاں آئے تو میں آپ کا پیٹ پھاڑ دوں گا۔ خاکسار نے کہا کہ جو کام

آپ نے اگلے ہفتے کرنا ہے وہ آج ہی کیوں نہیں کر لیتے۔ خاکسار تو آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ اس پر وہ سب حیران ہوئے اور منہ بنا کر چلے گئے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ خدا نے یہ جرأت دی اور کسی قسم کی گبھراہٹ یا خوف نہیں تھا۔ اور اس کے بعد بھی ہم با قاعدہ اسی جگہ جا کر سٹال لگاتے رہے لیکن وہ لڑکے دوبارہ وہاں نہیں آئے۔ الحمدللہ۔

مخالفت کا چوتھا واقعہ

ایک روز خاکسار اپنے ساتھیوں کے ساتھ برمنگھم سٹی سنٹر میں تبلیغ کے لئے گیا۔ ایک جگہ پمفلٹ لے کر کھڑے تھے ایک پاکستانی لڑکا آیا اس نے پمفلٹ لیا اور کہا کہ آپ مولانا محمود میرپوری صاحب کو جانتے ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ ہاں وہ اہلِ حدیث کے مشہور عالم تھے۔ اور یہاں اہل حدیثوں کی مسجد کے امام تھے۔ اس لڑکے نے کہا میں ان کا پیروکار ہوں۔ وہ مجھے یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ مولانا محمود میرپوری صاحب احمدیوں کے بہت سخت مخالف تھے اور میں ان کا پیروکار ہوں۔ بہر حال وہ لڑکا چلا گیا اور ہم بھی کچھ دیر کے بعد مسجد واپس آ گئے۔ عصر کی نماز کے بعد مکرم آدم چغتائی صاحب مرحوم نماز کے لئے مسجد آئے اور مجھے کہا کہ آپ کو پتہ ہے کہ ایک غیر احمدی پاکستانی لڑکا ہماری مسجد کے پیچھے گارڈن میں بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے کہا نہیں مجھے تو نہیں پتہ۔ چغتائی صاحب نے کہا کہ میں نے اس لڑکے سے پوچھا تم یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو تو اس نے کہا کہ میں نے آپ کے امام سے ملنا ہے۔ میں نے کہا کہ تم نے اگر ان سے ملنا ہے تو وقت لے کر سامنے کے دروازے سے آکر ملو۔ اس نے کہا آپ جائیں میں نے جو کرنا ہے میں کر لوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ یہاں سے نہیں گئے تو میں پولیس بلا لوں گا۔ لڑکے نے کہا جائیں بلا لیں۔ چغتائی صاحب نے میرے پاس دفتر میں آکر پولیس کو فون کیا۔ پولیس

کے آنے تک وہ لڑکا بھاگ کر باہر چلا گیا اور اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ پولیس آگئی۔ پولیس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ کار میں بیٹھا مل گیا۔ پولیس نے اس سے پوچھا کہ تم کیوں اندر مسجد میں گئے تھے اور اب یہاں کیا کر رہے ہو۔ اس نے کہا میں آج سٹی سنٹر گیا تھا وہاں ان کے امام لٹریچر تقسیم کر رہے تھے۔ میں نے ایک پمفلٹ لیا اور اسے پڑھا تو دیکھا کہ اس پمفلٹ میں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی بڑی توہین کی گئی ہے کیونکہ ان کے مرزا صاحب نے کہا کہ وہ بھی نبی ہیں جبکہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا ہمارے نبیؐ کی توہین ہے۔ پولیس نے کہا کہ اگر تمھیں ان کا پمفلٹ اچھا نہیں لگا تو نہ پڑھو لیکن تم اس طرح کوئی غیر قانونی حرکت نہیں کر سکتے اور اب یہاں سے چلے جاؤ اور آئندہ ادھر مت آنا۔ وہ لڑکا فورا کار چلا کر چلا گیا اور ساتھ کہہ رہا تھا کہ میں دوبارہ آؤنگا۔ لیکن اللہ کی شان ہے کہ خاکسار اور خاکسار کے ساتھی تو باقاعدگی سے سٹی سنٹر سٹال لگاتے رہے لیکن اس لڑکے کو ہم نے دوبارہ کبھی نہیں دیکھا۔ الحمدللہ۔ یہ لڑکا دراصل چھپ کر حملہ کرنا چاہتا تھا ورنہ وہ سامنے کے دروازے سے آتا لیکن اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔ الحمدللہ۔

مخالفت کا پانچواں واقعہ

ایک روز ہم نے والسال سٹی سنٹر میں تبلیغ سٹال لگایا ہوا تھا۔ خاکسار کے ساتھ کچھ اور بھی داعیان الی اللہ تھے۔ سٹال پر لوگ آرہے تھے لٹریچر لے رہے تھے معلومات بھی حاصل کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک طویل قامت اور موٹا تازہ افریقن مسلمان نوجوان آیا اس نے پمفلٹ لیا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ ہم احمدی ہیں تو وہ غصہ میں آگیا اور اس نے کہا کہ یہاں سے سٹال اٹھالیں ورنہ میں یہاں قریب مسجد جاؤں گا اور کچھ لڑکوں کو

اپنے ساتھ لاؤں گا اور زبردستی ہم آپ کو یہاں سے بھجوائیں گے۔ ہم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ کسی طرح بات سننے کو تیار نہ تھا۔ جب ہم سے تند و تیز باتیں کر رہا تھا تو ہم نے دیکھا کہ ایک اور پاکستانی نوجوان آیا اور اس افریقن نوجوان کی باتیں سنیں اور پھر اس پاکستانی نے ذرا دور جا کر افریقن سے کہا ادھر آؤ میری بات سنو۔ افریقن نے کہا میں کیوں آؤں تم کون ہو میں تمھیں نہیں جانتا۔ اس پر اس پاکستانی لڑکے نے بہت غصے اور ترش لہجے میں اونچی آواز سے کہا ادھر آؤ۔ اس پر وہ افریقن ذرا دبک گیا اور اس کے پاس چلا گیا۔ تھوڑی دیر انھوں نے آپس میں کوئی بات کی جس کا ہمیں علم نہیں۔ لیکن وہ دونوں خاموشی سے چلے گئے۔ ہم نے سمجھا یہ شائد اور لوگوں کو لینے جا رہے ہیں اس لئے ہم نے اس افریقن سے پوچھا کہ آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں اس پر اس نے کہا آپ نے جو کرنا ہے کرتے رہیں۔ اس طرح غیب سے اللہ تعالیٰ نے ہمارا مددگار بھیج دیا اور ہم آرام سے تبلیغ کرتے رہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ چونکہ ہم ہمیشہ سٹال پر جانے سے پہلے حضور کو دعا کا خط بھی لکھتے اور صدقہ بھی دیتے اسلئے یہ سب خلیفہ وقت کی دعاؤں اور اللہ کے فضل سے ہوا۔ والحمدللہ علی ذالک۔

70 بیعتیں اور حضرت خلیفۃ الرابعؒ کا خطبہ میں ذکر فرمانا

1997-1998 میں جماعتِ احمدیہ برمنگھم اور ریجن کی ارد گرد کی جماعتوں کا بیعتوں کا ٹارگٹ 70 تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ بھی ہو رہی تھی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ بیعتیں بھی جاری تھیں۔ آخر خدا کے فضل سے جون 1998 میں 16 البانین لوگوں نے ایک ساتھ بیعتیں کیں تو ٹارگٹ پورا ہو گیا۔ اس کی اطلاع حضورِ انورؒ کی خدمت میں دی گئی۔ اسکے جواب میں مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت یوکے کی

طرف سے یہ جواب ملا ’الحمدللہ الحمدللہ الحمدللہ آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔ حضور نے بھی خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ افتخار احمد ایاز۔ اللّٰھم بارک وزد۔ 7.6.98‘

6 جون 1997 کے خطبہ جمعہ میں حضورِ انور نے دعوتِ الی اللہ کی طرف توجہ دلائی اور بالخصوص یو کے جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ابھی سب لوگ دعوتِ الی اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوئے اور بعض سمجھتے ہیں کہ مغرب میں رہنے والے لوگ مادہ پرست ہیں اور انہیں مذہب میں کوئی دلچسپی نہیں۔ لیکن آپ کے ملک میں ہی ایسے لوگ ہیں جو وعدہ کرتے ہیں کہ 70 بیعتیں کروائیں گے اور وہ خدا کے فضل سے کروا بھی لیتے ہیں۔ اس لئے کوئی عذر نہیں کیا جا سکتا اور سب کو اس مقدس کام میں پورے جوش اور دعاؤں کے ساتھ لگ جانا چاہیے۔ حضورِ انورؒ کے الفاظ یہ تھے، فرمایا:

”آج اسی دنیا میں ایسے ہیں جن میں سے اکیلے نے مثلاً ستر کا وعدہ کیا۔ ستر کر دئے۔ بعض ایسے ہیں کہ ساری جماعت کا وعدہ اکیلے نے پورا کیا ہوا ہے اور باقی چپ کر کے بیٹھے ہیں اور رپورٹ ہے کہ الحمدللہ جماعت فلاں کا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔ اتنا ٹارگٹ تھا اتنا ہو گیا۔ جب پتہ کرو تو ایک ہی شخص تھا جس نے یہ سارا کام پورا کیا“۔ (الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 1997)۔

اس کے ساتھ ہی حضورِ انورؒ نے اسی خطبے میں فرمایا کہ نیشنل مجلسِ عاملہ کو چاہیے کہ ایسے داعیانِ الی اللہ جن کی دعوتِ الی اللہ کو پھل لگ رہے ہیں انہیں نیشنل عاملہ میں بلا کر پوچھیں کہ وہ کس طرح کام کرتے ہیں اور پھر ان کو ہی یہ کام سپرد کریں کہ وہ دوسروں کو بھی سکھائیں۔ تا کہ یہ کام کامیابی کے ساتھ سارے ملک میں جاری ہو جائے۔ اس پر

چند دن کے بعد خاکسار کو مکرم امیر صاحب یوکے کی طرف سے ارشاد موصول ہوا کہ اپنی ٹیم کو لے کر نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ میں آئیں اور حضور کے ارشاد کے مطابق بتائیں کہ آپ کس طرح کام کرتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے اپنے سیکرٹری تبلیغ مکرم سید راحیل زکریا صاحب کو بتایا اور ہم سب نے مل کر ایک لائحہ عمل تیار کیا جس کے مطابق ہم پہلے سے کام کر رہے تھے۔ تا کہ مجلسِ عاملہ کے اجلاس میں معین طور پر طریق کار بتا سکیں۔ اس سے پہلے کبھی معین طریق کار لکھا نہیں تھا لیکن اب جب طریقہ کار لکھا تو اس کے 13 نکات بنے۔ اس بنا پر ہم نے اس طریقہ کار کا نام 13 Steps to Successful Preaching رکھا اور پھر نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس میں جا کر یہ سارا طریقہ کار بتایا اور سوالات کے جوابات بھی دیے۔ اس کے چند روز کے بعد مکرم محترم امیر صاحب یوکے کی طرف سے خاکسار کو خط موصول ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کی نیشنل سیکرٹری تبلیغ یوکے کے طور پر منظوری عطا فرمائی ہے اس لئے آپ فوراً کام شروع کر دیں۔

نیشنل سیکرٹری تبلیغ یوکے کے طور پر تقرری اور 13 نکاتی تبلیغی پروگرام

12 اکتوبر 1998 کو خاکسار کو مکرم امیر صاحب یوکی طرف سے درج ذیل خط موصول ہوا:

Mr. Naseem A. Bajwa
792 Washwood Heath Road
Birmingham B8 2JL

My dear brother Naseem Bajwa Sahib

Asslam o Alaikum wa Rahmatullah Wa Barakatohu.

I am pleased to inform you that Hazrat Khalifatul Masih IV has graciously accepted your appointment as Secretarty Tabligh UK Alhamdulillah. This is a great honour bestowed on you by Allah the Almighty to serve His community. This appointment shall commence with immediate effect. I look forward to working with you in my team in tackling the challenges ahead. Allah bless you and grant you the strength and his choicest succour to enable you to discharge the trust reposed in you.

Wasslam Yours sincerely

Iftikhar Akhmad Ayaz, Amir UK

جیسا کہ ظاہر ہے اس خط کے مطابق ریجنل مشنری مڈلینڈر یجن کے ساتھ ساتھ خاکسار کو نیشنل سیکرٹری تبلیغ یوکے کی بھی ذمہ داری سپرد کی گئی تھی جو بہت ہی مشکل کام تھا اور خاص طور پر اس عاجز نالائق کے لئے اور بھی مشکل تھا۔ لہٰذا حضورِانور کی خدمت میں باقاعدگی سے دعا کے خطوط لکھنے شروع کئے اور خود بھی اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے زیادہ دعائیں شروع کیں۔ اپنی ٹیم کو بھی یہی درخواست کی کہ دعائیں کریں اگر اللہ تعالیٰ انسان کا مددگار ہو جائے تو پھر کوئی کام مشکل نہیں رہتا۔ اور یہی اسلامی تعلیم ہے۔

جن 13 نکاتی پروگرام کے مطابق ہم تبلیغ کر رہے تھے ان کا یہاں مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل کے لئے Tabligh Guide کتاب انہی دنوں میں ترتیب دی گئی تھی۔ تا کہ داعیانِ الی اللہ کو بتایا جائے کہ کام کس طرح کرنا ہے۔ 13 نکاتی پروگرام درج ذیل ہے۔ (تبلیغ گائیڈ انٹر نیٹ میں موجود ہے)

سب سے پہلے سورۃ البقرہ آیت 261اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبہ جمعہ 28اگست 1987 کے مطابق کم از کم پانچ نوجوان مستعد اور مخلص نوجوانوں کو لے کر ایک تبلیغ ٹیم بنائی جائے۔ ان میں سے ایک ایسا ہو جو دوسروں کو تبلیغ گائیڈ کے مطابق تربیت دے سکے۔ اور باقی چار اس کے شاگرد ہوں گے تاہم پانچوں لوگ درج ذیل 13 نکات کے مطابق کام کریں گے۔(تبلیغ گائیڈ صفحہ 7 تا12)

1۔ ہر داعی الی اللہ ہر ہفتہ ایک نفلی روزہ رکھے گا۔

2۔ ہر داعی الی اللہ آنحضرتؐ کی اس حدیث پر عمل کرے گا کہ ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر 6 حقوق ہیں۔ جب ملے تو سلام کرے گا۔ دعوت قبول کرے گا۔ چھینک پر الحمدللہ کہنے والے کو یرحمک اللہ کے ساتھ جواب دے گا۔ بیمار کی عیادت کرے گا۔ جنازہ میں حتی الوسع شرکت کرے گا اور اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے گا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔(ترمذی کتاب الاستیذان)۔

3۔ روزانہ نماز تہجد ادا کرے گا(پنجوقتہ نماز کے ساتھ ساتھ)۔

4۔ فجر کی نماز مسجد یا صلوٰۃ سنٹر میں با جماعت ادا کرے گا۔(جہاں تک ممکن ہو باقی نمازیں بھی)

5۔ فجر کے بعد قرآنِ کریم کے درس میں شامل ہونے کا انتظام کرے اور حضورِ انور کے خطبہ جمعہ کی بھی یاد دہانی کروائی جائے۔

6۔ ہفتہ وار تبلیغ ٹریننگ کلاس کریں جس میں شرائطِ بیعت اور عہدِ بیعت یاد کروائیں اور

تبلیغ گائیڈ کے مسائل سکھائیں اور تبادلہ خیالات کریں۔(ریفریشمنٹ کا بھی اہتمام کریں تا کہ باہمی دوستی پیدا ہو)

7۔روزانہ صبح صدقہ دیں

8۔ہر ہفتہ حضور انور کی خدمت میں کامیابی کے لئے دعا کا خط لکھیں۔اور اپنی تبلیغی رپورٹ بھی مختصراً لکھ کر بجھوائیں۔

9۔ تبلیغ ٹیم اجتماعی طور پر دعا کرے۔

10۔ ہر ہفتہ تبلیغ سٹال لگائیں یا جو کام بھی حضور انور نے بتایا ہو مل کر کریں۔ بکثرت استغفار کریں۔ تبلیغی رابطے بڑھانے کے لئے نام اور پتے لیں اور اس کا ریکارڈ رجسٹر میں رکھیں۔

11۔حاصل کردہ رابطوں سے انفرادی تبلیغی میٹنگ کریں ان میں جماعتی کتب،MTA اور بیعت فارم کا استعمال کریں۔

12۔داعیانِ الی اللہ کی ماہانہ میٹنگ کریں۔اور ایک دوسرے کے کامیاب تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔داعیان الی اللہ کے نام پتے اور فون نمبر بھی رجسٹر پر لکھ لیں۔

13۔نو مبایعین کے ساتھ ماہانہ میٹنگ کریں اور رجسٹر بیعت میں تمام نو مبایعین کا مکمل اندراج کرتے رہیں۔

ان امور کے ساتھ ساتھ جو بھی مفید چیز ملے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ہر مذہب کے

متعلق معلومات حاصل کریں۔ دعاؤں اور اعلیٰ اخلاق پر زور دیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے“۔ (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306)۔

ان سب کاموں کا مقصد اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنا اور معجزات دیکھنا ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلا کام نماز کو ترجمہ اور غور سے پڑھنا ہے اور خدا سے اس کی مدد مانگنا اور نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا ہے۔

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں　　　مقبول بن کے اس کے عزیز و حبیب ہیں

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 17)

نیشنل تبلیغ کمیٹی کا قیام، دورے، کلاسز اور سٹالز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ ساری نیشنل مجلسِ عاملہ نیشنل تبلیغ کمیٹی ہونی چاہیے۔ اور اسے ہر ماہ میٹنگ کر کے جائزہ لینا چاہیے کہ دعوتِ الی اللہ کے کام میں کہاں کمی ہے۔ اور اسے پورا کرنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ باقاعدہ نیشنل تبلیغ کمیٹی قائم کی گئی جس میں نیشنل عاملہ کے تمام ممبران شامل تھے اور ہر ماہ مسجد فضل یا بیت الفتوح میں میٹنگ شروع کی گئی۔ اس میٹنگ میں ہر ریجن کے ریجنل امیر اور ریجنل مشنری بھی شامل ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر ریجن کے ایک ریجنل تبلیغ کو آرڈینیٹر مقرر کئے گئے وہ بھی ان میٹنگز میں شامل ہوتے اس کے علاوہ خاکسار کے معاونین خصوصی بھی شرکت کرتے۔ اس وقت سارے برطانیہ کے 12 ریجنز تھے۔ ہر ریجن کے مرکزی سنٹر میں جا کر تبلیغ ٹریننگ کلاسز منعقد کیں اور اس کے ساتھ عملی ٹریننگ دی جاتی۔ عملی ٹریننگ کے دو حصے تھے۔ اول مقامی تبلیغ ٹیم کے اراکین رات کو مسجد میں ہی سوئیں اور صبح نمازِ تہجد اور نمازِ فجر اور درس القرآن میں شریک ہوں پھر ناشتے کا اجتماعی پروگرام تھا اس کے بعد کچھ دیر آرام کرنے کے بعد سٹی سنٹر جا کر تبلیغ سٹال لگایا جاتا۔ سٹال پر جانے سے پہلے ایک تعلیمی کلاس بمطابق تبلیغ گائیڈ بھی کی جاتی۔ ہر داعی الی اللہ حضور کی خدمت میں دعا کا خط بھی لکھتا۔ اور حسب، توفیق صدقہ دیتا۔ سٹی سنٹر میں تبلیغ سٹال پر کثرت سے دعائیں اور استغفار کرتے۔ سٹال پر آنے والوں کو مسجد آنے کی دعوت دی جاتی۔ ان سے فون نمبر لے کر ان سے بعد میں انفرادی رابطے کرتے اور انفرادی مجالس کرتے۔ خاکسار کے ساتھ جو دوست برمنگھم وغیرہ سے جاتے رہے اور رات بھی مسجد میں رہتے ان میں مکرم راحیل زکریا صاحب، مکرم عامر سکندر صاحب،

مکرم نسیم شاہ صاحب، مکرم کاشف صاحب، مکرم دبیر بھٹی صاحب، مکرم سلیمان یوسف صاحب اسی طرح بعض واقفین عارضی لڑکے بھی جاتے۔ برمنگھم کے کئی اور خدام اور انصار بھی جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزا دے۔ آمین۔

وقفِ عارضی برائے تبلیغ

برمنگھم مسجد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کا انتظام کیا گیا کہ جو نوجوان سارے ملک کی جماعتوں سے وقفِ عارضی پر آکر تبلیغ ٹریننگ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے رہائش اور کھانے کا انتظام کیا گیا۔ مکرم ملک نثار صاحب سیکرٹری ضیافت اور ان کی ٹیم ماشاء اللہ بڑی محنت اور محبت سے یہ کام کرتے رہے۔ کئی جماعتوں سے نوجوان آتے اور ایک ہفتہ یا دو ہفتے اور بعض اس سے بھی زیادہ آکر ٹھہرتے۔ ایک دفعہ خاکسار کو لندن کے ایک خادم نے بتایا کہ حضور انور کے نواسے میاں عثمان صاحب بھی برمنگھم وقفِ عارضی پر آنا چاہتے ہیں انہوں نے بتایا کہ میاں عثمان صاحب نے بتایا ہے کہ انہوں نے برمنگھم وقفِ عارضی پر ایک ہفتے کے لئے جانے کی اجازت مانگی۔ حضور نے دریافت فرمایا برمنگھم کیوں جانا ہے۔ انہوں نے بتایا دوسرے لڑکے بھی وقفِ عارضی کے لئے جا رہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے جاؤ۔ جب میاں عثمان صاحب اور ان کے ساتھ دوسرے لڑکے لندن سے برمنگھم آئے تو لندن سے میاں لقمان صاحب (میاں عثمان صاحب کے والد) کا فون آیا کہ عثمان کو پہلی دفعہ ہم نے اکیلے باہر بھیجا ہے۔ اس کا خیال رکھیں اور وہ ساتھ پورے کپڑے بھی نہیں لے کر گیا۔ اگر اس کو ضرورت پڑے تو کچھ کپڑے خرید دیں اور رقم ادا کر دی جائیگی۔ لیکن میاں عثمان صاحب بڑی سادگی کے ساتھ دوسرے لڑکوں کے

ساتھ ایک ہفتہ تک زمین پر بچھے ہوئے گدیلوں پر ہی سوتے رہے۔ ان کے ساتھ دوسرے لڑکوں میں نصیر خان صاحب اور ریحان صاحب بھی تھے۔ دو اور لڑکے بھی تھے جن کے نام یاد نہیں۔ دو یا تین دن کے بعد مجھے ایک لڑکے نے بتایا کہ میاں عثمان صاحب lamb کا گوشت نہیں کھاتے اور چونکہ جماعتی کچن میں عام طور پر lamb کا گوشت ہی پکتا ہے اس لئے وہ دودھ کے ساتھ روٹی کھالیتے ہیں۔ مجھے بہت افسوس ہوا کہ پہلے پتہ نہیں لگ سکا۔ چنانچہ اس کے بعد مرغ کا گوشت پکتا رہا اور انہیں اس کے استعمال میں کوئی تردد نہیں تھا۔ کھانے اور کپڑوں میں بہت سادگی تھی جو عام طور پر 17 / 18 سال کے لڑکوں میں نہیں ہوتی۔ اور صبر کا معیار بھی غیر معمولی تھا۔ کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہیں تھا۔ اور تعلیمی کلاس اور تبلیغی سٹال اور بعض جماعتی دوروں میں بہت خوشی سے جاتے رہے۔ ایک لڑکے سے کئی سال بعد خاکسار نے دریافت کیا کہ آپ بھی برمنگھم میں ایک یا دو ہفتے کے لئے گئے تھے وہ کہنے لگے کہ میں تو دو ماہ تک آپکے پاس رہا تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو لڑکے ان مغربی ممالک میں پیدا ہوئے وہ جب ایک دفعہ جاتے تھے تو بار بار جاتے تھے اور زیادہ سے زیادہ وقت وہاں گزارنا چاہتے تھے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اسی طرح ایک دفعہ کرائیڈن کی جماعت کے ایک عہدیدار نے خاکسار کو بتایا کہ جو لڑکے آپ کے پاس کچھ دیر رہ آتے ہیں وہ واپس آکر جماعتی کاموں میں سب سے پیش پیش ہوتے ہیں جو کام بھی سپرد کیا جائے بڑی خوشی سے کرتے ہیں۔ الحمدللہ۔

لندن سے ایک دفعہ لڑکوں کا ایک گروپ خاکسار کے پاس برمنگھم وقفِ عارضی پر آیا۔ خاکسار ان کو کہا کرتا تھا کہ جو باتیں بتائی جائیں ان کو زیادہ سے زیادہ نوٹ کیا کرو۔ کیوں کہ اس طرح آہستہ آہستہ ایک بڑا علمی خزانہ جمع ہو جاتا ہے جس سے انسان بعد میں بھی

فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چنانچہ لڑکے اس پر عمل کرتے تھے۔ ایک دن ایک لڑکے نے خاکسار کو کہا کہ آج آپ نے ہمیں بہت کم باتیں بتائی ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ اس کا آپ کو کیسے اندازہ ہوا۔ کہنے لگا عام طور پر میں پہلے دنوں میں چھ صفحے روزانہ لکھتا تھا۔ لیکن آج میں نے صرف چار صفحے لکھے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس طرح علمی اور عملی ٹریننگ ہوتی تھی۔ تبلیغ سٹال پر لڑکے ساتھ جاتے اور دیکھتے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں سے کیسے اور کیا بات کرنی ہے۔ روحانی تربیت بھی ساتھ ساتھ ہوتی اور خلافت سے وابستگی کے لئے سب لڑکے حضور انور کا خطبہ نہ صرف سنتے بلکہ نوٹس لیتے۔ اس پر گفتگو بھی کرتے اور جن نکات پر عمل کرنا مقصود ہوتا ان پر عمل کرتے۔ اور حضور کی خدمت میں دعا کا خط ہر ہفتے لکھتے، پنجوقتہ نمازوں، نمازِ تہجد اور تلاوت باترجمہ کی پوری پابندی کرتے۔ علاوہ ازیں جو غیر از جماعت مدعو کئے جاتے۔ ان کے ساتھ ہونے والی تبلیغی مجالس سے بھی مستفید ہوتے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

دعوتِ الی اللہ کے شیریں پھل

قرآن شریف کی سورۃ البقرۃ آیت 261 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو فرمایا قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ کہ چار پرندے لو اور انہیں سدھاؤ اور ان سے کام لو۔ اس طرح تم اپنے مشن میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس طریقِ تبلیغ کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 28 اگست 1987 کے خطبہ جمعہ میں تمام مربیان امراء صدران اور تمام دیگر عہدیداران کو مخاطب کرکے فرمایا کہ

”یہ نمونہ تھا حضرت ابراہیمؑ کا۔ پس ہر مربی امیر صدر اور ہر عہدیدار کو چاہیے کہ

جماعت کے بعض افراد کو پکڑے۔ فصر ھن الیک کے تحت اپنے ساتھ وابستہ کرے۔ پیار اور محبت کے ساتھ ان کی تربیت کرے۔ ان کے سپرد کام کرے۔ ان کو دنیا میں پھیلا دے۔ اس طرح اپنی توفیق کے تحت چار آٹھ دس کو پکڑے ان کی تربیت کرے اور ان کو کام میں لگائے اس طرح (داعیین الی اللہ) کی تعداد بڑھنی چاہیے“

اس کے علاوہ حضور انور نے خطبہ جمعہ 27 ستمبر 1985 میں فرمایا ”ہر احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچتی ہے وہ خود اپنا نگران بن جائے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرے کہ میں نے سال کے اندر اندر ایک احمدی ضرور بنانا ہے۔ اور دعا کرے تو یہ کچھ مشکل امر نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر آپ کو کچھ دینا چاہتی ہے تو ہاتھ بڑھا کر اس کو نہ لینا سخت ناشکری ہے۔“

حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936 میں فرمایا تھا:

”خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے تو اس وقت سب سکیموں سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں“۔

ان تمام ارشادات کی تکمیل کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ اور سارے ملک کے دورے کر کے جماعتوں کو قرآن کریم اور خلفائے کرام کے ارشادات سنائے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے ملک کے احباب جماعت میں غیر معمولی بیداری پیدا ہوئی۔

اور اس کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے بکثرت بیعتیں ہوئیں۔

وہ ممالک جن سے نومبائعین تعلق رکھتے ہین ان ممالک کے نام یہ ہیں:

Kosovo	Pakistan	Afghanistan	West Indies
Somalia	UK	Algeria	Mali
Nigeria	Iraq	Mauritius	Poland
Uganda	India	Sierra Leone	Bulgaria
Bangladesh	China	Congo	Colombia
Egypt	Albania	Ghana	France
Bosnia	The Gambia	Sudan	Eritrea
Ethiopia	Cameroon	Turkey	Morocco
Gabon	Ivory Cost	Kenya	Syria
		Oman	Spain

داعیین الی اللہ کے اسماء

جن داعیین الی اللہ کو اللہ تعالیٰ نے پھل حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ساتھ ان کی جماعت کا نام بھی ہے۔ یہ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جن کو اپنے پیارے امام کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق ملی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں اور دعاؤں کو پھل سے بھی نوازا۔ یاد رہے کہ ایک ایک بیعت کے لئے

داعی الی اللہ کو بڑا لمبا عرصہ مختلف طریقوں سے محنت اور دعا کرنا پڑتی ہے اس لئے بظاہر ہم ذیل میں صرف داعی اللہ کا نام لکھ رہے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ایک ایک داعی الی اللہ نے کس کس طرح قربانیاں دیں۔ ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین۔

1. مکرم ملک عبد الباری صاحب۔ بریڈفورڈ
2. مکرم عبد الرحمان صاحب۔ لندن مسجد
3. مکرم چوہدری انوار الحق صاحب۔ مانچسٹر
4. مکرمہ رفعت بشیر صاحبہ۔ پرلی
5. مکرم سید عامر سکندر صاحب۔ برٹن آن ٹرنٹ
6. مکرم سید راحیلز کریا صاحب۔ برٹن آن ٹرنٹ
7. مکرم صباح الدین نجم صاحب۔ بارکنگ اینڈ ڈیگنہم
8. مکرم ناصر احمد امینی صاحب۔ بریڈفورڈ
9. مکرم دبیر بھٹی صاحب۔ کوونٹری
10. مکرم قاضی سلیمان صاحب۔ کوونٹری
11. مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب۔ ارلز فیلڈ
12. مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب۔ والسال
13. مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب۔ برمنگھم
14. مکرم ظفر اقبال بٹ صاحب۔ بریڈفورڈ
15. مکرم عثمان چاؤ صاحب۔ اسلام آباد

16. مکرم مبارک صدیقی صاحب۔ انر پارک
17. مکرم مطیع الرحمان صاحب۔ وانڈزورتھ
18. مکرم طارق ملک صاحب۔ برمنگھم
19. مکرمہ جنت سارہ صاحبہ۔ لندن مسجد
20. مکرم نعیم صادق امینی صاحب۔ بریڈفورڈ
21. مکرم احمد شریف رندھاوا صاحب۔ تھارٹن ہیتھ
22. مکرم شیخ سعید احمد صاحب۔ آلگیٹ
23. مکرمہ مسز روبینہ ناصر صاحبہ۔ بورن ماؤتھ
24. مکرم محمد کاشف صاحب۔ سٹن
25. مکرم علی محمد ابو بکر صاحب۔ گرین فورڈ
26. مکرمہ امۃ النور طاہر صاحبہ۔ ساؤتھ ہال
27. مکرم مرزا محمد اشرف صاحب۔ تھارٹن ہیتھ
28. مکرم میاں محمد سلیم صاحب۔ تھارٹن ہیتھ
29. مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب۔ ارلزفیلڈ
30. مکرم فیاض قریشی صاحب۔ گرین فیلڈ
31. مکرم ملک بلال الدین صاحب۔ ہیز
32. مکرمہ نائلہ راحیل صاحبہ۔ برٹن آن ٹرنٹ
33. مکرم مطیع اللہ درد صاحب۔ برمنگھم
34. مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ خان صاحب۔ مانچسٹر

35. مکرم محمد اکرم ملک صاحب۔مانچسٹر
36. آغا عابد علی صاحب۔مانچسٹر
37. کلیم اللہ میر صاحب۔مانچسٹر
38. مکرم وسیم الدین احمدی صاحب۔مانچسٹر
39. مکرم عثمان شریف صاحب۔مانچسٹر
40. مکرم عبید اللہ بھنو صاحب۔نیو ہیم
41. مکرم میاں منور علی صاحب۔لیوٹن
42. مکرم ظہیر کھوکھر صاحب۔ارلز فیلڈ
43. مکرمہ شیریں خلیل صاحبہ۔سٹن
44. مکرم ظفر اللہ جمال صاحب۔سلاؤ
45. مکرم شمس ندیم امینی صاحب۔بریڈ فورڈ
46. مکرمہ زکیہ خان صاحبہ۔ویسٹ کرائیڈن
47. مکرم شفیق بھنو صاحب۔نیو ہیم
48. مکرم نعیم احمد صاحب۔آکسفورڈ
49. مکرم احسان اللہ گھنائی صاحب۔کلیپہم
50. مکرم ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب۔لندن مسجد
51. مکرم نصیر احمد خاں صاحب۔لندن مسجد
52. مکرم بشیر اڈیرا بھائیو صاحب۔لندن مسجد
53. مکرم بشیر الدین ملک صاحب۔ارلز فیلڈ

54. مکرمہ امۃ الجمیل لون صاحبہ۔ ہنسلو

55. مکرمہ آصفہ احمد صاحبہ۔ والسال

56. مکرم طالب حسین صاحب۔ برمنگھم

57. مکرم شجاع خالق صاحب۔ برمنگھم

58. مکرمہ مبشرہ ناصر صاحب۔ شرلی

59. مکرم رجب موانجے صاحب۔ نیو ہیم

60. مکرم طاہر حیات صاحب۔ والتھم فارسٹ

61. مکرم سید سلمان ناصر صاحب۔ بورن ماؤتھ

62. مکرم ممتاز احمد صاحب۔ آکسفورڈ

63. مکرم سید عامر سفیر احمد صاحب ارلز فیلڈ

64. مکرم سید حامد سفیر صاحب۔ ارلز فیلڈ

65. مکرم محمد سروخ صاحب۔ ٹوٹنگ

66. مکرم مرزا بشیر احمد صاحب۔ گرین فورڈ

67. مکرم امداد حسین صاحب۔ ساؤتھ ہال

68. مکرم ظفر اقبال صاحب۔ ساؤتھ ہال

69. مکرمہ فرح احمد صاحب۔ والسال

70. مکرم ثناء اللہ ملک صاحب، وولور ہمپٹن

71. مکرم ظہیر محی الدین احمد صاحب۔ مانچسٹر

72. مکرم طارق محمود شیخ صاحب۔ مانچسٹر

73. مکرم عاصم رضوان ڈار صاحب۔مانچسٹر

74. مکرمہ مبارکہ غفور صاحبہ۔مانچسٹر

75. مکرم مقصود احمد صاحب۔مانچسٹر

76. مکرم عامر صلاح الدین صاحب۔گلاسگو

77. مکرم طاہر سلبی صاحب۔گلاسگو

78. مکرم ابراہیم طورے صاحب۔والتھم فارسٹ

79. مکرم خرم اعجاز صاحب۔والتھم فارسٹ

80. مکرم غلام حسین اختر صاحب۔والتھم فارسٹ

81. مکرم عطاء اللہ عیسیٰ صاحب۔والتھم فارسٹ

82. مکرم محمد عثمان سیسے صاحب۔والتھم فارسٹ

83. مکرمہ مسز بٹ صاحبہ۔جلنگھم

84. مکرمہ شیراز سیٹھی صاحبہ۔جلنگھم

85. مکرمہ خالدہ بھٹی صاحبہ۔جلنگھم

86. مکرم ابوبکر طورے صاحب۔نارتھ لندن

87. مکرمہ شمیم اختر صاحبہ۔کیمبرج

88. مکرم عارف ناصر صاحب۔بورن ماؤتھ

89. مکرم حامد شیخ صاحب و اہلیہ۔ووکنگ

90. مکرمہ مسز حامد شیخ صاحبہ۔ووکنگ

91. مکرم حفیظ شاہد صاحب۔آکسفورڈ

92. مکرم شہزاد خان صاحب۔ آکسفورڈ

93. مکرم نصر اللہ احمدی صاحب۔ بالہم

94. مکرم اشفاق خان صاحب۔ بالہم

95. مکرم عتیق خان صاحب۔ بالہم

96. مکرمہ امۃ النصیر بھٹی صاحبہ۔ ارلز فیلڈ

97. مکرم وسیم احمد صاحب۔ انرپارک

98. مکرم عمران احمد صاحب۔ انرپارک

99. مکرم عمران احمد چغتائی صاحب۔ انرپارک

100. مکرم ثاقب رشید صاحب۔ لندن مسجد

101. مکرم کاشف بلوچ صاحب۔ لندن مسجد

102. مکرم راناعبد الودود خان صاحب۔ لندن مسجد

103. مکرم ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب۔ لندن مسجد

104. مکرمہ امۃ الرفیق احمد صاحبہ۔ روہمپٹن

105. مکرم آرین مصطفی صاحب۔ وانڈزورتھ

106. مکرم عبد الہادی صاحب۔ وانڈزورتھ

107. مکرم ریحان سید صاحب۔ مچم

108. مکرم کرشن جمال صاحب۔ مچم

109. مکرم منصور احمد صاحب۔ مارڈن

110. مکرم رجب علی صاحب۔ نیومالڈن

111. مکرم وسیم احمد صاحب۔ نیو مالڈن

112. مکرم جمال فتح الدین اکبر صاحب۔ سٹن

113. مکرم کلیم احمد صاحب۔ ٹوٹنگ

114. مکرم لطیف احمد صاحب۔ ہیز

115. مکرم عدنان عبد اللہ صاحب۔ ہیز

116. مکرم کنفیوشس امام قیصرانی صاحب۔ ہنسلو

117. مکرم لئیق احمد طاہر صاحب۔ ساؤتھ ہال

118. مکرم مظفر احمد صاحب۔ ساؤتھ ہال

119. مکرم کاشف وحید صاحب۔ برمنگھم

120. مکرمہ صبیحہ نسیم شاہ صاحبہ۔ برمنگھم

121. مکرم جمال ابو بکر صاحب۔ برمنگھم

122. مکرمہ ساجدہ بھٹی صاحبہ۔ کوونٹری

123. مکرمہ سجیلہ بھٹی صاحبہ۔ کوونٹری

124. مسز اقبال اختر صاحبہ۔ کوونٹری

125. مکرمہ افتخار النساء یوسف صاحبہ۔ کوونٹری

126. مکرم مبارک احمد چوہدری صاحب۔ لمنگٹن سپا

127. مکرم سلیم احمد صاحب۔ لیسٹر

128. مکرم سعید احمد مرزا صاحب۔ نارتھ ہمپٹن

129. مکرم طاہر بھٹی صاحب۔ نارتھ ہمپٹن

130. مکرم حبیب اللہ چوہدری صاحب

131. مکرمہ نزہت احمد صاحبہ۔ والسال

132. مکرم میاں وحید احمد صاحب۔ والسال

133. مکرم عرفان احمد صاحب۔ مانچسٹر

134. مکرم سہیل مرزا صاحب۔ مانچسٹر

135. مکرم عمران الدین احمدی صاحب۔ مانچسٹر

136. مکرمہ ثوبیہ رشید چوہدری صاحبہ۔ بریڈفورڈ

137. مکرمہ عائشہ دانیال صاحبہ۔ گلاسگو

138. مکرمہ طیبہ احمد صاحبہ۔ ہارٹلے پول

139. مکرم سعید رحمان صاحب۔ ہڈرزفیلڈ

140. مکرم افتخار الدین صاحب۔ ہڈرزفیلڈ

141. مکرم محب الرحمان صاحب۔ ہڈرزفیلڈ

142. مکرم امین خالد صاحب۔ ویسٹ کرائیڈن

143. مکرم عبد الرشید قاضی صاحب۔ ویسٹ کرائیڈن

144. مکرم عابد انور صاحب۔ ناربری

145. مکرم فضل اللہ کاہلوں صاحب۔ ناربری

146. مکرمہ عائشہ آڈو صاحبہ۔ پیکھم

147. مکرم خرم شہزاد بیگ صاحب۔ پرلی

148. مکرم ڈاکٹر عبد لحفیظ صاحب۔ ساؤتھ ایسٹ لندن

149. مکرم نصیر احمد خان صاحب۔ ساؤتھ ایسٹ لندن

150. مکرم اکرم نسیم صاحب۔ ویسٹ کرائیڈن

یہاں خاکسار یہ بھی ذکر کرنا چاہتا ہے کہ سارے ملک کی بیعتوں کا جماعتوار اور داعین الی اللہ کے حساب سے اور نو مبائع کے مکمل کوائف کے ساتھ مکمل ریکارڈ کمپیوٹر میں لکھنے کا سارا کام خاکسار کی بیٹی وجیہ باجوہ کرتی رہی۔ کئی دفعہ رات 12 بجے تک کام کرتی رہتی۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ ایک ایک داعی الی اللہ کے ساتھ ان کی فیملی اور کئی دوست بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام خوش قسمت داعیانِ الی اللہ کے حق میں آنحضرتؐ کا وہ مبارک ارشاد بھی پورا فرمائے جس میں آپؐ نے اپنے داماد حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے ایک دفعہ فرمایا تھا: ”اے علی خدا کی قسم اگر ایک شخص بھی تمہارے ذریعے ہدایت پالے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہو گا“۔ (سرخ اونٹ اس وقت عرب میں سب سے قیمتی چیز ہوا کرتی تھی)۔ آمین۔ (بخاری کتاب الجہاد)

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ 2001 میں پہلی نیشنل داعیین الی اللہ کانفرنس دارالبرکات مسجد برمنگھم میں منعقد کی گئی جس میں سارے ملک سے تقریباً 300 داعیین الی اللہ شریک ہوئے اور کامیاب داعیین الی اللہ کو انعامات اور سرٹیفیکیٹ بھی دیے گئے۔ مکرم محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت یو کے نے تقریب کی صدارت فرمائی اور انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ مکرم محترم مولانا عطاء المجیب راشد مشنری انچارج یو کے نے بھی شرکت فرمائی۔ جزاھم اللہ خیراً۔

ایک صومالی دوست کی بیعت کا واقعہ

ایک دفعہ برمنگھم سٹی سنٹر میں ہم نے تبلیغ سٹال لگایا ہوا تھا۔ خاکسار اور خاکسار کے ساتھ تبلیغ ٹیم کے لڑکے تھے۔ سٹال پر لوگ آ رہے تھے۔ ایک صومالی مسلمان آیا اور کچھ سوالات کئے۔ جس کے جوابات دئے گئے۔ اسے پہلے جماعت احمدیہ کا کچھ علم نہ تھا۔ آخر ہم نے کہا کہ کیا ہم آپ کو دوبارہ مل سکتے ہیں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ ہم نے کہا کہ اگر آپ ہمیں اپنا فون نمبر دے دیں تو پھر ہم آپ سے وقت طے کر کے مل لیں گے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے اور فون نمبر دے دیا۔ بعد میں اسے فون کیا گیا اور اس نے کہا کہ آپ میرے گھر آ جائیں۔ چنانچہ خاکسار کی ٹیم کے 2 لڑکے اس کے گھر گئے۔ مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کے متعلق آنحضرتؐ کی پیش گوئی بتائی۔ چاند سورج گرہن کی نشانیاں بتائیں۔ جماعت احمدیہ کے عقائد بتائے۔ آنحضرتؐ کا یہ ارشاد سنایا کہ جب امام مہدیؑ آئے تو اس کی بیعت کرنا خواہ تمھیں برف کے پہاڑوں سے گھٹنے رگڑ کر جانا پڑے۔ ان سب باتوں کو اس نے بڑے صبر تحمل اور غور سے سنا اور اس کے بعد کہا کہ جس دن میں آپ کو برمنگھم سٹی سنٹر میں سٹال پر ملا تھا اس دن میں سٹال پر اس لئے آیا تھا کہ میں نے جب دور سے آپ لوگوں کے سٹال کو دیکھا تو ایک خاص قسم کی روشنی مجھے آپ لوگوں کے چہروں پر نظر آئی جس سے مجھے یہ تاثر ملا کہ آپ لوگ جو بھی ہیں آپ لوگ سچے ہیں۔ اسی لئے میں آپ کے پاس آیا تھا۔ ایک لحاظ سے میں اس وقت سے ہی آپ کی جماعت میں شامل ہوں۔ اس لئے اب آپ مجھے جو بتائیں گے میں اسی طرح کروں گا۔ چنانچہ ہمارے داعیین الی اللہ نے جماعت کی مخالفت اور لوگوں کے بعض اعتراضات اور ان کے جوابات اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں بتا کر اسے بیعت فارم سے شرائط

بیعت اور عہدِ بیعت کے الفاظ سنائے اور اس کی وضاحت کی۔ اور کہا کہ اگر آپ جماعت میں شامل ہونا چاہیں تو بخوشی ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے اسی وقت بیعت کر لی۔ اور بعد میں مسجد میں آتا رہا اور نمازوں میں شامل ہوتا رہا۔

ایک روز ہم نے سٹال لگایا ہوا تھا۔ چند غیر احمدی پاکستانی لڑکے آئے اور حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے لگے۔ ہم انھیں منع کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ منع نہیں ہو رہے تھے۔ اتنے میں ہم نے دیکھا کہ وہی صومالی بھی سٹال پر آگیا۔ اس نے جب دیکھا کہ وہ غیر احمدی لڑکے حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں دے رہے ہیں تو اس نے ان غیر احمدی لڑکوں کو کہا کہ اگر تم نے حضرت مسیح موعودؑ کو گالی دی تو میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ ہم نے اس صومالی کو کہا کہ ہم نے یہاں لڑائی نہیں کرنی ہم تو دعا کرتے ہیں اور صبر کرتے ہیں اور سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ابھی اس کی پوری تربیت نہیں تھی اس لئے اس نے ان لڑکوں سے کہا کہ میں بھی احمدی ہوں اگر تم نے لڑنا ہے تو آجاؤ میرے ساتھ لڑو۔ وہ کافی مضبوط تھا۔ وہ غیر احمدی لڑکے ڈر گئے اور وہاں سے خاموشی سے چلے گئے۔ ان واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی تائید و نصرت خود فرماتا ہے اور یہ جماعت واقعی خدائی جماعت ہے۔

ایک خواب اور چار بیعتیں

جب انسان اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے نکلتا ہے اور خاص طور پر خلیفہ وقت کی فرمانبرداری کرتے ہوئے کوئی خدمت سر انجام دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے۔ اس کے حوصلے بھی بڑھاتا ہے اور بعض دفعہ قبل از وقت خوابوں کے ذریعے

اطلاع دیتا ہے کہ اس کے عاجز بندے اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند کریں اور پھر انعام حاصل کریں۔ ایسا ہی ایک واقعہ برمنگھم میں 99-98 کے دوران ہوا۔ ان دنوں ہمارا پروگرام اس طرح تھا کہ داعین الی اللہ کو کہا جاتا تھا کہ رات مسجد میں آ کر رہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ نمازِ تہجد بھی ادا کریں گے، فجر کی نماز باجماعت ادا کریں گے اور درس القرآن میں بھی شامل ہوں گے۔ کلاس سے مستفید ہو کر علم میں اضافہ کریں گے۔ اکٹھے مل کر ناشتہ کرنے سے قرآن شریف کے حکم لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَاۡکُلُوۡا جَمِیۡعًا اَوۡ اَشۡتَاتًا ؕ (النور24:62) کے مطابق اکٹھے مل کر کھانے کی توفیق ملے گی۔ اس طرح باہمی محبت بڑھے گی۔ اور صحبتِ صالحین کا موقع بھی میسر ہو گا۔ چنانچہ برٹن آن ٹرنٹ اور کوونٹری سے خاص طور پر جمعہ کی رات کو داعیین الی اللہ آیا کرتے تھے اور ہفتہ کا سارا دن تبلیغ میں گزارتے۔ ناشتہ کے بعد کلاس میں داعین الی اللہ حضور انور کو دعا کا خط لکھتے صدقہ دیتے پھر دو گروپ بن جاتے۔ ایک گروپ شہر میں تبلیغ سٹال لگاتا اور نئے رابطے اکٹھے کرتا اور دوسرا گروپ رجسٹر پر درج ناموں اور فون نمبروں سے رابطہ کر کے ان سے انفرادی مجالس کرنے جاتا یا انہیں مسجد لے کر آتا۔ ایک روز ایک داعی الی اللہ نے بتایا کہ اس نے خواب دیکھی ہے کہ اسے کسی نے چار آم دیے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اس کی کیا تعبیر ہو سکتی ہے۔ خاکسار نے کہا کہ آم پھل ہے اور ہم جو کام کر رہے ہیں اس کے مطابق ہماری خواہش اور دعا ہے اور اس لئے حضور انور کو دعا کے لئے خط بھی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بیعتوں کی شکل میں پھل عطا کرے۔ تو اس کا بظاہر مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نئی بیعتیں عطا کرے گا۔ چنانچہ جس داعی الی اللہ نے خواب دیکھی تھی ان کے ساتھ ایک اور داعی الی اللہ مل گئے اور انہوں

نے رجسٹر میں سے نام تلاش کر کے فون کرنے شروع کر دئے اور رابطوں سے ملنے کے لئے appointments بنائیں۔ بعد ازاں اجتماعی دعا کر کے تقریباً 12 بجے دو پہر کو رابطوں سے ملنے کے لئے نکل گئے۔ ایک کے بعد دوسرے کو ملتے رہے اور تبلیغی مجالس کرتے رہے۔ آخر رات 12 بجے واپس آئے اور بہت خوشی کے ساتھ اللہ کا شکر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا کے فضل سے 4 بیعتیں ہو گئی ہیں اور یہ بیعت فارم ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ ہم نے دل میں عہد کیا تھا کہ جب تک چار بیعتیں نہیں ہو نگی ہم آگے سے آگے چلتے چلے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ہماری خواہش کو پورا فرما دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے خواب کو بھی پورا فرما دیا۔ کسی ایک شخص کا بھی اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر اپنے نظریات کو چھوڑ کر اور مخالفت کے باوجود اس طرح کسی مذہبی جماعت میں شامل ہونا ایک بہت بڑی بات ہے۔ اور یہاں تو ایک ہی دن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار بیعتوں کا پھل عطا فرما دیا۔ نیز پہلے بتایا۔ الحمدللہ۔ یقیناً یہ کام فرشتوں کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور جو لوگ خدائی خلافت سے چمٹ کر کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس قسم کے معجزات دکھا کر اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی شکر کرنے کی بھی مومن پر ذمہ داری ہو جاتی ہے اور اس کی ایک صورت یہ ہے کہ اس کام کو ہمیشہ جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

ایک ایتھوپین کی بیعت اور مسجد کے لئے وقف کرنا

مسجد دارالبرکات برمنگھم (Tilton Road) کی جو عمارت لی گئی اسے جب پہلی دفعہ

اجتماعی طور پر دیکھنے کی اجازت ملی تو افراد جماعت کے لئے وہ ایک عید کا دن تھا۔ برمنگھم والسال وولور ہمپٹن برٹن اور دیگر علاقوں کے احباب کافی تعداد میں جمع ہو گئے اور ہم نے ساری عمارت کو اور اس کے ارد گرد کی پونے دو ایکڑ جگہ کو دیکھا۔ ہر دل خدا کی حمد سے لبریز تھا۔ وہ جگہ جس کی قیمت ایک لاکھ پاؤنڈ تھی وہ ہمیں صرف 200 پاؤنڈ میں کونسل کی بعض شرائط کے ساتھ مل گئی۔ اس خوشی کے دن اللہ تعالیٰ نے ایک اور خوشی بھی ہمیں عطا کر دی۔ مکرم طارق چوہدری صاحب نے اپنے ایک زیرِ تبلیغ ایتھوپین مسلمان دوست مکرم حسن صاحب کو یہ جگہ دکھانے کے لئے لے آئے۔ جگہ دیکھنے کے دوران ہی اس عمارت کے اندر ہی حسن صاحب سے تبلیغی گفتگو شروع ہو گئی۔ یہ نوجوان بڑے سعادت مند ہیں۔ اس لئے کچھ سوال وجواب کے بعد جماعت میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ انہیں تمام ضروری تفاصیل بتائی گئیں اور بیعت فارم سے شرائط بیعت اور عہدِ بیعت بھی سنائے گئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی خوشی سے بیعت کر لی اور کچھ دنوں کے بعد کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ اس عمارت کی تعمیر اور مرمت پر بڑا لمبا عرصہ لگے گا اور فی الحال یہاں کوئی رہنے کی جگہ بھی نہیں لیکن سیکورٹی کی 24 گھنٹے ضرورت ہو گی۔ اس لئے اگر جماعت پسند کرے تو میں اس کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کہا کہ میں کوئی تنخواہ نہیں لوں گا۔ صرف ویک اینڈ پر ہی چھٹی کرونگا۔ اور دو دنوں میں کام کر کے میں اپنا گزارہ کر لوں گا۔ پیشے کے لحاظ سے وہ نوجوان کار مکینک تھا اور وہ کسی گیراج میں کام کرتا تھا چنانچہ مرکز کی اجازت سے جماعت نے اسکی خدمت قبول کر لی اور دو سال سے زیادہ عرصہ بلا معاوضہ خدمت سرانجام دیتا رہا۔ جب مسجد اس قدر تیار ہو گئی کہ نماز با جماعت شروع ہو سکے تو وہ

باقاعدہ مسجد کا پہلا مؤذن بھی بن گیا۔ اور بڑی باقاعدگی سے پنجوقتہ نمازوں کی اذان دیتا تھا۔ نماز اور اذان سب کچھ اس نے احمدی ہونے کے بعد ہی جماعت احمدیہ سے سیکھا تھا۔ ہمیں اس لحاظ سے بھی خوشی تھی اور ہم نے اسے یہ بات بھی بتائی تھی کہ آنحضرتؐ نے مسجد نبوی کا جو پہلا مؤذن مقرر فرمایا تھا وہ حضرت بلالؓ تھے۔ ان کا تعلق بھی حبشہ یعنی ایتھوپیا سے تھا۔ اور اب خدا کے فضل سے آپ کا تعلق بھی اسی ملک سے ہے۔ اس لحاظ سے گویا آنحضرتؐ کی ایک سنت کو خدا تعالیٰ نے تازہ فرمادیا ہے۔

چودہ بیعتوں کا غیر معمولی واقعہ

2000-1999 میں جب خاکسار نیشنل سیکرٹری تبلیغ یوکے کے طور پر خدمت بجالا رہا تھا اس وقت ایک غیر معمولی واقعہ یہ ہوا جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں اور خلیفہ وقت کی قبولیت دعا کے واقعہ کے طور پر ذہن میں نقش رہتا ہے۔ حضورؒ کے ارشاد کے مطابق ہر سال بیعتوں کا ایک معین ٹارگٹ مقرر کر کے کام کیا جاتا تھا اور پھر حضور انورؒ کو ہر ہفتہ باقاعدگی سے بذریعہ خط رپورٹ دی جاتی اور دعا کی درخواست بھی کی جاتی اور اس طرح اللہ تعالیٰ بڑے فضل فرماتا رہا۔ ایک دفعہ مہینہ کا آخری دن آگیا اور سارے ملک کے ماہانہ ٹارگٹ میں 14 بیعتوں کی کمی تھی۔ عشا کی نماز ہو گئی۔ خاکسار کو بہت بے چینی تھی کہ اتنی زیادہ کمی ہے۔ یقیناً ہماری کوشش اور دعاؤں میں کمی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ بہر حال حضور کی خدمت میں دعا کا خط لکھا۔ ساتھ ہی یاد آیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ دعاء اطفال امتی مستجاب (بحار الانوار از علامہ مجلسی جلد 90 صفحہ 375) کہ میری امت کے بچوں کی دعا خاص طور پر مقبول ہوتی ہے چنانچہ عشاء کی نماز کے بعد خاکسار نے اپنی اہلیہ کو اور تینوں بچیوں کو اکٹھا کیا اور

انہیں تفصیل بتائی اور اپنی پریشانی کا بھی اظہار کیا۔ اور آنحضرتؐ کی حدیث بھی سنائی۔ یہ بھی بتایا کہ حضور انور کو بھی دعا کے لئے خط لکھا ہے اور پھر کہا کہ آیئے ہم سب بھی مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف فرمائے اور فضل فرمائے اور اس کے بعد ہم سو گئے۔ خاکسار نے تمام جماعتوں کو کہا ہوا تھا کہ جب بھی کوئی نئی بیعت ہو تو خاکسار کو بیعت فارم کی فوٹو کاپی فیکس کر دیا کریں۔ بے شک باقی کارروائی بعد میں ہوتی رہے۔ چنانچہ تمام جماعتیں ایسا ہی کرتی تھیں (ہر جماعت کو فوٹو کاپی مشین بھی لے کر دی گئی تھی)۔ اگلے روز جب ہم صبح اٹھے تو سب سے پہلے فیکس مشین کے پاس گئے تو دیکھا کہ پوری 14 بیعتیوں کے فارموں کی فوٹو کاپیاں موجود تھیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ یقیناً خدا تعالیٰ موجود ہے اور بڑی قدرتوں کا مالک ہے اور خلافت سے وابستہ رہنے والے ہی یہ انعام پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنا شکر گزار بندہ بنے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

مسلم ٹیلیویژن احمدیہ میں خدمت

1898ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (تذکرہ صفحہ 260)۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی آپ نے ایسے حالات میں فرمائی کہ آپ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں تھے اور آپ کو کوئی نہ جانتا تھا اور نہ آپ کے پاس ایسے وسائل تھے کہ آپ ساری دنیا میں اپنی آواز کو پہنچا سکتے نہ ہی دنیا میں کوئی ایسا ذریعہ تھا کہ جس کو استعمال کر کے ساری دنیا تک آواز پہنچائی جا سکتی لیکن وہ خدا جو تمام وسائل کا مالک ہے اس نے آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ کو ترقی دینی شروع کی۔ پہلے آپ کا پیغام صرف ہندوستان میں پھیلا۔ آپ

کے وصال کے بعد 1913ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانہ میں ہندوستان کے باہر پہلا مشن لندن میں کھولا گیا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں تقریباً 44 ممالک میں جماعت قائم ہو گئی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانہ میں ان ممالک کی تعداد 80 ہو گئی۔ اس کے بعد 1982ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا اور اس کے ساتھ ہی ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ 1984ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایسے قوانین بن گئے کہ حضورؒ کو پاکستان سے ہجرت کرنی پڑی اور آپ لندن تشریف لے آئے۔ بظاہر جماعت احمدیہ کے مخالف سمجھتے تھے کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو ملک سے نکال کر جماعت احمدیہ کو ختم کر دیا ہے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ ہر الٰہی جماعت ہجرت کے بعد ہمیشہ ترقی کرتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خلیفہ رابعؒ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ 176 ممالک میں قائم ہو گئی اور خلافتِ خامسہ کے زمانہ میں اب تک بفضلہٖ تعالیٰ جماعت 213 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یکم جنوری 1994ء کو جماعت احمدیہ کو لندن سے مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے نام سے پہلا مسلم ٹی وی چینل جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو دن بدن ترقی کرتا چلا گیا ہے اور آج اس کے ذریعہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کا پیغام جو حقیقی اسلام کا پیغام ہے جو حضرت محمد ﷺ اور قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ کا پیغام ہے دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔ ہم انتہائی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی وہ پیش گوئی جو آپ نے 1898ء میں فرمائی تھی اس کو 96 سال بعد 1994ء میں اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا اور اس لحاظ سے ہمارا حق اور فرض

ہے کہ ہم ساری دنیا کو بتائیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ میں سچے ہیں کیونکہ جھوٹے کی پیش گوئی اس طرح کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ آنحضرتؐ کی پیش گوئی تھی کہ امام مہدی کے زمانہ میں رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن ہو گا۔ (دار قطنی جلد 1 باب صلوٰۃ الکسوف والخسوف) یہ پیشگوئی 1894ء میں پوری ہوئی اور 1994ء میں جماعت احمدیہ نے ساری دنیا میں اس عظیم الشان خدائی نشان کی صد سالہ جوبلی بھی منائی اور اس سال میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے آغاز کی توفیق عطا فرمائی اور جس طرح چاند اور سورج کا تعلق فضائی نظام سے ہے اسی طرح ٹیلیویژن کا تعلق بھی فضائی نظام سے ہے۔ چند لمحوں میں زمین سے 23 ہزار میل کی بلندی تک آواز اور تصویر جاتی ہے اور پھر دنیا کے وسیع علاقے تک وہ آواز اور تصویر پہنچ جاتی ہے۔ اس وقت مسلم ٹیلیویژن احمدیہ 8 سٹلائیٹ کو استعمال کر کے ساری دنیا تک 24 گھنٹے پروگرام پہنچا رہا ہے۔ نہ کوئی فیس لی جاتی ہے اور نہ کوئی اشتہار نشر کیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کی مالی قربانی اور وقت کی قربانی سے یہ وسیع اور عالمگیر نظام چل رہا ہے۔

جب یہ ٹی وی چینل شروع ہوا تو خاکسار برمنگھم میں تھا اور خاکسار کو ہدایت ملی کہ ہر سوموار کو برمنگھم سے مسجد فضل لندن آکر بطور اناؤنسر خدمت سرانجام دی جائے۔ چنانچہ دو سال تک ابتدائی اناؤنسرز میں شامل ہو کر خاکسار کو خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔

ایک اور خدمت کی اس طرح توفیق ملی کہ حضور انورؒ نے MTA پر اردو سکھانے کی

کلاس شروع فرمائی۔ خاکسار نے اپنی بیٹیوں عطیہ،وجیہہ اور صباح کے لیے بھی درخواست دی جو حضور انور نے ازراہِ شفقت قبول فرمالی۔ اس کلاس کے اندر خاکسار کی بیٹیوں کو حضور انور کے سامنے اردو نظمیں سنانے کا بھی موقع ملتا رہتا۔ اس غرض کے لئے ہر جمعہ اور ہفتہ بچیوں کو لندن لے کر جاتا۔ حضور انور نے خود بچیوں کو نظمیں پڑھنا سکھایا۔ اور بعض دفعہ خود نظمیں عطا فرماتے اور تیاری بھی کرواتے۔ آخر بفضلہٖ تعالیٰ ان کا نظم پڑھنے کا معیار بہت اچھا ہو گیا اور ساری دنیا خاکسار کی بیٹی وجیہ باجوہ سے تو خاص طور پر متعارف ہو گئی۔

عزیزہ وجیہہ باجوہ کا وقفِ زندگی

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے از راہِ شفقت خاکسار کی تینوں بیٹیوں کو MTA کی اردو کلاس میں شمولیت کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ ہر ہفتہ کو خاکسار بچیوں کو برمنگھم سے لندن لے کر جاتا۔ ایک دفعہ ایک اور جماعتی کام کی وجہ سے نہ جا سکے تو حضورانور نے خاص طور پر اس کا ذکر فرمایا۔ چونکہ وجیہ بیٹی کی اردو نظم تقریباً ہر کلاس میں ہوتی تھی اسلئے خاکسار نے حضورانور کی خدمت میں تحریر کیا کہ براہِ مہربانی عزیزہ وجیہہ باجوہ کو MTA کے لئے وقف کے طور پر قبول فرمائیں۔ اس پر حضور انور اس قدر خوش ہوئے کہ اردو کلاس میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وجیہہ کے ابا نے وجیہ کو وقف کر دیا ہے اور میں اس وقف کو قبول کرتا ہوں۔ یہ بات یقیناً ہم سب کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث تھی۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد حضورانور نے عزیزہ وجیہ کے لئے مکرم ارشد احمدی صاحب سیکرٹری اشاعت یو کے کے بیٹے مکرم وقار احمدی صاحب واقفِ زندگی کا رشتہ بھی بھیج دیا۔ خاکسار کی بیٹی نے حضور انور کی اس تجویز کو

اپنے لئے سعادت سمجھتے ہوئے قبول کیا اور اس طرح یہ رشتہ ہو گیا۔ اب خدا کے فضل سے دونوں میاں بیوی خلیفہ وقت کی اجازت سے برمنگھم میں ٹیچر ہیں۔ اور ساتھ ساتھ جماعت کے کام بھی کرتے ہیں۔ عزیزم وقار احمدی کو تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز گزشتہ سالوں میں کئی دفعہ ربوہ جماعتی سکولوں کو برطانوی طریقہ تعلیم سے آگاہ کرنے کے لئے بھجوا چکے ہیں۔ ایک دفعہ خاکسار کی بیٹی اور بچوں کو بھی ساتھ جانے کا موقع ملا۔ اور خاکسار کی بیٹی کو بھی گرلز سکولوں میں برطانوی طریق تعلیم سے آگاہ کرنے کے لئے بعض جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ ماشاء اللہ دونوں میاں بیوی نے وقف کیا ہوا ہے کہ جب بھی جماعت بلائے گی وہ حاضر ہو جائینگے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کی برکت سے عزیزم وقار احمد کو آکسفورڈ پریس کے تحت GCSE کے لئے 4 کتب بھی لکھنے کی توفیق مل چکی ہے جس میں حسبِ موقعہ جماعت احمدیہ کا موقف بھی بیان کیا گیا ہے اور یہ ایک بڑی کامیابی ہے کیونکہ غیر احمدیوں کی طرف سے کافی مخالفت ہوئی لیکن اللہ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے کامیابی کا طریق نکلتا رہا۔ الحمدللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ارشاد فرمودہ خطبہ نکاح

خاکسار کی بیٹی وجیہہ باجوہ اور مکرم وقار احمد احمدی صاحب کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے از راہِ شفقت مسجد فضل لندن میں 16 جولائی 2000 کو بعد نمازِ عصر از راہِ شفقت خود فرمایا۔ اس روز حضور انور نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ پہلے نکاح کے ایجاب و قبول کے بعد حضور انورؒ نے فرمایا:

”دوسرا نکاح جو میں پڑھانے والا ہوں جس کی مجھے بہت خوشی ہے وہ عزیزہ وجیہہ باجوہ بنت عزیزم نسیم احمد صاحب باجوہ ساکن برمنگھم کا عزیزم وقار احمد احمدی ابن عزیزم محمد ارشد احمدی کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے ولی مکرم عزیزم نسیم احمد صاحب باجوہ بہت پرانے اور بہت ہی مخلص مبلغ ہیں اور ایک مثالی مبلغ کہنا چاہیے۔ اس پہلو سے بھی کہ ان کی بیٹی عزیزہ وجیہہ باجوہ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی آواز عطا فرمائی ہے اور بچپن ہی سے اس سے میں اُردو کلاس میں مختلف نظمیں سنواتا رہا ہوں۔ اس پہلو سے سب دنیا ان کو جانتی ہے اور اکثر پاکیزہ زبان میں پاکیزہ کلام کو اس طرح پڑھتی ہیں کہ دل سے نکلتا ہے اور دل میں اتر جاتا ہے اور ایسی آواز ہے کہ ہرگز کسی میوزک کی ضرورت نہیں۔ بلکہ میوزک کے شوقین بھی نہ سمجھنے کے باوجود یہ سنتے ہیں۔ دوسرا عزیزم وقار احمد کے بارہ میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے والد مجھے بہت عزیز ہیں۔ عزیزم ارشد احمدی صاحب کو ہمیشہ میں نے اتنا فرمانبردار پایا ہے کہ اس کی بہت ہی کم مثال ملتی ہوگی۔ جو بھی میں نے ان کو کہا فوراً مان گئے۔ اور اس پہلو سے ان کی اور ان کی وجہ سے سارے خاندان کی میرے دل میں بہت قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے رشتہ سے بہت ہی پاکیزہ اولاد جاری اور ساری رکھے اور اگلی نسلوں تک ان کی یہ نیکی پھیلتی چلی جائے۔“

عزیزہ وجیہہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ آف 33 جنوبی ضلع سرگودھا (پاکستان) کی پوتی اور مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری سابق مبلغ انڈونیشیا و سنگاپور کی نواسی ہیں۔ اسی طرح عزیزم وقار احمد مکرم محمد یوسف احمدی صاحب آف نیروبی مشرقی افریقہ (حال انگلستان) کا پوتا اور مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب ابن حضرت

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کا نواسہ ہے۔" (اخبار احمدیہ برطانیہ نومبر 2000)

نئی صدی 2000 سے خصوصی تقریبات کا آغاز

اگرچہ دوسرے ہزار کا آغاز 2001 سے ہوتا ہے تاہم ساری دنیا کی حکومتوں نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ یکم جنوری 2000 سے نئی صدی کی تقریبات کا آغاز کر دینگے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے یہ ایک روحانی جماعت ہے اس لئے ایسے موقعوں پر اس جماعت کی توجہ خلیفہ وقت ہمیشہ خدا کی طرف مبذول کرواتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم ان گناہوں سے بچ جاتے ہیں جن میں عام لوگ ملوث ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بات ہر سال کے آغاز پر بھی ہوتی ہے۔ بہر حال جماعت احمدیہ نے دوسرے ہزار سال کا آغاز نمازِ تہجد سے کیا اور نماز تہجد میں کثرت سے دعائیں کیں۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کا شکر ادا کیا اور دوسری طرف اپنی پچھلی کوتاہیوں اور گناہوں کی معافی مانگی اور تیسرے آئندہ سے اللہ تعالیٰ سے نیکی پر قائم رہنے کی توفیق مانگی۔ اس طرح یہ عزم کیا کہ غلبۂ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے جائینگے تا دنیا میں اللہ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا سب سے بلند ہو اور دنیا اسلام کی حسین تعلیم پر عمل کر کے امن و محبت کی جنت میں آجائے۔

برمنگھم یونیورسٹی نے اس موقع پر ایک خاص پراجیکٹ بنایا جس کا نام تھا Millennibrum اس پراجیکٹ کے تحت برمنگھم کی تاریخ کو محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی اور تمام تنظیموں کو کہا گیا کہ وہ اپنی اپنی تاریخ بیان کریں اور اس غرض کے لئے وڈیوز تیار کی گئیں۔ مکرم مطیع اللہ درد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ

انہوں نے متعلقہ ادارہ سے رابطہ کر کے انہیں جماعت احمدیہ کی تاریخ کو ریکارڈ کروانے کا انتظام کیا۔ چنانچہ بعد مشورہ 8 احباب کا انتخاب کیا گیا جنہوں نے جماعت احمدیہ کی تاریخ کے حوالے سے اپنے اپنے نقطہ نگاہ سے انٹرویوز ریکارڈ کروائے۔ اس غرض کے لئے برمنگھم یونیورسٹی کے شعبہ Birmingham Institute of Art and Design نے وڈیو ریکارڈ کرنے کے لئے اپنی ٹیم بھجوائی۔ اس پراجیکٹ کے مکمل ہونے پر برمنگھم یونیورسٹی کی طرف سے شکریہ کا خط موصول ہوا۔ اس میں Mr. Tom Ambler نے مکرم درد صاحب کو مخاطب کر کے لکھا کہ ہم آپ کے تعاون کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں خاص طور پر ان آٹھ افراد کا جنہوں نے انٹرویو دیے جن کے نام یہ ہیں:۔

1. مولانا نسیم احمد باجوہ ریجنل مشنری
2. ڈاکٹر مبشر احمد سلیم صاحب
3. ڈاکٹر محمد اشرف صاحب
4. عبدالواسع آدم چغتائی صاحب
5. مظفر کلارک صاحب
6. مطیع اللہ درد صاحب
7. وجیہہ باجوہ صاحبہ
8. صوفیہ انور صاحبہ

خط کا پورا متن اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

– bringing Birmingham's history to life

Millennibrum

DIGITAL MEDIA CENTRE
UCE
Birmingham Institute Of Art and Design
Gosta Green
Corporation St
B4 7DX
TEL – 0121 331 7819
Fax – 0121 333 6020
e-mail – videobrum@hotmail.com

Date 24/10/00

Dear Matiullah Dard

Thank you so much for your help and participation in the Millennibrum Project, filmed on the 6th September 2000, 85 Tilton Rd. It was a great success.

The intention of the Project is to record life as it is, in Birmingham in the year 2000, covering a complete cross section of the community. These recordings will be preserved permanently as part of the City's archives and will be available for use by members of the public on the premise of the City Council. Some will go onto the Millennibrum website and CD-ROM.

The tape will be available for viewing on the 6th floor, archive department, of the Central Library, Febuary/March 2001.

Hopefully the recordings of the Ahmadia Muslims will not only be of great use to researchers in the future, but also for the next and forthcoming generations of the Ahmadia community.

Yours sincerely,

Tom Ambler

Eight Videos made by:

1) Maulana Nasim Ahmad Bajwa- Regional Missionary
2) Dr. Mubasher Ahmad Salim
3) Dr. Mohammad Ashraf
4) Mr. Adam Abdul wasi Chughtai
5) Mr. M. Clarke
6) Matiullah Dard
7) Wajeeha Bajwa
8) Sophia Anwar

M
A Millennium Commission Lottery Project

UCE Birmingham

Birmingham Post & Mail Group

MILLENNIUM 2000
Birmingham City Council

الحمدللہ اس طریق سے نہ صرف جماعت احمدیہ کی تاریخ محفوظ ہوئی بلکہ جیسا کہ مذکورہ بالاخط میں موصوف نے لکھا ہے کہ آئندہ ریسرچ کرنے والے لوگوں کے لئے یہ مواد بہت مفید ہو گا۔ اس لحاظ سے بفضلہٖ تعالیٰ اس طریق سے جماعت احمدیہ کا تعارف پھیلتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو ہمیشہ کے لئے بابرکت فرمائے اور سعید روحوں کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

سچائی کی برکت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (توبہ 9:119) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اور پھر ایک جگہ فرمایا: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج 22:31) پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

اسی طرح حدیث نبویؐ میں آتا ہے کہ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ إِلَى الْجَنَّةِ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ یایھا الذین امنوا اتقوا...الخ، ۴/۱۲۵، حدیث:۶۰۹۴) کہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ عام حالات میں تو انسان سچ ہی بولتا ہے لیکن جب انسان کو کسی قسم کے نقصان کا خطرہ ہو یا کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے کا موقع مل رہا ہو تو سوائے اللہ کے فضل کے انسان کو بدی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اس لئے انسان کو ہر وقت اس دعا کی ضرورت ہے جو آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ کرتے تھے: يَا مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ

ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ(ترمذی حدیث نمبر2140)کہ اے دلوں کو پھیرنے والے خدا، میرے دل کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رکھنا۔

جب خاکسار برمنگھم میں تھاتواس دوران دوسال کے لئے خاکسار نیشنل سیکرٹری تبلیغ بھی مقرر کیا گیااس وجہ سے خاکسار کو سارے ملک کے کافی دورے کرنے پڑتے تھے۔ ایک دفعہ خاکسار برمنگھم سے لندن جا رہا تھا۔ خاکسار کے ساتھ کاشف وحید صاحب(خادم)بیٹھے ہوئے تھے جو خدا کے فضل سے اکثر رضاکارانہ طور پر خاکسار کے ساتھ جاتے تھے۔(جزاہ اللہ تعالیٰ)جب ہم لندن کے قریب پہنچے توخاکسار نے کاشف صاحب کو کہا کہ میں گاڑی چلاتے ہوئے بہت نیند محسوس کر رہاہوں۔ اس لئے آپ گاڑی چلالیں۔ چنانچہ انہوں نے گاڑی چلانی شروع کی۔ خاکسار ساتھ بیٹھ گیا۔ جب ہم لندن کے اندرHammersmith Roundaboutپر پہنچے توکسی انگریز نے ہماری گاڑی کو ٹکر ماردی جس میں اس کا ہی قصور تھا۔ ہم تو کھڑے ہوگئے لیکن وہ بھاگ گیا۔ ہمیں اس کی کار کا کوئی نمبر معلوم نہ تھا۔ اس لئے ہم نے کوئی کاروائی نہ کی اس پر اس نے ہوشیاری کی اور چند دن بعد ہمارے خلاف کیس کر دیا۔ پولیس کی طرف سے ہمیں ایک خط آیااور اس میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ گاڑی کون چلارہاتھا۔ خاکسار نے جب کاشف صاحب سے پوچھاتوانہوں نے کہا کہ میں اپنی ہمشیرہ کی کاردوسرے ڈرائیور کے طور پر چلاتاہوں اسلئے قانونی طور پر میں کسی اور کی گاڑی نہیں چلاسکتا۔ اب ہر ایک نے یہی مشورہ دیا کہ اگر خاکسار کاشف صاحب کانام لکھے توچونکہ انکی انشورنس دوسرے کی کار چلانے کی اجازت نہیں دیتی اس لئے خاکسار کو جرمانہ بھی ہوگااور 6پوائنٹ بھی لگیں گے۔ اس وقت خاکسار کے پہلے بھی 6 پوائنٹ تھے اور جب 12 پوائنٹس ہو جائیں تو

ڈرائیونگ پر پابندی لگ جاتی ہے۔ اس لئے بعض دوستوں نے مشورہ دیا کہ اگر آپ لکھ دیں کہ میں خود چلا رہا تھا تو آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا کیونکہ آپ حادثے کے وقت کھڑے رہے اور دوسرا شخص بھاگ گیا اور آپ موجود بھی تھے۔ اس لئے اس کو ہی سزا ملے گی لیکن خاکسار نے کہا کہ یہی تو امتحان ہے اسلئے خواہ کچھ ہو جائے خاکسار جھوٹ نہیں بولے گا۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی اور خاکسار نے کورٹ کو ایک خط لکھا کہ خاکسار کورٹ میں حاضر نہیں ہو گا قانون کے مطابق جو بھی فیصلہ کرنا ہے کر دیں کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ خواہ کورٹ میں جائیں یا نہ جائیں اگر آپ نے یہ لکھا ہے کہ آپ نے ایک ایسے شخص کو کار چلانے کی اجازت دی جو انشورنس کے لحاظ سے مجاز نہیں تھا تو پھر آپ کو 6 پوائنٹ لگ جائیں گے اور کل 12 پوائنٹ ہو جائینگے۔ اس لئے آپ کو کسی صورت کار چلانے کی اجازت نہیں ملے گی۔ چنانچہ خاکسار نے اپنی بیٹی سے کمپیوٹر پر خط لکھوایا اسے لفافے میں ڈال کر اس پر ٹکٹ لگایا اور چونکہ وہ رات کا وقت تھا اسلئے اسے رکھ دیا کہ صبح پوسٹ کرینگے۔ اس رات خاکسار نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ ایک حادثہ میں ایک شخص جس کا نام عبدالحق ہے اس کا بازو ٹوٹ گیا ہے اور خاکسار کو خواب میں ہی بہت دکھ ہوا اور اس دکھ اور تکلیف سے بیدار ہو گیا۔ اس خواب کی تعبیر خاکسار کے لئے بالکل واضح تھی کہ یہ خط پوسٹ کرنا بالکل درست نہیں اور خود کورٹ میں جانا چاہیے چنانچہ وہ خط ضائع کر دیا اور مقررہ تاریخ کو Hammersmith مجسٹریٹ کی کورٹ میں حاضر ہو گیا۔ چونکہ بتایا گیا تھا کہ کورٹ کے فیصلہ کے فوراً بعد کار چلانے پر پابندی لگ جائے گی۔ اس لئے خاکسار مکرم عبد الطیف خان صاحب آف ہنسلو کے ساتھ ان کی کار میں گیا تا کہ انکی کار پر واپس آ سکے۔

خاکسار انگریز مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ مجسٹریٹ نے پوچھا آپ کیا کام کرتے ہیں۔ خاکسار نے اپنا کام بتایا۔ اس نے کہا آپ کو پتہ تھا کہ کاشف قانوناً آپ کی کار نہیں چلا سکتا۔ خاکسار نے کہا یہ تو کبھی خاکسار کے ساتھ بات نہیں ہوئی۔ خاکسار تو یہی سمجھتا تھا کہ جیسے وہ اپنی کار چلاتا ہے ایسے ہی وہ میری کار بھی چلا سکتا ہے۔ پھر میں نے مجسٹریٹ کو کہا کہ مجھے مشورہ دیا گیا تھا کہ اگر میں لکھ دوں کہ کاشف نہیں بلکہ میں خود کار چلا رہا تھا تو مجھ پر کوئی الزام نہیں ہوگا اور سارا الزام دوسرے شخص پر چلا جائے گا لیکن چونکہ میں ایک مذہبی آدمی ہوں اور لوگوں کو سچ کی تلقین کرتا ہوں اس لئے میرے ضمیر نے اجازت نہیں دی کہ میں جھوٹ بولوں اس پر اللہ تعالیٰ نے مجسٹریٹ کے دل پر بڑا گہرا اثر ڈالا اور اس نے کہا کہ اگرچہ قانونی طور پر 12 پوائنٹس کو تو میں کم نہیں کر سکتا لیکن بطور مجسٹریٹ مجھے یہ اجازت ہے کہ بعض خصوصی حالات کی وجہ سے میں 12 پوائنٹس کے باوجود ایک دفعہ کار چلانے کی اجازت دے سکتا ہوں۔ اس لئے میں آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں لیکن آئندہ احتیاط کریں۔ چنانچہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے واپس آئے۔ ایک تو یہ سچائی کی برکت تھی۔ دوسرے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا اثر تھا کیونکہ خاکسار حضور کی خدمت میں دعا کا خط لکھ کر ہی کورٹ گیا تھا۔ الحمدللہ علی ذالک۔

خرید و فروخت کے متعلق مسنون دعا کی برکت

جن دنوں خاکسار برمنگھم میں مبلغ تھا یہ تقریباً 1995 کی بات ہے خاکسار کی بڑی بیٹی عطیہ باجوہ جو اس وقت تقریباً 15 سال کی تھی نے کہا کہ اسے لمبے کوٹ کی ضرورت ہے۔ پہلے سٹی سنٹر گئے پھر ہمارے قریب Alum Rock کا شاپنگ سنٹر تھا وہاں گئے۔

ایک دکان پر گئے پھر دوسری پر گئے پھر تیسری پر گئے لیکن جس طرح کا کوٹ وہ چاہتی تھی وہ نہ ملا۔ آخر ہم ایک دکان پر گئے اور اس کا مطلوبہ کوٹ مل گیا۔ مجھے بھی خوشی ہوئی کہ بیٹی کی خواہش پوری ہو گئی۔ اس کوٹ کی قیمت 80 پاؤنڈ تھی۔ جب خاکسار کوٹ خریدنے کے لئے رقم دینے لگا تو عطیہ نے کہا کہ میں نے یہ کوٹ نہیں لینا۔ میں بڑا حیران ہوا کہ اس کو تو خوش ہونا چاہیے تھا۔ لیکن یہ انکار کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کیوں نہیں لینا۔ اس نے کہا اس کی قیمت زیادہ ہے۔ خاکسار نے کہا کہ ہم کئی دکانوں پر گئے کسی اور جگہ کوٹ ملا ہی نہیں۔ اب خدا کے فضل سے مل گیا ہے اس لئے مجھے تو کوئی انقباض نہیں۔ میں تو خوش ہوں کہ آپ کی خواہش کے مطابق کوٹ مل گیا ہے لیکن اس نے کہا نہیں میں نے نہیں لینا۔ مجھے ذرا غصہ بھی آیا۔ میں نے کہا کہ پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے آگے اور بھی کام کرنے ہیں۔ اس لئے یہی لے لیتے ہیں اور چلتے ہیں لیکن وہ اور بھی بضد ہو گئی کہ نہیں پھر لے لیں گے۔ بہر حال خاکسار اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور وہاں سے واپس چلے آئے۔ جب ہم گھر کی طرف واپس آرہے تھے تو خاکسار کو رستے میں یاد آیا کہ یہ جو بدمزگی کے ساتھ ہم واپس جارہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے بازار جاتے ہوئے وہ دعا نہیں پڑھی تھی جو آنحضرتؐ نے خرید و فروخت کے لئے سکھائی ہے اور وہ یہ ہے کہ ''اللّٰھم انّی اعوذبک من صَفْقَۃٍ خاسرۃٍ'' (حصن الحصین) کہ ''اے اللہ میں خسارے کے سودے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ خاکسار کے ساتھ اہلیہ اور تینوں بیٹیاں تھیں۔ خاکسار نے ان سے یہ ذکر کیا اور کہا کہ آئیں ہم سب یہ دعا پڑھتے ہیں اور اس کے بعد دوبارہ بازار جائیں گے۔ چنانچہ دعا پڑھنے کے بعد ہم پہلے رستے سے ہی واپس اسی بازار کی طرف گئے۔ رستے میں پھر یہ

خیال آیا کہ عید کے حوالے سے آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ایک راستے سے جاؤ اور دوسرے سے واپس آؤ۔ چنانچہ ایک اور طرف سے اس بازار میں داخل ہوئے۔ داخل ہوتے ہی خاکسار کی بیٹی نے کہا کہ وہ سامنے ایک دکان پر اسی طرح کا کوٹ برائے فروخت لٹکا ہوا ہے۔ چنانچہ ہم وہاں گئے۔ بیٹی نے کوٹ دیکھا اور اسے پسند کیا اور جب قیمت پوچھی تو دکاندار نے کہا60 پاؤنڈ۔ اس پر خاکسار کی بیٹی نے کہا یہ قیمت ٹھیک ہے۔ اور کوٹ بھی اسی طرح کا ہے اس لئے لے لیں۔ ہم نے رقم ادا کی اور خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کوٹ لے آئے۔ اس واقعہ سے ہم سب کے دل میں آنحضرت کی بتائی ہوئی دعاؤں پر ایک نیا یقین پیدا ہوا۔ اس واقعہ سے خاکسار کو ایک اور بھی احساس ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کی برکت سے ایک طرف تو بچت کرواتا ہے اور دوسری طرف دلوں کو سکون بخشتا ہے۔ نیز یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک پختہ یقین پیدا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کی سچائی پر بھی ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اس طرح بچوں کی تربیت پر بھی بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ خاکسار کو تو یہ بھی خیال آیا کہ مبلغین کو جماعت کی طرف سے جو الاؤنس ملتا ہے بظاہر دنیا والوں کی نظر میں معمولی ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ اس میں غیر معمولی برکت دے دیتا ہے ورنہ عام طور پر تو بچے مہنگی سے مہنگی چیز خریدنے کے خواہشمند ہوتے ہیں لیکن یہاں معاملہ برعکس تھا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

قرآنی دعا انّا للہ و انّا الیہ راجعون کی برکت

تقریباً2000ء کی بات ہے خاکسار بطور نیشنل سیکرٹری تبلیغ یوکے برمنگھم سے بریڈفورڈ کے دورہ پر گیا۔ خاکسار کے ساتھ مکرم کاشف وحید صاحب تھے جو خاکسار کے ساتھ اکثر رضاکارانہ طور پر جاتے تھے۔ اب وہ برمنگھم کی ایک جماعت کے صدر ہیں۔ اس

وقت ابھی بالکل نوجوان تھے جب ہم بریڈ فورڈ سے واپس آرہے تھے شیفیلڈ کے قریب موٹروے M1 پر خاکسار کو محسوس ہوا کہ کار کا انجن بند ہو گیا ہے چنانچہ Hard Shoulder پر ہم نے کار روک لی۔ جب جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ کار میں انجن کا تیل ختم ہو گیا ہے۔ AA والوں کو بلایا وہ آئے پہلے ہمیں قریبی سروس سٹیشن پر لے گئے اور پھر دوسری بڑی گاڑی آئی جس نے ہمیں گاڑی کے اندر بٹھایا اور کار کو پیچھے باندھ لیا۔ اور ہمیں دارالبرکات مسجد برمنگھم پہنچا دیا۔ رستے میں خاکسار نے اپنے ساتھی کاشف وحید صاحب کو کہا کہ قرآن کریم میں لکھا ہے۔ وَ لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ رَحۡمَۃٌ ۟ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُہۡتَدُوۡنَ (2:156-158) جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں خوف بھوک اور مال وجان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے لیکن ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون یعنی ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ ان لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں اور رحمت نازل ہو گی اور یہ لوگ ہدایت پائینگے۔

خاکسار نے کاشف صاحب کو کہا آئیں آج ہم ایک عملی تجربہ کریں کہ ہم دونوں سارا رستہ یہ دعا انا للہ و انا الیہ راجعون سوچ کر پڑھتے جائیں اور دعا کریں کہ اے اللہ ہمیں اس آیت کا عملی نشان دکھا دے۔ چنانچہ ہم دونوں مسلسل یہ دعا پڑھتے رہے ۔ یہ تقریباً دو گھنٹے کا رستہ تھا۔ جب ہم برمنگھم پہنچے تو مسجد کے care taker حسن

صاحب ایتھیوپین ہمیں ملے جو نو مبائع تھے خاکسار نے اپنی ساری بات بتائی اور کہا آپ بھی ہمارے ساتھ انا للہ و انا الیہ راجعون کی دعا پڑھنے اور نشان کے لئے دعا میں شامل ہو جائیں۔ اور خاکسار کا مطلب یہ تھا کہ جب کوئی نشان ظاہر ہو تو سب کے ایمان میں اضافہ کا موجب ہو گا۔ چنانچہ حسن صاحب بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ اگلے دن خاکسار نے Stevenage دورے پر جانا تھا۔ خاکسار کی کار تو ختم ہو چکی تھی اس لئے کاشف صاحب سے درخواست کی کہ اپنی کار میں لے چلیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ وہ مان گئے۔ اور اگلے روز خاکسار ان کے ساتھ Stevenage گیا۔ وہاں یونس صاحب صدر جماعت کے گھر پر رات رہے اگلے روز ناشتہ پر خاکسار نے صدر صاحب سے کہا کہ میری کار ختم ہو گئی ہے اور میں کوئی کار خریدنا چاہتا ہوں آپ کو اگر کوئی کار معلوم ہو تو بتائیں۔ وہ کہنے لگے میرے گھر کے باہر ایک کار کھڑی ہے وہ آپ دیکھ لیں۔ اگر آپ کو پسند ہو تو لے لیں۔ خاکسار نے باہر جا کر کار دیکھی تو مجھے اپنے بجٹ سے زیادہ مہنگی معلوم ہوئی۔ میں نے کہا میں ایسی کار نہیں لے سکتا ذرا اس سے کم قیمت کی ہو کیونکہ میں 1500 پاؤنڈ تک کی کار خریدنا چاہتا ہوں۔ کہنے لگے آپ اس کو چلا کر دیکھ لیں جو بھی آپ کا بجٹ ہے اس کے مطابق ہی کر لیں گے۔ چنانچہ اس پر کچھ کام ہونے والا تھا۔ اس میں سے کچھ انہوں نے وہیں کروا دیا۔ اور کچھ کام انہوں نے کہا کہ برمنگھم جا کر کروا لیں اور ساتھ کہا کہ اگر کار پسند نہ ہو تو بے شک واپس کر دیں۔ چنانچہ ہم نے ادھر ہی انشورنس کروائی اور کار لے آئے۔ ماشاء اللہ یہ کار میری پہلی کار سے کافی بہتر تھی جب ہم برمنگھم پہنچے تو خاکسار نے مسجد کے کیئر ٹیکر حسن صاحب کو کار دکھائی وہ باقاعدہ کار مکینک بھی تھے انہوں نے دیکھ کر کہا کہ یہ کار تو بہت اچھی ہے۔

میں نے کہا کہ آپ کے خیال میں کیا قیمت ہو گی۔ وہ کہنے لگے کم از کم 2000 پاؤنڈ۔ خاکسار نے کہا کہ یہ Stevenage کے صدر صاحب نے دی ہے۔ اور کہا کہ وہ 1500 پاؤنڈ میں دینے کے لئے تیار ہیں۔ حسن صاحب نے کہا ضرور لے لیں۔ چنانچہ ہم نے 1500 پاؤنڈ میں کار لے لی۔ اس طرح خدا کے فضل سے نہ صرف بغیر تردد کے ہمیں فوراً کار مل گئی بلکہ اپنے بجٹ کے اندر اور پہلے سے بہتر کار مل گئی۔ خاکسار نے کاشف صاحب اور حسن صاحب کو کہا کہ یہ قرآنی دعا انا للہ و انا الیہ راجعون کی برکت ہے۔ الحمدللہ۔

کتاب حضرت چوہدری حاکم علی صاحب پنیار رضی اللہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی طباعت

30 اپریل 1993ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا

''میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے ایسے بزرگ آباءواجداد جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں یا آپ کے بعد خلافت اولی یا خلافت ثانیہ میں بیعتیں کی تھیں اور غیر معمولی ترقیات حاصل کیں۔ غیر معمولی قربانیاں دیں۔ ان کا ذکر اگلی نسلیں بھول رہی ہیں۔ اور ان کے ماں باپ بھی اس ذکر کو زندہ نہیں رکھتے۔ نتیجۃً وہ کتابوں کے پھول بنتے جارہے ہیں اور کتابیں بھی ایسی جن کو لوگ کم پڑھتے ہیں۔ پس یہ انداز جو ہے یہ زندہ رہنے کا انداز نہیں ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں زندگی کا جو راز سمجھایا ہے اس کی رو سے آپ کو اپنے آباءواجداد میں جو صحابہ یا بزرگ تابعین تھے ان کو چاہیے کہ اپنے خاندان کا ذکر خیر اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کریں۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس

طرف کما حقہ توجہ نہیں دی گئی۔۔۔ پس تمام دنیا میں جماعتوں کو احمدی بزرگوں کی یادوں کو زندہ کرنے کی مہم چلانی چاہئے۔ اور تمام تربیتی اجلاسوں میں ان کے ذکر خیر کو ایک لازمی حصہ بنا دینا چاہیے۔ سب سے زیادہ زور اس بات پر ہونا چاہیے کہ آنے والی نسلوں کو اپنے بزرگ آباء و اجداد کے اعلیٰ کردار اور اعلیٰ اخلاق کا علم ہو۔ ان کی قربانیوں کا علم ہو۔"

ان دنوں میں خاکسار برمنگھم میں تھا چنانچہ اول تو حضور کے ارشاد کے مطابق تمام جماعتی اجلاسوں اور بچوں کی کلاسوں میں مختلف خاندانوں کے افراد کو اپنے اپنے آباء کے متعلق تقاریر کے لئے کہا گیا جس کا خدا کے فضل سے خاص طور پر بچوں پر بہت اچھا اثر پڑا بلکہ اکثر بچوں کو اپنے آباء واجداد کا اسکے بعد ہی پتہ لگا۔ دوسرے خاکسار نے اپنے نانا جان مرحوم حضرت چوہدری حاکم علی صاحب پنیارؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے حالاتِ زندگی چھپوانے کا ارادہ کیا۔ یہ حالات زندگی تو خاکسار نے جامعہ احمدیہ میں اپنے مقالہ کے لئے جمع کئے تھے اور وہ مقالہ موجود تھا تاہم اس کے چھپوانے کے لئے بہت سے کام کرنے والے تھے۔ چنانچہ خاکسار نے یہ مقالہ ربوہ پاکستان بجھوایا۔ اس وقت خاکسار کے سسر مکرم محترم مولانا محمد سعید صاحب انصاری سابق مبلغ انڈونیشیا و سنگاپور حیات تھے۔ خاکسار نے ان سے درخواست کی کہ ربوہ میں کسی سے کمپیوٹر پر لکھوا دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت جزا دے انہوں نے نہ صرف اسے لکھوا دیا بلکہ پروف ریڈنگ کا بھی کام کیا جو بہت مشکل اور بہت وقت لینے والا کام ہوتا ہے۔ اور نظارتِ اشاعت ربوہ سے طباعت کی منظوری بھی لے کر بجھوا دی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ اس کے بعد یہ مقالہ یہاں رقیم پریس اسلام آباد یوکے سے جولائی 1995 میں طبع کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ مکرم

مظفر ملک صاحب مینجر رقیم پریس کو بھی جزا دے جنھوں نے بہت توجہ سے یہ کام کروایا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ جب یہ کتاب چھپ گئی تو خاکسار نے پہلی کاپی تو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بجھوائی کیونکہ دراصل یہ آپ کے خطبہ کی برکت سے شائع ہوئی۔ دعا کی درخواست کی بلکہ تیاری کے تمام مراحل میں بھی حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جاتی رہی بعد ازاں خاکسار نے کئی اور بزرگوں اور اپنی جماعت کے صدران کو بھی بطور تحفہ بجھوائی۔ ایک دلچسپ واقعہ یہ ہوا کہ صدران جماعت میں سے ایک مکرم اکرام ڈار صاحب صدر جماعت کارڈف تھے انہیں بھی خاکسار نے یہ کتاب بجھوائی۔ تقریباً ایک مہینہ کے اندر اندر انہوں نے از خود اس کتاب کا انگریزی ترجمہ کر کے خاکسار کو بھیج دیا اور لکھا کہ مجھے یہ کتاب پڑھنے کا اتنا مزہ آیا کہ میرا دل چاہا کہ انگریزی دان لوگ بھی اس سے مستفید ہوں اس لئے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے اور ساتھ ہی لکھا کہ مجھے اپنی ایک بیماری کی وجہ سے رخصت مل گئی تھی اس لئے مجھے ترجمہ کے لئے وقت بھی اللہ تعالیٰ نے دے دیا۔ نیز یہ بھی لکھا کہ میں نے حضور انور کی خدمت میں بھی یہ ترجمہ بجھوادیا ہے اور درخواست کی ہے کہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ ضرور چھپنا چاہیے۔ تاکہ انگریزی دان لوگ اس کتاب سے فائدہ اٹھاسکیں۔ خاکسار نے ان کا شکریہ ادا کیا اور دعا بھی کی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ بعض وجوہ سے اس وقت یہ کام نہ ہو سکا لیکن اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈار صاحب کی دعا اور خواہش نیز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل اب اس کام کو مکمل کر دیا ہے۔ قریباً 12 سال قبل جب خاکسار بریڈفورڈ میں تھا وہاں مکرم چوہدری انور احمد کاہلوں صاحب مرحوم سابق امیر جماعت یوکے نے بھی جب یہ کتاب

پڑھی تو انہوں نے بھی اس کا انگریزی ترجمہ کر کے خاکسار کو دے دیا جس میں کچھ کمی بیشی کر کے وکالت تصنیف یو کے کی منظوری کے بعد یہاں رقیم پریس سے شائع کر دیا گیاہے۔ یہ بھی کرونا 2020 کے دنوں کی اچھی یادوں میں سے ہے کہ ان دنوں میں اس کام کو مکمل کر کے پریس کو دینے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ بہت سے دوستوں نے مدد کی ان کے نام شکریہ کے ساتھ اس کتاب میں دعا کے لئے لکھ دئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ وہ تمام مقاصد اس کتاب کی اشاعت سے احسن رنگ میں پورے فرمائے جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے مذکورہ بالا ارشاد میں فرمایا۔ آمین۔

نماز باجماعت اور مکرم نسیم شاہ صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

1997ء کے لگ بھگ کی بات ہے خاکسار برمنگھم میں بطور مبلغ متعین تھا۔ جمعہ کا دن تھا اور خاکسار نے خطبہ جمعہ میں نماز باجماعت کی اہمیت کا ذکر کیا اور ساتھ ہی اپنے اس غم کا ذکر کیا کہ اگرچہ خدا کے فضل سے احباب حتی الوسع نماز باجماعت کے لئے مسجد آتے ہیں لیکن کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ خاکسار اکیلا ہی مسجد میں ہوتا ہے اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نماز باجماعت پڑھتا ہے۔ اس طرح خاکسار نے احباب کو کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا انتظام فرمادے کہ کوئی ایسا دن اور کوئی ایسی نماز نہ ہو کہ نماز باجماعت کے لئے باہر سے کوئی نہ آئے اور ہم صرف گھر والے ہی نماز پڑھیں۔ نماز جمعہ کے بعد خاکسار کے پاس ایک دوست آئے۔ خاکسار ان سے ناواقف تھا انہوں نے بتایا میرا نام نسیم شاہ ہے میرے بیوی بچے یہاں برمنگھم رہتے ہیں اور میں 70 میل دور ڈنکاسٹر میں رہتا ہوں ۔ میرا وہاں اپنا مکان ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں ریٹائرڈ ہوں اس لئے

فارغ ہوں آپ نے خطبے میں کہا ہے کہ کوئی ایسا انتظام ہو جائے کہ پانچوں نمازوں میں کوئی نہ کوئی شخص باہر سے موجود ہو تا کہ نماز باجماعت ہو جائے تو میرے دل میں خیال آیا ہے کہ میں اس کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دوں۔ انہوں نے کہا کہ میں کار نہیں چلاتا اس لئے میرے پاس کار نہیں ہے۔ اگر میں یہاں برمنگھم آجاؤں اور اپنے گھر میں رہوں تو میرا گھر اتنا قریب نہیں کہ میں پیدل چل کر مسجد آسکوں۔ اس لئے اگر آپ مجھے مسجد میں رہنے کی اجازت دیں تو میں ایک کونے میں زمین پر ہی سو جاؤں گا اور سب نمازیں آپ کے ساتھ پڑھوں گا۔ ہفتہ میں صرف ایک دن کے لئے گھر جاؤں گا۔ خاکسار نے کہا ٹھیک ہے آپ عارضی طور پر آجائیں باقی باتیں بعد میں طے کر لیں گے۔ چنانچہ چند دن کے بعد وہ آگئے اور خدا کے فضل سے تقریباً 2 سال مسجد میں رہے اور پانچوں وقت اذان دیتے اور خاکسار کے ساتھ نماز باجماعت میں شریک ہوتے رہے۔ دوسرے لوگ بھی بفضلہٖ تعالیٰ آتے تھے لیکن بعض دفعہ فجر کے وقت صرف وہی ہوتے تھے۔ اصل میں لوگ کافی دور دور رہتے تھے اور بعض لوگ بیمار تھے۔ بعضوں کے پاس کار نہیں تھی۔ بعض کی ڈیوٹیاں اس قسم کی تھیں کہ کبھی آسکتے تھے کبھی نہیں آسکتے تھے۔ ان دنوں جماعت بھی چھوٹی تھی اس لئے یہ مسائل تھے اب تو خدا کے فضل سے جماعت بہت بڑھ چکی ہے۔ بہرحال مکرم نسیم شاہ صاحب نے نہ صرف نماز باجماعت میں خاکسار کا ساتھ دیا۔ بلکہ جب جماعتی دوروں پر باہر جاتا تو اس وقت بھی خاکسار کے ساتھ ہوتے تھے۔ انہیں فوٹو گرافی کا شوق تھا اور ان کے پاس اپنا بہت اچھا کیمرہ تھا جہاں جاتے بہت اچھی تصاویر بھی لیتے۔ اس لحاظ سے خاکسار کو مستقل ایک فوٹو گرافر بھی مل گیا۔ اور سفر میں بہت سہولت ہو گئی۔ بہت اچھے با اخلاق

اور دین سے محبت رکھنے والے تھے۔ وہ پیدائشی احمدی نہ تھے بلکہ وہ خود احمدی ہوئے تھے۔ اس لئے مسائل سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔ یہاں پرانے رہنے والے تھے اور پڑھے لکھے تھے انگریزی بھی بہت اچھی جانتے تھے اور بہت عاجز مزاج تھے۔ خلافت سے گہری محبت کرنے والے تھے اور خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر بہت خوشی سے لبیک کہتے۔

ان کی بیگم صبیحہ شاہ صاحبہ بہت مخلص پیدائشی احمدی ہیں اور انہوں نے بھی اپنے میاں کو کبھی جماعت کے لئے وقف کرنے سے نہیں روکا بلکہ بہت خوشی کا اظہار کیا کہ شاہ صاحب دینی کام کرتے ہیں۔ چند دن ہوئے اپریل 2020ء میں مکرم نسیم شاہ صاحب کچھ عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے۔ اللہ مرحوم کی اہلیہ، بیٹے اور اسکے اہل وعیال کا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔ ایک اور نہایت اہم قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ مکرم نسیم شاہ صاحب نے تبلیغی سٹال لگانے میں بھی خاکسار کی بہت مدد کی۔ ہمیشہ ساتھ جاتے۔ اور اس طرح انفرادی تبلیغ میں بہت مددگار ہوئے۔ اپنے غیر احمدی عزیز واقارب سے ملانے کیلئے لے جاتے تھے۔ بہت دعاگو بھی تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہی دنوں میں ان کے دو بھائی جو کئی سال سے برمنگھم میں رہتے تھے انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ اللہ تعالیٰ سارے خاندان کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

مکرم ڈاکٹر سرفراز علی صاحب کی معجزانہ شفا

جن دنوں خاکسار برمنگھم میں بطور مبلغ تھا ان دنوں مکرم ڈاکٹر سرفراز علی صاحب مرحوم بھی وہاں مقیم تھے۔ جب خاکسار برمنگھم 1982ء میں گیا تھا اور برمنگھم مشن ہاؤس واقع 792 Washwood Heath Road کی مرمت و تزئین کا کام کروانے کے لئے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم مشنری انچارج نے خاکسار کو بھیجا تھا اس وقت خاکسار کی مکرم ڈاکٹر صاحب سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب جرمنی کے پہلے مبلغ حضرت مولانا مبارک علی صاحب کے قریبی عزیز تھے۔ برمنگھم میں بطور میڈیکل ڈاکٹر کام کرتے تھے۔ اپنے کام سے فارغ ہو کر تقریباً روزانہ مسجد آتے اور خاکسار کے کاموں میں مدد کرتے۔ ان دنوں خاکسار کے پاس کوئی کار نہ تھی۔ اور مسجد کی مرمت کے لئے کئی چیزیں لانی پڑتیں۔ اس کام میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کی بہت مدد کی بلکہ جب بھی بلایا فوراً آجاتے تھے۔ ان دنوں مسجد کی مرمت کے لئے چندے کی بھی ضرورت تھی اور خرچ بچانے کے لئے ہاتھ سے کام کرنے (وقارِ عمل) کی بھی بہت ضرورت تھی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب دونوں لحاظ سے مدد کرتے تھے۔ بلکہ کئی دفعہ اپنے ہاتھ سے انہوں نے مسجد کے بعض حصوں کو paint کیا۔ ایک اچھے صاحب حیثیت تعلیم یافتہ شخص کا اپنے ہاتھوں سے مسجد کے دروازوں کو رنگ کرنا ان کی دین سے محبت اور خاکساری کا ایک واضح ثبوت تھا۔ اس لحاظ سے وہ قابلِ رشک آدمی تھے۔ دوسری دفعہ جب خاکسار 1992 میں برمنگھم متعین ہوا تو پھر بھی ان سے رابطہ رہا۔ لیکن وہ کافی بیمار تھے۔ اس لئے زیادہ مسجد نہیں آسکتے تھے۔ لیکن خاکسار ان کو گھر ملنے جاتا تھا۔ بعد میں وہ کافی بیمار ہو گئے اور انہیں مسلسل ہچکی کی تکلیف ہو گئی

جو بہت تکلف دہ تھی۔ ہسپتال کے Intensive care میں داخل ہوئے۔ ایک دن خاکسار کو کسی نے بتایا کہ ڈاکٹر علی صاحب ہسپتال میں داخل ہیں۔ چنانچہ خاکسار مکرم نثار ملک صاحب سیکرٹری ضیافت برمنگھم جماعت کے ساتھ ان کی عیادت کے لئے ہسپتال گیا۔ Intensive care کے کمرہ میں جب ہم داخل ہوئے توان کی اہلیہ ان کے پیٹ کو دبا رہی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب کو مسلسل ہچکی کی تکلیف تھی اور اسکی وجہ سے پیٹ میں کافی درد تھا۔ جو نہی ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کو دیکھا تو اپنی اہلیہ کو کہا کہ آپ مولوی صاحب کو جگہ بنا دیں اور مجھے کہا کہ میرے پاس آ کر میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر دعا کریں اور ساتھ ساتھ ہچکی بھی چل رہی تھی۔ اور اس کی وجہ سے پیٹ درد بھی تھا۔ پتہ نہیں کب سے یہ ہچکی تھی بہر حال خاکسار نے کہا آیئے سب دعا کرتے ہیں ان کی حالت کو دیکھ کر دل میں بہت درد پیدا ہوا۔ اور ساتھ ہی ساتھ تقریباً 5 سال پہلے کرائیڈن میں اسی طرح کا واقعہ یاد آرہا تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک نوجوان کو اسی حالت میں محض اپنے فضل سے دعا کے ذریعہ شفا عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ ایک لمبی دعا کی حتی کہ ہمیں ڈاکٹر صاحب کے خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ جو نہی ان کی ہچکی بند ہوئی وہ بلا اختیار سو گئے اور ایسے گہرے سوئے کہ خراٹے لے رہے تھے۔ بہر حال ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل سے عاجزانہ دعاؤں کو قبول کیا۔ اور وہ ہچکی جو ہسپتال کے ڈاکٹروں سے کئی دنوں سے نہ رک سکی وہ دعا کی برکت سے چند منٹوں میں رک گئی۔ الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ۔ یہاں خاکسار یہ بات ضرور ذکر کرنا چاہیگا کہ یہ سب برکت خلیفہ وقت کی دعاؤں کی ہے کیونکہ خاکسار باقاعدگی سے حضور کی خدمت میں خط لکھتا ہے اور جانتا ہے کہ ہماری دعائیں اکیلی کچھ بھی نہیں۔

حضرت مولانا راجیکی صاحب نے اپنی کتاب حیات قدسی میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ وہ کسی کام کے لئے دعا کر رہے تھے اور کافی عرصہ دعا کرتے رہے لیکن وہ کام نہ ہوا۔ آخر انہیں الہام ہوا کہ خلیفہ وقت کو دعا کے لئے لکھو چنانچہ اس پر عمل کیا اور وہ کام ہو گیا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ حیاتِ قدسی جلد 3 صفحہ 102 پر بھی ہے۔ ہم احمدی بہت خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے خلافت کی بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کا فیض پانے کی توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو ہمیشہ اس فیض کو پاتے رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ یہ واقعات یقیناً خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا برمنگھم میں ورودِ مسعود

برمنگھم شہر اور برمنگھم کی جماعت احمدیہ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ایک سے زیادہ دفعہ برمنگھم تشریف لائے۔ خاکسار کی برمنگھم میں بطور مبلغ موجودگی میں حضور انور تین دفعہ تشریف لائے اور اس طرح حضور انور کا استقبال کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ پہلی دفعہ 1982ء میں حضور انور احمدیہ مشن برمنگھم کی عمارت واقع 792 Washwood Heath Road کا افتتاح فرمانے کے لئے تشریف لائے۔ دوسری دفعہ 1994ء یا 1995ء میں تشریف لائے۔ اس وقت بہت سے بوزنین اور البانین مسلمان جو اسائلم لے کر برمنگھم اور ارد گرد کے علاقوں میں رہتے تھے ان کے لئے ایک باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا انتظام مکرم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم امیر جماعت یوکے اور مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ریجنل امیر مڈلینڈ کی زیرِ

نگرانی مکرم سید یحییٰ صاحب صدر خدام الاحمدیہ اور مکرم نصیر شاہ صاحب ریجنل قائد خدام الاحمدیہ نے کیا اور برمنگھم جماعت کی مجلس عاملہ اور برمنگھم جماعت کے خدام و انصار نے اس کے انتظامات میں بھرپور حصہ لیا۔ ان بوزنین اور البانین میں سے بہت سے احمدی ہو چکے تھے اور جماعت احمدیہ ان کی خدمت اور تفریح کے لئے کئی قسم کے پروگرام بناتی تھی۔ ان میں سے ہی ایک یہ پروگرام تھا۔ حضور انور ان نو مبایعین کی حوصلہ افزائی کے لئے اپنی غیر معمولی مصروفیات میں سے وقت نکال کر لندن سے برمنگھم تشریف لائے اور فائنل مقابلہ جات دیکھ کر جیتنے والی ٹیموں کو حضور انور نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ اس کام کے لئے ایک سکول کرائے پر لیا گیا تھا وہاں مقابلے بھی ہوئے، تقسیمِ انعامات بھی اور ضیافت کا بھی انتظام تھا۔ حضور انور نے تمام مہمانوں کو مصافحہ کا بھی شرف بخشا جس پر سب مہمان بہت مسرور و ممنون تھے۔

تیسری دفعہ حضور انور 1996ء میں اس وقت تشریف لائے جب دارالبرکات مسجد کی موجودہ جگہ کو جماعت احمدیہ کونسل سے لے رہی تھی اسکے معائنے کے لئے حضور انور تشریف لائے۔ اس دورہ میں حضور انور کی تشریف آوری پر ناصرات الاحمدیہ نے اجتماعی ترانوں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور حضور سے پیار بھی لیا۔ خاکسار کی بیٹی صباح باجوہ نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کرنے اور پیار لینے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور سب سے پہلے زیر غور عمارت (موجودہ دارالبرکات مسجد) دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے جو کہ Tilton Rd پر واقع ہے۔ اس کے بعد ایک ہال میں غیر از جماعت کے ساتھ مجلس سوال و جواب رکھی گئی تھی اس میں کم و بیش

ایک صد مہمان تھے جن کی اکثریت انگریز تھی اور اس علاقے کے معززین اور تعلیم یافتہ لوگوں میں سے تھے۔ سوالوں کو مہمانوں سے اکٹھا کرنے کے بعد حضور انور کی خدمت میں سوالات پیش کرنے کی سعادت انگریز احمدی مسلمان مکرم مظفر کلارک صاحب کو حاصل ہوئی۔ بفضلہٖ تعالیٰ حضور انور کے نہایت موثر جوابات سن کر غیر مسلم اور غیر احمدی مہمانوں کی اسلام اور احمدیت کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔ اور اسلام کی خوبیوں کا بھی علم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور نے نمازِ عصر با جماعت پڑھائی اور اس کے فوراً بعد 24 نو مبائعین نے حضورِ انور کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی جنہوں نے انہیں دنوں میں برمنگھم اور ارد گرد کے علاقوں میں بیعتیں کیں اور ان کا تعلق مڈلینڈ ریجن سے تھا۔ بعد ازاں حضور انور نے مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور اس کے بعد حضور انور واپس لندن تشریف لے گئے۔ نومبر 2014ء میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے متعلق ایک مضمون لکھا اسے ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔

برمنگھم میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پہلی دفعہ تشریف آوری

برمنگھم برطانیہ کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہاں 1980ء میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج برطانیہ کی زیر ہدایت جماعت نے 792 Washwood Heath Road پر واقع مکان جماعتی ضروریات اور مشن ہاؤس اور نماز سنٹر کے طور پر خریدا۔ 1982ء میں محترم امیر صاحب نے خاکسار کو ہدایت فرمائی کہ خاکسار مع فیملی چند ماہ کے لیے ساؤتھال سے برمنگھم منتقل ہو جائے۔ اور اس خرید کردہ بلڈنگ کی مرمت و تزئین کا کام کرائے۔ مکرم امیر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ سارے خرچ کے

لئے رقم بھی احباب جماعت سے مل کر جمع کرنی ہے۔ الحمدللہ خدا کے فضل اور خلافت احمدیہ کی برکت اور احباب جماعت کے تعاون سے یہ کام تین چار ماہ میں مکمل ہو گیا۔ اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ہو گئی اور اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ دورہ انگلستان کے دوران اس نئے قائم کردہ مشن ہاؤس کے افتتاح کے لئے برمنگھم تشریف لائے۔ حضور کی تشریف آوری پر مشن ہاؤس کے باہر خاکسار نے بطور مبلغ سلسلہ ریجن کی جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان اور ان کی مجالس عاملہ کے ساتھ حضور انور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے تمام عہدیداران کو شرفِ مصافحہ بخشا اور مشن ہاؤس میں ہی دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ حضور انور اور چند احباب کے لئے میز کرسی کا انتظام کیا گیا تھا اور باقی لوگوں کے لئے مسجد والے حصے میں زمین پر بیٹھ کر ہی کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انورؒ نے فرمایا کہ میں سب لوگوں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا۔ اس طرح حضور انور کی عاجزی اور احباب جماعت کے ساتھ غیر معمولی محبت کا شاندار نمونہ دیکھنے کو ملا۔ اس موقع پر حضور انور نے تمام عمارت کا معائنہ فرمایا اور افتتاحی دعا بھی کروائی۔

علاوہ ازیں دو تقاریب منعقد ہوئیں۔ ایک تقریب سٹی سنٹر میں Thisle Hotel کے ایک ہال میں منعقد ہوئی جس میں شہر کے قریباً 80 معزز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ انگریز مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو خاکسار نے کی۔ اس کے بعد مکرم محمد الیاس خان صاحب نے حضور انور کا تعارف کرایا اور اس کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور نے تمام سوالات کے ایسے جامع مانع اور ایمان افروز جوابات عطا فرمائے کہ تمام حاضرین بہت خوش

ہوئے اور اسلام کی تعلیم کے حسن سے بے حد متاثر ہوئے۔ ایک سوال جو ہمیشہ کیلئے خاکسار کے دماغ میں محفوظ ہو گیا۔ یہ تھا کہ ایک مہمان نے کہا کہ ابھی تعارف میں بتایا گیا ہے کہ آپ کی جماعت افریقہ میں بہت سے لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس طرح وہاں آپ کے بہت سے سکول اور ہسپتال بھی لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں لیکن یہ بتائیں کہ انگلستان میں آپ کی جماعت کو زیادہ لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے میں کیوں کامیابی نہیں ہوئی۔ حضور نے بڑے اعتماد کے ساتھ فرمایا کہ افریقہ کے لوگوں کے سامنے جب اسلام کا پیغام پہنچایا تو ابتدا میں انہوں نے مخالفت کی اور پھر عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کیا اور پھر اسلام میں داخل ہو گئے لیکن انگلستان اور دوسرے مغربی ممالک کی صورت حال یہ ہے کہ انہوں نے ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے مخالفت کی بجائے نظر انداز کرنے کا رویہ اختیار کیا اس لئے نہ زیادہ مخالفت ہوئی نہ لوگوں نے موازنے کی ضرورت سمجھی اور نہ اسلام میں داخل ہونے کی نوبت آئی۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر نے اسلام قبول کر کے جماعتِ احمدیہ میں داخل کر دیا ہے۔ اسکے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آئندہ جب آپ نے سمجھا کہ اب کافی لوگ اسلام کی طرف توجہ کر رہے ہیں تو پھر آپ بھی مخالفت کریں گے اور اس کے بعد لوگ اسلام کی تعلیم کو سنجیدگی سے دیکھیں گے اور عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کرینگے اور اس کے بعد وہ انشاء اللہ اسلام میں داخل ہوتے جائینگے۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح حضور انور کے الفاظ پورے ہو رہے ہیں۔ مخالفت کا دور کسی قدر شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی یہ سلسلہ آگے بڑھے گا اور آخر خدا کے فضل سے یہ قومیں فوج در فوج اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ میں

شامل ہونگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مجلس سوال و جواب اور دعا کے بعد تمام مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا اور اس کے بعد مہمانوں نے انفرادی طور پر حضور انور سے ملاقات کی اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

دوسری تقریب ایک سکول کے ہال میں منعقد ہوئی جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے سپاس نامہ پیش کیا اس کے بعد حضور انور نے پر معارف خطاب فرمایا اور اس میں احباب کو زریں نصائح سے نوازتے ہوئے نیک نمونہ اور دعاؤں کے ساتھ دعوت الی اللہ کے کام میں اپنا سب کچھ لگا دینے کا ارشاد فرمایا تا کہ خدا کے فضل سے اس ملک میں بھی ہم اسلام احمدیت کے حق میں ایک غیر معمولی انقلاب دیکھنے کی توفیق پائیں۔ اس تقریب میں برمنگھم اور اردگرد کی جماعتوں کے احباب و خواتین بکثرت اپنے آقا کی زیارت کیلئے حاضر تھے۔ حضور انور نے تمام احباب کو پہلے نمازِ ظہر و عصر با جماعت پڑھائیں پھر دستی بیعت کا شرف بخشا، اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد فرداً فرداً مصافحہ کا موقعہ دیا۔ ہر دو تقاریب احباب کے ایمان و عرفان کے اضافہ کا موجب ہوئیں اور اس کے بعد حضور انور مع قافلہ واپس لندن تشریف لے گئے۔

برمنگھم میں حضور انور کی تشریف آوری پر جو انتظامات کئے گئے ان میں اس ریجن کے جملہ صدر صاحبان نے حصہ لیا۔ ان کے اسماء یہ ہیں:۔ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب صدر جماعت برمنگھم۔ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب صدر جماعت لیمنگٹن سپا و کوونٹری۔ مکرم ملک مختار احمد صاحب صدر جماعت نوٹنگھم۔ مکرم محمد ابرہیم کھوکھر صاحب صدر جماعت لسٹر۔ جزاھم اللہ واحسن الجزا۔ طالب دعا: خاکسار نسیم احمد باجوہ

مبلغ سلسلہ۔لندن۔یوکے۔(خلاصہ رپورٹ 1982/11/14)

ایک لاکھ پونڈ کی گرانٹ لینے سے انکار

1995ء یا 1996ء کی بات ہے کہ جن دنوں برمنگھم میں مسجد کے لئے جگہ حاصل کرنے کی بات ہو رہی تھی تو جو جگہیں کونسل کی طرف سے جماعت کو دکھائی گئیں وہ پرانی عمارتیں تھیں اور شرط یہ تھی کہ انہیں باہر سے اصل حالت پر قائم رکھا جائے اور اندر جو تبدیلی کرنی ہو کر لیں۔ وہ عمارتیں بہت پرانی تھیں اور ان کی مرمت پر لاکھوں پونڈ کا خرچ درکار تھا اس لئے جماعت نے مناسب سمجھا کہ کونسل حکام سے بات کی جائے کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کی مرضی کے مطابق پرانی عمارت کو باہر سے اصل حالت میں رکھا جائے تو وہ مالی طور پر بھی اس میں حصہ ڈالیں۔ اس سلسلہ میں ایک دفعہ مکرم و محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت یوکے مرحوم اور مجلس عاملہ کے کچھ اراکین برمنگھم کونسل کے حکام سے ملنے گئے۔ کونسل حکام نے کہا کہ ہم آپ کو ایک لاکھ پونڈ کی گرانٹ دے سکتے ہیں لیکن یہ رقم لاٹری کی رقم میں سے ہے، اس کے علاوہ کونسل کے پاس کوئی رقم نہیں۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب نے کہا کہ ہم مشورہ کر کے آپ کو بتائیں گے۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب نے واپس لندن آکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ کونسل نے کہا ہے کہ ان کے پاس اور کوئی رقم نہیں تاہم ایک لاکھ پونڈ لاٹری کی رقم سے دے سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ انہیں شکریہ ادا کر دیں اور بتا دیں کہ ہم لاٹری کی رقم نہیں لینا چاہتے۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب نے کونسل حکام کو حضور انور کے ارشاد کے مطابق اطلاع کر دی۔ یہ وہ وقت تھا جب برمنگھم میں مسجد کی سخت ضرورت تھی۔ جماعت کے پاس کوئی رقم نہ

تھی۔ کونسل ایک لاکھ پونڈ دینے کے لئے تیار تھی۔ باقی تمام مذہبی تنظیمیں لاٹری کی رقم میں سے رقم اس وقت بھی لیتی تھیں اور آج بھی لیتی ہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم کو مقدم کیا اور جماعت کو کہا کہ آپ خود احباب جماعت سے ہی چندہ اکٹھا کر کے یہ پراجیکٹ مکمل کریں۔ بظاہر یہ کام اس وقت نہ صرف مشکل تھا بلکہ ناممکن تھا کیونکہ انہیں دنوں بیت الفتوح کا 15 ملین پونڈ کا پراجیکٹ بھی شروع ہو چکا تھا اور اس کے لئے احباب جماعت چندے دے رہے تھے۔ لیکن جماعت نے اپنے امام کے حکم پر لبیک کہا اور اللہ کے فضل سے بیت الفتوح مسجد اور برمنگھم مسجد دونوں پراجیکٹ کے لئے حیرت انگیز مالی قربانی کرنے کی توفیق پائی اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے لاٹری کی رقم نہ لے کر ثابت کر دیا کہ جماعت احمدیہ ایک خالص اسلامی جماعت ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم کو ہر حال میں مقدم کرنے والی ہے اور اپنے امام کی ہر آواز پر دل و جان سے لبیک کہنے والی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

دارالبرکات برمنگھم میں پہلی نماز فجر میں 60 نمازیوں کی شمولیت

1999ء میں جب دارالبرکات مسجد برمنگھم اس حد تک تیار ہو گئی کہ وہاں نمازیں ادا کی جا سکیں اور ساتھ ہی مبلغ کی رہائش بھی تیار ہو گئی تو پہلی عمارت سے نئی عمارت منتقل ہونے کے لئے ایک دن مقرر کیا گیا۔ یقیناً سب لوگ بہت خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی مسجد عطا فرمادی ہے اور ساتھ ساتھ سب احباب دعائیں بھی کر رہے تھے۔ خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ ہم نے نئی مسجد میں پہلی نماز فجر ادا کی ہے اور اس میں 60 نمازی ہیں۔ ان دنوں یہ تعداد فجر کی نماز کے لحاظ سے تقریباً ناممکن تھی کیونکہ لوگ

دور دور رہتے تھے۔ اور جماعت کی تعداد بہت کم تھی۔ پھر فجر میں باقی نمازوں کی نسبت ہر جگہ حاضری کم ہی ہوتی ہے۔ جس کی کئی اور بھی وجوہات ہیں۔ بہر حال خاکسار نے ایک خطبہ میں احباب کو کہا کہ اگرچہ بظاہر فجر کی نماز میں اتنی تعداد کا موجود ہونا پہلے کبھی نہیں ہوا لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے خواب دکھائی ہے تو آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ شریعت کے دائرہ میں رہ کر ہر اچھی خواب کو جہاں تک استطاعت ہو پورا کرنا چاہیے۔ لہٰذا شکرانے کے طور پر پہلے دن زیادہ سے زیادہ لوگ کوشش کریں کہ فجر کی نماز میں شریک ہوں۔ علاوہ ازیں شکرانہ کے طور پر نمازِ تہجد کا بھی انتظام کیا گیا۔ خدا کا بہت احسان ہے کہ احباب و خواتین اور بچوں نے جوش و خروش سے تہجد اور فجر کی نماز باجماعت میں شرکت کی اور فجر کی نماز کی گنتی کی گئی تو وہ 56 تھی۔ خاکسار کی اہلیہ اور تین بیٹیوں کو شامل نہ کیا گیا تھا۔ ان کو شامل کر کے تعداد 60 بن جاتی ہے۔ جو لوگ نماز کے لئے آئے وہ نہ صرف برمنگھم کے تھے بلکہ والسال، وولورہمپٹن، برٹن آن ٹرنٹ، لمنگٹن سپا اور کوونٹری سے بھی تھے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

نماز مومن کی جان ہے اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن مسجد میں اس طرح ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی میں۔ (کشف الخفا حدیث نمبر 2689) گویا جس طرح مچھلی اس وقت تک ہی زندہ رہتی ہے جس وقت تک وہ پانی میں ہے اسی طرح روحانی طور پر مومن بھی اسی وقت تک زندہ ہے جس وقت تک وہ نماز باجماعت کے لئے مسجد میں محض للہ باقاعدگی سے آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سنت تو یہ ہے کہ آپ اپنی آخری بیماری میں دوسروں کے سہارے نماز باجماعت کے لئے مسجد تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے نماز باجماعت کی توفیق دے۔ اور اپنی رضا عطا

فرمائے۔ آمین۔

عزیزہ عطیہ بیٹی کی شادی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ارشاد فرمودہ خطبہ نکاح

جب خاکسار برمنگھم میں تھا تو 1998ء میں خاکسار کی بڑی بیٹی عطیہ باجوہ کی شادی ساڑھے سترہ سال کی عمر میں خاکسار کے بھانجے عزیزم عمران الدین احمدی مقیم لیسٹر سے ہوئی الحمدللہ۔ اس سلسلہ میں خاکسار پہلی بات تو یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ اللہ کے فضل سے خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ رشیقہ باجوہ نے تینوں بیٹیوں کو پیدائش سے پہلے وقف کیا تھا اگرچہ اس وقت وقفِ نو تحریک شروع نہیں ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیحؒ کی خدمت میں لکھا بھی گیا اور حضور انورؒ نے دعاؤں سے نوازا۔ الحمدللہ۔

جب بچیاں 15 سال کی ہوئیں تو انہوں نے حضور انور کی خدمت میں بھی اپنے وقف کی تجدید کی۔ جب خاکسار کی بڑی بیٹی عطیہ نے 15 سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں وقفِ زندگی کی تجدید کا خط لکھا تو حضور انور نے دعاؤں کے ساتھ یہ فرمایا کہ آپ کا وقف قبول ہے۔ آپ اپنے والد کے ساتھ کام کریں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے اب تک کر رہی ہے۔ تبلیغ گائیڈ جو خاکسار نے طبع کروائی اس کی ابتدا 1998 میں ایک پمفلٹ سے ہوئی تھی جس کا نام تھا Islam and Bible اور اس میں بائبل کے وہ تمام حوالے دئے گئے جو تبلیغ کے لئے مفید ہیں۔ چنانچہ بعد میں یہ تمام حوالے تبلیغ گائیڈ کا حصہ بن گئے ۔ یہ پمفلٹ خاکسار کی بیٹی عطیہ باجوہ نے ہی کمپیوٹر میں لکھا تھا۔ اور بہت سے داعی الی اللہ اسے استعمال کرتے ہیں اور اب تبلیغ گائیڈ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں دوسری بات یہ ہے کہ خاکسار نے بیٹیوں

کو پنجوقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ شرائط بیعت، عہد بیعت، سات مدارج نماز اور دعائے استخارہ شادی سے بہت پہلے سکھائے اور کہا کہ ہر روز دو نفل میں دعائے استخارہ پڑھیں تا اللہ تعالیٰ اچھا نصیب عطا فرمائے۔ سب بچیوں نے شادی سے پہلے وصیت بھی کی۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب خاکسار کی بڑی بیٹی کے لئے خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ مقیم لسٹر کی طرف سے ان کے بیٹے عمران الدین صاحب کے رشتہ کی تجویز آئی تو خاکسار نے کہا کہ چونکہ خاکسار کی بیٹیوں نے وقف کیا ہوا ہے اس لئے حضور انور کی خدمت میں تحریر کروں گا۔ جو بھی جواب آئے گا اس کے مطابق کریں گے۔ چنانچہ حضور انور نے از راہ شفقت منظوری دی تو پھر رشتہ ہوا۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ خلافت کی عظیم نعمت سے وابستہ ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر فیصلے سے پہلے خلیفہ وقت سے منظوری لینے میں بہت برکت ہے۔ اور ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ حضور انور کی منظوری کے بعد اس کی قدر کریں۔ اگر وہ رشتہ کا معاملہ ہے تو رشتہ کو دعاؤں اور اعمال صالحہ کے ساتھ نباہیں۔ اور رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا (25:75) کی قرآنی دعا بکثرت کرتے رہیں اور خلیفہ وقت کو باقاعدگی کے ساتھ خط لکھیں اور صدقات دیتے رہیں تا ہر کام کا انجام بخیر ہو اور اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔

مؤرخہ 5 اپریل 1998 کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے از راہِ شفقت خاکسار کی بڑی بیٹی عطیہ باجوہ کا نکاح مسجد فضل لندن میں پڑھایا۔ اس موقع پر آپ نے جو خطبہ نکاح ارشاد فرمایا اس کا انگریزی سے اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔ آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"آج جس نکاح کا میں اعلان کر رہا ہوں یہ عطیہ باجوہ بنت نسیم احمد باجوہ صاحب کا ہے جو آج کل برمنگھم میں بطور مبلغ متعین ہیں۔ یہ نکاح عمران الدین صاحب ابن عزیز الدین صاحب کے ساتھ ہو رہا ہے۔ لڑکا لڑکی دونوں کا تعلق ایسے خاندانوں سے ہے جو جماعت میں اپنی لمبی خدمات کی وجہ سے معروف ہیں۔ باجوہ صاحب چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم کے بیٹے ہیں جنہوں نے ریٹائرمنٹ کے بعد بطور واقفِ زندگی جماعت میں خدمت سرانجام دی اور ان کا تعلق چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا سے ہے۔ عزیزہ عطیہ مولوی محمد سعید صاحب انصاری سابق مبلغ انڈونیشیا کی نواسی ہیں۔ مکرم انصاری صاحب نے کئی اور ممالک میں بھی خدمت سرانجام دی اور وہ اپنی عمدہ خدمات کے لحاظ سے معروف ہیں۔

عمران الدین صاحب صاحب چوہدری محمد شریف باجوہ صاحب موصوف کے نواسے ہیں اور حضرت ڈاکٹر فضل الدین صاحب رضی اللہ مرحوم کے پوتے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ ایجاب و قبول کے بعد آپ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اس دنیا میں بھی مبارک بنائے اور آخرت میں بھی۔ آمین"۔ اس کے بعد حضورِ انورؒ نے 7 ہزار پاؤنڈ حق مہر پر فریقین سے ایجاب و قبول کروایا اور دعا کرائی۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عزیزہ عطیہ کی شادی کے بعد کافی دیر تک اولاد نہیں ہوئی۔ ایک روز خاکسار نے اپنی بیٹی کو اس پہلو سے مغموم دیکھا تو ہم سب گھر والوں نے مل کر لمبی دعا کی۔ اور کچھ دنوں کے بعد خاکسار نے خواب میں عزیزہ عطیہ کے چار بچے

دیکھے اسی وقت گھر والوں کو بتا دیا۔ الحمدللہ اب عزیزہ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے اور سب وقف نو کی بابرکت سکیم میں شامل ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ فرید الدین۔ خالد الدین۔ نصیر الدین اور ھبۃ الصبور۔ الحمدللہ۔

پانچویں بات یہ ہے کہ جب عزیزہ عطیہ باجوہ کی رخصتی ہوئی تو رخصتی کی تقریب میں تلاوت اور تلاوت کا ترجمہ اور نظم کا ترجمہ پیش کرنے والے سب نو مبایعین تھے۔ جنہوں نے اسی زمانے میں برمنگھم وغیرہ میں بیعتیں کی تھیں۔ رخصتی کی تقریب کے بعد ایک دوست نے کہا کہ یوں لگتا تھا جیسے یہ نو مبایعین کی میٹنگ ہے۔ کیونکہ ماشاء اللہ کافی نو مبائعین آئے ہوئے تھے اور تلاوت اور نظم پیش کرنے والے بھی نو مبائعین تھے۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت یو کے لندن سے تشریف لائے ہوئے تھے اور انہوں نے تقریب کی صدارت کی اور دعا کرائی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

خلافتِ احمدیہ کے برطانیہ آنے کے بعد اسلام کے حق میں غیر معمولی تبدیلیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1984ء میں پاکستان کے احمدیت مخالف قوانین کی وجہ سے لندن ہجرت کی۔ ان دنوں اخبارات میں اسلام کی کوئی خبر نہیں ہوتی تھی۔ نہ حق میں نہ مخالف۔ خلیفہ وقت کی دعاؤں کے نتیجہ میں حالات میں تبدیلی آنا شروع ہوئی۔ حضور انور کے خطبات اور دعاؤں سے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے داعیین الی اللہ نے تیزی سے کام شروع کیا۔ ہر جگہ لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ لوگ جماعت میں داخل ہونے لگے۔ دشمنان اسلام کے دلوں میں حسد پیدا ہوا جو ہمیشہ

اسلام کی ترقی کے وقت ہوتا ہے چنانچہ انہوں نے سلمان رشدی سے Satanic Verses کتاب لکھوائی جو 1988ء کے قریب شائع ہوئی۔ مخالفین اسلام کا خیال تھا کہ اس کتاب کے نتیجہ میں اسلام کے خلاف غیر مسلموں کے دلوں میں نفرت پیدا ہو گی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طرف توجہ کو اور بڑھا دیا۔ اس کی چند مثالیں خاکسار یہاں عرض کرنا چاہتا ہے۔

جب خاکسار برمنگھم میں تھا 30 مارچ 1997ء کی بات ہے کہ عیسائیت کے خصوصی ایام Lent میں Durham کے بشپ صاحب جو عیسائیوں کے ایک بڑے لیڈر تھے نے اعلان کیا کہ وہ Lent کے 40 دنوں کے دوران بائیبل نہیں پڑھیں گے اور قرآن پڑھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس جو قرآن کا انگریزی ترجمہ ہے اس کے 800 صفحات ہیں۔ میں 20 صفحات روزانہ پڑھوں گا تا کہ 40 دنوں میں قرآن مکمل کر لوں۔ یہ خبر برطانیہ کے مشہور نیشنل اخبار The Times وغیرہ میں نمایاں طور پر شائع ہوئی اسی طرح Independent میں بھی شائع ہوئی۔ اس طرح ایک اور خبر انہیں دنوں The Times میں شائع ہوئی کہ برطانیہ کی 20 ہزار برٹش عورتوں نے گزشتہ چند سالوں میں اسلام قبول کیا ہے۔ ان میں سے چند کے انٹرویو بھی مشہور برطانوی اخبار The Times کی 9 نومبر 1993ء کی اشاعت میں شائع ہوئے۔ ان سب نو مسلم انگریز خواتین نے کہا کہ اسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد ہمیں معلوم ہوا ہے کہ خواتین کو جس قدر حقوق اسلام دیتا ہے اور کوئی مذہب نہیں دیتا۔

انہی دنوں امریکہ کے ایک اخبار میں بھی یہ خبر شائع ہوئی کہ امریکہ میں بھی 20 ہزار

خواتین نے گذشتہ چند سالوں میں اسلام قبول کیا ہے۔ اس قسم کی اور بھی خبریں شائع ہوئیں مثلاً ڈنمارک کے متعلق خبر تھی کہ لوگوں کے دلوں میں قرآن پڑھنے کی دلچسپی اتنی بڑھ گئی ہے کہ کتابوں کی دکانوں میں پڑے ہوئے سب قرآن فروخت ہو گئے ہیں۔ اور لوگ مزید قرآن مانگ رہے ہیں۔ گویا ایک طرف مخالفت میں اضافہ ہوا اور دوسری طرف اس مخالفت کا اسلام کو ہی فائدہ ہوا۔ یقیناً یہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں میں اضافہ اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کا ہی ایک نتیجہ تھا کیونکہ ان لوگوں میں سے کئی لوگ احمدی ہوئے اور کئی بعد میں آئے یا آئینگے۔ اسی طرح 27 اپریل 1991 کو اخبار Today اور بعض اور اخبارات میں پہلے صفحہ پر یہ خبر شائع ہوئی کہ **Jesus did not die on cross** اور پوری خبر یہ تھی کہ ملکہ برطانیہ کے ذاتی ڈاکٹر نے ایک طبی رسالہ میں یہ مضمون لکھا ہے کہ میں نے بائبل کو اچھی طرح ڈاکٹری نقطہ نگاہ سے پڑھا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ کو صلیب سے زندہ اتارا گیا۔ ڈاکٹر موصوف نے خاص طور پر یہ دلیل پیش کی کہ واقعہ صلیب کے دوران حضرت عیسیٰؑ کو جب بھالا مارا گیا تو ان کے جسم سے خون بہنے لگا جو ان کی زندگی کا واضح ثبوت ہے۔ اس خبر نے بھی حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب **'مسیح ہندوستان میں'** کی تصدیق کی اور اہلِ یورپ میں سے ایک ممتاز شخصیت کی کسرِ صلیب کے حق میں ایک اور گواہی مل گئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

نئی مسجد دارالسلام ساؤتھال کا بابرکت افتتاح

ساؤتھال جماعت اور ساؤتھال شہر کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ اسے تین خلفاء احمدیت کے قدم چومنے کی توفیق ملی ہے۔ 1980ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب

خلیفۃ المسیح الثالث تشریف لائے۔ اور آپ نے اپنے دستِ مبارک سے دار السلام مسجد ساؤتھ ہال کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر احباب و خواتین اور بچوں نے نہایت جوش و خروش سے استقبال کیا۔ اور اپنے پیارے امام کے بابرکت کلمات اور دعاؤں سے متمتع ہوئے۔ دوسرا موقع وہ تھا جب 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ساؤتھال تشریف لائے۔ آپ نے مسجد کا بھی معائنہ فرمایااور ایک استقبالیہ تقریب کے بعد سب احباب وخواتین سے بیعت لی۔ کیونکہ مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضور انور کا یوکے کا یہ پہلا دورہ تھا اس موقع پر بھی سب جماعت نے نہایت ذوق و شوق سے اپنے آقا کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مذکورہ بالا دونوں مواقع پر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر ومشنری انچارج یوکے تھے اور خاکسار ساؤتھال میں مبلغ تھا۔

اس کے بعد تیسرا اہم موقع وہ تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز 18 اکتوبر 2017ء کو ساؤتھال تشریف لے گئے اور آپ نے مسجد دارالسلام کی پرانی عمارت کی جگہ پر نئی خوبصورت مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور پھر آپ نے اس مسجد کا افتتاح 23 فروری 2020ء کو اپنے دستِ مبارک سے فرمایا۔ ان ہر دو مواقع پر سینکڑوں کی تعداد میں احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کا نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ استقبال کیا۔ اور بچوں اور بچیوں نے نہایت جوش و خروش سے خوشی کے ترانے گائے۔ اسی طرح مسجد کے سامنے ایک سکول کے ہال میں ایک پر وقار استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں کم و بیش دو سو مہمانوں نے شرکت کی اور حضور انور نے ان غیر مسلم مہمانوں کے سامنے مسجد کے اغراض و مقاصد اور اسلام کی خوبصورت اور پر امن تعلیم پیش کر کے ان کے تمام تحفظات کو دور کر دیا۔ ان مہمانوں میں سے بعض بعد میں مسجد بیت

الفتوح بھی دیکھنے آئے۔ اور ایک انگریز مہمان، جو سلاؤ (Slough) کے ڈپٹی میئر تھے، نے تو یہاں تک کہا کہ مجھے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے میں کوئی روک محسوس نہیں ہوتی۔ موجودہ مسجد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے کی زیرِ نگرانی 1.5 ملین پونڈ کے خرچ سے تعمیر ہوئی ہے اور اس میں 700 نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھیں سالانہ رپورٹ جماعت احمدیہ یوکے 2019-20 صفحہ 72) اس موقعہ پر MTA نے خاکسار کا انٹرویو بھی نشر کیا جس میں خاکسار نے اس مسجد کی ابتدائی تاریخ بتائی۔ تاریخِ احمدیت انگلستان کے لئے ایک دفعہ خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ابتدائی دنوں کے متعلق ایک مضمون لکھنے کے لئے کہا گیا جو خاکسار نے لکھ کر دے دیا۔ ذیل میں بطور ریکارڈ درج ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا پہلا دورہ انگلستان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص منشا کے مطابق 10 جون 1982ء کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا۔ اور اس طرح خلافت احمدیہ کے چوتھے دور کا آغاز آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی دوبارہ قدرتِ ثانیہ مندرجہ الوصیت کے عین مطابق ہوا۔

پہلا سفر یورپ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 9 اکتوبر 1980ء کو سپین کے شہر قرطبہ کے قریب پیدرو آباد کے مقام پر جماعت احمدیہ کی سپین میں پہلی تاریخی مسجد ''مسجد بشارت'' کا سنگ بنیاد رکھا تھا جو کہ سپین میں مسلمانوں کی حکومت 711ء تا 1492ء (700 سال سے زائد

عرصہ) کے بعد سپین میں قائم ہونے والی پہلی مسجد تھی۔ پروگرام کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس مسجد کا افتتاح 10 ستمبر 1982ء کو فرمانا تھا۔ لیکن تقدیر الٰہی کے مطابق 9,8 جون 1982ء کی درمیانی رات حضورؒ وفات پا گئے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فیصلہ فرمایا کہ آپ پروگرام کے مطابق مقررہ تاریخ کو خود سپین تشریف لے جائینگے اور مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔ 28 جولائی 1982ء حضور مع قافلہ ربوہ سے روانہ ہوئے اور آپ کا دورہ 17 اکتوبر 1982ء تک جاری رہا۔ اس دورہ کے دوران آپ نے نہ صرف مسجد بشارت سپین کا افتتاح فرمایا بلکہ دیگر یورپی ممالک کا بھی دورہ فرمایا جن میں ہالینڈ، برطانیہ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور اٹلی شامل تھے (صد سالہ تاریخ احمدیت شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی ص 446)

انگلستان میں ورود مسعود

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے قافلہ کے ہمراہ 15 ستمبر کو سپین سے لندن تشریف لائے۔ پہلے ایرپورٹ پر اور پھر فضل مسجد لندن میں حضور انور کا نہایت پر جوش استقبال کیا گیا۔ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم ان دنوں امیر و مبلغ انچارج برطانیہ تھے۔ حضور جب مسجد فضل لندن پہنچے تو تمام حاضر افراد نے جو قطاروں میں مسجد فضل لندن کے گراسی پلاٹ میں پورے نظم و ضبط کے ساتھ کھڑے تھے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر نعروں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور اس کے بعد خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے۔ اس موقع پر مسجد فضل لندن کو جھنڈیوں اور روشنیوں کے ساتھ خوب سجایا گیا تھا اور حضور کے قیام کے تمام عرصہ میں مسجد فضل لندن میں عید کا سا سماں تھا۔ اس دورہ برطانیہ کے

دوران حضور انور متعدد شہروں میں تشریف لے گئے اور چونکہ مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضورؒ کا یہ پہلا دورہ تھا اس لئے ہر جگہ اجتماعی بیعت کی عظیم الشان تقاریب بھی منعقد ہوئیں اور احباب جماعت انگلستان اس سعادت پر بے حد خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خلیفہ وقت کے دست مبارک پر براہ راست بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔

ساؤتھال میں تشریف آوری

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ساؤتھال میں احمدیہ مشن کے قیام کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ الحمدللہ علی ذالک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے فیصلہ کے مطابق خاکسار 15 اکتوبر 1975ء کو لندن پہنچا اور ایک ہفتہ کے بعد خاکسار کو مکرم بشیر احمد رفیق امیر و مبلغ انچارج برطانیہ نے حضورؒ کی اجازت سے ساؤتھال مشن قائم کرنے کے لئے بھجوایا۔ ابتدا میں ایک کرائے کے کمرہ میں کام شروع کیا۔ 1980ء میں خدا کے فضل اور خلافت احمدیہ کی برکت سے 11 Boyd Avenue, Southall کے مقام پر ایک عمارت خریدی گئی جس پر مجموعی طور پر قریباً 52 ہزار پونڈ خرچ ہوئے۔ جماعت کو بفضلہٖ تعالیٰ غیر معمولی مالی قربانی کی توفیق ملی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ سے سینکڑوں گھنٹے وقارِ عمل کرنے کا موقع ملا۔ بعض لوگوں نے جولائی کے مہینہ میں 18 گھنٹے کا روزہ رکھ کر سارا سارا دن وقار عمل کیا۔ جزاھم اللہ واحسن الجزاء۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج کی کوششوں اور دعاؤں کا اس میں خاص حصہ تھا۔ حضور انورؒ نے اس مشن ہاؤس کا نام دارالسلام تجویز فرمایا اور یہ مرکز آج تک تبلیغ اسلام کا مرکز بنا ہوا ہے۔

ستمبر 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے دورہ انگلستان کے دوران ساؤتھال مسجد کا افتتاح فرمایا۔ ایک پریس کانفرنس سے بھی آپ نے خطاب فرمایا جس کی خبریں مقامی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ دو سال بعد 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے قدم مبارک سے ساؤتھال کی سرزمین کو برکت بخشی۔ اس موقع پر ساؤتھال مشن کو جھنڈیوں اور مختلف قطعات سے سجایا گیا تھا۔ چھوٹے بچے اور بچیوں نے اھلاً و سھلاً کے ترانوں کے ساتھ اپنے پیارے امام کو خوش آمدید کہا۔ تمام مرد وزن نہایت نظم و ضبط کے ساتھ باہر قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور نے از راہ شفقت سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین کو بھی ہاتھ ہلا کر سلام کیا۔ حضور نے مشن ہاؤس کی عمارت کا معائنہ فرمایا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج اور خاکسار نے حضور کی خدمت اقدس میں ضروری تفصیلات عرض کیں۔ حضور کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا اور خدائی نور آپ کے وجود کے ذرے ذرے سے محسوس و مشہود تھا۔

اس موقع پر دو تقاریب منعقد ہوئیں۔ ایک تقریب میں لندن کی ایلنگ برو (Ealing Borough) کے ڈپٹی مئیر بھی شامل ہوئے۔ یہ تقریب مشن ہاؤس کے سامنے ایک سکول کے ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد ڈپٹی مئیر صاحب نے اپنی تقریر میں حضور انور کو نہایت ادب و احترام کے ساتھ خوش آمدید کہا اور جماعت کی پر امن کوششوں کو سراہا اور اپنے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ بعد میں حضور انور نے جوابی تقریر فرمائی۔ اور ڈپٹی مئیر صاحب کا شکریہ ادا فرمایا کہ وہ اس موقعہ پر تشریف لائے۔ اور حضور انور نے بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمت انسانیت کے تمام کاموں میں ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

دوسری تقریب جماعتی تھی جس میں خاکسار نے سپاسنامہ پیش کیا۔ اور حضور انور نے جماعت کو نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ جن میں ایک اہم نصیحت یہ تھی کہ ہر احمدی مرد و عورت اور بچہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر داعی الی اللہ بن جائے اور نیک نمونہ اور دعاؤں کے ساتھ اپنے ارد گرد کے ماحول میں ایک نیک انقلاب پیدا کر کے دکھائے۔ اس کے بعد حضور انور نے تمام احباب کو دستی بیعت کا شرف بخشا جو تمام احباب کیلئے نہایت مسرت و سرور کا موجب تھا۔ اجتماعی دعا کا پر کیف نظارہ بھی اپنی مثال آپ تھا جو آنسوؤں سے دلوں کو دھوتا جا رہا تھا۔ ان تقاریب کے جملہ انتظامات کے لئے جن احباب کو خاص طور پر کام کی توفیق ملی ان میں مڈل سیکس ریجن کے جملہ صدر صاحبان شامل تھے جو یہ تھے:۔ مکرم صدق المرسلین خادم صاحب صدر جماعت ساؤتھال، مکرم عبد الطیف خان صاحب صدر جماعت ہنسلو۔ مکرم بشیر احمد شیدا صاحب صدر جماعت گرین فورڈ، مکرم جمیل احمد صاحب صدر جماعت ہیز، مکرم محمد اکرم صاحب صدر جماعت واٹفورڈ، مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب صدر جماعت سلاؤ، مکرم میاں منور علی صاحب صدر جماعت لوٹن۔ جزاھم اللہ واحسن الجزاء۔

حصہ ہفتم، بریڈفورڈانگلستان میں عرصہ تقرری کے واقعات(2001تا2009)

بریڈفورڈمیں تقرری

برمنگھم کے بعد خاکسار کی تقرری بریڈ فورڈ میں ہوئی اور31اگست2001ء کو خاکسار اپنی اہلیہ اور چھوٹی بیٹی صباح السلام کے ساتھ بریڈ فورڈ پہنچا۔بریڈ فورڈ برطانیہ کا ایک اہم شہر ہے اور پاکستانیوں کی اتنی بڑی تعداد اور اثرونفوذ ہے کہ اسے LITTLE PAKISTANیعنی چھوٹا پاکستان کہتے ہیں۔اس وقت بریڈ فورڈ ڈسٹرکٹ کی آبادی تقریباً½5لاکھ ہے جس میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان ہیں جن کی اکثریت پاکستانی ہے۔بریڈ فورڈ ،لندن ،برمنگھم،لیڈز،شیفیلڈ اور مانچسٹر کے بعد آبادی کے لحاظ سے انگلستان کا پانچواں بڑا شہر ہے۔سٹی کونسل کے 90کونسلرز میں سے 28مسلمان ہیں۔ایک اندازہ کے مطابق چھوٹی بڑی 103 مساجد ہیں۔جن میں 22سے زیادہ مدرسے شامل ہیں۔کئی دکانوں پر سائن بورڈ اردو زبان میں بھی نظر آتے ہیں۔بریڈ فورڈ کے دو ممبران پارلیمنٹ میں سے ایک پاکستانی مسلمان خاتون ہیں۔برطانیہ میں بریڈ فورڈ پہلا شہر ہے جہاں پہلا پاکستانی اور ایشین 1985ءمیں لارڈ مئیر(LORD MAYOR)مقرر ہوا۔جن کا نام جناب محمد عجیب صاحب ہے۔عمومی طور پر پُرامن شہر ہے لیکن کبھی کبھی حالات کافی کشیدہ ہو جاتے ہیں لیکن جہاں تک حکومت کے افسران کا تعلق ہے وہ سب کے ساتھ برابری کا سلوک کرتے ہیں اور باقی سارے ملک کی طرح ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق

ہے 1962ء میں لندن سے باہر سب سے پہلی جماعت بریڈ فورڈ میں ہی قائم ہوئی۔ اُس وقت مکرم محترم چوہدری رحمت خان صاحب امام مسجد لندن و مشنری انچارج تھے جو جماعت کے قیام کیلئے لندن سے بریڈفورڈ تشریف لائے۔ اس وقت بریڈ فورڈ میں تقریباً 15 گھر تھے۔ 1969ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی بریڈ فورڈ کا دورہ فرمایا۔ جبکہ آپ یورپ کے دورہ کیلئے پاکستان سے تشریف لائے تھے۔ اس وقت مولانا بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن و مشنری انچارج تھے۔ 1975ء میں مکرم مولانا امین اللہ خان صاحب سالک بطور مبلغ یوکے آئے۔ ان کی تقرری بریڈ فورڈ کے پہلے مبلغ کے طور پر ہوئی۔ 1977ء میں مولانا انیس الرحمٰن صاحب بنگالی ہڈرز فیلڈ کے مبلغ مقرر ہوئے تو بریڈ فورڈ بھی آپ کے پاس تھا۔ 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے دست مبارک سے بیت الحمد مسجد واقع لیڈز روڈ کا افتتاح فرمایا جس سے جماعت کو اپنا باقاعدہ مرکز مل گیا۔ اس وقت مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن مشنری انچارج تھے اور ان کی کوششوں سے یہ مرکز بنا۔ 1980ء سے 1988ء تک مکرم مولانا عبد الحفیظ کھوکھر صاحب نے بطور مبلغ خدمت سرانجام دی۔ اس کے بعد مکرم مولانا طاہر سلبی صاحب مبلغ مقرر ہوئے۔ انہوں نے تقریباً 10 سال وہاں کام کیا۔ 1999ء سے 2000ء تک مکرم مولانا مبارک احمد بسرا صاحب نے خدمت سرانجام دی اور 2000ء سے 2009ء تک خاکسار کو خدمت کی توفیق ملی۔ 1992ء سے 1997ء تک مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب ریجنل امیر مقرر تھے۔ اس کے بعد 1997ء سے 2001ء تک مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب اور پھر مکرم بلال اٹکنسن صاحب نے 2001ء سے 2019ء تک اور اب مکرم ڈاکٹر مظفر احمد

صاحب آف سکنتھورپ بطور ریجنل امیر خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ بریڈ فورڈ جماعت کے صدر کے طور پر سب سے پہلے مکرم چوہدری منصور احمد صاحب 1962ء میں صدر مقرر ہوئے۔ اس کے بعد جن احباب کو یہ خدمت سر انجام دینے کی توفیق ملی ان کے اسماء یہ ہیں۔ مکرم ضیاء اللہ میر صاحب(1967 تا1975)مکرم میر رفیع احمد صاحب (1975 تا1979)، مکرم مشتاق احمد بٹ صاحب(1979 تا1980)، مکرم سعید احمد انور صاحب(1980 تا1990)، مکرم ڈاکٹر عبد الباری ملک صاحب(1999-2011)، مکرم وقاص انور صاحب(2011-2019)، مکرم توصیف انور صاحب(2019 تا حال) اور جس وقت خاکسار 2001ء میں بریڈ فورڈ گیا تو مکرم عبد الباری ملک صاحب صدر تھے۔ 2008ء میں جب مسجد المہدی بنی تو بریڈ فورڈ کے دو حصے ہو گئے۔ بیت الحمد مسجد والے حصہ کے صدر مکرم عبد الباری ملک صاحب اور مسجد المہدی والے حصہ کے صدر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب مقرر ہوئے۔ ان کے علاوہ بہت سے اور احباب و خواتین ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بریڈ فورڈ جماعت کی خدمت کی توفیق دی۔ ان میں سے کئی وفات پا چکے ہیں اور کئی حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی جناب سے عظیم انعامات و برکات عطا فرمائے۔ آمین

بریڈ فورڈ اور شمال مشرقی انگلستان میں جماعت احمدیہ کی ترقی

ایک خدائی نشان

یوں تو ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ کی صداقت کا زبردست اور ناقابل تردید ثبوت ہے لیکن بریڈ فورڈ اور شمال مشرقی انگلستان

میں جماعت احمدیہ کی ترقی ایک حیرت انگیز نشان ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ 1945ء میں جبکہ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی ایک بھی جماعت نہیں تھی نہ کوئی مسجد تھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو ایک خواب کے ذریعہ بتایا کہ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی ترقی ہو گی۔خواب بیان کرنے سے پہلے خاکسار یہ ذکر کر دیتا ہے کہ بریڈ فورڈ اور اس کے ارد گرد کے شمال مشرقی انگلستان کے جس علاقے کی خاکسار بات کر رہا ہے یہ گلاسگو سے تقریباً دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ایسی خواب کا پہلے بھی ذکر آچکا ہے۔ مختصراً خواب یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1945ء میں ایک خواب دیکھا کہ آپ ایک ہوائی جہاز میں لندن سے شمال کی طرف سکاٹ لینڈ جا رہے ہیں اور رستے میں ایک جگہ جہاز اترتا ہے اور آپ دریافت کرتے ہیں کہ یہ کونسی جگہ ہے تو بتایا گیا کہ یہ جگہ گلاسگو سے جنوب کی طرف 200 میل کے فاصلہ پر ہے۔ حضور انورؓ کے یہ الفاظ ہیں۔ فرمایا:

”میں نے دریافت کیا۔گلاسگو یہاں سے کتنی دور ہے تو اس (یعنی ایک شخص) نے کہا ایک لحاظ سے 1500 میل اور ایک لحاظ سے 200 میل۔“ پھر حضور انورؓ فرماتے ہیں میں نے کہا”200 میل ٹھیک ہو گا۔“

اس خواب کی تعبیر بھی حضور انورؓ نے اسی خواب کے آگے اسی وقت فرمائی اور فرمایا:”میں سمجھتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ سکاٹ لینڈ میں احمدیت کی اشاعت کے سامان کرے اور شاید کوئی ایسی تحریک پیدا ہو جو گلاسگو سے دو سو میل جنوب کی طرف سے شروع ہو کر گلاسگو تک جاری ہو کیونکہ گلاسگو سے دو سو میل ورے ہوائی جہاز ٹھہرا

ہے"(رویاء کشوف سیدنا محمودؓ ص292)

کیا یہ خدائی نشان نہیں کہ اللہ تعالیٰ 1945ء میں حضورؓ کو ایک بات بتارہا ہے جس کا اسوقت نام ونشان نہیں کیونکہ اس وقت اس سارے علاقے میں ایک بھی جماعت نہیں تھی۔اس کے بعد گلاسگو میں 1949ء میں جماعت احمدیہ کا مشن کھلتا ہے جس کی تفصیل پہلے آچکی ہے کہ آج خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی ایک عظیم الشان مسجد موجود ہے بلکہ گلاسگو میں ایک اور صلوٰۃ سنٹر اور ڈنڈی میں بھی ایک مسجد قائم ہو چکی ہے اور سکاٹ لینڈ میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔جہاں تک بریڈ فورڈ کا تعلق ہے جو کہ خواب کے مطابق گلاسگو کے 200 میل دور جنوب میں واقع ہے یہاں 1962ء میں جماعت قائم ہوئی۔1980ء میں بیت الحمد مسجد بن گئی اور اس کے بعد مسلسل جماعت احمدیہ اس علاقے میں ترقی کرتی گئی اور آج بریڈفورڈ میں دو احمدیہ مساجد ہیں۔اسی طرح ہارٹلے پول میں ایک خوبصورت مسجد بن چکی ہے۔شیفیلڈ اور کیتھلے میں بھی مساجد بن چکی ہیں۔ہڈز فیلڈ میں دو مساجد ہیں۔سپین ویلی جماعت کی مسجد قائم ہو چکی ہے جو کہ Dewsbury میں ہے۔اور اب سکنتھورپ میں بھی ایک خوبصورت مسجد بن گئی ہے۔اس سارے علاقے میں ان مقامات کے علاوہ لیڈز اور نیوکاسل میں بھی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ہزاروں احمدی اس علاقے میں آباد ہیں اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لحاظ سے بہت اچھی شہرت رکھتے ہیں۔بریڈفورڈ میں ٹیکسٹائل کے بزنس میں احمدیوں کا بڑا نام ہے۔سکنتھورپ جماعت میں تقریباً سب احمدی ڈاکٹرز ہیں اور اپنی انسانی خدمات کی وجہ سے بہت معروف ہیں۔باقی جگہوں پر بھی افراد جماعت بے لوث خدمت میں

مصروف ہیں۔ انشاء اللہ کچھ واقعات کا ذکر آئندہ صفحات میں کیا جائے گا۔ ایک نیک طبع انسان کیلئے جماعت احمدیہ کی سچائی پہچاننے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کو آئندہ کی غیب کی خبریں دیتا ہے اور پھر ان باتوں کو بڑی شان سے پورا کرتا ہے اور یہ بات خدا کی ہستی کا بھی ثبوت ہے اور اسلام احمدیت، مسیح موعود اور خلافت احمدیہ کی سچائی کا بھی نشان ہے۔

بریڈفورڈ اور دیگر علاقوں میں تبلیغی سٹالز سے تبلیغ کا آغاز

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ(16:126) اے مومنو! تمہارا یہ فرض ہے کہ لوگوں کو اللہ کے رستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔ اس حکم قرآنی پر عمل کرنے کے بہت سے طریق ہیں۔ مغربی ممالک میں اپنے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کیلئے ایک طریق سٹالز لگانا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے اپنے سابقہ تجربہ کی روشنی میں پہلے بریڈفورڈ میں نوجوانوں کی داعی الی اللہ کی ٹیم تیار کی جس کے ہر ہفتہ اجلاس ہوتے تھے اور اس کے بعد بریڈفورڈ کے سٹی سنٹر میں تبلیغی سٹال لگانے کا سلسلہ شروع کیا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ تبلیغ پر جانے سے پہلے داعیین اِلی اللہ کی اس رنگ میں تربیت کی جاتی تھی کہ وہ پنجوقتہ نمازوں کے پابند ہوں اور حتی الوسع تہجد کی نماز ادا کریں۔ مالی قربانی میں نمونہ بنیں۔ قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے والے ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں باقاعدگی سے دعائیہ خط لکھنے والے ہوں۔ حضور انور کے خطبات کو باقاعدہ سننے والے ہوں۔ تبلیغ پر جانے سے

پہلے دو نفل میں دعائے استخارہ پڑھیں۔ صدقہ دیں۔ کثرت سے استغفار کریں اور حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ شرائط بیعت اور عہد بیعت کو زبانی یاد کر کے اس پر عمل کرنے والے ہوں کیونکہ جب تک ہم خود ان باتوں پر عمل نہیں کرتے دوسروں کو ہمیں تبلیغ کرنے کا کوئی حق نہیں بنتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ۔کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ(61:3-4) کہ اے مومنو! تم دوسروں کو وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناراض کرنے والی ہے کہ تم دوسروں کو وہ بات کہو جو تم خود نہیں کرتے۔ اس لحاظ سے تبلیغ کرنے والے نوجوانوں کو سب سے پہلے اپنی اصلاح کی توفیق ملتی ہے اور وہ یہی لوگ ہیں جن کی تبلیغی کوششیں اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوتی ہیں اور پھر اس کے نتائج بھی نکلتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے احمدی داعیین الی اللہ نے باوجود مخالفت کے یہ سلسلہ مسلسل جاری رکھا اور اس طرح ہزاروں افراد تک اسلام کا حسین اور پُرامن پیغام پہنچایا اور لوگوں کے شکوک وشبہات کو دور کیا۔ بریڈ فورڈ کے بعد ارد گرد کے دوسرے قصبوں اور شہروں میں بھی یہ سلسلہ شروع کیا اور وہاں کے احمدیوں کو بھی اس کی تربیت دی اور اس کام میں لگایا۔ چنانچہ پہلے سال کی رپورٹ کے مطابق مندرجہ ذیل قصبوں میں تبلیغی سٹال ایک یا ایک سے زیادہ دفعہ لگائے گئے۔ بریڈ فورڈ میں تو یہ سلسلہ ہر ہفتہ جاری رہا۔ شہروں کے نام یہ ہیں:۔

1.Bradford 2. Wakefield 3. Brighouse 4. Cleckheaton
.5. Harrogate 6. Castleford 7.Leeds 8.Shipley
9.Morley 10.Wetherby 11. Doncaster 12. Sheffield

13. Pudsey 14.Pontefract 15. York 16. Selby

آہستہ آہستہ خدا کے فضل سے یہ سلسلہ سارے نارتھ ایسٹ کے علاقے میں پھیل گیا۔ سٹالز کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے BANNER بھی لگائے تا کہ پاس سے گزرنے والوں کو پیغام مل جائے۔ ایک اندازے کے مطابق پہلے سال ہمارے بینر LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE اور ISLAM MEANS PEACE کو کم و بیش 20 ہزار لوگوں نے پڑھا۔ SELBY کے قصبہ میں ہمارے بک سٹال پر ایک انگریز آیا۔ اس نے کہا کہ میں MTA دیکھتا ہوں اور میں آپ کی پُر امن اور درگزر کرنے کی تعلیم سے بہت متاثر ہوں۔ SHIPLEY میں ہمارے سٹال پر ایک پاکستانی دوست آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ باباجی اسلام کی بہت خدمت کر رہے ہیں۔ خاکسار نے پوچھا آپ کو کیسے علم ہے۔ کہنے لگے میں MTA باقاعدہ دیکھتا ہوں پھر اس نے یہ بھی کہا کہ دل میں میں احمدی ہی ہوں پھر کچھ لٹریچر لے کر چلے گئے۔

بریڈفورڈ یونیورسٹی کے ایک لیکچرر Dr.SIMON ROSS VALENTINE نے انہی دنوں ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے ISLAM AND AHMADIYYA JAMAAT ہے۔ وہ خاکسار کے پاس بھی بہت آتے جاتے رہے اس لئے ان کو تبلیغ سٹالز کے ذریعہ ہماری تبلیغ کا علم تھا چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب کے صفحہ 226 پر لکھا:

Before the events of 11th September 2001 Imam Naseem Bajwa would regularly take groups of Ahmadi men to Bradford city centre, often with book stalls giving away literature, talking to any passers by who may be interested. After a halt in activities following

9/11, these tabligh stalls were resumed in January 2002. Over 8000 millennium leaflets were distributed throughout the North East region from January 2002 to the end of that year. People spoken to in this way were offered copies of Review of Religions the Jamaat's own monthly periodical. It is interesting to note that in all these activities the Ahmadi Psychology accept, even welcome persecution.

ترجمہ:" 11 ستمبر 2001ء سے پہلے امام نسیم باجوہ باقاعدگی کے ساتھ احمدی مردوں کو لے کر بریڈفورڈ سٹی سنٹر جاتے تھے اور بکسٹال لگاتے تھے اور پاس سے گزرنے والے لوگوں کو جو دلچسپی رکھتے ہوں لٹریچر دیتے تھے۔ 11 ستمبر کے واقعات کی وجہ سے کچھ دیر کیلئے یہ کام روک دیا گیا اور پھر جنوری 2002ء سے دوبارہ تبلیغ سٹال لگانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جنوری 2002ء سے شروع کر کے سال کے آخر تک سارے شمال مشرقی انگلستان کے علاقے میں 8 ہزار سے زائد پمفلٹ تقسیم کئے گئے جو خصوصی طور پر شائع کئے گئے تھے۔ سٹالز پر جن لوگوں سے گفتگو ہوتی انہیں ریویو آف ریلیجنز کا رسالہ بھی پیش کیا جاتا جو جماعت احمدیہ کا اپنا ماہانہ رسالہ ہے۔ ایک دلچسپ بات خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ان تمام تبلیغی مواقع پر احمدیہ نقطہ نظر کے مطابق وہ مخالفت کو نہ صرف قبول کرتے ہیں بلکہ اس کا استقبال کرتے ہیں۔"

الحمدللہ ان تبلیغی سٹالز کے ذریعہ سارے علاقے کو اسلام احمدیت کا پُرامن اور محبت بھرا پیغام پہنچایا گیا اور بہت سے لوگوں نے پہلی دفعہ ہی اسلام احمدیت کا پیغام سنا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

لائبریریوں میں تبلیغی نمائشوں اور لٹریچر رکھوانے کے ذریعہ تبلیغ

2002ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کے مطابق زیادہ سے زیادہ لائبریریوں میں نمائشیں لگانے اور لائبریریوں میں جماعتی لٹریچر رکھوانے کی مہم کا بریڈفورڈ میں آغاز کیا گیا۔ چنانچہ لائبریریوں سے رابطہ کر کے وقت لیا گیا۔ ایک نمائش تیار کی گئی۔ مختلف شہروں میں جانے کیلئے اپنے ساتھ ایک ٹیم تیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور دراز کے علاقوں میں جانے کی توفیق ملی یہاں تک کہ شمال مشرقی انگلستان اور سکاٹ لینڈ کی سرحد کے پاس قریب ترین شہر تک پہنچ کر نہ صرف لائبریریوں میں نمائشیں لگائیں بلکہ لائبریریوں کو اسلامی لٹریچر کا ایک قیمتی سیٹ بھی بطور تحفہ دیا جس میں یہ کتب شامل تھیں:

1. Holy Quran with English Translation and Commentary / قرآن شریف مع انگریزی ترجمہ و تفسیر
2. Philosophy of the Teachings of Islam / اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی)
3. LIFE OF MUHAMMAD
4. ISLAM'S RESPONSE TO CONTEMPORARY ISSUE'S
5. ISLAM AND HUMAN-RIGHTS
6. SALAT (MUSLIM PRAYER BOOK)

اس مہم کے دوران جو بات خاص طور پر دل کو متاثر کرنے والی تھی وہ یہ تھی کہ باوجود اس کے کہ ہم ایک عیسائی ملک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے تھے لیکن لائبریریوں کا عملہ کھلے دل سے تعاون کر رہا تھا جیسے یہ لوگ دل سے مسلمان ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے انہیں تعاون کیلئے آمادہ کر رہے تھے۔اس سے ایک طرف ان لوگوں کیلئے دل سے دعائیں نکلتیں تھیں۔ دوسری طرف برطانیہ ملک کی حکومت اور حکومتی اداروں کے مساویانہ سلوک پر حیرانی ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے برطانیہ کی حکومت اور اس کے عوام کو اسکی بہترین جزا عطا فرمائے۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کو پورا کرنے کیلئے خدائی سامان تھا۔ذیل میں ان تمام شہروں کے نام درج ہیں جہاں کی لائبریریوں میں نمائشیں بھی لگائی گئیں۔کتب کاسیٹ بھی رکھوایا گیا اور اس شہر میں تبلیغ سٹال بھی لگائے گئے۔

1	Bradford	17.08.02	2	Doncaster	11.08.03 12.09.04
3	Baildon	08.09.03	4	Shipley	29.09.03
5	Keighley	20.11.03 08.03.04 08.01.05	6	Wakefield (Blane Lane)	03.11.03
7	Knottingle y	22.11.03	8	Wakefield (Drury Lane)	22.11.03
9	Feathersto	01.12.03	10	Ilkley	01.12.03

	ne	01.07.04			22.11.04
11	Horbury	10.01.04	12	Osset	14.12.04
13	South Elmsall	01.05.04	14	Armley	01.07.04
15	Scarborou gh	15.07.04	16	Bramley	15.07.04
17	Farsley	11.08.04	18	Pontefract	09.08.04
19	Knottingle y	01.08.04	20	Pudsey	15.09.04
21	Castleford	04.07.04	22	Goole	16.11.04
23	Bridlingto n (Centre)	02.12.04	24	Bridlington (North)	06.01.05
25	Hornsea	27.01.05	26	Hessele	22.02.05
27	Hedon	15.03.05	28	Withernsea	14.04.05
29	Everthorpe Prison	11.05.05	30	Black Hall	21.05.05
31	Cottingha m	25.07.05	32	Hordon	10.06.05
33	Filey	25.07.05	34	Driffield	23.08.05
35	Beverley	08.11.05			

یہاں خاکسار دو باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہے کہ ایک تو یہ کہ تبلیغی نمائشوں، تبلیغ سٹالز اور

تقسیم لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کا کام کرتے ہوئے ہماری خواہش اور کوشش ہوتی تھی کہ ہم اپنے علاقے کے ہر حصے تک پہنچیں۔ چنانچہ ایک دفعہ یہ خیال آیا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ اگر فرات کے کنارے پر کوئی بکری بھی بھوک پیاس سے مر گئی تو خدا تعالیٰ مجھے پوچھے گا کہ تم نے اس کا کیوں خیال نہ رکھا (سیرۃ عمر بن خطاب از ابن الجوزی صفحہ 140 مطبوعہ مصر)۔ اس بات کو سوچ کر خیال آیا کہ ہمارے رہنما تو جانوروں تک کا خیال رکھتے تھے کیا ہم اس سے سبق سیکھتے ہوئے انسانوں کا بھی خیال نہیں رکھ سکتے۔ چنانچہ ہم نے پروگرام بنایا کہ نارتھ ایسٹ اور سکاٹ لینڈ کی سرحد کے پاس جو آخری شہر ہے وہاں بھی جا کر لائبریری میں نمائش لگائیں اور جہاں تک ممکن ہے وہاں پیغام پہنچا کر آئیں۔ چنانچہ نقشہ پر دیکھا تو آخری شہر BERWICK UPON TWEED تھا وہاں کی لائبریری سے رابطہ کیا اور وہاں بھی نمائش لگانے کی اجازت مل گئی۔ جب وہاں گئے تو خیال آیا کہ کیوں نہ اس جگہ بھی جائیں جو نارتھ ایسٹ اور سکاٹ لینڈ کی سرحد ہے۔ وہاں اگر آبادی ہوئی تو وہاں بھی لٹریچر تقسیم کر کے آئیں۔ وہاں A1 سڑک کے کنارے پر ایک چائے وغیرہ کا سٹال تھا جہاں بعض لوگ آ کر رکتے تھے چنانچہ ہم نے اس سٹال والے سے بھی باتیں کیں اور اس تک پیغام پہنچایا اور لٹریچر بھی دیا۔ ربنا تقبل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ دور دراز کے چھوٹے چھوٹے شہروں اور قصبوں میں لوگ بہت قدر کرتے ہیں چنانچہ ایک جگہ جس دن ہم نمائش کا سامان واپس لینے گئے تو دیکھا کہ جتنے بھی پمفلٹ ہم مفت تقسیم کیلئے رکھ کر آئے تھے وہ سب ختم ہو چکے تھے اور آخری پمفلٹ لائبریری والوں نے یا کسی اور نے میز کے ساتھ سیلو ٹیپ کے ساتھ

چسپاں کر دیا تھا کہ اس پمفلٹ کو لوگ ادھر ہی پڑھ لیں اور ساتھ نہ لے کر جائیں تا کہ آئیندہ آنے والوں تک کچھ نہ کچھ پیغام پہنچ جائے اور ساتھ ہی کسی نے ایک کاغذ پر ہاتھ کی شکل بنا کر انگلی کا اشارہ حضرت مسیح موعود کی تصویر کی طرف کیا ہوا تھا اور لکھا تھا کہ اس شخص کو غور سے دیکھو۔ اسی طرح ایک اور جگہ جب ہم سامان لینے گئے تو لائبریرین نے کہا کہ آپ ذرا انتظار کریں یہاں کے ایک سکول کے ٹیچر آپ سے ملنا چاہتے ہیں اور وہ ابھی آ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ انگریز ٹیچر صاحب آئے اور بہت اچھے طریق سے ملے اور تعارف حاصل کیا اور پھر بتایا کہ میں یہاں سے آپ کا لٹریچر لے کر گیا تھا اور مجھے اتنا مزہ آیا کہ میں نے اپنے سکول کے تمام طلبہ کو آپ کے لٹریچر کے کئی حصے سنائے اور کہا کہ اسلام صرف وہ نہیں جو آپ میڈیا میں سنتے ہیں بلکہ یہ بھی ایک اسلام ہے جو نہایت امن و محبت اور حکمت والا ہے اور ہر قسم کے جبر سے پاک ہے۔ چنانچہ ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کو کچھ اور لٹریچر بھی دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

اخبارات کے ذریعہ تبلیغ

قرآن کریم میں مسیح موعود کے زمانے کے متعلق ایک پیشگوئی یہ ہے وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ (81:11) کہ اس وقت صحیفے پھیلا دئے جائیں گے۔ اس پیشگوئی کے مطابق اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اخبارات کے ذریعہ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کا انتظام کر دیا ہے اور اب تو انٹرنیٹ کے ذریعہ یہ کام بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ تاہم اخبارات کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ خاکسار جب بریڈ فورڈ میں مبلغ متعین ہوا تو مختلف طریق سے اخبارات کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کیلئے استعمال کیا۔ اس کا ایک طریق یہ تھا کہ ہم مختلف شہروں اور قصبوں میں لائبریریوں میں اسلامی کتب

وپمفلٹ، اخباری تراشوں اور تصاویر وغیرہ کی نمائش لگاتے تھے اور ساتھ ہی مقامی اخبار کو اطلاع دیتے تھے کہ ہم نے یہ نمائش لگائی ہے اگر آپ اخبار میں اس کی خبر نشر کر دیں تو زیادہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور انکے علم میں بھی اضافہ ہو گا اور اس طرح مقامی لائبریریوں کی اہمیت کی طرف لوگوں کی توجہ ہو گی۔ یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ مقامی اخبارات اس معاملے میں ہمیشہ تعاون کرنے والے ہوتے تھے اور کسی قسم کے تعصب کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں ہر قسم کا علم پھلتا پھولتا ہے اور لوگ ارد گرد کے ماحول کے متعلق کافی معلومات رکھتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں لوگوں کی باہمی دوریاں کم ہوتی ہیں اور معاشرے میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ بہر حال اللہ کے فضل سے ہم نے سارے شمال مشرقی انگلستان کی 93 لائبریریوں میں نمائشیں لگائیں اور ساتھ ہی مقامی اخبارات کو بھی دعوت دی۔ اللہ کے فضل سے 40 سے زائد اخبارات نے ان نمائشوں کی خبروں کے ساتھ ساتھ خاکسار کے انٹرویو بھی نشر کیے۔ اس طرح اسلام احمدیت کا پُر امن پیغام لوگوں تک پہنچانے کا موقع ملا اور ان کی غلط فہمیاں بھی دور کرنے کی توفیق ملی۔ ان اخبارات کے نام درج ذیل ہیں اور ساتھ وہ تاریخ درج ہے جب یہ خبر شائع ہوئی۔ اکثر اخبارات نے ساتھ تصاویر بھی دیں۔

SR. NO.	NAME OF NEWSPAPER	DATE
1	Bridlington Free Press	3-FEB-05
2	Hornsea Gazette	24-FEB-05
3	Beverly Advertiser	24-MAR-05

4	Hornsea Gazette	7-APR-05
5	Hull Daily Mail	26-APR-05
6	Holderness Gazette	21-APR-05
7	Holderness Gazette	19-MAY-05
8	Hartlepool Mail	14-JUN-05
9	East Riding Mail	4-JUL-05
10	Peterlee Mail	11-JUL-05
11	Scarborough Evening News	10-AUG-05
12	Driffield Post	9-SEP-05
13	Selby Times	10-NOV-05
14	Keighley News	2-DEC-05
15	East Riding Mail	8-DEC-05
16	Skegness Standard	4-JAN-05
17	The News	27-JAN-06
18	Evening Courier	28-JAN-06
19	Pontefract & Castleford Express	2-FEB-06
20	Lincolnshire Echo	1-MAR-06

21	Keighley News	10-MAR-06
22	Grantham Journal	10-MAR-06
23	Sleaford Standard	5-APR-06
24	Scunthorpe Telegraph	21-APR-06
25	Louth Leader	3-MAY-06
26	Mablethorpe Leader	3-MAY-06
27	Insight Staff News	JUN-06
28	The Star	5-JUN-06
29	Scunthorpe Telegraph	14-JUN-06
30	Grimsby Telegraph	19-JUN-06
31	Boston Standard	28-JUN-06
32	The Northern Echo	8-JUL-06
33	Goole Howden Courier	20-JUL-06
34	Horncastle News	6-SEP-06
35	Spalding Guardian	7-SEP-06
36	Scunthorpe Telegraph	27-SEP-06
37	Dearne Valley Weekender	1-JUL-07
38	The Trader	20-JUN-07

39	South Yorkshire Times	21-JUN-07
40	Scunthorpe Telegraph	3-SEP-07
41	Retford Times	13-SEP-07
42	Hexham Courant	21-DEC-07
43	News Post Leader	31-JAN-08
44	The Berwick Advertiser	24-APR-08

بعض اخبارات نے A3 کے پورے صفحہ کی خبر اور ساتھ تصویر دی اور بعضوں نے لائبریری میں آنے والے غیر مسلم لوگوں کے تاثرات بھی لے کر ساتھ شائع کئے۔ان اخبارات کے ذریعہ اس علاقے میں دور دور تک ہزاروں لوگوں تک پیغام پہنچانے کا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اور خلیفہ وقت کی دعاؤں سے موقع دیا ورنہ دوردراز کے علاقے میں ہم پہلی دفعہ جاتے اور ہمیں کوئی نہ جانتا تھا۔ ہمارے لئے ہر واقعہ معجزہ سے کم نہ ہوتا اور ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے شکر سے لبریز ہو جاتے اور حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک نیا ایمان حاصل ہوتا۔ذیل میں چند اخبارات کی خبروں کی صرف سرخیاں درج ہیں جن سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کس حد تک تعاون کرنے والے تھے۔

1. Muslim's Message of Peace:

Members of a Muslim group have taken to the streets to spread the word that Islam means peace (Hull Daily

Mail 26.4.2005)

ترجمہ: مسلمانوں کا امن کا پیغام: ایک مسلمان گروپ کے افراد نے شہر کے بازاروں میں پھر کر اس پیغام کو پھیلایا کہ اسلام کا مطلب ہے "امن"۔(اخبار Hull Daily Mail 26.4.2005)

2. Islam on Display:

A touring Islamic exhibition has just closed in Withernsea Library, aimed at showing that Islam is a peaceful religion (Holderness Gazette 19.5.2005)

ترجمہ: اسلامی نمائش: WHITHENRSEA کی لائبریری میں آج ایک ایسی اسلامی نمائش اپنے اختتام کو پہنچی جو مختلف شہروں میں لگائی جارہی ہے۔اس نمائش کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔(اخبار Holderness Gazette 19.5.2005)

3. Koran to spread the word at the library:

People have the chance to learn more about the Islamic faith after the religion's holiest book was added to the library (Hartlepool 14.6.2005)

ترجمہ: لائبریری میں قرآن رکھوا کر پیغام پہنچایا جارہا ہے: لائبریری میں اسلام کی سب سے مقدس کتاب رکھوا کر لوگوں کیلئے اسلام کے متعلق زیادہ معلومات مہیا کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔(اخبار ہارتلے پول 14.6.2005)

4. Our holiest book is a message of love:

Cottingham library has been given a translated copy of

the Koran by the Bradford-based Ahmadiyya Muslim Association, which has been promoting its moto: "Love for all, Hatred for none"

After the September 11 atrocities, Islam has had a bad image and we want to clean that- Imam Naseem Ahmad Bajwa for the Ahmadiyya Mosque in Bradford (East Riding Mail 4.7.2005)

ترجمہ: ہماری مقدس ترین کتاب محبت کا پیغام ہے:COTTINGHAM کی لائبریری کو احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن بریڈفورڈ کی طرف سے قرآن کریم مترجم انگریزی کا تحفہ دیا گیا ہے۔ یہ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن اپنا ماٹو (پیغام) محبت سب کے لئے اور نفرت کسی کیلئے نہیں پھیلا رہی ہے۔... احمدیہ مسجد بریڈفورڈ کے امام نسیم احمد باجوہ نے کہا کہ 11 ستمبر (2011) کے سانحہ کے بعد اسلام کے نام کو بہت نقصان پہنچا ہے اور اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ہم ان کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (اخبار East Riding Mail، 4.7.2005)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان علاقوں میں اسلام احمدیت کو جلد مقبول بنا دے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ، قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے بن جائیں اور یہ دنیا خلافت احمدیہ کے سایے میں امن کا گہوارہ بن جائے۔ آمین ثم آمین

انتخاب خلافت خامسہ کی تاریخی کاروائی میں شرکت کی سعادت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں سے وعدہ کرتے ہوئے فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا

اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمْ دِیْنَہُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَہُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِہِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ؕ وَ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔یعنی تم میں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔وہ میری عبادت کریں گے۔میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو یہی لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔(سورۃ النور آیت 56)

اس آیت قرآنی میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں سے دائمی وعدہ ہے کہ اگر وہ ایمان اور عمل صالح کی دو شرطیں پوری کریں گے تو خدا تعالیٰ انہیں ضرور خلافت کا عظیم انعام عطا فرمائے گا اور اس نظام خلافت کے ذریعہ انہیں چار قسم کی برکتیں عطا کرے گا۔اول دین کی مضبوطی۔دوم خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدلنا۔سوم عبادت الٰہیہ کا قیام۔چہارم شرک کا قلع قمع اور آخر میں فرمایا جو خلافت کا انکار کریں گے وہ خدا کے نزدیک فاسق اور نافرمان ہوں گے۔

اس آیت کریمہ میں کئے گئے وعدہ کے مطابق آنحضرت ﷺ کے بعد چار خلفاء یکے بعد دیگرے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دئے۔اول حضرت ابو بکر صدیقؓ۔دوم حضرت عمرؓ۔سوم حضرت عثمانؓ۔چہارم حضرت علیؓ۔اسکے بعد نظام خلافت راشدہ کی جگہ بادشاہت کا نظام قائم ہوا جو مختلف شکلوں میں چلتا چلا گیا لیکن آنحضرت ﷺ نے

نہایت واضح طور پر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخر میں پھر نبوت کے طریق پر چلنے والا نظام خلافت قائم ہو گا اور وہ دائمی ہو گا۔ اس پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں: عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللهُ أَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُوْنَ مَاشَاءَ اللهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُوْنُ مَاشَاءَ اللهُ أَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَّرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّتًا، فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللهُ أَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، ثُمَّ سَكَتَ (مسند احمد جلد 4 ص 273 دار الفکر بیروت و مشکوٰۃ باب الانذار دالتحذیر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اُس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہو گی۔ جب یہ دَور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اُسے بھی اُٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپ (ﷺ) خاموش ہو گئے۔

اس حدیث نبوی میں اول آنحضرت ﷺ کی اپنی زندگی کا زمانہ، دوم آپ ﷺ کے بعد خلافت راشدہ کا زمانہ، سوم خلافت کے بعد کاٹنے والی بادشاہت کا زمانہ چہارم ظالم اور جابر حکومت کا زمانہ اور پنجم خلافت علی منہاج النبوۃ یعنی نبوت محمدیہ کے طریق پر چلنے والی خلافت کے پانچ ادوار کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس حدیث نبوی میں آخری دور میں جس خلافت علی منہاج النبوۃ کا ذکر کیا گیا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود وامام مہدیؑ کی قائم کردہ جماعت کے اندر قائم ہے اور اس وقت روئے زمین پر کوئی اور اسلامی جماعت نہیں جس میں اس طرح کا خالص اسلامی اور پر امن نظام خلافت قائم ہو۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی وفات 26 مئی 1908ء کو ہوئی۔ اگلے روز 27 مئی 1908ء کو قادیان میں حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو پہلا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ 1914ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ خلیفہ ثانی کے طور پر مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ 1965ء میں خلیفہ ثالث کے طور پر منتخب ہوئے۔ 1982ء میں حضرت مرزا طاہر احمدؒ صاحب خلیفہ رابع کے مقام پر فائز ہوئے۔ 22 اپریل 2003ء کو ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے طور پر منتخب ہو کر مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت دے اور بیش از بیش ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

اس عاجز کی خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کے انتخاب کے وقت انتخاب خلافت کمیٹی میں اس عاجز کو بھی اللہ تعالیٰ نے شامل ہونے کی توفیق دی۔ ان دنوں خاکسار بریڈ فورڈ میں بطور مبلغ متعین تھا۔ انتخاب کے بعد واپس بریڈ فورڈ آ کر خاکسار نے فوراً ساری کاروائی اپنے رجسٹر میں لکھ لی تھی۔ اس کی مدد سے خاکسار ذیل میں کاروائی درج کرتا ہے:۔

19 اپریل 2003ء بروز ہفتہ صبح 9:30 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا لندن مسجد کے

ساتھ واقع اپنے فلیٹ میں انتقال ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ 22 اپریل شام 9:30 بجے بعد نماز مغرب وعشاء مسجد فضل لندن میں زیر صدارت مکرم محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید انتخابِ خلافت کی کاروائی عمل میں آئی۔ نئے قواعد کے مطابق یوکے کے مبلغین میں سے صرف پانچ مبلغین کو مجلس انتخاب میں شامل کیا گیا۔ جن میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، مکرم لئیق احمد صاحب طاہر، مکرم ملک محمد اکرم صاحب ،مکرم غلام احمد خادم صاحب اور خاکسار نسیم احمد باجوہ شامل تھے۔ کاروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد سیکرٹری مجلس انتخاب نے قواعد سنائے (اردو انگریزی دونوں زبانوں میں)۔ مکرم چوھدری حمید اللہ صاحب مرحوم نے سب سے حلف لیا۔ بعد ازاں نام پیش کرنے کیلئے کہا۔ سب سے پہلے مکرم مجید احمد سیالکوٹی نے مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ کا نام پیش کیا۔ تائید کیلئے کہا گیا تو بہت سے لوگوں نے ہاتھ کھڑے کئے تاہم مکرم جلال شمس کا نام لکھا گیا۔ اس موقع پر خاکسار مکرم جلال شمس صاحب کے پیچھے بیٹھا تھا اور خاکسار نے بھی تائید کیلئے ہاتھ کھڑا کیا لیکن یہ محض خدا تعالیٰ کی غیبی طاقت کے ساتھ ہوا۔ یہ سب کچھ جس طریق سے ہوا خاکسار کیلئے ایک بہت ایمان افروز واقعہ تھا۔ حیرت کی بات یہ تھی جن لوگوں کے نام پیش ہوئے مکرم محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب عمر میں ان میں سب سے چھوٹے تھے اور سب سے کم معروف تھے لیکن خدا تعالیٰ نے یکدم تمام حاضرین کے دلوں کو آپ کی طرف پھیر دیا اور اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید سے خلیفۃ المسیح الخامس کے عظیم روحانی منصب پر فائز ہو گئے۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَہٗ وَلَنَا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس موقع پر ہم

سب کو پہلی بیعت میں بھی شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ انفرادی مصافحہ اور معانقہ بھی نصیب ہوا۔ یہ ساری کاروائی رات 11:40 بجے مکمل ہوئی۔ ایسی دردناک دعائیں ہوتی رہیں کہ جس کا نظارہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے اس موقع پر اپنے پہلے خطاب میں یہی فرمایا اور یہ الفاظ روح کی گہرائیوں تک اترتے جارہے تھے۔

فرمایا: **”دعائیں کریں۔ احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آجکل دعاؤں پہ زور دیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین“**(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 24 اپریل 2003)

اس موقع پر جب اجتماعی بیعت ہوئی تو وہ بھی ایک حیرت انگیز نظارہ تھا۔ حضور انور کی طرف سے جب اعلان کیا گیا کہ سب لوگ بیٹھ جائیں تو باہر سڑکوں پر کھڑے ہزاروں احمدی فوراً زمین پر ہی بیٹھ گئے جو اطاعتِ خلافت کا بہترین نمونہ تھا۔ یہ نظارہ ہم نے بعد میں MTA کے ذریعہ بھی دیکھا۔ اس موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب داماد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حضرت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پگڑی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے سر پر رکھنے کی سعادت حاصل کی اور حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا پاکستان نے حضور انور کی انگلی میں حضرت مسیح موعود کی اَلَیْسَ اللّٰہُ والی انگوٹھی پہنانے کا شرف حاصل کیا۔

بفضلہٖ تعالیٰ خاکسار نے اسی روز ارادہ کیا کہ روزانہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کیلئے دو نفل پڑھوں گا۔ چنانچہ 19 سال ہوگئے ہیں الحمدللہ آج تک اس پر عمل کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی توفیق دیتا رہے اور محض اپنے فضل سے قبول بھی فرمائے اور خاکسار کی ساری اولاد اوراولاد در اولاد کو قیامت تک خلافت کا وفادار رکھے اور خلافت کی جملہ برکات سے متمتع فرماتا رہے۔ آمین

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ میں ہونے والا ہر انتخابِ خلافت ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ آپ نے 1400 سال پہلے بتایا کہ میری امت پر ایک زمانہ آئے گا کہ دوبارہ نظام خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گا (مسند احمد بن حنبل)۔ دوسرے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت کا بھی ثبوت ہے کیونکہ آپ نے اپنی وفات سے تین سال پہلے 1905ء میں کتاب الوصیت لکھی اور اس میں فرمایا کہ میرے بعد اِسی طرح خدا تعالیٰ اپنی دوسری قدرت ظاہر کرے گا جس طرح اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی شکل میں دوسری قدرت ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ وہ دوسری قدرت دائمی ہوگی جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہو گا۔ حضور کے الفاظ یہ ہیں۔

فرمایا: ''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ

تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

کیا یہ معمولی پیش گوئی ہے کہ جس کے مطابق حضرت مسیح موعود کی وفات جو کہ 1908ء میں ہوئی سے لے کر آج 114 سال تک پوری ہوتی چلی آرہی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک پوری ہوتی رہے گی۔ آج خدا کے فضل سے خلافت احمدیہ کے سایے تلے جماعت احمدیہ 213 ممالک میں پھیل چکی ہے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے دن رات کوشاں ہے جو کہ اسلام کا حقیقی منشا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے　لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے (المسیح الموعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کے ارشادات کی تعمیل

آنحضرت ﷺ نے فرمایا فَاِنْ رَاَیْتَ یو مئذخلیفۃ اللہ فی الارض فالزمہ و ان نھک جسمک و اخذ ما لک۔

ترجمہ: اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 403)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا: ”خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا۔“(روزنامہ الفضل قادیان 2مارچ 1946ء)

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا: ”تم سب امام کے اشارے پر چلو اور اس کی ہدایات سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہو۔ جب وہ حکم دے بڑھو اور جب وہ حکم دے ٹھہر جاؤ اور جدھر بڑھنے کا وہ حکم دے اُدھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا وہ حکم دے ادھر سے ہٹ جاؤ۔“(انوارالعلوم جلد 14 صفحہ 515،516)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر فرمایا: ”اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔“(روزنامہ الفضل ربوہ 30 مئی 2003ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابتدائے خلافت میں جلسہ سالانہ یوکے 2003ء کے موقع پر شرائط بیعت کے متعلق خطبات کا سلسلہ شروع فرمایا جس میں افرادِ جماعت کی ذمہ داریاں بھی بیان فرمائیں۔ یہ خطبات کتابی شکل میں ”شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں“ کے عنوان سے شائع ہو چکے ہیں۔ حضورِ انور کے ان ارشادات کو عام کرنے کیلئے تمام چھوٹے بڑوں مردوں عورتوں کو شرائط بیعت زبانی یاد کروانے کا سلسلہ شروع کیا گیا جو بفضلہٖ تعالیٰ آج تک جاری ہے۔

حضورانور کا ایک ارشاد یہ تھا کہ نماز باجماعت کے قیام کیلئے خاص جدوجہد کی جائے چنانچہ ہر فیملی سے ماہانہ رپورٹیں لینے کا سلسلہ شروع کیا گیا تا کہ کوئی فرد ایسا نہ رہے جو نمازوں کے متعلق اپنے فرض سے غافل ہو۔ حضور انور کا ایک اور ارشاد یہ تھا کہ بچوں کی تعلیمی وتربیتی کلاسیں باقاعدہ ہر جماعت میں منعقد ہوں اور اپنے اپنے علاقے کے مربیان ان کلاسوں کو باری باری خود جا کر بھی لیں۔ چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے تمام جماعتوں میں بچوں کی کلاسوں کی باقاعدگی کو یقینی بنایااور خود بھی باری باری سب جماعتوں میں جا کر بچوں کو پڑھایا۔ حضور انور کا ایک ارشاد یہ بھی تھا کہ وقف نو کے بچوں کو مقررہ نصاب کے مطابق پڑھایا جائے اور انکی تربیت کا خاص خیال رکھا جائے اور جو بچے 15 سال کے ہو جائیں تو انہیں اپنے وقف کی تجدید کرنے کیلئے کہا جائے۔ چنانچہ اس تحریک کی بھی پوری تعمیل کی گئی۔

حضورانور نے ایک موقع پر قرآن کریم باقاعدہ پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

”فجر کی نماز کیلئے بھی اٹھیں اور اسکے بعد تلاوت کیلئے اپنے پر فرض کریں کہ تلاوت کرنی ہے پھر نہ صرف تلاوت کرنی ہے بلکہ توجہ سے پڑھنا ہے اور پھر بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ بھی پڑھیں۔ انہیں بھی پڑھائیں۔ جو چھوٹے بچے ہیں ان کو بھی پڑھایا جائے۔“ (الفضل 7 فروری 2006ء)

ایک موقع پر حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی صبح گھر چھوڑنے سے پہلے قرآن کریم کا کچھ نہ کچھ حصہ ترجمہ کے ساتھ پڑھے اور اس کے بعد باہر جائے۔ الحمدللہ ان سب

تحریکات پر عمل کروانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ ابتدا سے ہی حضور انور کا ارشاد ہے کہ نومبائعین کی تربیت کا بھی انتظام کریں۔ جو گم ہو گئے ہیں ان کو ڈھونڈیں جو موجود ہیں ان کی تربیتی کلاسیں کریں۔ چنانچہ اس کیلئے بھی جدوجہد کی گئی۔ جلسہ سالانہ 2003ء میں بریڈفورڈ سے کوسووہ KOSOVO کے نومبائعین کی اچھی خاصی تعداد جلسہ میں شامل ہوئی تھی۔

حضور انور کی ایک اور اہم تحریک نظام وصیت کے متعلق تھی۔ حضور نے فرمایا:۔

”غور کریں فکر کریں۔ جو سستیاں کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔“(الفضل 8 دسمبر 2003ء)

حضور انور کے اس ارشاد کے مطابق تمام جماعتوں کے دورے کئے اور وصیت کی تحریک کی۔ اسی طرح 20 دسمبر 2003ء کو سارے ملک میں جو نیشنل وصیت ڈے منایا گیا اس کے تحت نارتھ ایسٹ کی جماعتوں نے بھی وصیت ڈے منایا۔ اس پہلے سال میں جن افراد نے حضور انور کی اس تحریک پر لبیک کہا خاکسار کے ریکارڈ میں ان کی تعداد 17 ہے۔ اس کے بعد اللہ کے فضل سے یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ خاکسار کی تحریک پر سینکڑوں افراد کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ سب کی وصیتیں قبول فرمائے اور ان کو اپنی تمام ذمہ داریاں ادا کرنے کی

توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہوٹلوں میں قرآن کریم رکھوانے کے ذریعہ تبلیغ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہُدًی لِّلنَّاسِ (2:186) کہ یہ کلام سارے انسانوں کیلئے ہدایت ہے اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کو یہ امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ مال اور وقت کی بے مثال قربانی کے ساتھ اب تک دنیا کی 73 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر چکی ہے اور مزید تراجم قرآن کی اشاعت کیلئے ہر دم کوشاں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2008ء یا 2009ء میں یہ تحریک فرمائی کہ قرآن کریم مترجم انگریزی تمام بڑے بڑے ہوٹلوں میں رکھوایا جائے تا کہ وہ لوگ جو مختلف ملکوں سے برطانیہ میں آتے ہیں اور بڑے بڑے ہوٹلوں میں ٹھہرتے ہیں وہ اپنے فارغ وقت میں قرآن شریف جو خدا کا کلام ہے اسے پڑھ سکیں اور قرآن شریف کی برکت سے مستفید ہو سکیں اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو جان سکیں کیونکہ بدقسمتی سے ایک طرف غیر مسلم دنیا ہر وقت اسلام اور آنحضرت ﷺ کے خلاف نہایت گندے الزامات لگاتے رہتے ہیں اور دوسری طرف غیر احمدی انتہا پسند مسلمانوں کے نمونہ سے مغربی ممالک میں اسلام کو دہشتگردی کا مذہب سمجھا جاتا ہے جبکہ اسلام کا مطلب ہی امن ہے اور حضرت محمد ﷺ نے فرمایا المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (بخاری حدیث نمبر 10) کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے پر امن لوگ محفوظ ہوں۔ پس ایسے حالات میں حضور انور نے فرمایا ہمیں قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنی چاہیئے۔ حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہم نے فوری طور پر ایک معین پروگرام بنایا۔ بڑے بڑے ہوٹلوں کی فہرستیں تیار

کیں۔ہوٹلوں کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہوٹلوں کیلئے بطور تحفہ قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ کی پیشکش کی۔حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو باقاعدہ کامیابی کیلئے خطوط لکھنے شروع کئے۔اللہ تعالیٰ نے برکت دی اور بہت سے بڑے بڑے ہوٹلوں نے ہماری پیشکش کو قبول کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے 38بڑے بڑے ہوٹلوں میں قرآن کریم مع ترجمہ و مختصر تفسیر کے ساتھ ساتھ اسلامی اصول کی فلاسفی اور ISLAM'S RESPONSE TO Contemporary Issuesبطور تحفہ دینے کی توفیق عطا فرمائی اور ساتھ ہی بتایا گیا کہ کس طرح قرآن کریم کو حفاظت اور عزت کے ساتھ رکھنا ہے۔جن ہوٹلوں کو قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ عام طور پر ہوٹلوں کے کمروں میں بائبل موجود ہوتی ہے اب اس کے ساتھ قرآن کریم بھی موجود ہو گا تا کہ لوگ قرآن کریم اور بائبل کا موازنہ کر سکیں اور خود ہی اندازہ ہو جائیگا کہ قرآن کریم کی کیا عظمت ہے کیونکہ ہمارے ترجمہ کے ساتھ بہت جامع تفسیر بھی موجود ہے۔

S. NO	NAME OF HOTEL
1	Premier Inn(Leeds)
2	Country Park Hotel (Leeds)
3	Hilton Hotel (Bradford)
4	Great Victoria hotel (Bradford)
5	Midlands Hotel (Bradford)

6	Hilton hotel (Sheffield)
7	Express by Holiday inn (Bradford)
8	Etap hotel (Bradford)
9	Travelodge (Bradford)
10	The Westleigh Hotel (Bradford)
11	Compinile Bradford (Bradford)
12	Best Western Guid Post (Bradford)
13	The Dobrovik hotel (Bradford)
14	Cedar Court Hotel (Bradford)
15	Ramada Bradford/Leeds
16	Stoops Hotel (Yeaden)
17	Travelodge (?)
18	Marriot Hotel (Hallins)
19	Ibis (Bradford)
20	Pease Hill house Hotel (Leeds)
21	Park Groove (Bradford)
22	Park Plaza (Leeds)
23	The Queens (Leeds)

24	Ramada Leeds North
25	Discovery Inn (Leeds)
26	Britannia Hotel (Leeds)
27	Weetwood Hall (Leeds)
28	Ascot Ghrange Hotel (Leeds)
29	Roomzzz (Leeds)
30	Ramada Wetherby
31	Ramda Leeds Parkway
32	Malmaison (Leeds)
33	Hilton hotel (Leeds)
34	Quebecs Hotel (Leeds)
35	The Boundary/Butler Hotel (Leeds)
36	Leeds Marriot
37	Ibis Leeds City Center
38	Royal Hotel Scunthorpe

سالانہ پیس کانفرنس کے ذریعہ تبلیغ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے اپنے دور خلافت کے آغاز سے ہی بیت الفتوح لندن میں سالانہ پیس کانفرنس کا آغاز فرمادیا تھا۔پہلی پیس کانفرنس 2003ء میں ہوئی اور پھر ہر سال یہ سلسلہ جاری رہاجس میں ملک کے تمام طبقہ فکر کے لوگ اور سرکاری اور سیاسی شخصیات شامل ہوتے ہیں جن میں ممبران پارلیمنٹ،وزراء، مئیرز، پولیس اور فوج کے افسران ،پروفیسرز، میڈیا کے نمائندے سب شامل ہوتے ہیں۔بیت الفتوح کا طاہر ہال اپنی تمام تر وسعت کے باوجود تنگ ہوجاتا ہے۔کم وبیش ایک ہزار افراداس میں شامل ہوتے ہیں۔اس مرکزی پیس کانفرنس کے تتبع میں تمام بڑی بڑی جماعتوں نے بھی اپنے اپنے علاقے میں پیس کانفرنس کا آغاز کیا۔خدا تعالیٰ کے فضل سے نارتھ ایسٹ میں ابتدامیں تین جماعتیں باقاعدگی سے پیس کانفرنس کرتی رہیں ۔بریڈفورڈ،شیفیلڈ اور سکنتھورپ۔باقی جماعتیں انہیں پیس کانفرنسز میں اپنے مہمان لے آتی تھیں۔اللہ کے فضل سے ان پیس کانفرنسز میں وزراء ،ممبران پارلیمنٹ ،مئیرز،کونسلرز،تمام مذاہب کے نمائندے،پولیس افسران،یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان ،وکلاء،ججز،لارڈ لیفٹیننٹ، میڈیا کے نمائندے اور احباب جماعت کے زیرِ تبلیغ دوست شامل ہوتے رہے۔اللہ کے فضل سے بریڈفورڈ میں تو بعض دفعہ حاضرین کی تعداد500سے بھی زائد ہوجاتی۔شیفیلڈ اور سکنتھورپ کی پیس کانفرنس بھی بہت پر وقار ہوتی تھیں۔ان پیس کانفرنس کے بڑے فوائد تھے۔اول ان کے ذریعے پبلک کے بڑے بڑے لوگوں تک جماعت کا پیغام اور صحیح تعارف پہنچتاہے۔دوسرے اسلام اور آنحضرت ﷺ کے

متعلق میڈیا کے ذریعہ جو غلط معلومات لوگوں تک پہنچتی ہیں ان کے ازالہ کا یہ ایک بہترین موقع ہوتا ہے۔ سوم معاشرے کے مختلف طبقوں اور مختلف مذاہب کے افراد میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا بھی یہ ایک اہم ذریعہ ہے۔ جو امن اور محبت کو فروغ دینے کا موجب ہوتا ہے۔ چوتھے اس موقع پر میڈیا کے نمائندے بھی آکر جماعت اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کر کے اخبارات ،ریڈیو اور TV کو خبریں دیتے ہیں جو ہزاروں لاکھوں تک پیغام پہنچانے کا موجب ہوتے ہیں اور اخبارات کے ذریعہ تو جماعت کی تاریخ بھی محفوظ ہو جاتی ہے۔ پانچویں احباب جماعت کو اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کا موقع ملتا ہے اور اس طرح عملی طور پر اسلامی تعلیم کا حسن دکھانے کا موقع ملتا جو کہ اسلام کی تبلیغ اور بنی نوع انسان کی خدمت کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کے ایک ارشاد کی تعمیل کا موقع ملتا ہے جس میں آپؐ نے فرمایا:

یاایھالناس افشو السلام واطعموالطعام وصلوالارحام وصلّو اباللیل والنّاس نیام تدخلو الجنۃ لبسلام (ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ)

کہ اے تمام لوگو سلام پھیلاؤ۔ کھانا کھلاؤ۔ اپنے خونی رشتوں کو جوڑو۔ رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم اٹھ کر نماز پڑھو اور دعائیں کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

پیس کانفرنسز کے ذریعے یہ سارے کام ہی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ پیس کانفرنس کا نام ہی بتاتا ہے کہ اس پروگرام کا مقصد سلامتی پھیلانا ہے دوسرے کھانا کھلانے کا انتظام ہے۔ خونی رشتے کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان آپس میں رشتہ دار ہی ہیں۔ کیونکہ سب

آدم کی اولاد ہیں اور ان رشتوں کو جوڑنے کا یہ کانفرنس بہترین ذریعہ ہے۔ اسی طرح چونکہ بہت بڑا پروگرام ہوتا ہے۔ راتوں کو اٹھ کر دعاؤں کا بھی موقع ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مہمانوں کی صحیح طور پر خدمت کی توفیق دے اور انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی دعاؤں کیلئے لکھا جاتا ہے کیونکہ خدا کے خلیفہ کی دعائیں مومنوں کی دعاؤں کو قابل قبول بناتی ہیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ اس موقعہ پر مرکز سے مکرم امیر صاحب، مکرم امام صاحب اور جماعت کے دوسرے نمائندگان بھی تشریف لاتے ہیں اور اخبارات میں بھی بہت اچھا جماعت اور اسلام کا تذکرہ ہوتا ہے۔ آنے والے مہمان بھی بہت خوشی اور مسرت کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے کہ سالہاسال سے ان تقاریب کے ذریعہ امن ومحبت اور بھائی چارے اور خوشگوار تعلقات قائم کرنے کیلئے بہترین کردار ادا کر رہی ہے۔ ایک کانفرنس کے بعد ایک دفعہ ایک یونیورسٹی کے پروفیسر نے خاکسار کو یہ بھی کہا کہ مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کیوں اتنی جلدی دنیا کے تمام ممالک میں پھیل گئی ہے۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ چونکہ آپ کی جماعت پر بہت مظالم ہوتے ہیں اسلئے لوگ اپنے ملک سے نکل کر مختلف ممالک میں چلے جاتے ہیں اور پھر ہر جگہ جا کر معاشرے کی خدمت کے کام کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس موقع پر جماعتی اور اسلامی لٹریچر کی نمائش بھی لگائی جاتی ہے اور مہمانوں کو قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ و تفسیر کا نہایت قیمتی تحفہ بھی پیش کیا جاتا ہے تا کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں جا کر قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ جرمنی میں ایک دفعہ ایک جرمن لڑکی احمدی مسلمان ہوئی اور اس نے بتایا کہ میرا باپ مئیر تھا اسے جماعت نے کسی موقعہ پر قرآن کا تحفہ دیا۔ میں نے وہ

قرآن پڑھا اور میں احمدی مسلمان ہو گئی ہوں۔ الحمدللہ۔

سکولوں کے ذریعہ اشاعت اسلام

برطانیہ کی یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے کہ یہاں سکولوں میں بچوں کو تمام مذاہب کے متعلق معلومات بہم پہنچاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بچوں کو تمام مذاہب کی عبادت گاہوں میں لے جاتے ہیں تا کہ بچے نہ صرف ہر مذہب کی عبادت گاہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں بلکہ اس کے ماننے والوں سے براہِ راست ان کے مذہب کی تعلیم کو سن سکیں اور ان کا طریقہ عبادت بھی جان سکیں۔ اس طریقہ تعلیم کے تحت تمام بچے جہاں دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں دیکھتے ہیں وہاں ہماری مساجد میں بھی آتے ہیں۔ جب خاکسار بریڈ فورڈ میں مبلغ تھا تو سب سکولوں کو خط لکھ کر دعوت دی کہ اگر آپ چاہیں تو آپ ہماری مسجد میں بچوں کو لا سکتے ہیں اور چاہیں تو ہم آپ کے سکول میں آ کر بچوں کو اسلام کے متعلق معلومات دے سکتے ہیں اور ہر قسم کے سوالات کے جوابات بھی دیں گے۔ اسلامی کتب بھی سکول لائبریری کیلئے دیں گے اور کسی قسم کا کوئی خرچ یا معاوضہ نہیں لیا جائے گا۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے سکولوں کی انتظامیہ دونوں طریق سے ہم سے فائدہ اٹھاتی تھی۔ سکول کے بچے ہماری مسجد میں بھی آتے اور ہمیں بھی سکولوں میں جا کر تقاریر اور سوال وجواب کا موقع دیتے۔ جو بچے مسجد میں آتے انہیں عام طور پر پانچ ارکان اسلام بتائے جاتے اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ کا بھی تعارف کروایا جاتا۔ کیونکہ آج جماعت احمدیہ ہی اسلام کی تعلیم ایسے رنگ میں پیش کرتی ہے جو اسلام کو پر امن اور محبت وشفقت اور خدمت و ہمدردی اور محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں کے جذبے سے بھرپور مذہب ثابت کرتی ہے اور یہی اسلام کے لفظی معنے ہیں۔ سوال

وجواب کی مجلس میں بچے اپنی سمجھ اور ماحول کے مطابق سوال کرتے اور اس کے جواب سن کر بہت خوش ہوتے۔ خاکسار تقریر اور سوال وجواب کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا کہ اگر آپ عملی طور پر عبادت کا طریق دیکھنا چاہیں ہم آپ کو عملی طور پر عبادت کر کے دکھا سکتے ہیں اور اگر کچھ بچے اپنے آپ کو رضاکارانہ پیش کریں تو ہم ان کو ساتھ ملا کر طریقہ عبادت بتا سکتے ہیں۔ چنانچہ بچے بہت خوشی سے اپنے آپ کو پیش کرتے۔

اس موقع پر ایک تو انہیں کلمہ طیبہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ بار بار کہلواتے اور ساتھ اس کا مطلب بتاتے اور کہتے کہ یہ اسلام کی بنیاد ہے اور تمام مسلمانوں میں مشترک ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اسکے ساتھ بچوں کو نماز باجماعت پڑھنے کے عمل میں شامل کر کے نماز کی پوری حرکات سکھاتے اور سورۃ فاتحہ کا ترجمہ بھی بتاتے۔ اس طرح بچے بھی خوش ہوتے کہ انہوں نے عملی طور پر کچھ کیا ہے اور ساتھ ہی انہیں ان جذبات کو محسوس کرنے کا موقع ملتا جو ان حرکات کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان مواقع پر اسلامی اور جماعتی کتب کا سٹال بھی لگایا جاتا جسے بچے دلچسپی سے دیکھتے اور اگر کوئی کتاب یا پمفلٹ لینا چاہتے تو ہم بلامعاوضہ دے دیتے۔ ایک دفعہ ایک دلچسپ بات یہ ہوئی کہ ایک 13 سالہ لڑکا جب بک سٹال پر آیا اور وہ مختلف کتابیں دیکھ رہا تھا تو اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth دیکھی تو اس کو دیکھ کر کہنے لگا میں نے یہ کتاب پڑھی ہوئی ہے۔ خاکسار نے اس سے پوچھا تم نے یہ کتاب کہاں پڑھی ہے۔ اس نے کہا کہ ہمارے سکول کی لائبریری میں یہ کتاب موجود

ہے۔غالباً کسی احمدی بچے کی والدہ یاوالد نے سکول کو تحفہ دی ہو گی لیکن خاکسار کو تعجب ہوا کہ اتنی چھوٹی عمر کے بچے نے 782 صفحات کی ضخیم اور کافی مشکل مضامین والی کتاب کیسے پڑھی ہو گی۔اس سے یہ بھی پتہ لگا کہ ہمیں تمام لائبریریوں میں خاص طور پر سکول کی لائبریریوں میں اسلامی کتب رکھوانی چاہئیں اور یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ کون پڑھے گا۔اللہ تعالیٰ نے یقیناً ایسے لوگ پیدا کئے ہوئے ہیں جو ان کو پڑھیں گے اور فائدہ اٹھائیں گے۔مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلفتہ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ

''یوکے میں قریباً 50 ہزار لائبریریاں ہوں گی۔میرا دل چاہتا ہے کہ ہر لائبریری میں قرآن کریم مع ترجمہ و تفسیر انگریزی اور اسلامی اصول کی فلاسفی رکھوائی جائے''۔الحمدللہ اس وقت سے خاکسار جہاں تک ممکن ہے مسلسل اس کام کو کرتا آرہا ہے۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔آمین۔

تعمیر مساجد کے ذریعہ قیام نماز واشاعت اسلام

قرآن کریم فرماتا ہے:اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَ لَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ(9:18) کہ صرف وہی اللہ کی مساجد کو آباد رکھ سکتا ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہو جائیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سچے مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ مساجد کو آباد کرتے

ہیں لیکن جب تک مساجد موجود نہ ہوں اُن کو آباد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اسلئے اس کے اندر یہ بات شامل ہے کہ سچے مومن پہلے مسجد بناتے ہیں اور پھر اسے نماز باجماعت کے ذریعہ آباد رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اسی لئے فرمایا کہ ''جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا''۔(ملفوظات جلد7ص119)

چونکہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ترقی اسلام ہے اسلئے خلفاء احمدیت ہمیشہ جماعت کو مساجد کی تعمیر اور انہیں آباد کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں یوکے جماعت کو 25 مساجد بنانے کا ٹارگٹ دیا تھا اسکے مطابق بفضلہٖ تعالیٰ اب تک کل 42 مساجد و مراکز بن چکے ہیں اور یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔

2001ء میں جب خاکسار کی برمنگھم سے بریڈفورڈ تبدیلی ہوئی تو مکرم و محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے خاکسار کو خاص طور پر فرمایا کہ آپ کی تبدیلی کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ بریڈفورڈ جا کر احباب جماعت کو بریڈفورڈ میں مسجد بنانے کیلئے تیار کریں۔ چنانچہ خاکسار نے سب سے پہلے حضور کو دعا کیلئے خط لکھنے شروع کئے۔ احباب کو بھی دعا کیلئے کہا اور صدقات کے ساتھ ساتھ اپنے ماہانہ الاؤنس کا ایک معقول حصہ مسجد فنڈ کے طور پر دینا شروع کیا(اپنے دیگر چندوں کے علاوہ)۔ اسکے ساتھ ساتھ روزانہ دو نوافل میں دعائے استخارہ پڑھنا شروع کر دی۔ مکرم امیر صاحب

نے بھی مرکز سے اس طرف بار بار توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا 2008ء میں مسجد المہدی 2.5 ملین پونڈ کے خرچ سے تیار ہو گئی۔ یہ مسجد شہر کے قریب ایک اونچی پہاڑی پر ہے اسلئے سارے شہر سے نظر آتی ہے۔ اس میں 2 ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 اکتوبر 2004ء کو اس کا سنگ بنیاد رکھا اور 7 نومبر 2008ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر حضور انور کے اعزاز میں ایک پروقار استقبالیہ پیش کیا گیا جس میں سارے شمالی انگلستان سے اہم شخصیات شامل ہوئیں اور حضور انور نے ایک ایمان افروز خطاب سے نوازا جس میں مسجد کی اغراض و مساجد بیان فرمائیں اور اسلام کی حسین تعلیم بیان فرمائی۔ بعد ازاں تمام حاضرین کو مصافحہ کا بھی شرف عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مقامی عہدیداروں اور دیگر افراد جماعت کو اس کارِ خیر کو سرانجام دینے کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

جب خاکسار بریڈ فورڈ گیا تو شیفیلڈ میں جماعت تو تھی لیکن مسجد کوئی نہیں تھی اور جمعہ کی نماز مکرم سید محسن رضوی صاحب صدر جماعت کے گھر ہوتی تھی۔ خاکسار جب پہلے جمعہ کیلئے گیا تو اس موقع پر مسجد کی ضرورت پر بھی خطبہ دیا اور بعد میں مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ کر کے باقاعدہ اس کام کو شروع کرنے کیلئے حضور کو دعا کے خطوط لکھنے، مسجد کے لئے چندہ دینے تہجد پڑھنے، صدقات دینے اور جگہ تلاش کرنے کیلئے کہا۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور معجزانہ طور پر ایک نہایت موزوں عمارت مل گئی اور مسجد تیار ہونے کے بعد 8 نومبر 2008ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا افتتاح فرمایا اور یہاں بھی استقبالیہ تقریب میں حضور انور نے اپنے پاکیزہ خطاب کے ذریعہ تمام علاقے سے آئے ہوئے معززین کو اسلام کا پر حکمت اور پر امن

پیغام پہنچایا۔ اس مسجد کا نام حضور انور نے بیت العافیت رکھا۔ اس مسجد کے پیچھے یہ ایمان افروز واقعہ ہے کہ جو عمارت لے کر مسجد میں تبدیل کی گئی اسے Auction میں خریدا گیا تھا۔ آکشن میں احمدی دوستوں کے ساتھ ایک غیر احمدی دوست بھی گئے۔ اس غیر احمدی دوست کو آکشن کے دن سے پہلی رات کو خواب میں دکھایا گیا کہ آکشن میں مطلوبہ رقم کوئی نہیں دے گا اور جماعت احمدیہ کے نمائندے مالکان سے علیحدگی میں مل کر یہ جگہ لے لیں گے۔ چنانچہ بعینہ ایسے ہی ہوا اور جماعت کو جگہ اسی طرح ملی۔ حدیث میں آتا ہے کہ المومن یَریٰ او یُری لہ کہ مومن کبھی خود خواب دیکھتا ہے اور کبھی اس کیلئے کسی اور کو خواب دکھائی جاتی ہے۔ تو اس غیر احمدی دوست کو جماعت احمدیہ کیلئے یہ خواب دکھائی گئی جس سے معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کے کام خدا اپنی خاص تائید و نصرت کے ساتھ کرتا ہے اور وقت سے پہلے خبر دے کر اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور غیروں کو خوابیں دکھا کر بتاتا ہے کہ جماعت احمدیہ واقعی ایک خدائی جماعت ہے۔

اسی طرح جب خاکسار کا بریڈفورڈ تبادلہ ہوا تو ہارٹلے پول سکنتھورپ اور کیتھلے کی جماعتیں بھی خاکسار کے پاس تھیں وہاں بھی کوئی مسجد نہ تھی۔ اللہ کے فضل سے ہر جگہ مسجد کی ضرورت پر خطبات دئے اور اسکے لئے دعاؤں اور مالی قربانی کی تحریک کی۔ سکنتھورپ میں جمعہ کیلئے گیا تو جمعہ کی نماز مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب صدر جماعت کے گھر ہوئی۔ خاکسار نے خطبہ میں مسجد کی اہمیت و ضرورت بتائی اور نماز کے بعد سب احباب کو کہا کہ آئیں اسکے لئے اجتماعی دعا کریں کچھ صدقہ بھی دیں اور دوست حضور کو بھی دعائیہ خطوط لکھنا شروع کریں۔ چنانچہ دسمبر 2002ء میں اللہ کے فضل

سے ایک اچھابڑا مکان مل گیا جسے مسجد میں تبدیل کیا گیا اور حضورانور بھی وہاں تشریف لے گئے۔ لیکن بعد میں حضورانور نے فرمایا کہ اسے باقاعدہ مسجد میں تبدیل کیا جائے اور گنبد و مینار بھی ہونے چاہئیں۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے اب گنبد و مینار والی مسجد بن چکی ہے اور جلد ہی حضورانور اس کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس مسجد کی خاص بات یہ ہے کہ جب جگہ لی گئی تھی تو ارد گرد کے انگریز ہمسایوں نے سخت مخالفت کی لیکن جب احمدی احباب ان کو انفرادی طور پر جا کر ملے اور پھر انہیں اپنی میٹنگ میں بلا کر اسلام کی پُرامن تعلیم پیش کی اور جماعت احمدیہ کی 113 سالہ خدمت انسانیت کی تفصیل بتائی اور بتایا کہ ہمارا ماٹو ہی محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں ہے تو سب لوگوں کی رائے بدل گئی اور اب جب اسی جگہ باقاعدہ مسجد بننے لگی تو کسی نے کوئی مخالفت نہیں کی بلکہ خوشی کا اظہار کیا کیونکہ وہ لوگ کئی دفعہ اس مرکز میں آچکے تھے اور یہ بھی جان چکے تھے کہ احمدیہ جماعت سکینتھورپ کے اکثر ممبران تو ڈاکٹر ہیں اور دن رات مقامی ہسپتال میں عوام کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔

ہارٹلے پول میں 2003ء میں مسجد کیلئے ایک پلاٹ خریدا گیا تھا لیکن مسجد بنی نہیں تھی اور جمعہ مکرم ہاشم اکبر صاحب صدر جماعت کے گھر ہوتا تھا۔ اللہ کے فضل سے وہاں بھی مسجد کی باتیں شروع ہوئیں اور حضور انور کو دعاؤں کیلئے لکھا گیا۔ صدقات بھی دئے گئے۔ خدا کے فضل سے وہاں بھی مسجد ناصر بن گئی جس کا سنگ بنیاد حضور انور نے 3 اکتوبر 2004ء کو رکھا۔ اور اس کا افتتاح 2005ء کو فرمایا۔ افتتاح کے موقع پر ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے فرمایا:

I hope that this mosque will become a symbol of mutual

love and friendship and serve as a milestone amongst the people of all faiths and that from here a message will spread of the love of God who has unlimited love for His creation. May Allah cause the feelings of love and affection to increase in us (Annual Report UK 2005-2006, Page 159)

ترجمہ: میں امید کرتا ہوں کہ یہ مسجد باہمی محبت اور دوستی کا نمونہ ہو گی اور تمام مذاہب کے پیروکاروں کیلئے ایک سنگ میل ثابت ہو گی اور اس مسجد سے خدا کی محبت کا پیغام پھیلے گا۔ جس کی محبت اپنی مخلوق کیلئے غیر محدود ہے۔ خدا کرے کہ ہمارے دلوں میں محبت و شفقت کے جذبات بڑھتے رہیں۔

علاوہ ازیں اللہ کے فضل سے کیتھلے میں بھی ایک صلوٰۃ سنٹر 2007ء میں لیا گیا۔ ابتدا میں مکرم ڈاکٹر حفیظ صاحب نے اپنے طور پر یہ جگہ خریدی بعد میں خرید کردہ قیمت میں ہی جماعت کے نام ٹرانسفر کر دی۔ اس کام میں ڈاکٹر حفیظ صاحب اور کیتھلے کے احباب نے بہت مالی قربانی کی اور ایک موقع پر تو کافی مشکل پیش آگئی تھی لیکن دعاؤں اور صدقات اور حضور انور کی شفقت سے وہ سب مشکلات دور ہو گئیں۔ باوجود اس کے کہ کیتھلے جماعت نسبتاً بہت چھوٹی جماعت ہے۔ پھر بھی ایک نہایت خوبصورت اور باوقار مرکز نماز جماعت کو مل گیا ہے۔ الحمد للہ۔ ان تمام مساجد کے قیام میں مکرم امیر صاحب یوکے، مکرم ناصر خان صاحب اور ان کی ٹیم اور ریجنل امیر مکرم بلال اٹکنسن صاحب اور مقامی صدران اور ان کی مجالس عاملہ نے خاص کردار ادا کیا۔ جن جماعتوں میں اس وقت مساجد بنیں انکے صدران کے نام یہ تھے۔ مکرم ڈاکٹر عبد الباری ملک صاحب بریڈفورڈ، مکرم محسن رضوی صاحب شیفیلڈ، مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب

سکنتھورپ، مکرم ہاشم اکبر صاحب ہارٹلے پول اور مکرم عزیزالرحمٰن صاحب کیتھلے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

کتاب وقف زندگی کی اہمیت وبرکات از قلم سرڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب

2005ء میں ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب سابق امیر جماعت یوکے نے وقف زندگی کی اہمیت وبرکات کے عنوان سے ایک کتاب لکھ کر شائع کروائی اور اسکی ایک کاپی خاکسار کو بھی بطور تحفہ بھیجی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ خاکسار کو اس سے کئی رنگ میں فائدہ پہنچا۔ تاہم یہاں تین باتوں کا ذکر کرتا ہوں شاید کسی اور کو بھی فائدہ ہو جائے۔ اس کتاب کے صفحہ 65 میں وقفِ زندگی کی شرائط کے زیر عنوان لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے 1907ء میں جب وقف زندگی کی تحریک کا آغاز فرمایا تو آپ نے وقف زندگی کی کچھ شرائط لکھوائیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ تھی:

”میں کوئی معاوضہ نہیں لوں گا ۔چاہے مجھے درختوں کے پتے کھاکر گزارا کرنا پڑے۔ میں گزارا کروں گا اور تبلیغ کروں گا۔“

اسی طرح حضور نے یہ ہدایت بھی لکھوائی کہ ”واقفین کو ہر ہفتہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانی ہوگی۔“(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم ص499)

حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد پڑھ کر بہت استغفار کیا کہ خاکسار پہلے یہ ارشاد کیوں نہ پڑھ سکا اور کیوں اس پر عمل نہ کیا اگرچہ جس طرح مرکز کی ہدایات وقتاً فوقتاً ہوتی تھیں اس کے مطابق رپورٹیں بھیجتے تھے لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کو پڑھنے کے بعد آج تک کبھی ہفتہ وار رپورٹ میں ناغہ نہیں کیا جو محض خدا کے فضل سے ہے۔ خواہ

رخصت پر بیمار بھی ہوں تب بھی حضور انور کی خدمت میں ہفتہ وار رپورٹ بھجواتا ہوں۔خاکسار کی پہلی ہفتہ وار رپورٹ 19 اگست 2005ء کو بھجوائی گئی اور آج 20 نومبر 2021ء ہے الحمدللہ کبھی ناغہ نہیں ہوا۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرتے دم تک اس ہدایت پر عمل کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔اسکے علاوہ ماہانہ رپورٹ کا ارشاد ہے وہ بھی باقاعدہ بھجوائی جاتی ہے اسکے جو عظیم الشان فوائد حاصل ہوئے انشاءاللہ آگے جاکر عرض کروں گا۔

دوسرا بڑا فائدہ اس کتاب کے مطالعہ سے خاکسار کو یہ ہوا کہ صفحہ 118 پر حضرت مصلح موعودؓ کے مطالبات تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ وقف جائیداد کا بھی ذکر ہے اور آپ نے وقف جائیداد کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:"اس تجویز کے مطابق سب سے پہلے میں اپنے وجود کو پیش کرتا ہوں کہ ہم میں سے کچھ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے اپنی جائیدادوں کو اس صورت میں دین کیلئے وقف کر دیں کہ جب سلسلہ کی طرف سے ان سے مطالبہ کیا جائیگا انہیں وہ جائیداد اسلام کی اشاعت کیلئے پیش کرنے میں قطعاً کوئی عذر نہیں ہوگا۔میں سب سے پہلے اس غرض کیلئے اپنی جائیداد وقف کرتا ہوں۔"

بعد ازاں حضورؓ نے اظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا:"میں نے جائیداد وقف کرنے کی تحریک کی تھی۔ قادیان کے دوستوں نے اس کے جواب میں شاندار نمونہ دکھایا ہے اور اس تحریک کا استقبال کیا ہے۔بہت سے دوستوں نے اپنی جائیدادیں وقف کر دی ہیں۔"(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 559)

حضرت مصلح موعودؓ کے یہ ارشادات پڑھ کر خاکسار کے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ اس تحریک میں شامل ہونا چاہئے۔ چنانچہ خاکسار کے پاس پاکستان میں اونچہ پہاڑنگ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں کچھ زرعی زمین تھی جو جدی زمین تھی اور اسکے ساتھ نمبرداری بھی تھی تاہم اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ خاکسار نے وہ زمین جماعت کو دے دی اور یہ بھی درخواست کی کہ جب ممکن ہو اس زمین کو فروخت کرکے پہاڑنگ اونچہ میں احمدیہ مسجد بنوائی جائے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

تیسرا فائدہ یہ ہوا کہ اس کتاب کے صفحہ 121 پر حضرت مصلح موعودؓ کی وقف اولاد کے متعلق تحریک کا ذکر ہے جس میں حضورؓ نے فرمایا: ''ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے اور جو یہ بھی نہیں کرتا وہ گو شرم وحیا کی وجہ سے منہ سے تو نہیں کہتا مگر عملی طور پر یہی کہتا ہے: فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ اے موسیٰ تو اور تیرا رب جاؤ اور دونوں جاکر دشمنوں سے جنگ کرو ہم تو اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔ (5:25) اگرچہ وہ منہ سے یہ الفاظ نہ کہے مگر اپنے عمل سے یہی کہتا ہے کہ اس کے دل میں یہی ہے اور جس کے دل میں یہ بات ہو وہ بھی مومن نہیں ہو سکتا۔''

حضورؓ نے مزید فرمایا: ''جن کے ہاں اولاد نہ ہو یا ہو مگر بڑی عمر کی ہو یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں تو وہ ایک دیہاتی مبلغ یا مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب علم کا ماہوار خرچ دیں یا چند دوست مل کر ایک طالب علم کا خرچ برداشت کریں۔'' (مطالبات تحریک جدید صفحہ 137 تا 139)

حضرت مصلح موعودؓ کے ان ارشادات کو پڑھ کر خاکسار کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی کہ چونکہ خاکسار کی تین بیٹیاں ہی ہیں اسلئے خاکسار کو ایک دیہاتی مبلغ کا خرچ دینا چاہیئے۔ چنانچہ اسی وقت اس کی نیت کرلی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر آج تک عمل کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ وقف جدید کی تحریک کے حوالے سے جماعت نے بتایا کہ ایک معلم وقف جدید کا سالانہ خرچ 750 پونڈ ہے چنانچہ اس سے زائد رقم ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے (کچھ تحریک جدید میں اور کچھ وقفِ جدید میں)۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور خاکسار کو 5 نواسے اور 5 نواسیاں عطا فرمائے جو سب وقف نو تحریک میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور خادم دین مبلغ اسلام احمدیت اور خادم خلافت احمدیہ بنائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنادے۔ آمین۔ اللھمّ آمین۔

وقف کرنا جاں کا ہے کسب کمال ۔۔۔ جو ہو صادق وقف میں ہے بے مثال

چمکیں گے واقف کبھی مانند بدر ۔۔۔ آج دنیا کی نظر میں ہیں ہلال

(کلام حضرت مصلح موعودؓ از کلام محمود)

بریڈ فورڈ اور شیفیلڈ میں مخالفت کے چند واقعات

1905ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب الوصیت میں فرمایا:

”یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے........ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے ۔اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔“(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

حضرت مسیح موعودؑ کے اس اقتباس میں ایک طرف جماعت کی ترقی کی پیش گوئی ہے اور فرمایا ہر طرف سے اس جماعت کی شاخیں نکلیں گی اور دوسری طرف فرمایا درمیان میں ابتلا اور آزمائشیں بھی آئیں گی۔ جماعت احمدیہ کی 131 سالہ تاریخ حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کی صداقت کی گواہ ہے۔ ایک طرف سینکڑوں احمدیوں کو صرف ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے شہید کیا گیا اور دوسری طرف 213 ممالک میں جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ آج مسلمانوں میں سے صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ساری دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے اور ہر سال 6 لاکھ سے

زیادہ لوگ اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ

جب خاکسار کو بریڈ فورڈ اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں بطور مبلغ خدمت کی توفیق ملی تو جہاں اللہ تعالیٰ نے بہت سی کامیابیاں عطا فرمائیں وہاں مخالفت کے بھی کئی واقعات ہوئے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اصل میں مخالفت اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ مخالفین جماعت احمدیہ کی ترقی کی وجہ سے حسد کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو بے بس سمجھتے ہیں۔

ایک واقعہ یہ ہوا کہ خاکسار نے ایک دفعہ بریڈ فورڈ سنٹرل لائبریری میں اسلامی لٹریچر اور اسلامی تعلیم کی نمائش لگائی تا کہ غیر مسلم اور مسلمان دونوں اس سے فائدہ اٹھائیں اور تا تعلیم اسلام اس علاقے میں پھیلے۔ اس نمائش میں ہم نے قریباً 30 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی رکھے۔ جو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں۔ اسی طرح بہت سی قیمتی کتب تھیں۔ بہت سے پوسٹر، تصاویر، اخباروں کے تراشے بھی تھے۔ کافی بڑی جگہ لائبریری والوں نے دی جو کہ خود غیر مسلم ہیں لیکن باوجود اسکے اسلام کی تبلیغ کیلئے جگہ دے کر رواداری کا بہترین نمونہ دکھایا۔ بہت سے لوگوں نے نمائش دیکھی اور لٹریچر بھی لیا۔ دو ہفتے کیلئے نمائش لگی۔ ہم روزانہ اسے دیکھنے جاتے اور لوگوں کے سوالات کے جواب بھی دیتے۔ آخری دن جب خاکسار اپنے دوستوں کے ساتھ سامان اٹھانے کیلئے گیا تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ خاکسار نے لائبریری کی انتظامیہ سے پوچھا سامان کہاں ہے۔ انہوں نے کہا آپ کے آدمی لے گئے ہیں۔ خاکسار نے کہا ہمارا تو کوئی آدمی لے کر نہیں گیا اور میں نے جو وقت آپ کے ساتھ

طے کیا تھا اس کے مطابق سامان لینے آیا ہوں۔ بہر حال انہوں نے کہا دو تین گھنٹے پہلے آپ کی طرح کے لوگ (یعنی پاکستانی) آئے تھے اور وہ لے گئے۔ ہم یہ تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کوئی اور آ کر لے جائے گا اس لئے ہم نے زیادہ سوال وجواب نہیں کئے اور انہوں نے یہی کہا کہ ہم اپنا سامان لینے آئے ہیں۔ اور چونکہ آج آپ کا آخری دن تھا اس لئے ہم نے سمجھا کہ آپ نے ہی ان آدمیوں کو بھیجا ہو گا۔ بہر حال معلوم ہوا کہ بعض مخالفین کو علم ہو گیا تھا کہ اس دن آخری دن ہے۔ اسلئے وہ دھوکے اور جھوٹ کے ساتھ سارا سامان اٹھا کر لے گئے اور کسی کا سامان چوری کر کے لے جانے کو اسلام کی خدمت سمجھا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مخالفین احمدیت کی اخلاقی حالت کیا ہے اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ واقعی یہی زمانہ امام مہدی کا ہے کیونکہ ان بے چارے مسلمانوں کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔ وہ سمجھتے ہوں گے کہ شاید سارا سامان اٹھا کر لے جانے سے نمائشیں بند ہو جائیں گی۔ اللہ کے فضل سے یہ سلسلہ سارے شمالی مشرقی انگلستان میں 93 شہروں اور قصبوں میں جاری رہا اور آج تک یہ سلسلہ ہر جگہ جاری ہے۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ ایک روز ایک احمدی دوست (ناصر میر صاحب) مسجد میں عشاء کی نماز پڑھ کر گھر واپس جا رہے تھے۔ ان کے گھر کے قریب ایک تاریک گلی تھی۔ جب وہ اس گلی کے اندر سے گذر رہے تھے تو چند غیر احمدی نوجوانوں نے انہیں نیچے گرایا اور بہت مارا اور مار کر بھاگ گئے۔ بری طرح زخمی حالت میں ہسپتال پہنچائے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی جان بچالی۔ ناصر صاحب نہایت خاموش طبع اور بے ضرر آدمی ہیں اور اس وقت ان کی عمر 60 سال کے لگ بھگ ہو گی اور جسمانی لحاظ سے کافی کمزور

ہیں۔ مخالفین شاید سمجھتے ہوں گے کہ احمدی ڈر کر مسجد جانا چھوڑ دیں گے۔ خدا کے فضل سے ناصر صاحب اور ان کے بچے باقاعدہ نماز پر آتے رہے اور اس طرح بحیثیت جماعت، جماعت کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور بہت بڑی اور خوبصورت المہدی مسجد بنانے کی توفیق دی اور جماعت ہر لحاظ سے ترقی کرتی جارہی ہے۔ الحمدللہ۔

علاوہ ازیں ایک دفعہ خاکسار کی کار باہر مسجد کے سامنے کھڑی تھی۔ چند غیر احمدی نوجوانوں نے اسے ایک اینٹ ماری جس سے اس کا شیشہ بھی ٹوٹ گیا اور دروازہ بھی ٹیڑھا ہو گیا۔ یہ واقعہ دو تین دفعہ ہوا۔ ہماری مسجد کے قریب ایک غیر احمدی مسلمانوں کی بھی مسجد ہے اور کئی دفعہ ایسے ہوا کہ جب وہ نماز پڑھ کر اپنی مسجد سے نکلتے تو ہماری مسجد کے پاس سے گزرتے ہوئے آوازیں کستے ہوئے اپنی کاروں میں گزرتے اور ایک روز ایک احمدی دوست کے سر سے ٹوپی اتار کر بھاگ گئے۔ کئی دفعہ مسجد کے دروازے کے لیٹر بکس سے پٹاخے اندر پھینک جاتے جس سے مسجد میں دھواں پھیل جاتا۔

شیفیلڈ میں یہ واقعہ ہوا کہ ہم نے سنٹرل لائبریری میں تبلیغی نمائش لگائی جس میں اسلام کی تعلیم کو پیش کیا گیا تھا تاکہ لوگوں کو اسلامی تعلیم کا علم ہو۔ غیر احمدی مسلمانوں نے لائبریری انتظامیہ کو شکایات کرنا شروع کر دیں۔ اس پر لائبریری کی انتظامیہ نے ہم سے معذرت کی کہ ان حالات میں نمائش جاری رکھنا مشکل ہے۔ لائبریری کی انتظامیہ جو کہ انگریز اور غیر مسلم ہے انہوں نے تو بخوشی اجازت دے دی جیسا کہ وہ سب مذاہب کو اجازت دیتے ہیں لیکن غیر احمدی مسلمانوں نے شکایتیں کیں اور پھر لائبریری کو دھمکیاں دینی شروع کیں اس پر لائبریری نے معذرت کر دی۔ عجیب

بات ہے غیر مسلم اسلام کی تبلیغ کی اجازت دیتے ہیں اور غیر احمدی مسلمان، مسلمان ہو کر اسے بند کرواتے ہیں اور خود کوئی تبلیغ نہیں کرتے نہ ہی ایسا نمونہ پیش کرتے ہیں کہ جس سے غیر مسلموں کو اسلام کا کوئی حسن نظر آئے لیکن یہ وہی آزمائشیں ہیں جن سے گزر کر ہمیشہ حق ترقی کرتا ہے اور آخر دنیا پر غالب آجاتا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہتے ہیں اور اپنے رب کے قرب کے حصول کیلئے کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اسکی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان واقعات کے باوجود اللہ کے فضل سے ہم نے سٹی سنٹر میں کبھی تبلیغ بند نہیں کی اور خدا نے حفاظت بھی فرمائی۔ اضافی معلومات کے طور پر تحریر ہے کہ 24مارچ 2016ء کو گلاسگو میں ایک احمدی دکاندار اسد شاہ صاحب کو چاقو کے 30وار کر کے ان کی دکان کے سامنے جس شخص نے شہید کیا تھا وہ بھی بریڈفورڈ سے ہی گیا تھا اور وہ اسد شاہ صاحب کو جانتا بھی نہیں تھا صرف احمدی ہونے کی وجہ سے شہید کیا۔ اس 32سالہ نوجوان کا نام تنویر تھا اسے 21سال جیل ہوئی۔ یہ غیر احمدی نوجوان ہیں جو آج کے نام نہاد مسلمان علماء تیار کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ انکی اصلاح پیار، محبت اور دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی ہو گی۔ وباللہ التوفیق۔

تبلیغ گائیڈ کی اشاعت کے متعلق تین واقعات

2009ء کے آغاز میں خاکسار ابھی بریڈفورڈ میں بطور مبلغ متعین تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ اپنی دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ داعیین الی اللہ جو تبلیغ اسلام احمدیت کرنا چاہتے ہیں انکی رہنمائی کیلئے تبلیغ گائیڈ کے نام سے ایک کتاب انگریزی میں شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اس کتاب کی تیاری برمنگھم میں اس وقت شروع ہوئی جب خاکسار

نیشنل سیکرٹری تبلیغ تھا اور اس غرض کیلئے مکرم مقبول احمد خان صاحب جو لندن میں مقیم ہیں اور خاکسار کے نائب تھے انہوں نے خود ہی پیشکش کی کہ وہ ہر ماہ ایک دن کیلئے لندن سے برمنگھم آجایا کریں گے اور تبلیغ گائیڈ کی کمپیوٹر میں ٹائپنگ میں مدد کریں گے۔ چنانچہ خاکسار انہیں مواد دیتا تھا اور وہ ٹائپ کرتے تھے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ لیکن یہ کام ابھی ابتدائی مراحل میں تھا کہ خاکسار کی تبدیلی بریڈفورڈ ہو گئی۔ بریڈفورڈ آکر اللہ تعالیٰ نے مکرم راشد لطیف صاحب کی صورت میں ایک سلطان نصیر عطا کیا اور انہوں نے اس کام کیلئے بہت وقت دیا اور کمپیوٹر کے کام میں بہت مدد کی۔ آخر اللہ کے فضل سے طباعت کیلئے کتاب تیار ہو گئی اور وکالت تصنیف لندن کی منظوری کے بعد 2009ء میں کتاب شائع ہو گئی۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ راشد لطیف صاحب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ ہر مرحلہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دعا کی درخواست کی جاتی رہی۔ اس لئے سب سے اہم مدد تو دعا کے ذریعہ وہاں سے ملی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

تبلیغ گائیڈ کے حوالے سے خاکسار یہاں تین واقعات کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ کتاب کے شائع ہونے سے پہلے اس کا مسودہ خاکسار نے کئی داعیان الی اللہ کو مہیا کیا ہوا تھا اور ایک دفعہ انٹرنیشنل تبلیغ سیمینار جو جلسہ سالانہ یوکے سے ایک دن پہلے ہوتا ہے اس میں شامل ہونے والوں کو بھی دیا تھا۔ بہر حال ایک جلسہ سالانہ پر نیویارک امریکہ کے سیکرٹری تبلیغ جو بنگالی دوست تھے وہ خاکسار کے پاس آئے اور ان کے ساتھ دو نومبائع افریقی نژاد امریکن بھی تھے جو ماشاء اللہ اچھے تعلیم یافتہ تھے۔ سیکرٹری صاحب تبلیغ نے خاکسار کو اپنا تعارف کرایا اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی تبلیغ گائیڈ کے مطابق کام

کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھل بھی عطا کیا ہے۔ انہوں نے اپنے ساتھ والے دوستوں سے بھی تعارف کرایا اور کہا یہ وہ پھل ہے۔ خاکسار نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کیا اور ان کا بھی شکریہ ادا کیا اور پھر گروپ فوٹو بھی لیا گیا جو کتاب کے پہلے ایڈیشن میں شائع بھی کر دیا گیا۔ دونوں مبائع دوست جن کا تعارف کرایا گیا تھا ان میں سے ایک حمزہ الیاس صاحب ہیں جو اب یہاں لندن آ چکے ہیں اور Walton Upon Thames کی مجلس عاملہ کے رکن ہیں اور نیشنل سیکرٹری نومبائعین یوکے Mr.Jonathan Butterworth کے بھی نائب ہیں اور ماشاء اللہ اچھے داعی الی اللہ ہیں۔ وائس آف اسلام ریڈیو میں بھی کئی پروگراموں میں شامل ہو چکے ہیں اور اللہ کے فضل سے نماز روزہ کے پابند ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک اور جلسہ سالانہ یوکے کے دوران جلسہ گاہ میں وقفہ کے وقت خاکسار کے پاس ایک سفید فام امریکن نوجوان آئے اور مجھ سے دریافت کیا Are you Missionary Bajwa کہ کیا آپ مشنری باجوہ ہیں؟ خاکسار نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا میرا نام یہ ہے۔ میں امریکہ سے جلسہ سالانہ پر آیا ہوں۔ میں خدا کے فضل سے احمدی مسلمان ہوں اور آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم امریکہ میں آپ کی کتاب تبلیغ گائیڈ کو تبلیغ کیلئے استعمال کر رہے ہیں اور اس میں بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔ خاکسار نے ان سے پوچھا کہ آپ کو کوئی بیعت بھی حاصل ہوئی ہے کیونکہ اس کتاب میں بیعتیں کرانے والی تبلیغ کا طریق بتایا گیا ہے۔ انہوں نے فوراً خوشی کے ساتھ جواب دیا خدا کے فضل سے 4 بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اس پر خاکسار نے اللہ کا بھی شکر ادا کیا اور ان کا بھی شکریہ

ادا کیا۔ اتنی دیر میں امریکہ کے مبلغ مولانا محمد حنیف صاحب بھی تشریف لے آئے اور ایک گروپ فوٹو ہوا۔ الحمدللہ۔

تیسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ خاکسار مکرم محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں سابق امیر جماعت یوکے کے گھر Spen Valley گیا۔ دورانِ ملاقات انہوں نے خاکسار سے کہا کہ میں نے آپ کی تبلیغ گائیڈ رکھی ہوئی ہے جب بھی تبلیغ کا موقع ملتا ہے یا کوئی عیسائی گھر آجاتا ہے تو میں اسی گائیڈ کو استعمال کرتا ہوں اور مجھے کسی اور کتاب کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ الحمدللہ۔ اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور خاکسار کیلئے ذریعہ بخشش بنادے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ مکرم و محترم چوہدری انور احمد کاہلوں صاحب کے بھی جنت الفردوس میں درجات بلند فرماتا رہے۔ آمین

حج بیت اللہ کی غیر معمولی سعادت

حج ایک عظیم اسلامی عبادت ہے ۔ایک رپورٹ کے مطابق آج کل دنیا کے 164 ممالک سے 1.3 ملین لوگ سعودی عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے مقام پر جمع ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے اس مقدس گھر اور اسکے ارد گرد کے علاقے میں بغیر سلے سفید کپڑوں میں اپنے رب کی یاد میں چند دن گزارتے ہیں اور حضرت ابراھیمؑ، حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیلؑ کی عظیم قربانی کی یاد کو تازہ کرتے ہیں اور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم بھی عشاقانِ الٰہی کی طرح اپنی زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔

خاکسار نے زمانہ طالب علمی میں ایک خواب دیکھا تھا کہ حج میں طواف کر رہا ہوں۔ اگرچہ ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ وہ حج بیت اللہ کی توفیق پائے جس کی ایک برکت آنحضرت ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ: مَن حَجَّ لله فلم یرفُث ولم یفسُق رجع کیوم ولدۃ امّہ (بخاری حدیث نمبر 1521)

کہ جس نے اللہ کی رضا کی خاطر حج کیا اور اس میں نہ ازدواجی تعلقات قائم کئے اور نہ کوئی نافرمانی کا کام کیا تو وہ حج سے ایسے لوٹتا ہے جیسے نوزائیدہ پاک بچہ ہوتا ہے جس کو اس کی ماں نے جنا ہو۔

اسکے علاوہ حج پانچ ارکانِ اسلام میں سے ہے۔ جس کو توفیق ہو اور کوئی موانع نہ ہوں اس کیلئے حج کی عبادت فرض ہے۔ لیکن اس خواب کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بھی سامنے تھا کہ جو خواب شریعت کے مطابق ہو اور اسے پورا کیا جا سکتا ہو تو اسے ضرور پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان سب امور کے پیش نظر خاکسار ہمیشہ دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سامان پیدا فرمائے۔ بریڈ فورڈ میں ایک دفعہ یہ خیال آیا کہ اگرچہ خاکسار خود حج کی توفیق نہیں رکھتا لیکن اگر کچھ لوگ مل کر رقم جمع کر لیں اور ہر سال ایک شخص کو حج کروادیں تو یقیناً سب کو ثواب ہو جائے گا۔ چنانچہ خاکسار نے بعض دوستوں سے اس کا ذکر کیا۔ اسی طرح ایک اور حدیث ہے کہ مَن دلّ علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ (مسلم حدیث نمبر 4665) کہ جو دوسروں کو کسی نیکی کی تلقین کرتا ہے اسے نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا اسلئے دوسروں کو حج کی اہمیت بتانی شروع کی اور کہا کہ جن کو توفیق ہو انہیں ضرور حج کرنا چاہیئے۔

حضور انور کی خدمت میں درخواست دعا بھی کرتا رہا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے 2004ء میں اس کا سامان اس طرح فرمایا کہ ایک احمدی دوست خاکسار کے پاس آئے اور کہا کہ میں ایک مشکل میں مبتلا ہوں اور مجھے اس کا کوئی حل نظر نہیں آتا اب ایک حل نظر آیا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ کعبہ کو پہلی دفعہ دیکھ کر جو دعا کی جائے وہ خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ اس خاص مقصد کیلئے حج پر جائیں اور انشاء اللہ خاکسار اس کا خرچ برداشت کرے گا۔ چنانچہ خاکسار نے کہا کہ میں بحیثیت واقف زندگی حضور انور کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتا اسلئے اگر آپ کہیں تو میں حضور انور کی خدمت میں اجازت کیلئے درخواست لکھتا ہوں تو حضور انور کا جو بھی ارشاد ہوگا اسکے مطابق عمل کریں گے۔ انہوں نے کہا ہاں آپ ضرور لکھیں۔ خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں لکھا تو حضورانور نے ازراہِ شفقت اجازت عطا فرمادی۔ اس پر موصوف دوست نے خاکسار کیلئے ٹکٹ کا انتظام کر دیا اور خاکسار نے حج کی تیاری شروع کر دی۔ جب خاکسار کے عزیزوں کو علم ہوا تو فیملی کے پانچ اور افراد بھی حج کیلئے تیار ہو گئے جو یہ تھے۔ خاکسار کے بہنوئی محمد حنیف اوپل صاحب، خاکسار کی دو ہمشیر گان طاہرہ اوپل صاحبہ اور آسیہ سلیم صاحبہ۔ اسی طرح خاکسار کے بھانجے ہمایوں اوپل (جو اب خدا کے فضل سے یوکے میں مربی سلسلہ ہیں) اور خاکسار کی بھانجی آصفہ کے بیٹے عامر احمد صاحب آف لسٹر (جو اب لسٹر میں Solicitor ہیں)۔ اسی طرح مانچسٹر سے خالد حیات صاحب اور انکی اہلیہ بھی شامل تھے۔ بہر حال ہم 14 احمدی ہو گئے۔ مکرم انوارالحق صاحب آف مانچسٹر نے سفر کا انتظام کیا اور ہم حج کیلئے مانچسٹر ایرپورٹ سے روانہ ہو گئے۔ اس سفر میں کئی قابل ذکر واقعات ہوئے ان میں سے چند ایمان افروز

واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔

اول حج پر جانے سے پہلے دو تین ماہ سے خاکسار کے دائیں گھٹنے میں بڑی شدید درد تھی اس کیلئے خاکسار روزانہ تین دفعہ Pain killer یعنی درد کو کنٹرول کرنے والی گولیاں لیتا تھا۔اگر ایک دفعہ بھی دوائی رہ جاتی تو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنی پڑھتی۔اگرچہ یہ دوائیاں صحت کیلئے مضر بتائی جاتی تھیں لیکن خاکسار مجبور تھا اور مسلسل دوائی لے رہا تھا۔ جب ہم دوبئی اور جدّہ سے ہوتے ہوئے مکہ پہنچے اور مکہ میں اپنے ہوٹل میں سامان رکھنے کے بعد کعبہ آئے تو خانہ کعبہ کو پہلی نظر دیکھ کر ایک لمبی دعا کی۔اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔اس دعا میں غلبہ اسلام اور آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور دوسرے تمام صحابہ اور بزرگوں اور عزیز و اقارب اور باقی دنیا کیلئے دعا کی توفیق ملی۔اس موقع پر اپنی صحت کیلئے اور پھر خاص طور پر جس دوست نے حج کا انتظام کیا تھا اسکے لئے بڑے الحاح سے اللہ تعالیٰ نے دعا کی توفیق دی۔جب خاکسار موصوف دوست کیلئے دعا کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ دل میں ڈالا کہ اس دعا کی قبولیت کو بطور نشان مانگا جائے جس سے خاکسار اور تمام متعلقہ لوگوں کا خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ اور مستحکم ایمان پیدا ہو۔نیز یہ بھی دعا کی کہ اے اللہ اگر اس دوست کی تکلیف ہمارے حج کے بعد کسی وقت دور ہوئی تو کسی کو کیا یقین ہو گا کہ اس کا حج کی دعاؤں سے کوئی تعلق ہے۔اسلئے حج کے دوران اگر کوئی نشان ہو تب ہی متعلقہ لوگوں پر اثر ہو گا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو سنا اور جب حج کے بعد خاکسار پاکستان گیا تو لاہور میں جس گھر میں خاکسار نے ٹھہرنا تھا وہ خاکسار کے ہم زلف مکرم ریاض عباسی صاحب کا تھا۔جب ہم ان کے گھر پہنچے تو انہوں نے کہا کہ

ایک دوست کا بار بار فون آرہا ہے وہ پوچھتے ہیں باجوہ صاحب حج کے بعد پہنچ گئے ہیں یا نہیں اور انہوں نے کہا کہ جب باجوہ صاحب پہنچیں تو انہیں کہیں مجھے فون کر لیں۔ چنانچہ خاکسار نے انہیں فون کیا اور یہ وہی دوست تھے جنہوں نے خاکسار کو حج پر بھجوانے کا انتظام کیا تھا انہوں نے کہا کہ میں آپ کو بار بار اس لئے فون کر رہا تھا کہ آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیا ہے اور میری تکلیف دور ہوگئی ہے اور وہ بہت خوش تھے اور بہت شکریہ ادا کر رہے تھے۔ بہر حال یہ ایک نشان تھا جو ہم سب نے حج کی برکت کے نتیجہ میں دیکھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں اپنی ہستی پر پھر ایک نیا ایمان عطا فرمایا اور خانہ کعبہ کی عظمت کا احساس بھی مستحکم کیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے گھٹنے میں درد وہیں ختم ہوگئی اور وہیں خاکسار نے دوائی چھوڑ دی جس کے بغیر میں چند گھنٹے بھی نہیں گزار سکتا تھا اور کمال یہ ہے کہ آج 19 سال ہو گئے ہیں پھر کبھی اس گھٹنے میں درد نہیں ہوئی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک حیرت انگیز نشان تھا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

تیسرا واقعہ یہ ہوا کہ جانے سے پہلے خاکسار کی ایک بھانجی آصفہ سے خاکسار کی بات ہوئی کہ اسکے باقی سب بہن بھائیوں کے ہاں وقف نو بچہ یا بچی ہے لیکن اس کا کوئی وقف نو بچہ نہیں اگرچہ اس وقت اس کا ایک بیٹا بعمر 17 سال جو حج پر ہمارے ساتھ تھا اور ایک بیٹی بعمر 13 سال تھی (جو اب مکرم ہمایوں اپل صاحب مربیٔ سلسلہ کی اہلیہ ہیں)۔ گویا 13 سال سے انکے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انکے لئے دعا کی توفیق دی اور

ایک سال کے اندر ان کے ہاں بیٹا پیدا ہو گیا۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت عمر احمد رکھا۔ اب وہ 15 سال کا ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسکی تمام نیک خواہشات مقبول اور احسن رنگ میں پوری فرمائے اور والدین کو بھی اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ (عزیز عمر احمد کے والد صاحب کا نام اعجاز احمد صاحب ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ خود احمدی ہوئے اور مجلس عاملہ لسٹر کے رکن ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ)

چوتھا واقعہ یہ ہوا کہ مکہ میں خانہ کعبہ کے پاس نوافل پڑھتے ہوئے خاکسار کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ احساس پیدا کیا کہ اگر ہمارے پاکستانی پاسپورٹ ہوتے تو ہم کبھی حج نہ کر سکتے۔ الا ماشاء اللہ۔ بظاہر یہ برٹش پاسپورٹ کی برکت ہے کہ ہم حج کر رہے ہیں اسلئے برطانوی حکومت اور عوام کے شکریہ کے طور پر بالخصوص ان کے لئے نوافل پڑھنے چاہئیں اور دعا کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ نے اس غرض کیلئے الحاح کے ساتھ نوافل اور دعا کی توفیق دی جس کے پیچھے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد تھا کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں حج کے بعد ربوہ اور پھر قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت کی بھی توفیق ملی اور خاص طور پر منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک، بیت الدعا میں اور سب سے بڑھ کر بہشتی مقبرہ حضرت مسیح موعود کی قبر مبارک پر دعا کی توفیق ملی۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور دیگر بزرگوں اور اپنے نانا حضرت چوہدری

حاکم علی صاحب پنیارؒ نیز اپنی اہلیہ کے دادا مکرم محمد اعظم صاحب (والد مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مرحوم مبلغ سلسلہ انڈونیشیا) کی قبروں پر دعا کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

رمضان المبارک میں اعتکاف اور درس القرآن

اعتکاف ایک عظیم نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ بنی نوع انسان کو عطا کی ہے جس کے ذریعہ ایک عاجز انسان اپنی توفیق کے مطابق اپنے رب سے ملنے کی سعادت پاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ القدر کے ذریعہ لیلۃ القدر کی خبر دی اور بتایا کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یہ نعمت رمضان المبارک میں عطا فرماتا ہے تو آپ نے پہلے رمضان میں دوسرے عشرہ میں اعتکاف کیا تا کہ لیلۃ القدر کو حاصل کر سکیں۔ جب دس دن گزر گئے تا آپؐ نے صحابہ کو فرمایا کہ میں نے خواب میں لیلۃ القدر دیکھی لیکن مجھے وہ دن یاد نہیں البتہ اس قدر یاد ہے کہ میں اس رات پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں (یعنی اس رات بارش ہوئی) سو تم آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو (بخاری کتاب الاعتکاف)۔ چنانچہ اسی غرض سے آپؐ نے ہر سال رمضان میں آخری عشرہ میں اعتکاف کرکے اپنی امت کیلئے بہترین اسوہ قائم فرمادیا۔ نیز فرمایا کہ ایک دن کے اعتکاف کی قدر و منزلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اعتکاف کرنے والے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں بنادے گا جن کے درمیان مشرق و مغرب کے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ ہوگا (در منثور جلد اول صفحہ 202 بحوالہ فقہ احمدیہ حصہ اول صفحہ 306)۔ گویا تمثیلی طور پر یہ بتایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں صحیح طور پر پورے اخلاص اور پوری شرائط کے

ساتھ اعتکاف کی توفیق دے تو تمہیں لیلۃ القدر بھی مل سکتی ہے اور جہنم سے مکمل نجات بھی مل سکتی ہے۔ ہر نیکی کی توفیق اللہ کے فضل سے ملتی ہے جس کیلئے انسان کو ہمیشہ دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ جب خاکسار بریڈ فورڈ میں 2001ء سے 2009ء کے درمیان بطور مبلغ متعین تھا تو اس عرصہ میں جو خاص احسان اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر فرمائے۔ ان میں سے ایک اعتکاف کی توفیق تھی جس کی اجازت پہلے دو سال امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عطا فرمائی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

بفضلہٖ تعالیٰ 2001ء سے 2008ء تک مسجد بیت الحمد میں خاکسار کو اس کی توفیق ملتی رہی۔ پہلے سال تو خاکسار کے ساتھ مکرم عبد الطیف صاحب بھی اعتکاف بیٹھے اور اس طرح ہم صرف دونوں تھے لیکن آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی گئی اور 2008ء میں 10 آدمی اور 7 خواتین کو اعتکاف کی توفیق ملی۔ اللہ کے فضل سے معتکفین کی اتنی تعداد کی وجہ سے مسجد میں ایک غیر معمولی روحانی ماحول نظر آتا تھا۔ اور لوگوں نے قبولیت دعا کے بہت سے نظارے دیکھے۔

ایک اعتکاف میں خاکسار کا بھانجا منصور کلارک جو غالباً 15، 16 سال کا تھا برمنگھم سے آکر ہمارے ساتھ اعتکاف بیٹھا۔ خاکسار نے اسے کہا کہ ان دنوں میں علاوہ دیگر عبادات اور قرآن کریم کا مطالعہ کے حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی کوشش کرو، چنانچہ اللہ کے فضل سے اعتکاف کے دس دنوں میں اس نے حضرت مسیح موعود کی 11 کتب پڑھ لیں اور ساتھ نوٹس بھی لئے۔ شاید اسی کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بعد میں

جامعہ احمدیہ یوکے میں داخل ہونے کی توفیق دی اور اب خدا کے فضل سے مربی سلسلہ بن کر یوکے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور ساتھ ہی حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور دعاؤں سے اس نے جرنلزم میں MA بھی کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسے خلافت احمدیہ کے سایے میں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

بریڈفورڈ میں اعتکاف کے ساتھ ساتھ خاکسار کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ سارا رمضان روزانہ بعد نماز ظہر ایک سپارے کا درس دینے کی توفیق ملتی رہی اور اس طرح 8 سال میں 8 دفعہ مکمل قرآن کا درس دینے کی سعادت ملی۔ پہلے سال شرکاء کی تعداد کم تھی لیکن آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی چلی گئی۔ الحمدللہ۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اے بے خبر بخدمت فرقان کمر ببند　　　　زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلا نماند

کہ اے بے خبر انسان پیشتر اس کے تمہاری موت کا اعلان ہو جائے۔ قرآن کریم کی خدمت کر لو (تا تمہارے کام آئے)۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قرآنی درسوں کو اسی حوالہ سے قبول فرمالے اور سب شرکاء کو مغفرت عطا فرمادے۔ آمین

مکرم عبدالباری ملک صاحب صدر جماعت بریڈفورڈ اور انکی مجلس عاملہ کے اراکین جملہ انتظامات کیلئے خاص شوق اور لگن سے کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہفتہ وار رپورٹ لکھنے کی ایک عظیم برکت کتب حضرت مسیح موعود کا دور مکمل کرنے کی توفیق

جب خاکسار بریڈ فورڈ میں متعین تھا تو حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد پڑھ کر خاکسار نے ہر ہفتہ بلاناغہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٗ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خط اور رپورٹ لکھنی شروع کی۔اس کے بے شمار فوائد ملے لیکن ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی 91 کتب پر مشتمل 23 جلدوں کے مکمل سیٹ کے مطالعہ کا دور مکمل کر لیا بلکہ اسکے بعد ملفوظات کا 10 جلدوں کا سیٹ اور پھر اشتہارات کا تین جلدوں کا سیٹ اور اسکے بعد مکتوبات کی دو جلدوں کا سیٹ بھی اللہ کے فضل سے پڑھ لئے۔اس کی ایک اور بڑی برکت یہ ملی کہ خاکسار کی اہلیہ رشیقہ باجوہ صاحبہ نے بھی خاکسار کے ساتھ ہی ساری کتب پڑھ لیں۔الحمدللہ ثم الحمدللہ۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضور انور اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ازراہِ شفقت مبلغین کی رپورٹوں کے متعلق جوابی نوازش نامہ بھی عطا فرماتے ہیں جو بہت قیمتی نصائح اور رہنمائی پر مشتمل ہوتا ہے، چنانچہ ایک دفعہ حضورانور نے خاکسار کی ایک رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا رپورٹ میں مطالعہ کا بھی ذکر کیا کریں۔ چنانچہ خاکسار نے ہر روز صبح نمازِ فجر اور تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب کے 10 صفحات پڑھنے شروع کئے۔ اور یہ سلسلہ چلتا گیا یہاں تک کہ اڑھائی سال میں 23 جلدوں کا سیٹ مکمل ہو گیا۔اسکے بعد ملفوظات کی 10 جلدوں کا سیٹ بھی مکمل ہو گیا اور پھر اشتہارات کا 3 جلدوں کا سیٹ مکمل ہوا۔ بعد ازاں مکتوبات احمد کا بھی دو جلدوں کا سیٹ پڑھنے کی توفیق مل گئی۔اس کام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس حد تک پابندی کی توفیق ملی کہ سفر

کے دوران بھی روزانہ 10 صفحات پڑھتا رہا اور نوٹس لیتا رہا۔ اس کا زائد فائدہ یہ ہوا کہ جب خاکسار کی اہلیہ نے یہ ماجرا دیکھا تو انہوں نے بھی یہ مطالعہ شروع کر دیا اور خاکسار کے ساتھ ہی انہوں نے بھی سب کتب پڑھ لیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

خاکسار یہاں چار باتوں کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہے۔

اول خاکسار کا پختہ اور بلا شک وشبہ یقین ہے کہ یہ توفیق محض اللہ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے ملی کیونکہ خاکسار ہر ہفتہ حضور کو رپورٹ دے رہا تھا اور دعا کیلئے عرض کر رہا تھا۔

دوم حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے:" ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیز گاری کیلئے عورتوں کو پرہیز گاری سکھادیں۔ ورنہ وہ گنہگار ہوں گے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ **جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید ہوتی ہے۔** اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اسلئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلا دیں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ احمق ہیں وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں۔ جب خاوند سیدے راستہ پر ہو گا تو وہ اس سے ڈرے گی اور خدا سے بھی..... ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑھتی ہے؟ الرجال قوامون علی النساء اسی لئے کہا ہے

کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں۔ جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھا وے گا کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لیں گی۔(ملفوظات جلد 5 صفحہ 217-218)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب مردوں کو حضرت مسیح موعود کے اس قیمتی اور ایمان افروز ارشاد کی تعمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اسکے اعلیٰ نتائج پیدا فرمائے، ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ساری دنیا خدا کے نیک بندوں سے بھر جائے۔ آمین

سوم حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھ کر خود بخود ان کتب کی محبت و عشق بڑھتا جاتا ہے اور واقعی غیب سے کوئی طاقت آپ کے دل کو خدا کی طرف کھینچتی جاتی ہے اور ان کتب کا پڑھنا صرف آسان ہی نہیں ہوتا جاتا بلکہ انسان کے دل میں احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایک بے بہا خزانے سے محروم تھا اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور میرے سب اہل خانہ اور ساری دنیا کو اس انتہائی لذت بخش نعمت سے کبھی محروم نہ کرنا۔ حضرت مسیح موعود نے سچ فرمایا:

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے   اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 147)

چہارم حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ فرمایا: ”سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔“(ملفوظات جلد 8 صفحہ 8)

حصہ ہشتم: مسجد بیت الفتوح لندن میں تقرری (2009 تا حال)

مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

قرآن کریم میں مساجد تعمیر کرنے اور انہیں آباد کرنے کی بہت تاکید آئی ہے کیونکہ مساجد کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی عبادت قائم ہوتی ہے اور عبادت ہی وہ واحد مقصد ہے جس کیلئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (57:51) کہ میں نے امیر وغریب یا خاص وعام کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے تا انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کر کے انسانیت کے اعلیٰ مقام تک پہنچے جس کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے بندوں کے حقوق ادا کر کے خدا تعالیٰ کا پیارا بن سکتا ہے۔ مساجد کی تعمیر کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا "من بنى مسجدًالله بنى الله له فى الجنة مثله" (بخاری حدیث نمبر 439) کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے اسی طرح کا گھر جنت میں بنائے گا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ساری دنیا میں حقیقی اسلام کو غالب کرنے کیلئے مبعوث فرمایا یعنی اسلام کی اس تعلیم کو قائم کرنے کیلئے جو سراسر امن اور سلامتی قائم کرنے والی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے غلبہ کے حصول کا ایک ذریعہ مساجد کی تعمیر بتایا ہے۔ چنانچہ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں

"اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی ہو تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ

گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہر گز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا"۔ (ملفوظات جلد 7 ص 119)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے موعود بیٹے اور مصلح موعود تھے اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے آپ کی پیدائش سے تین سال قبل حضرت مسیح موعودؑ کو پیشگوئی عطا فرمائی تھی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ آپ نے مساجد کی تعمیر پر بہت زور دیا اور آپ کے زمانہ خلافت میں ہی لندن میں پہلی مسجد یعنی مسجد فضل جماعت احمدیہ کو تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ جس کا سنگِ بنیاد آپ نے خود قادیان انڈیا سے لندن تشریف لا کر 1924ء میں رکھا تھا۔ اس مسجد کے ذریعہ خدا کے فضل سے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ ہوئی اور آج تک ہو رہی ہے۔ لیکن آپ نے 1957ء میں اپنی ایک تقریر میں فرمایا کہ یورپ میں کم از کم 2500 مساجد بنا دیں تو یورپ میں اسلام غالب آ جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

"اگر یورپ میں اڑھائی ہزار مساجد بن جائیں تو یورپ کے آخری کناروں تک نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہو سکتی ہیں۔ اس طرح ایک مسجد کی اذان دوسری مسجد تک پہنچ جائے گی اور بیک وقت سارا یورپ اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج اٹھے گا۔ جس دن ایسا ہو گا اس دن عیسائیت جان لے گی کہ اسلام غالب آگیا"۔

فرمایا "دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے تک مساجد قائم ہوتی چلی جائیں اور ان

سے اذان کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور دنیا کے جس حصہ پر بھی سورج طلوع ہو وہ یہی دیکھے کہ خدائے واحد کا نام بلند ہو رہا ہے“۔

حضور نے فرمایا” میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجد بن جائے اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکاریں بلند ہو رہی ہیں خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم دعاؤں میں لگے رہو اور سچے جوش اور سچے اخلاص کے ساتھ دیوانہ وار اپنے فرائض ادا کرو اور اس کام میں اتنے محو ہو جاؤ اور اس میں ایسا شغف پیدا کرو کہ بجز اپنے مفوضہ کام کے تمہیں اور کسی بات سے سروکار نہ ہو۔ تمہارے سامنے ایک ہی مقصد ہو اور اس کے حصول کیلئے سر دھڑ کی بازی لگادو“۔(خطاب برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ 3اکتوبر1957ء مشعل راہ جلد اول ص797)

ان تمام امور کے پیش نظر بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اب تک 20ہزار سے زائد مساجد قائم کر چکی ہے(الفضل آن لائن22دسمبر2022ء بروز جمعرات)۔ان تمام مساجد میں مسجد بیت الفتوح کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جو مغربی یورپ میں سب سے بڑی مسجد ہے جس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 19اکتوبر1999ء کو رکھا اور اس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3اکتوبر 2003ء کو نماز جمعہ پڑھا کر فرمایا۔اس مسجد کا رقبہ 5.2ایکڑ ہے اور اسکے اندر اور ملحقہ حصوں میں تقریباً 13 ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ابتداء میں لوگ کہتے تھے کہ اتنی بڑی مسجد کیسے بھرے گی لیکن اب عیدوں کے

موقع پر 3000 کے قریب نمازی باہر پارک میں نماز پڑھتے ہیں۔اس مسجد پر ابتداً 15 ملین پاؤنڈ خرچ ہوئے۔اور اب جو نیا حصہ تعمیر ہوا ہے جس پر مزید 20 ملین پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں۔اس مسجد کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز اسلام آباد ٹلفورڈ منتقل ہونے تک اسی مسجد میں نماز جمعہ پڑھاتے رہے۔ حضور انور اسلام آباد 15 اپریل 2019ء کو بروز سوموار منتقل ہوئے اور 17 مئی 2019 کو حضور انور نے پہلا خطبہ جمعہ مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ سے ارشاد فرمایا۔اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً بیت الفتوح میں ہی حضورِ انور جمعہ پڑھاتے ہیں۔بالخصوص عیدین اور جلسہ سالانہ کے ایام سے پہلے اور بعد کے تمام خطبات حضور یہیں ارشاد فرماتے ہیں(آجکل کرونا کی وجہ سے عارضی طور پر التوا ہے)اور حضور کے تمام خطبات بذریعہ احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن نشر ہوتے ہیں اور دنیا کے 213 ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت کے احباب اسے باقاعدہ سنتے ہیں۔جمعہ اور عیدین کے علاوہ سارا سال پنجوقتہ نمازوں اور قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود کی کتب کے درسوں کا انتظام ہوتا ہے جس میں بکثرت احباب وخواتین شامل ہوتے ہیں۔رمضان میں قرآن اور حدیث کے درس کے ساتھ ساتھ روزانہ نماز تراویح کا انتظام ہوتا ہے اور آخری عشرہ میں مردوخواتین بڑی تعداد میں اعتکاف کرتے ہیں اور اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔بہت سے غیر احمدی مسلم اور غیر مسلم احباب بھی مختلف دنوں میں مختلف تقاریب کیلئے مختلف ممالک سے یہاں آتے ہیں۔بالخصوص سالانہ پیس کانفرنس کے موقع پر جس میں برطانیہ بھر سے وزراء، ممبران پارلیمنٹ، سفراء ممالک، میئرز اور دیگر معززین کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک سے بھی اہلِ علم

شامل ہوتے ہیں اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حالات حاضرہ کے تناظر میں اسلامی تعلیم کو نہایت حسین رنگ میں پیش فرماتے ہیں۔اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کسی اہم شخصیت کو پیس پرائز بھی عطا فرماتے ہیں۔ جس نے انسانیت کی خدمت اور امن کے قیام کیلئے غیر معمولی کام کیا ہو۔اس موقع پر حضورِ انور کے ساتھ پریس کانفرنس بھی منعقد ہوتی ہے جس کے ذریعہ سے بہت سے لوگوں تک پیغامِ حق پہنچتا ہے۔

بیت الفتوح کے وسیع وعریض احاطہ میں مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے کئی اسٹوڈیو بھی ہیں جہاں ہر وقت پروگرام تیار ہوتے ہیں۔وائس آف اسلام ریڈیو بھی یہاں سے 24 گھنٹے پروگرام نشر کرتا ہے۔ایک بہت بڑا ہال ہے جس میں سارا سال فنکشن ہوتے رہتے ہیں۔ قریباً ہر ہفتہ مختلف سکولوں کے بچے مسجد دیکھنے اور معلومات حاصل کرنے آتے ہیں۔مختلف ممالک سے یونیورسٹیوں کے طلباء بھی مسجد دیکھنے اور معلومات حاصل کرنے آتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ ایک جدید لائبریری ہے اسکے اندر خوبصورت اسلامی تعلیم سے روشناس کرانے والی نمائشگاہ ہے۔علاوہ ازیں مسجد کے احاطہ میں ایک اسلامی بک شاپ ہے۔ مختلف دفاتر ہیں۔اس کے علاوہ مہمانوں کی رہائش کیلئے رہائش گاہیں ہیں اور ان کا روزانہ صبح دوپہر شام کھانے کیلئے لنگر حضرت مسیح موعودؑ کا مستقل انتظام ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کیلئے سارا سال مختلف ممالک سے بڑے بڑے وفود آتے رہتے ہیں۔ان کے قیام وطعام کا انتظام بھی یہیں ہوتا ہے۔کئی کھیلوں کے سالانہ انٹرنیشنل ٹورنامنٹ ہوتے ہیں۔ مختلف ممالک سے ٹیمیں آتی ہیں اور ان کے قیام وطعام کا بھی انتظام ہوتا ہے۔جلسہ سالانہ کے موقع پر ہزاروں

مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام کئی دن تک جاری رہتا ہے۔ایک اور اہم خدمت ہومیوپیتھی ڈسپنسری ہے جس سے احمدی اور غیر احمدی سب لوگ سارا سال بڑی کثرت سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور کسی سے کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا۔ایک اور برکت مسجد کی یہ ہے کہ اسکے ساتھ ملحقہ ہالوں میں شادی بیاہ کی تقریبات کیلئے سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ تاکہ پاک ماحول میں ہر قسم کی بدعت سے بچتے ہوئے لوگ ان تقریبات کو منعقد کر سکیں اور نمازوں میں بھی شامل ہوسکیں مزید بر آں بیت الفتوح میں مبلغین کے 5 رہائشی کوارٹرز بھی موجود ہیں۔2 مکانات مسجد کے ساتھ ہی باہر موجود ہیں جو جماعتی کارکنان کیلئے استعمال ہو رہے ہیں۔

بیت الفتوح اس لحاظ سے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے کہ ایک وقت وہ تھا جب ہندوستان کے چند غریب لوگ اس جماعت میں شامل تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا ''میں تیری تبلیغ کو زمیں کے کناروں تک پہنچاؤں گا'۔ نیز فرمایا ''وسع مکانک'' کہ اپنے مکان کو وسیع کرتے جاؤ یعنی خدا تعالیٰ تمہارے مکانات اور عمارات کو بڑھاتا جائے گا۔ آج ہم اس مسجد کی شکل میں بھی ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ بڑی بڑی مخالفتیں ہوئیں اور آج بھی ہو رہی ہیں لیکن خدا کے فضل سے خلافت احمدیہ کے سایہ تلے یہ جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا وہ اپنی اس

جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا"۔(تذکرۃ الشہادتین مصنفہ 1903 روحانی خزائن جلد 20 ص 66)

بیت الفتوح میں خاکسار کی تقرری اور اخبارات کے ذریعہ تبلیغ

بیت الفتوح کی عمارت مارچ 1996ء میں خریدی گئی ۔اس وقت سے نماز باجماعت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس وقت مسجد نہیں تھی اسلئے عمارت کے ایک حصہ میں نمازوں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ اس وقت رانا مشہود احمد صاحب یہاں مربی سلسلہ اور امام تھے۔ 1999ء میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا جو 2003ء میں مکمل ہوا۔ مسجد کی تعمیر کے بعد 2004ء میں مکرم عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ اور امام مقرر ہوئے۔ آپ غانا سے تشریف لائے تھے۔ 18 اگست 2009ء سے یہ خدمت بطور مربی سلسلہ اور امام خاکسار کے سپرد ہوئی۔ اس سے قبل خاکسار بریڈ فورڈ میں متعین تھا۔ خاکسار نے آکر سب سے پہلے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور حضور سے قیمتی ہدایات حاصل کیں۔ حضور انور نے فرمایا

"نمازوں کی حاضری بڑھانے کی کوشش کریں اور غیر از جماعت لوگوں اور ہمسایوں سے تعلقات بڑھانے کی کوشش کریں"۔

چنانچہ خاکسار مسلسل حضور انور کی خدمت میں درخواست کے خطوط لکھتا رہا اور خود بھی دعاؤں کے ساتھ حضور انور کے ارشادات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ مکرم رفیق احمد

حیات صاحب امیر جماعت یوکے تھے اور اب بھی ہیں۔اسی طرح مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مشنری انچارج یوکے تھے اور اب بھی ہیں ۔مکرم نصیرالدین صاحب ریجنل امیر لندن تھے۔ان سب عہدیداران سے ملاقات کرکے ان سے رہنمائی حاصل کی ۔اس وقت بیت الفتوح مسجد کی امامت کے ساتھ ساتھ سارے لندن کی 24 جماعتیں بھی خاکسار کو بطور مربی سلسلہ دی گئیں۔ان 24 جماعتوں کے نام یہ تھے اور ہیں:

بیت الفتوح، بالہم، کلیپہیم، کولیر زووڈ، ارلز فیلڈ، انرپارک، لوئر مارڈن، مچم، مارڈن، ماسک، نیومالڈن، رینز پارک، پیکہم، پٹنی، سٹن، روہیمپٹن، سربٹن،ٹوٹنگ، اپر مچم، وانڈزورتھ، ویسٹ ہل، ومبلڈن، ومبلڈن پارک اور ووسٹر پارک۔

اسی طرح ستمبر 2009ء سے خاکسار کو جامعہ احمدیہ میں بطور پروفیسر بھی خدمت سپرد کی گئی۔جہاں خاکسار 2015ء تک یہ خدمت سرانجام دیتا رہا۔خاکسار نے کلام اور تفسیر القرآن کے مضامین درجہ ثالثہ ،رابعہ اور خامسہ کو پڑھائے۔آخر میں صرف درجہ خامسہ کی تفسیر القرآن کا مضمون تھا۔شروع سے آخر تک مکرم مرزاناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تھے اور بفضلہٖ تعالیٰ اب تک ہیں۔ان سے بھی ہمیشہ محبت اور رہنمائی ملتی رہی۔ حضور انور کی ہدایت کے مطابق نمازوں کی حاضری کو بڑھانے کیلئے تمام صدران جماعت کے ہر ماہ اجلاسات کئے گئے اور یاددہانی کے نظام کو مضبوط کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازوں کی حاضری بڑھنے لگی۔پبلک میں تعارف کو بڑھانے کیلئے مختلف اقدامات کئے گئے۔جن میں تقسیم لٹریچر خاص بات تھی۔پہلے سال

جماعتوں کے داعیین الی اللہ کی ٹیموں نے ایک لاکھ پمفلٹ گھر گھر جا کر دیئے۔ اسکے علاوہ مقامی اخبار WIMBLEDON GUARDIAN نے 10 دسمبر 2009 کے شمارہ میں خاکسار کا انٹرویو شائع کیا جس کے ساتھ مسجد اور خاکسار کی تصویر بھی تھی۔ اس انٹرویو کی سرخی تھی PEACE AND TOLERENCE یعنی امن اور رواداری۔ پھر نیچے اخبار نے ایک نوٹ شائع کیا کہ

For many the Baitul Futuh Mosque in London Road may seem shrouded in mystery. With this in mind, reporter Ben Thompson met the mosque's new Imam, who is keen to send a message of love and respect to all cultures.

ترجمہ:۔ ممکن ہے کہ بہت سے لوگوں کے نزدیک مسجد بیت الفتوح جو لندن روڈ پر واقع ہے ایک مخفی راز ہو اس خیال سے رپورٹر بن تھامسن نے مسجد کے نئے امام سے ملاقات کی۔ یہ نئے امام تمام کلچرز کے لوگوں میں محبت اور احترام کا پیغام پھیلانے کیلئے ایک خاص جوش رکھتے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ بیت الفتوح مسجد مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی بین الاقوامی اسلامی تنظیم کا مرکز ہے۔ اس تنظیم کے پیروکاروں کی تعداد 120 ملین سے زیادہ ہے۔ ہر جمعہ کو مارڈن سے ٹیلیوژن کے ذریعہ 195 ممالک کے (کئی ملین۔ راقم) سے زیادہ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا جاتا ہے اور اس غرض کیلئے سات سیٹلائٹ استعمال کئے جاتے ہیں۔ مسجد کے نئے امام نے کہا کہ اگرچہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام کا خطبہ دنیا کے تمام ممالک کے مسلمان ہر جمعہ کو سنتے ہیں جو کہ

محبت اور رواداری کا پیغام دیتا ہے لیکن یہاں مسجد کے ارد گرد بہت سے غیر مسلم ایسے ہیں جو یا تو اس پیغام سے بالکل ناواقف ہیں یا اس کے متعلق مختلف غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارا پیغام بہت عام فہم ہے جو یہ ہے کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی کیلئے نہیں۔ امام نسیم باجوہ نے کہا کہ مسجد کی تعمیر کے آغاز میں ارد گرد کے لوگوں کے دلوں میں بہت تشویش تھی لیکن ہمارے لوگ ان کے گھروں میں جا کر ملے اور ان کو بتایا اور اپنا تعارف کرایا جس کے نتیجہ میں ان کا خوف ختم ہو گیا لیکن پھر بھی اس کام کو جاری رکھنا بہت ضروری ہے۔ چونکہ بہت سے لوگ مخفی طور پر جھوٹا پراپیگنڈا بھی کرتے رہتے ہیں اس لئے انکے جھوٹ کے ازالہ کرنے کی بھی مسلسل ضرورت رہتی ہے۔ مثلاً بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ غیر مسلم مسجد میں نہیں جاسکتے۔ گزشتہ سال 22 ہزار سے زائد لوگ مسجد دیکھنے آئے لیکن نئے امام نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ باقی سب لوگ بھی آئیں۔ نئے امام نے یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ خدمت انسانیت کیلئے افریقہ میں سکول کھولنے اور صاف پانی مہیا کرنے کیلئے یہاں سے بھی مالی امداد بھجواتی ہے۔ انہوں نے کہا ہم تمام لوگوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ مسجد آئیں اور آکر دیکھیں کہ یہاں کیا ہوتا ہے۔ ہمیشہ ان کا احترام کے ساتھ استقبال کیا جائے گا۔ جو لوگ مسجد دیکھنے کے خواہش مند ہوں وہ ہر اتوار بعد دوپہر آسکتے ہیں۔ آنے سے پہلے اس ٹیلیفون نمبر پر 02086877800 یا Alislam.org سے معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

علاوہ ازیں ومبلڈن گارڈین نے 17 دسمبر 2009ء کی اشاعت میں مکرم عمران الدین احمدی صاحب کا ایک خط شائع کیا۔ Surrey Commet اخبار میں 18 دسمبر 2009ء کو نیو مالڈن جماعت کی عید ملن پارٹی کی خبر شائع ہوئی۔ اسی طرح

MY Merton اخبار نے جنوری، فروری 2010ء کی اشاعت میں Say A Little Prayer کے عنوان کے تحت ایک مضمون شائع کیا۔ یقیناً یہ سب کام خدا کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل سرانجام دیئے گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

نماز جمعہ اسلام میں ایک نہایت اہم اور مقدس عبادت ہے۔ قرآن کریم میں 62ویں سورۃ سورۃ الجمعہ ہے جس میں فرمایا کہ "اے مومنو! جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کیلئے بلایا جائے تو سب کام چھوڑ کر فوراً نماز جمعہ کیلئے آجایا کرو اور یہ تمہارے لئے بہت خیر وبرکت والی چیز ہوگی"۔ ایک حدیث نبوی میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ و رمضان الی رمضان مکفرات ما بینھن ماالجتنبت الکبائر" (مسلم حدیث نمبر 233) کہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ اگلے جمعہ تک ایک رمضان اگلے رمضان تک سب گناہوں کیلئے کفارہ ہو جاتے ہیں بشرطیکہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ اسی لحاظ سے پانچ نمازیں اور جمعہ انسان کی بخشش کا ذریعہ ہیں۔

خاکسار کی خوش قسمتی ہے کہ بیت الفتوح میں تقرری کے ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پہلی صف میں بیٹھ کر خطبہ جمعہ سننے اور نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہونے لگی۔ 21 اگست 2009ء کا پہلا جمعہ بیت الفتوح میں خاکسار کو حضور انور کے سامنے بیٹھنے کی توفیق ملی۔ اس وقت کی تین باتیں ایسی ہیں جو قابل ذکر ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ خاکسار کے دل میں بے انتہا خوف پیدا ہوا اور وہ آج تک ہے کہ دور بیٹھ کر خطبہ سننے والے تو شاید اپنے آپ کو کچھ معذور سمجھتے ہوں لیکن

میرے پاس خدا کے سامنے کیا عذر ہو گا کہ میں نے خلیفہ وقت کے سامنے بیٹھ کر خطبات سنے تو پھر بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کی جس کی خلیفہ وقت اپنے خطبہ میں نصیحت فرما رہے ہیں۔ یہ خیال تو آج تک خاکسار کو بے چین کر تا رہتا ہے اور اس وجہ سے خاکسار بکثرت استغفار کر تا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نیک عمل کی توفیق دے اور بلا حساب بخشش بھی عطا فرما دے۔ اور ہمیشہ حضور انور کی خدمت میں ہر ہفتہ دعا کیلئے خط لکھتا رہتا ہوں۔ دوسری بات جو پہلے خطبہ کے دن خاکسار کے سامنے تھی وہ یہ تھی کہ حضور انور کے سامنے پہلی قطار میں کس جگہ بیٹھا جائے چونکہ خاکسار کافی پہلے چلا گیا تھا اس لئے ابھی کافی جگہ خالی تھی جب خاکسار یہ سوچ ہی رہا تھا تو فوراً خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ایک خواب یاد کرایا اور وہ یہ تھا کہ سال دو سال پہلے جبکہ خاکسار بریڈ فورڈ میں بطور مبلغ خدمت سر انجام دے رہا تھا اور ابھی بیت الفتوح میں تقرری کی کوئی بات نہیں تھی خاکسار نے ایک رات خواب دیکھا کہ لندن میں ایک مجلس ہے جس میں حضور انور بھی تشریف فرما ہیں اور بہت سے لوگ سامنے ہیں۔ اس میں خاکسار بھی موجود ہے اور خاکسار حضور انور کی دائیں طرف ایسی جگہ بیٹھا ہے جہاں سے خاکسار حضور انور کو دیکھ سکتا ہے اور حضور انور بھی خاکسار کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس خواب کے یاد آتے ہی خاکسار کیلئے یہ آسان ہو گیا کہ کہاں بیٹھا جائے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل سے پہلے کی ایک خواب کو بعینہ پورا بھی فرما دیا۔ یقیناً خاکسار کیلئے یہ ایمان کو بڑھانے والی بات تھی اور اب تک ہے۔ الحمد للہ۔

تیسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ خاکسار کو تقریباً 18-19 سال کی عمر سے یہ عادت تھی کہ خلیفہ وقت کے خطبہ جمعہ کے نوٹس لیتا تھا جس کا پس منظر یہ ہے کہ

1966ءیا1967ء کی بات ہے کہ خاکسار سرگودھا (جہاں ہم رہتے تھے) سے ربوہ نماز جمعہ کیلئے آیا۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ مسجد مبارک میں پنکھے چل رہے تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ خطبہ جمعہ ارشاد فرمارہے تھے تو خاکسار کو باربار اونگھ آرہی تھی دوسری طرف کم علمی بھی تھی اسلئے خطبہ ختم ہوا تو خاکسار نے بشدت محسوس کیا کہ خاکسار خطبہ سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکا۔ چنانچہ نماز کے بعد سنتوں میں خاکسار نے نہایت گریہ وزاری سے استغفار بھی کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کی کہ اے خدا میں کتنا گناہ گار ہوں کہ خدا کا خلیفہ بول رہا تھا اور میں اونگھ رہا تھا اور وہ باتیں جو میری روحانی زندگی کا ذریعہ ہیں۔ میں ان سے محروم رہ کر واپس گھر چلا جاؤں گا۔ یقیناً یہ گریہ وآزاری خدا کی توفیق سے ہی تھی اور خدا کے پاس ہی پہنچ گئی چنانچہ ایک لمحہ میں خدا نے خاکسار کے دل میں اس کا حل ڈالا کہ خطبہ کے نوٹس لینا شروع کردو اور اللہ تعالیٰ نیند پر قابو کی بھی توفیق دے گا اور خطبہ کو یاد رکھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بھی توفیق دے گا چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی توفیق دی اور اسکی برکت میرے لئے ناقابل بیان ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی توفیق دی کہ آنے والے ہفتہ کے دوران اس خطبہ کو اپنے اہل خانہ اور احباب جماعت کی تربیت کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

اب بیت الفتوح میں پہلے خطبہ جمعہ کے روز حضور انور کے سامنے بیٹھ کر خطبہ کو لکھنا کافی عجیب محسوس ہو رہا تھا کیونکہ عام لوگوں میں اس کا رواج نہ تھا اور دوسرے MTA کے کیمروں کی وجہ سے ہر حرکت ساری دنیا تک جارہی ہوتی ہے۔ تو خاکسار جمعہ سے پہلے کئی دن اس پر غور کرتا رہا کہ کیا کیا جائے کیونکہ خاکسار کیلئے تو یہ زندگی موت کا سوال تھا اور

دوسری طرف ایک بڑی رکاوٹ تھی چنانچہ خاکسار نے بازار سے چھوٹی نوٹ بک خریدی تا کہ لکھتے ہوئے کسی کو نظر نہ آئے۔ دوسرے نوٹس بھی کم سے کم لئے تا کہ کسی کو معلوم نہ ہو۔ چند ہفتے یہ سلسلہ جاری رہا تو کچھ حوصلہ ہو گیا اور دوسری طرف محسوس ہوا کہ چھوٹی نوٹ بک کافی نہیں چنانچہ ذرا بڑی نوٹ بک لی اور کچھ زیادہ نوٹس لکھے اور ساتھ ساتھ ہر روز فجر کے بعد درس از تفسیر کبیر میں بھی اپنے نوٹس میں سے خطبہ کے چند نکات تین چار منٹ میں پیش کرتا رہا۔ جو خاکسار کیلئے بہت ہی تسکین کا موجب ہوتا ہے بلکہ انتہائی لذت کا موجب ہوتا ہے لیکن ساتھ ساتھ خاکسار کو یہ احساس تھا کہ میری نوٹ بک ابھی چھوٹی ہے اور نوٹس پوری طرح نہیں لکھے جا رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ایک دن میرے لئے تسلی کا سامان پیدا کر دیا جس پر خاکسار اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں واقعہ یہ ہوا کہ ایک روز حسب معمول خاکسار جامعہ احمدیہ اپنے تدریسی فرائض ادا کرنے کیلئے گیا تو مکرم نصیر احمد قمر صاحب سابق ایڈیٹر الفضل لندن خاکسار کو ملے۔ انہوں نے کہا مبارک ہو۔ خاکسار نے کہا کہ کس بات کی۔ کہنے لگے جرمنی سے حضور انور کے دورے کی رپورٹ الفضل میں اشاعت کیلئے آئی ہے۔ وہاں مبلغین کی میٹنگ میں حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے آپ کا (یعنی خاکسار کا) ذکر فرمایا اور فرمایا وہ میرے خطبہ کے دوران نوٹس لیتے ہیں اور پھر سارا ہفتہ احباب کی تربیت کیلئے استعمال کرتے ہیں آپ بھی ایسے ہی کیا کریں۔ خاکسار کو یہ بات سن کر خوشی ہوئی کہ اب خاکسار تسلی سے جتنی بڑی نوٹ بک کی ضرورت ہوگی استعمال کر سکے گا اور جتنے نوٹ زیادہ سے زیادہ لینا چاہے گا لے سکے گا اور پھر اپنی، اپنے اہل خانہ اور احباب جماعت کی تربیت کیلئے استعمال کر سکے

گا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

اب آرتھرائیٹس (جوڑوں کے درد) کی وجہ سے بعض دفعہ خاکسار کو لکھنے میں تکلیف ہوتی ہے اس لئے دستانے بھی استعمال کرتا ہوں اور کبھی رکنا بھی پڑتا ہے۔ اللہ سے دعا ہے اور قارئین سے بھی درخوست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ خاکسار کو اس نعمت سے کبھی محروم نہ کرے۔ آمین۔ مذکورہ بالاواقعہ کے متعلق حضور انور کے اصل الفاظ اخبار الفضل ربوہ12 اکتوبر 2011ء سے منقول ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ''یوکے میں مربی سلسلہ نسیم باجوہ صاحب میرے خطبہ کے دوران بیٹھے ہوئے باقاعدہ خطبہ کے Points نوٹ کرتے ہیں اور پھر ہفتہ کے دوران جو ان کی میٹنگز اور اجلاسات اور پروگرام ہوتے ہیں ان میں یہ نوٹ کی ہوئی باتیں بیان کرتے ہیں اور اپنے آئندہ کے پروگرام بناتے ہیں''۔ حضور انور نے فرمایا: ''آپ بھی ڈائری کی عادت ڈالیں اور خطبات کے Points نوٹ کیا کریں۔ بعض مضامین ایسے ہوتے ہیں کہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کن باتوں اور امور کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے۔ ان کو نوٹ کریں اور پھر اپنے تربیتی اجلاسوں میں ان سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ آپ کے کام آئیں گے''۔ (رپورٹ دورہ جرمنی از مکرم عبدالماجد صاحب طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، الفضل ربوہ12 اکتوبر 2011)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز سے مجالس عاملہ کی ملاقاتوں کے تاریخی لمحات

2017ء اور 2018ء خدا کے فضل سے خاکسار کیلئے اور خاکسار کی جماعتوں کیلئے بہت غیر معمولی سال تھے۔ کیونکہ ان دو سالوں میں خاکسار کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کی بیت الفتوح ریجن کی سب جماعتوں کی مجالس عاملہ کو ازراہِ شفقت شرف ملاقات بخشا۔ 2017ء میں خاکسار کی ریجن میں 16 جماعتیں تھیں اور 2018ء میں 13 جماعتیں تھیں۔ خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ جماعتوں کی تربیت اور بیداری کیلئے مجلسِ عاملہ کی بیداری کی ضرورت ہے اور مجلس عاملہ کے اندر بیداری پیدا کرنے کیلئے ان کا خلافت سے تعلق مضبوط ہونا ضروری ہے اور اس کیلئے ایک نہایت بہترین ذریعہ حضور انور سے ملاقات ہے۔ اگر حضور ملاقاتیں منظور فرمائیں تو بہت نوازش ہوگی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت اسے قبول فرمایا اور ایک ایک جماعت کی مجلس عاملہ کی علیحدہ علیحدہ ملاقات ہوئی اور 2018ء میں حضور کے ارشاد کے مطابق 4 گروپس بنائے گئے۔ ہر ملاقات کے آخر میں ہر جماعت کی مجلس عاملہ کی علیحدہ علیحدہ گروپ فوٹو بنانے کیلئے حضور انور نے ازراہِ شفقت وقت عطا فرمایا اور انفرادی طور پر ملاقات کا بھی شرف بخشا۔ ان ملاقاتوں میں حضور انور نے جو کچھ فرمایا خاکسار نے ان کے نوٹس لئے اور بعد میں ہر ایک ملاقات کی رپورٹ لکھ کر حضور انور کی خدمت میں بھجوائی اور درخواست کی کہ اخبار الفضل میں بھی شائع کرنے کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ حضور انور نے چاروں رپورٹوں کو لفظ بلفظ ملاحظہ فرمایا اور جہاں تصحیح کی ضرورت تھی اسے اپنے دست

مبارک سے تصحیح فرمائی اور پھر اخبار میں اشاعت کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ چونکہ اس رپورٹ کا ایک ایک لفظ حضور انور کا منظور شدہ ہے اور الفضل میں شائع ہو چکا ہے اسلئے یقیناً ہم سب کیلئے ایک اہم دستاویز ہے جو ہمیشہ کیلئے احباب جماعت کی رہنمائی کا کام دے گی۔ اس وجہ سے مناسب ہے کہ اسے من و عن یہاں محفوظ کر دیا جائے۔ ان ملاقاتوں میں ایک موقع پر حضور انور نمازباجماعت کی حاضری بڑھانے کی نصیحت فرما رہے تھے۔ حضور انور نے اپسم جماعت کے صدر جماعت مکرم مبارک صدیقی صاحب کو فرمایا آپ نماز پر بھی کوئی نظم لکھیں۔ چنانچہ انہوں نے حضور کے ارشاد پر ایک نظم لکھی جو الفضل لندن 30 مارچ تا 15 اپریل 2018ء میں شائع ہوئی۔ وہ نظم بھی آخر میں درج کی جارہی ہے۔ اب چاروں رپورٹیں اور نظم ملاحظہ فرمائیں جو کہ اخبار الفضل انٹر نیشنل لندن سے نقل کی جارہی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن کی مقامی مجالس عاملہ کی 2018ء میں پہلی ملاقات

(رپورٹ نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ لندن)

مورخہ 7 جنوری 2018ء بروز اتوار پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت برطانیہ کی تین جماعتوں کی مقامی مجالس عاملہ کو شرف ملاقات بخشا۔ ان میں بیت الفتوح، بیت الفتوح ایسٹ اور بیت الفتوح ساؤتھ شامل تھیں۔ تینوں جماعتوں کے صدران بالترتیب مکرم فضل احمد طاہر صاحب، مکرم رشید احمد سجاد صاحب اور مکرم شیخ رفیق احمد صاحب ہیں۔ اس کے علاوہ مکرم رفیق احمد حیات

صاحب امیر جماعت یُوکے، لندن بی کے ریجنل امیر مکرم نصیر دین صاحب اور خاکسار نسیم احمد باجوہ بطور ریجنل مشنری لندن کو بھی شمولیت کی سعادت ملی۔ یہ ملاقات مسجد فضل سے ملحقہ محمود ہال میں شام سوا تین بجے سے چار بجے تک ہوئی۔ اس ملاقات کی کارروائی اختصار کے ساتھ افادۂ احباب کے لئے پیش خدمت ہے۔

حضورانور کے محمود ہال میں تشریف لانے پر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر اپنے امام کا استقبال کیا۔ حضور کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے۔ ابتدائی تعارف کے بعد حضورانور نے بیت الفتوح جماعت کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کی تجنید کیا ہے؟ عرض کیا گیا: 283۔ فرمایا اس سال کے دوران کوئی کمی بیشی ہوئی؟ عرض کیا گیا کوئی زیادہ فرق نہیں پڑا۔ فرمایا: نوجوان کتنے ہیں؟ عرض کیا گیا: 65۔ فرمایا: جن کی شادیاں نہیں ہوئیں، اُن کی شادیاں کروائیں اس طرح انشاء اللہ تعداد بڑھے گی۔

بیت الفتوح اِیسٹ کے صدر صاحب سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ نماز باجماعت کی حاضری میں کیا ترقی ہوئی ہے؟ ان کا جواب سن کر فرمایا: **باقاعدہ حاضری رکھا کریں۔**

پھر فرمایا: ماریشس جماعت کے امیر صاحب نے بتایا کہ مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جو تین ماہ کے دوران نماز باجماعت میں باقاعدہ نہ ہو جائیں انہیں مجلس عاملہ سے فارغ کر دیا جائے۔ فرمایا: مجلس عاملہ کے اراکین کو تو فعّال ہونا چاہئے۔ **اگر عاملہ کا نمونہ اچھا نہیں ہو گا تو دوسروں کا کیا حال ہو گا۔** فرمایا: نماز ایسی شے ہے جو خدا نے فرض کی ہے کسی انسان نے نہیں کی۔ اس لئے اس میں نمونہ بنیں۔

بیت الفتوح ساؤتھ کے صدر صاحب سے نماز باجماعت کی حاضری کے متعلق دریافت

فرمایا۔ پھر اُن کا جواب سن کر فرمایا: کم از کم فجر اور عشاء باجماعت میں باقاعدہ ہونا چاہئے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فجر اور عشاء پر نہیں آتے ان میں منافقت پائی جاتی ہے۔ عہدیداروں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے۔

فرمایا: چند دن پہلے امیر صاحب جرمنی ملاقات کے لئے آئے۔ انہوں نے کہا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے تھے جس طرح شعبہ مال کا کام ہوتا ہے اسی طرح شعبہ تبلیغ بھی کام کرے تو بہت ترقی ہو سکتی ہے۔ فرمایا: مَیں چاہتا ہوں کہ **جس طرح شعبہ مال کام کرتا ہے اس طرح شعبہ تربیت بھی کام کرے تو بہت ترقی ہو سکتی ہے۔**

پھر فرمایا: چندوں کے لئے کم از کم تین ماہ میں خاص زور لگا کر کام کیا جاتا ہے۔ ایک ماہ عام چندوں کے لئے، ایک ماہ تحریک جدید کے لئے اور ایک ماہ وقف جدید کے لئے۔ لیکن تربیت کے لئے صرف ایک ماہ رمضان میں زور سے کام ہوتا ہے۔ اس لئے اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

دس دس گھروں کو نماز کے لئے لے کر آئیں

صدر صاحب بیت الفتوح نے ذکر کیا کہ گزشتہ سال حضور انور نے دورانِ ملاقات فرمایا تھا دس دس ہمسایوں سے اچھے تعلقات پیدا کریں۔ چنانچہ ہم نے اس تحریک پر بفضلہٖ تعالیٰ عمل کرنے کی خاص کوشش کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اب ہر عاملہ کا ممبر بالخصوص اور دوسرے جو نمازوں میں باقاعدہ ہیں وہ دس دس گھروں کو نماز کے لئے بھی لے کر آئیں۔

فرمایا: ایک احمدی ٹیکسی ڈرائیور نے بتایا کہ ایک دفعہ وہ کام کے دوران اپنی باری کا منتظر

تھا کہ نماز کا وقت آ گیا۔ اُس نے اپنے سے پچھلے شخص کو کہا تم میری باری لے لو، مَیں نماز کے لئے جا رہا ہوں۔ چنانچہ جب وہ نماز پڑھ کر واپس آیا تو دیکھا کہ کوئی سواری آئی ہی نہیں اور وہ پچھلا آدمی وہیں کھڑا تھا۔ پیچھے رہنے والا اس پر شرمندہ ہوا کیونکہ وہ بھی احمدی تھا۔

فرمایا: نماز باجماعت کی عادت پیدا کرنی چاہئے جہاں بھی دوسرا آدمی میسر ہو اگر مسجد یا صلوٰۃ سنٹر سے دُور ہیں تو وہیں نماز باجماعت پڑھ لیں۔

تحریک جدید اور وقف جدید میں سب کو شامل کریں

صدر صاحب بیت الفتوح ساؤتھ نے عرض کیا کہ حضور! بفضلہٖ تعالیٰ اس سال ہماری جماعت کے سو فیصد افراد تحریک جدید اور وقف جدید میں شامل ہوئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہی کوشش ہونی چاہئے کہ تمام مرد و زن اور بچے تحریک جدید اور وقف جدید میں شامل ہوں۔

اظہار تشکّر

نائب صدر صاحب بیت الفتوح ایسٹ نے عرض کیا کہ حضور! آپ نے گزشتہ سال فرمایا تھا کہ خدام ہر ماہ Street Cleaning (سڑکوں کی صفائی) کے ذریعہ خدمت خلق کریں۔ چنانچہ ہم نے اس ارشاد کے لئے سارا سال مسلسل کوشش کی ہے۔ موصوف نے یہ بھی عرض کیا کہ حضور یہ ملاقاتوں کا سلسلہ ہماری ذاتی اصلاح اور جماعتی کاموں کی ترقی کے لحاظ سے بہت ہی مفید ہے۔ اس پر ہم حضور کے بہت ہی ممنون ہیں۔

اگلی نسل کو تبلیغ کے لئے تیار کریں

ایک دوست نے اپنے بعض ذاتی تجربات بتائے کہ کس طرح وہ اخبارات میں مخالف اسلام شائع ہونے والے خطوط کا جواب لکھتے ہیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ اگلی نسلوں کو بھی یہ واقعات بتائیں اور انہیں ان تبلیغی کاموں کے لئے تیار کریں۔

اراکین مجلس عاملہ تبلیغی رابطے بڑھائیں

ایک سیکرٹری صاحب تبلیغ نے ہمسایوں سے اچھے تعلقات کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ اس پر حضورانور نے دریافت فرمایا کہ مجلس عاملہ کے اراکین کے کتنے تبلیغی رابطے ہیں؟ انہیں اپنے تبلیغی رابطے بڑھانے چاہئیں۔

ٹیکسی ڈرائیور جماعتی لٹریچر تقسیم کریں

ایک ممبر عاملہ نے عرض کیا کہ وہ ٹیکسی ڈرائیور ہیں اور اپنی سواریوں کو جماعت کا تعارف کرواتے ہیں اور لٹریچر بھی تقسیم کرتے ہیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ تمام احمدی ٹیکسی ڈرائیورز کو مختلف زبانوں میں تعارفی لٹریچر مہیا کیا جائے تا کہ وہ اپنی اپنی سواریوں میں لٹریچر تقسیم کر سکیں۔ اس طرح نہ صرف برطانیہ میں بلکہ باہر کے ممالک سے آنے والے زائرین کے ذریعہ دوسرے ممالک تک بھی پیغام پہنچے گا۔ فرمایا: اس کی تمام احمدی ٹیکسی ڈرائیوروں کو تحریک کریں۔

قیدیوں سے بھی رابطہ کریں

ایک ممبر مجلس عاملہ نے عرض کیا کہ وہ Detention Centre بھی جاتے ہیں اور قیدیوں کی مدد کرتے ہیں اور انہیں جماعت کا بھی تعارف کراتے ہیں۔ حضورانور نے

فرمایا کہ امریکہ میں اس سلسلہ میں کافی کام ہو رہا ہے۔ یہاں بھی قیدیوں سے رابطے پیدا کرنے چاہئیں، ان کی مدد بھی کی جائے اور انہیں جماعت کا تعارف بھی کرایا جائے۔

15 سے 18 سال کے نوجوان بچے بچیوں کی تربیت کا خاص خیال رکھیں

دو قائدین خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ ہم Care Homes میں جاتے ہیں اور خدمت خلق کا کام کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر نوجوان بچے بچیوں کو سنبھال لیا جائے تو یہ بہت اہم کام ہے کیونکہ عام طور پر 15 سے 18 سال کے نوجوان بچے بچیوں کو اگر اچھا ماحول نہ ملے تو اُن کے بگڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

مذہب کی ضرورت اور خدا کی ہستی پر پمفلٹ تقسیم کریں

بیت الفتوح ایسٹ کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ حضور کے ارشاد کے مطابق 3500 گھروں تک پیغام پہنچانے اور ہمسایوں سے اچھے تعلقات کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایسے پمفلٹ تقسیم کئے جائیں کہ انسان کو مذہب کی ضرورت ہے۔ اسی طرح یہ کہ خدا تعالیٰ واقعی موجود ہے تاکہ دہریت کے اثر کو زائل کیا جائے۔

خدام کے لئے اس سال کا موضوع (Theme) نماز ہے

ایک قائد صاحب نے خدام کے کاموں کا ذکر کیا۔ اس پر فرمایا کہ اس سال مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا موضوع (Theme) رکھیں تو مَیں نے کہا تھا کہ نماز رکھیں۔

پھر حضور نے فرمایا کہ خدّام خدّام کی زیادہ بات مانتے ہیں اس لئے خدّام کو خدّام کی

تربیت کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

کتاب Jesus in India کی کرسمس پر تقسیم

ایک ممبر مجلس عاملہ نے عرض کیا کہ کرسمس کے دنوں میں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا ترجمہ) Jesus in India کو دلچسپی سے لیتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو آپ اس کتاب کی مرکز کو Demand بھجوائیں اور کتب حاصل کر کے تقسیم کریں۔

حضور نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ آپ کتب کیسے حاصل کرتے ہیں؟ ایک صدر صاحب نے کہا کہ ہم اپنے پاس سے کتب خرید لیتے ہیں اور پھر خرچ کردہ رقم بِل میں بھیج دیتے ہیں، ادائیگی ہو جاتی ہے اس لئے کوئی دقّت نہیں ہوتی۔

ایرانیوں میں فارسی لٹریچر کی تقسیم

ایک ممبر عاملہ نے عرض کیا کہ یہاں ایرانی بھی کافی ہیں۔ جب بھی موقع ملتا ہے انہیں وہ تبلیغ کرتے ہیں لیکن فارسی میں مزید لٹریچر کی ضرورت ہے۔

فرمایا: تصنیف سے مل کر فارسی زبان میں لٹریچر حاصل کریں۔ نیز فرمایا کہ ایران میں ہمارے دو مربی فارسی زبان سیکھ رہے ہیں اور ساتھ ہی تبلیغ بھی کرتے ہیں اور لوگ بیعتیں بھی کر رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ یورپ میں کافی ایرانی ہیں ان کو ان کی زبان میں لٹریچر پہنچانا چاہئے۔

نومبایعین کو نماز سکھائیں

ایک دوست نے ذکر کیا کہ خدا کے فضل سے انہیں گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران تین بیعتیں کروانے کی توفیق ملی ہے۔

فرمایا: اب انہیں نماز سکھائیں اور نماز کی عادت ڈالیں۔ خدا کے فضل سے یہ ملاقات ایک خاص روحانی ماحول میں منعقد ہوئی جو خدّام احمدیت کے لئے ایک عظیم علمی اور روحانی مائدہ تھا۔ پروگرام کے آخر میں تینوں جماعتوں نے علیحدہ علیحدہ اپنے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو ہر طرح خیر وعافیت سے رکھے، غیر معمولی تائید ونصرت سے نوازتا رہے اور ہم خدّام خلافت کو ہمیشہ اطاعت و وفا اور عجز وانکساری کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (الفضل انٹر نیشنل 2 فروری 2018ء صفحہ 10)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن کی مقامی مجالس عاملہ کی 2018ء میں دوسری ملاقات

(نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ لندن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احباب جماعت سے غیر معمولی محبت و شفقت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ باوجود انتہائی اور بے پناہ مصروفیات کے حضور انور روزانہ احباب جماعت کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخشتے ہیں جو ان کی دین و دنیا کو سنوارنے کا عظیم موقع فراہم کرتی ہیں اس کے ساتھ ساتھ حضور انور عہدیداران جماعت کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے لئے بھی وقت عطا فرماتے ہیں۔ اسی سلسلہ

میں مورخہ 20 جنوری 2018ء بروز ہفتہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن کی تین جماعتوں کی مجالس عاملہ کو شرفِ ملاقات بخشا۔ ان جماعتوں میں مارڈن، مارڈن ساؤتھ اور لوئر مارڈن شامل تھیں۔ تینوں جماعتوں کے صدران بالترتیب مکرم ناصر محمود خان صاحب، مکرم عمر خالد صاحب اور مکرم عاصم شہزاد صاحب ہیں۔ اس ملاقات میں حضورانور کی اجازت سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یُوکے، مکرم نصیر دین صاحب ریجنل امیر لندن بی اور خاکسار نسیم احمد باجوہ ریجنل مشنری لندن بھی شامل تھے۔ یہ ملاقات پونے چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک محمود ہال ملحق مسجد فضل لندن میں ہوئی۔

حضورانور کے محمود ہال میں تشریف لانے پر تمام حاضرین نے اپنے پیارے امام کا کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ ابتدائی تعارف کے بعد حضورانور نے دائیں طرف سے آغاز کرتے ہوئے لوئر مارڈن کی مجلس عاملہ سے دریافت فرمایا کہ صدر جماعت کون ہیں؟ صدر صاحب نے عرض کیا: خاکسار ہے۔

فرمایا: کیا چاہتے ہیں؟ عرض کیا: حضور! گزشتہ سال ملاقات میں جو ہدایات حضورانور نے دی تھیں اس پر عمل کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

فرمایا: کتنی بیعتیں کرائیں؟ پھر فرمایا: نمازی کتنے بنائے؟ عرض کیا گیا: مجلس عاملہ کے تمام افراد (ماسوا ایک دو) باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں اور جن میں ابھی کمزوری ہے اس کو دُور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پھر فرمایا: کہاں نماز پڑھتے ہیں؟ عرض کیا گیا: بیت الفتوح مسجد میں۔

اس کے بعد مارڈن ساؤتھ جماعت کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کے ہاں کیاہو رہاہے ؟ عرض کیا گیا: خدا کے فضل سے گزشتہ سال میں کئی شعبوں میں ترقی ہوئی ہے۔

فرمایا: نماز میں حاضری کتنی بڑھی ہے ؟ عرض کیا گیا: عاملہ کے ممبران مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔

فرمایا: کیا باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں اور جن میں ابھی کمزوری ہے اس کو دُور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ؟

پھر فرمایا کہاں نماز پڑھتے ہیں ؟ عرض کیا گیا: بیت الفتوح مسجد میں۔ اس کے بعد مارڈن ساؤتھ جماعت کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا: آپ کے ہاں کیاہو رہاہے ؟ عرض کیا گیا: خدا کے فضل سے گزشتہ سال میں کئی شعبوں میں ترقی ہوئی ہے۔ فرمایا: نماز میں حاضری کتنی بڑھی ہے ؟ عرض کیا گیا عاملہ کے ممبران مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔

فرمایا: کیا عاملہ کے 80 فیصد فجر اور عشاء باجماعت پڑھتے ہیں۔ عرض کیا گیا ویک اینڈ (ہفتہ اتوار) کو تو اکثر آتے ہیں باقی دنوں میں کاموں کی وجہ سے حاضری کچھ کم ہوتی ہے۔ فرمایا: مسجد چرچ نہیں جو صرف ویک اینڈ پر کھُلتی ہو۔ پھر فرمایا: عاملہ کے ممبران کو نمازی ہونا چاہئے۔ ورنہ امیر صاحب کو رپورٹ کریں۔

اراکین عاملہ کو صد فیصد نمازی ہونا چاہئے

حضور انور نے صدر صاحب مارڈن سے دریافت فرمایا کہ نمازوں کا کیا حال ہے ؟ عرض

کیا گیا: ساٹھ فیصد لوگ نماز پڑھتے ہیں باقیوں کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔

فرمایا: مجلس عاملہ کے اراکین کو سو فیصد نمازی ہونا چاہئے تب تسلّی ہو گی۔ پھر فرمایا: اس غرض کے لئے دورے بھی کیا کریں۔

پھر فرمایا: جن لوگوں کو ٹیکسی کے کام کی وجہ سے مسجد آنے میں دقّت ہو وہ کام پر ہی دوسرے احمدیوں کے ساتھ مل کر نماز باجماعت پڑھ لیا کریں۔

پھر فرمایا: جب نماز ٹھیک ہو جائے گی تو باقی کام خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔

ہر دو ماہ بعد عشرہ صلوٰۃ منائیں

حضور انور نے فرمایا: جتنا زور تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کی وصولی پر لگاتے ہیں کیا اتنا زور نماز پر لگاتے ہیں؟

پھر دریافت فرمایا کہ کیا کوئی عشرہ صلوٰۃ مناتے ہیں؟ عرض کیا گیا کہ مہینہ میں ایک دن مساجد میں اجتماعی تہجد پڑھتے ہیں۔ فرمایا: ہر دو ماہ بعد عشرہ صلوٰۃ منایا کریں اس طرح سال میں چھ دفعہ کوشش کریں گے تو نماز کی حاضری میں ضرور فرق پڑے گا۔

لوئر مارڈن کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے اراکین عاملہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: 19۔ پھر فرمایا: یہاں تینوں مجالس عاملہ کے اراکین کتنے ہیں؟ عرض کیا گیا 52 ۔ فرمایا: اگر بیت الفتوح کے ارد گرد کی جماعتوں کی مجالس عاملہ کے اراکین ہی آئیں تو مسجد کی حاضری بہت بڑھ جائے۔

پھر فرمایا: ابھی جون آ رہا ہے۔ اس سے پہلے اپریل مئی میں چندے کی وصولی پر زور

ہو گا۔ لیکن اگر نمازوں پر زور دیں گے تو چندے خود بخود آجائیں گے۔

خدام و انصار کے اراکین عاملہ کی بھی حاضری سو فیصد ہونی چاہئے

حضورانور نے مارڈن ساؤتھ کے قائد خدام سے دریافت فرمایا کہ آپ کی عاملہ کے کتنے اراکین ہیں؟

عرض کیا گیا21 ۔ فرمایا: کم از کم 80 فیصد تو نماز میں آئیں۔

اس کے بعد حضورانور نے لوئر مارڈن کے قائد صاحب سے دریافت فرمایا: آپ نماز کہاں پڑھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: بیت الفتوح میں۔ فرمایا: آپ مسجدیں تو لے رہے ہیں، نمازی بھی بنائیں تا کہ ''برسوں میں نمازی بن نہ سکا'' والا معاملہ نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ آپ کی عاملہ کے کتنے اراکین ہیں؟ عرض کیا گیا21 ۔ پھر زعیم صاحب انصاراللہ سے دریافت فرمایا: آپ کی عاملہ کے اراکین کتنے ہیں؟ عرض کیا گیا20 ۔ فرمایا: کُل انصار کتنے ہیں؟ عرض کیا43 ۔ زعیم صاحب نے عرض کیا کہ کوشش کر رہے ہیں کہ سب نماز کے لئے آئیں۔ فرمایا: صرف کوشش نہ کریں بلکہ پوری کوشش کریں۔ جس طرح چندہ پر زور دیتے ہیں اسی طرح نماز پر دیں۔

اس کے بعد زعیم انصاراللہ مارڈن ساؤتھ سے دریافت فرمایا کہ آپ کے اراکین عاملہ میں سے کتنے نماز میں باقاعدہ ہیں؟ عرض کیا گیا کہ 12 میں سے 5 باقاعدہ ہیں۔ فرمایا: اگر انصار خدام اور جماعت کی عاملہ کے تمام اراکین نماز باجماعت میں باقاعدہ ہو جائیں تو حاضری بہت بہتر ہو جائے اور پھر باقی لوگ بھی آئیں گے۔

قائد صاحب مارڈن ساؤتھ سے دریافت فرمایا کہ آپ کے خدّام نماز کے لئے کتنے آتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ویک اینڈ پر زیادہ آتے ہیں، باقی دنوں میں کم آتے ہیں۔ فرمایا: مسجد چرچ نہیں ورنہ آپ کو پادری صاحب کو بلانا پڑے گا کہ ویک اینڈ پر نماز پڑھا دیا کریں۔

پھر فرمایا: اگر ان تینوں جماعتوں کے انصار خدّام اور جماعت کی عاملہ کے اراکین نماز باجماعت کے لئے آئیں تو صرف ان کی حاضری 150 ہو جائے۔

کسی دوست نے عرض کیا کہ کچھ اراکین عاملہ انصار و خدّام، جماعتی عاملہ میں بھی ہیں۔ فرمایا: اراکین عاملہ کے علاوہ بھی تو کچھ نمازی ہوتے ہیں۔ مارڈن کے زعیم صاحب انصاراللہ نے عرض کیا کہ مَیں اسی سال زعیم منتخب ہوا ہوں۔ فرمایا: پہلے عاملہ کو باقاعدہ نمازی بنائیں۔

مبلغین درسوں میں بھی نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائیں

اس موقع پر حضورانور نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ آپ بھی درسوں میں نماز باجماعت کی طرف توجہ دلایا کریں۔ پھر فرمایا: سب صلوٰۃ سنٹرز میں نظر آنا چاہئے کہ حاضری بڑھی ہے۔

صدر، سیکرٹریان تربیت، ناظم تربیت اور منتظم تربیت سب نماز کی طرف توجہ دلائیں

حضورانور نے فرمایا کہ اگر صدر، سیکرٹریان تربیت جماعت، ناظم تربیت خدام الاحمدیہ اور منتظم تربیت انصاراللہ اُسی طرح نماز کی طرف لوگوں کی توجہ دلائیں جس طرح سیکرٹریان مال چندے کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو نمازیوں کی تعداد میں نمایاں

اضافہ ہو سکتا ہے۔ پھر فرمایا: اگلی میٹنگ اس وقت کریں جب اس سلسلہ میں کوشش کر کے ترقی کر چکے ہوں۔

تبلیغ کے ساتھ دعا ضروری ہے اور دعا کے لئے نماز ضروری ہے

صدر صاحب مارڈن ساؤتھ نے عرض کیا کہ ہم ہر ماہ کا تیسرا اتوار ایک چرچ میں تبلیغی میٹنگ کرتے ہیں اور ہمسایوں کو تبلیغ کی غرض سے بلاتے ہیں۔ کافی لوگ آتے ہیں اور پمفلٹ بھی دیتے ہیں۔ حضور کے ارشاد کے مطابق دس دس ہمسایوں سے بھی تعلقات بنا رہے ہیں۔

فرمایا: تبلیغ کی کوشش کے ساتھ دعا بھی ضروری ہے۔ اور دعا کے لئے فرض نماز ضروری ہے اس طرف بھی توجہ کریں۔

شریفانہ طور پر دلائل کے ساتھ تبلیغ کریں

صدر صاحب مارڈن ساؤتھ نے عرض کیا کہ آجکل سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی عرض کیا کہ پاکستان کے لوگ تو اب کھلے عام پارلیمنٹ کو گالیاں دیتے ہیں۔

فرمایا: ہمارا کام یہ ہے کہ شریفانہ طور پر وہ ہتھیار استعمال کریں جو دشمن استعمال کرتا ہے۔ ہتھیار وہی ہے لیکن طریق ان کا نہ ہو بلکہ دلائل کے ساتھ بات کریں۔

پھر فرمایا: ایک طرف سیاستدان پارلیمنٹ پر لعنت کر رہے ہیں اور دوسری طرف اس پارلیمنٹ میں آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پھر فرمایا: ضیاء الحق نے قرطاس ابیض میں جو پارلیمنٹ کے ممبران کے متعلق کہا وہ حوالے بھی پیش کریں۔ ضیاء الحق نے بھی پارلیمنٹ پر لعنت کی تھی۔ پھر فرمایا جن پر لعنت بھیج رہے ہیں اُنہیں کو دوبارہ لے آئیں گے۔

فرمایا کہ ہمارا کام شرافت سے جواب دینا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

گالیاں سُن کر دعا دو پا کے دُکھ آرام دو　　　کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

جلسہ سالانہ قادیان والا میرا ختم نبوت پر خطاب سنائیں

مارڈن ساؤتھ جماعت کے رُکن عاملہ نے عرض کیا کہ ہم تبلیغی سٹال لگاتے ہیں۔ سٹال پر ایک بلغارین خاتون آئیں۔ یہ خاتون مسلمان ہو چکی ہیں۔ ان کے شوہر ماریشین مسلمان ہیں۔ جب شوہر کو معلوم ہوا کہ اس کی بیوی جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں دلچسپی لے رہی ہے تو اُس نے اپنی بیوی کو کہا کہ مجھے بعض بنگالی مسلمانوں نے بتایا ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو میرا قادیان والا ختم نبوت پر خطاب سنائیں۔ CD بھی دے سکتے ہیں۔ (یاد رہے کہ یہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **31/دسمبر 2017ء کو** مسجد بیت الفتوح سے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے فرمایا تھا۔ اس خطاب کا مکمل متن ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل کے 23 فروری 2018ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)۔ نیز فرمایا کہ بلغارین لوگ اسلام میں دلچسپی لیتے ہیں ان کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اسی طرح فرمایا کہ اس بات کی عام تشہیر ہونی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ

السلام نے فرمایا ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 پر موجود ہے۔ ناقل)

تبلیغ کے لئے تدبیر اور دعا کو کتنا کتنا وقت دینا چاہئے

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ کامیابی کے لئے تدبیر کے ساتھ دعا بھی ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں سوال یہ ہے کہ تبلیغ میں کامیابی کے لئے تدبیر اور دعا کو کتنا کتنا وقت دینا چاہئے۔ فرمایا: حدیث میں آتا ہے کہ اونٹ کے پاؤں باندھ کر پھر توکّل کرو۔ یہی بات تدبیر میں ہے۔ صرف کوشش کو کافی نہ سمجھا جائے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں یہی بتایا ہے کہ اللہ کی مدد کے بغیر انسان کوشش بھی نہیں کر سکتا اور خدا کی مدد کے حصول کے لئے دعا ضروری ہے اور دعا کے لئے نماز پنجوقتہ ضروری ہے۔

پھر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتابیں لکھیں یہ تدبیر تھی اور ساتھ دعائیں بھی کیں۔ آپ کو الہام ہوا "تیری نمازوں سے تیرے کام افضل ہیں" (ضمیمہ تذکرہ الہام نمبر 160۔ تذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ 806۔ ناقل)۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرمایا کیونکہ آپ یہ سب دینی کام خدا تعالیٰ کے لئے کر رہے تھے۔

پھر فرمایا: جہاں تک یہ سوال ہے کہ تدبیر اور دعا کو کتنا کتنا وقت دیا جائے، یہ حالات پر منحصر ہے۔ کبھی تبلیغ پر زیادہ وقت لگتا ہے اور کبھی دعا پر۔ اصل مطلب یہ ہے کہ فتح دعاؤں سے ہو گی لیکن کوشش اور دعا دونوں ضروری ہیں۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تہجد کی دعائیں ایسی تھیں کہ انسان اس کے حسن

کا اندازہ نہیں کر سکتا اور ساتھ 83 سے زائد کتابیں بھی لکھیں، لیکچر بھی دیئے۔ مجالس میں بھی خطاب فرمائے۔ پس تبلیغ میں کامیابی کے لئے پانچوں نمازوں، نوافل اور تہجد میں دعائیں کریں۔ اسی طرح چلتے پھرتے دعا کریں۔

آن لائن قرآن سیکھنے کے انتظام سے فائدہ اٹھائیں

مارڈن ساؤتھ کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ جماعت نے آن لائن قرآن سکھانے کا جو انتظام کیا ہے وہ بہت اچھا ہے، ہم اسے متعارف کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرمایا35 ممالک نے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ امریکہ اور کینیڈا کے لوگوں نے کافی حصہ لیا ہے، آپ بھی لیں۔ کسی دوست نے عرض کیا کہ والدین کے پاس قرآن پڑھانے کے لئے وقت نہیں ہوتا اس لئے یہ انتظام بہت اچھا ہے۔ فرمایا:والدین کے پاس اس لئے وقت نہیں کہ دنیا کمانے پر لگے ہوئے ہیں۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ کیا غیر احمدی بھی اس انتظام سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ فرمایا:ضرور اٹھائیں۔ اس طرح ان کے شکوک بھی دُور ہوں گے کہ جماعت احمدیہ کا قرآن وہی ہے جو اُن کا ہے۔

انصاراللہ کی بھی آمین کرائیں اور وقف عارضی میں حصّہ لیں

حافظ مسعود صاحب نے عرض کیا کہ حضور مَیں بچوں کو قرآن کریم پڑھاتا ہوں۔ فرمایا:انصار کو بھی پڑھائیں اور اُن کی آمین بھی کرائیں۔ فرمایا:ربوہ میں پچھلے دنوں 280 انصار کی آمین کرائی گئی۔

اسی طرح فرمایا:انصاراللہ کے منتظم تعلیم القرآن ووقف عارضی خود بھی وقف عارضی کریں اور دوسروں سے بھی کرائیں اور اس میں قرآن کریم بھی پڑھائیں اور تبلیغ کے

لئے بھی وقت دیں۔

تبلیغ کے متعلق حضورانور نے فرمایا کہ: **صرف ویک اینڈ پر نہیں بلکہ مستقل سٹال لگائیں۔** علاوہ ازیں ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان پر گئے تھے۔ بہت اچھا انتظام تھا۔ حفاظت کا انتظام زیادہ تر پولیس نے سنبھالا ہوا تھا۔ فرمایا: پولیس کو کافی فکر تھی کہ کوئی ناپسندیدہ واقعہ نہ ہو تاہم جماعت کی طرف سے بھی حفاظت کا پورا انتظام تھا۔

نمازی بناؤ

حضورانور نے اپنے کلام کے آخر میں ایک دفعہ پھر فرمایا کہ نمازی بناؤ۔ بعد ازاں حضورانور نے ازراہ شفقت تینوں جماعتوں کے اراکین عاملہ کے ساتھ علیحدہ علیحدہ تصویر بنوائی۔ جزاہ اللہ احسن الجزا

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور آپ کے تمام مقاصد کو کامیاب فرمائے اور ہمیں حضور کی زرّیں نصائح پر کماحقّہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (الفضل انٹرنیشنل 16 مارچ 2018ء صفحہ 2-3)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن کی مقامی مجالس عاملہ کی تیسری ملاقات

(رپورٹ نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ لندن)

لندن کی مقامی مجالس عاملہ کے اراکین اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ اپنے پیارے

امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتہائی ممنون ہیں کہ آپ اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود ہماری عاجزانہ درخواست کو قبول فرماتے ہوئے ان دنوں ملاقاتوں کا شرف بخش رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضورانور کو ہر لمحہ صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کے جملہ مقاصد عالیہ کو کامیاب و بابرکت فرمائے۔ آمین۔ مؤرخہ 28 جنوری 2018ء بروز اتوار حضورانور نے محمود ہال ملحق مسجد فضل لندن میں اپسم (Epsom)، مالڈن مینر (Malden Manor) اور ووسٹر پارک (Worcester Park) کی جماعتوں کی مجالس عاملہ کے 61 اراکین کو شرف ملاقات بخشا۔ ان جماعتوں کے صدران بالترتیب مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب، مکرم میجر (ریٹائرڈ) خلیل احمد ناصر صاحب اور مکرم ظفر منصور ملک صاحب ہیں۔ حضورانور کی اجازت سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یُوکے، مکرم نصیر دین صاحب ریجنل امیر لندن بی اور خاکسار نسیم احمد باجوہ ریجنل مشنری لندن B کو بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ یہ ملاقات پونے چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک جاری رہی۔

کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آج کون کونسی جماعتوں کی مجالس عاملہ موجود ہیں۔ خاکسار نے عرض کیا: اپسم، مالڈن مینر اور ووسٹر پارک کی جماعتوں کی مجالس عاملہ ہیں۔

دائیں طرف سے آغاز کرتے ہوئے حضورانور نے مالڈن مینر کے اراکین سے دریافت فرمایا کہ سیکرٹری صاحب تربیت کون ہیں؟ پھر حضورانور نے دریافت فرمایا کہ نماز

باجماعت کے آپ کے پاس کتنے سنٹر ہیں؟ عرض کیا گیا: مقامی طور پر ایک گھر میں ایک سنٹر ہے۔ اس کے علاوہ بعض لوگ مسجد فضل اور بعض بیت الفتوح جا کر نماز پڑھتے ہیں۔ پھر فرمایا: عاملہ کے اراکین میں سے فجر اور عشاء کتنے باجماعت پڑھتے ہیں؟ عرض کیا گیا کہ 21 اراکین میں سے 10 باقاعدہ ہیں۔ فرمایا: باقی 11 کو کیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ اُن کو بھی باقاعدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرمایا: اگر عاملہ کو باقاعدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو باقی لوگوں کا کیا حال ہو گا۔

امانتوں کے حق ایسے ادا کریں کہ مسجد میں نمازیں پڑھیں

مالڈن مینر کے ایک رُکن عاملہ سے حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس کیا کام ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس امین کا عہدہ ہے۔ فرمایا: عہدہ نہیں، خدمت۔ پھر فرمایا: امانتوں کا حق ایسے ادا کریں کہ مسجد میں پانچوں نمازیں پڑھیں۔ انہوں نے عرض کیا: میرا گھر ہی صلوٰۃ سینٹر ہے۔ فرمایا: کام کیا کرتے ہیں؟ عرض کیا: الیکٹریکل انجینئر ہوں۔ فرمایا: ایکسر سائز (ورزش) بھی کیا کریں۔

پھر حضور نے خدام کے قائد سے دریافت فرمایا: فجر اور عشاء میں آپ کی عاملہ کے کتنے افراد آتے ہیں؟ اسی طرح انصاراللہ کے زعیم صاحب سے بھی یہی دریافت فرمایا۔ انہوں نے جو تعداد بیان کی اس پر فرمایا: پچاس فیصد سے کم ہیں۔

عاملہ کی نماز باجماعت کا جائزہ عاملہ کی میٹنگ میں لے لیا کریں

اپسم جماعت کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ خدا کے فضل سے حضور انور کے ساتھ ملاقاتوں کے بعد نماز باجماعت پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ فرمایا:

سیکرٹری تربیت کون ہیں؟ پھر سیکرٹری تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس صلوٰۃ سینٹر کتنے ہیں؟ عرض کیا: چار صلوٰۃ سینٹر ہیں۔ فرمایا: مجھے عاملہ کی فکر ہے باقی خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا: عاملہ کے کتنے افراد فجر باجماعت میں با قاعدہ ہیں؟

اسی طرح حضورانور نے قائد صاحب خدام الاحمدیہ اور زعیم صاحب انصاراللہ سے عاملہ کے اراکین کی کُل تعداد اور نماز باجماعت میں آنے والوں کی تعداد دریافت فرمائی اور پھر فرمایا: جماعت اور ذیلی تنظیموں کے عاملہ کے اجلاسات میں عاملہ کی نماز باجماعت کا جائزہ لے لیا کریں۔

اراکین عاملہ کو داڑھی رکھنی چاہئے

ایک جماعت کی عاملہ کے اراکین کو دیکھ کر فرمایا: بہت سے اراکین عاملہ بغیر داڑھی کے ہیں۔ اب عمر بھی بڑی ہوگئی، اب کیا فکر ہے؟ اس کے بعد ووسٹر پارک جماعت کے سیکرٹری تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے صلوٰۃ سینٹر ہیں؟ عرض کیا: ایک ہے۔ اس کے علاوہ بعض افراد مسجد فضل اور بیت الفتوح میں نماز کے لئے جاتے ہیں۔ فرمایا: عاملہ کا کیا حال ہے؟ عرض کیا: سات آٹھ اراکین با قاعدہ ہیں۔ بعض کو صبح کام پر جلدی جانا ہوتا ہے۔ فرمایا: فجر پڑھ کر جاسکتے ہیں۔ پھر قائد صاحب اور زعیم صاحب سے بھی عاملہ کی نماز باجماعت کی حاضری کے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا: 47 فیصد سے کم ہے۔ نیز فرمایا: اگر عاملہ با قاعدہ ہو جائے تو باقی بھی ہو جائیں گے۔ فرمایا: مسجد فضل میں باہر سے بہت مہمان آتے رہتے ہیں اس لئے پردہ پوشی ہو جاتی ہے۔

ہر دو ماہ بعد عشرۂ صلوٰۃ منایا کریں جو عبادت کی طرف آجائے گا وہ اِنفاق فی سبیل اللہ بھی کرے گا

ووسٹر پارک کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت اور مربی صاحب نے مل کر عشرہ تربیت ووسٹر پارک میں منایا ہے اور احباب جماعت کے گھروں میں بھی جاکر نماز باجماعت کی تاکید کرتے رہے ہیں اور نماز کی حاضری بھی بہتر ہوئی ہے۔ حضورانور نے فرمایا کہ مَیں نے پچھلی میٹنگ میں کہا تھا کہ ہر دو ماہ بعد عشرۂ صلوٰۃ منایا کریں تو اس سے حاضری بڑھے گی۔ نیز فرمایا: جو عبادت کی طرف آجائے گا وہ انفاق سبیل اللہ بھی کرے گا۔ اپسم کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ گزشتہ دنوں ہمارے ہاں تبلیغ ٹریننگ کلاسیں ہوئیں اس کے نتیجہ میں 50 تک حاضری ہوگئی جبکہ اس سے پہلے بہت کم حاضری تھی۔ حضورانور نے فرمایا: خلیفہ رابعؒ فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کرنے والے پر بیعت کروانے والے کی چھاپ ہوتی ہے اس لئے اگر تبلیغ کرنے والے نمازی ہوں گے تو ان کے ذریعے بیعت کرنے والے بھی نمازی ہوں گے۔ نیز ایک سوال پر فرمایا: ٹیکسی ڈرائیورز کام کے دوران اپنے سٹیشن پر مل کر باجماعت نماز پڑھ لیا کریں۔ اسے بھی نماز باجماعت ہی شمار کریں۔ پھر فرمایا: بعض لوگ سردیوں میں کہتے ہیں فجر کی نماز دیر سے ہوتی ہے اور کام پر جانا ہوتا ہے اس لئے نماز باجماعت پر نہیں آسکتے۔ اور گرمیوں میں کہتے ہیں نماز بہت صبح ہوتی ہے، نیند کا پورا موقع نہیں ملتا اس لئے نماز باجماعت کے لئے نہیں آسکتے۔ اس طرح کے بہانے درست نہیں۔

تبلیغ کے لئے عاملہ کو فعّال کریں

مالڈن مینر کے سیکرٹری تبلیغ سے حضورانور نے کام دریافت فرمایا: انہوں نے عرض کیا:

چار بیعتوں کا ٹارگٹ تھا۔ ایک بیعت ہوئی ہے۔ پھر عرض کیا: گزشتہ سال حضورانور نے فرمایا تھا کہ ہر احمدی اپنے 10 ہمسایوں سے رابطہ قائم کرے۔ اس پر عمل کیا ہے خاص طور پر کرسمس اور نئے سال پر ہمسایوں کو تحفے دیئے گئے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: عاملہ کو تبلیغ کے کام کے لئے فعّال کریں۔ اپسم کے سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ایک ریلوے سٹیشن کے ساتھ ایک KIOSK کرائے پر مل رہا ہے، انشاء اللہ عنقریب مل جائے گا اور وہاں ہمارا مستقل تبلیغی سٹال لگا کرے گا۔

اسی طرح یہ بھی عرض کیا کہ کل امپیریل کالج میں ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر لیکچر دے رہے ہیں، دعا کی درخواست ہے۔ فرمایا: ڈاکٹر عرفان دے رہے ہیں؟ موصوف نے عرض کیا: جی حضور۔ فرمایا: کچھ احمدیوں کو بھی لے جائیں تا کہ وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ نیز حضور نے دریافت فرمایا: میڈیکل کالج میں کتنے احمدی زیر تعلیم ہیں؟ عرض کیا: چھ ہیں۔

قریب کے علاقے میں بھی تبلیغ کریں

اپسم کے سیکرٹری صاحب تبلیغ نے عرض کیا کہ ہمارے داعیین الی اللہ زیادہ تر انفرادی طور پر تبلیغ کرتے ہیں۔ ہمارا چار بیعتوں کا ٹارگٹ تھا جو پورا ہو گیا ہے۔ یہ بھی بتایا کہ یہ بیعتیں دُور کے علاقے میں انٹرنیٹ کے ذریعہ ہوئی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے قریبی علاقے میں بھی تبلیغ کریں کیونکہ قریبی علاقے کی بیعتوں کو سنبھالنا آسان ہوتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ دو بیعتیں قریب کے علاقے سے ہیں۔ ایک پاکستانی تعلیم یافتہ نوجوان کی بیعت کے متعلق عرض کیا گیا کہ وہ جلسہ سالانہ میں شامل

ہوئے اور اس سے متاثر ہو کر انہوں نے بیعت کرلی۔ اب وہ اپنی بیوی کو بھی تبلیغ کر رہے ہیں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبلیغی رابطوں اور نومبایعین کو اپنے مربیان سے بھی ملائیں

ووسٹر پارک کے سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم Weybridge کے علاقے میں چھ لائبریریوں میں تبلیغی نمائش کر چکے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی بڑی تصویر بھی لگائی جو لوگوں کی دلچسپی کا خاص مرکز رہی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "Jesus in India" اور "A gift to Queen" بھی لوگ بہت دلچسپی سے لیتے رہے۔

حضور نے دریافت فرمایا: کیا مربی صاحب کو بھی ساتھ لے کر گئے ہیں؟ عرض کیا گیا: دو دفعہ لے کر گئے ہیں اور لائبریرین سے ملاقات کرائی اور لائبریری کو قرآن کریم اور دیگر لٹریچر بطور تحفہ دیا گیا۔

صدر صاحب ووسٹر پارک نے عرض کیا کہ لجنہ کے ذریعہ ایک انگریز خاتون نے بھی بیعت کی ہے اور اس کے دو بچے بھی ہیں۔ حضور نے دریافت فرمایا: مربی صاحب سے ملایا ہے؟ عرض کیا گیا: جی حضور۔

موصیوں کو نماز باجماعت کا پابند ہونا چاہئے

مالڈن مینر جماعت کے سیکرٹری وصایا سے حضور انور نے دریافت فرمایا: کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا گیا 62۔ پھر حضور نے اپسم جماعت سے دریافت فرمایا: آپ کے کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا گیا 83۔ پھر ووسٹر پارک کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا:

آپ کے موصی کتنے ہیں؟ عرض کیا 71۔

فرمایا: تینوں جماعتوں کے موصیان کی تعداد 216 بنتی ہے۔ ان سب کو نماز باجماعت کا پابند ہونا چاہئے کیونکہ **صرف چندہ دینا کسی کو موصی نہیں بناتا بلکہ نماز بھی ضروری ہے۔ فرمایا: اس سلسلہ میں لجنہ اور خدام سے بھی مدد لیں اور اس غرض کے لئے ان کی ٹیم بنائیں۔** یہاں دورانِ گفتگو حضور انور نے ڈپٹی نذیر احمد صاحب کی کتاب 'توبۃ النصوح' کا بھی ذکر فرمایا کہ ایسے لگتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھ کر انہوں نے اسے لکھا ہے۔ صدر صاحب اپسم نے کتاب کا خلاصہ بتانے کی درخواست کی۔ پہلے تو فرمایا کہ خود پڑھیں اور پھر خلاصہ میں بتایا کہ قصّہ کے رنگ میں بتایا ہے کہ ایک گھر کا سربراہ ہیضہ کی وجہ سے قریب المرگ تھا۔ پھر بچ گیا تو اس نے اپنے سب بیوی بچوں کو بلایا اور انہیں نصائح کیں اور ان نصائح کا ایک حصہ یہ ہے کہ بڑوں کو سمجھانا مشکل ہوتا ہے اس لئے تربیت بچپن میں ہونی چاہئے۔ اور جب بچے بڑے ہو جائیں تو خاص طور پر مردوں کو تربیت کے کام میں حصہ لینا چاہئے۔

ایک جرمن احمدی لڑکی کا واقعہ قبولیت دعا

صدر صاحب اپسم جماعت نے عرض کیا کہ پچھلے دنوں ایک خاتون وکیل احمدی ہوئیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیسے احمدی ہوئیں؟ انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ مَیں پوسٹ آفس گئی۔ لائن میں کھڑی تھی وہیں ایک احمدی خاتون سے تعارف ہوا۔ انہوں نے MTA کا چینل نمبر 787 دیا اور اسے سننے کا کہا۔ اس کے بعد پیِس کانفرنس میں شامل ہوئی۔ چنانچہ حضور کے خطبات MTA پر سُن کر اور پیِس کانفرنس پر حضور کا خطاب

سننے کے بعد جماعت میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اس پر حضور انور نے ایک جرمن احمدی لڑکی کا قبولیت دعا کا واقعہ سنایا۔ فرمایا: پانچ چھ سال پہلے وہ احمدی ہوئی۔ اس کے بعد ایک دفعہ اپنے والد کے ساتھ کار میں سفر پر جارہی تھی۔ تیز بارش شروع ہو گئی اور اچانک گاڑی بھی خراب ہو گئی۔ اس کا باپ دہریہ تھا۔ کار کی خرابی کی وجہ سے Recovery والوں کو فون کیا۔ انہوں نے کہا: تین گھنٹے کے بعد آئیں گے، اس سے پہلے نہیں آسکتے۔ احمدی لڑکی نے باپ کو کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے، کیا مَیں نماز پڑھ سکتی ہوں؟ باپ نے کہا: دعا کرو بارش رُک جائے۔ جرمن احمدی لڑکی کہتی ہیں کہ مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! میرا باپ دہریہ ہے، اسے معجزہ دکھا۔ چنانچہ اسی وقت بارش رُک گئی اور دوسری طرف Recovery Van تین گھنٹے کی بجائے تیس منٹ میں ہی آگئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں قبولیتِ دعا کا معجزہ دکھا دیا۔

فرمایا: اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازوں کی عادت ڈالیں گے تو اللہ تعالیٰ قبولیتِ دعا کے معجزے بھی دکھائے گا۔

یورپین لوگوں کے قبولیت دعا کے واقعات بھجوائیں

حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ کہتے ہیں کہ صرف افریقہ کے ہی قبولیتِ دعا کے واقعات سنائے جاتے ہیں۔ فرمایا: یورپین لوگ واقعات بتاتے نہیں۔ اب مَیں نے سیکرٹری نومبایعین جوناتھن کو کہا ہے کہ واقعات اکٹھے کریں۔

نیز فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کو ماننے والے زیادہ تر غرباء میں ہی ہوتے ہیں۔ سب کچھ میسر ہو تو اکثر لوگوں کو خدا یاد نہیں رہتا۔ حضور

نے فرمایا کہ کسی کو بھی یورپین احمدیوں کے قبولیتِ احمدیت کے واقعات معلوم ہوں تو وہ مجھے بھجوادیں۔ اسی طرح ان کے قبولیتِ دعا کے واقعات بھی بھجوادیں۔

صدر صاحب اپسم جماعت نے عرض کیا کہ اب سوشل میڈیا نے دکھا دیا ہے کہ اگر پُرامن اسلام دیکھنا چاہتے ہو تو جماعت احمدیہ کو دیکھو۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ اس وجہ سے مخالفین نے ختم نبوت کے نام پر جھوٹا پراپیگنڈا جماعت کے خلاف شروع کیا ہے لیکن تعلیم یافتہ طبقے کو حقیقت معلوم ہے اس لئے انہوں نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں کی۔

احمدیوں کا قرآن وہی ہے جو غیر احمدیوں کا ہے

صدر صاحب مالڈن مینر (ریٹائرڈ) میجر خلیل صاحب سے حضور نے دریافت فرمایا: کیا آپ نے کسی جنگ میں حصہ لیا؟ انہوں نے عرض کیا1971ء کی جنگ میں حصہ لیا اور بنگلہ دیش میں اڑھائی سال قید بھی کاٹی۔ نیز انہوں نے بتایا کہ قید کے دوران میرے والد صاحب نے بذریعہ ڈاک مجھے قرآن کریم بھجوایا۔ مَیں نے وہ قرآن کریم اپنے ایک غیر احمدی مسلمان افسر کو دیا۔ وہ اس کو پڑھ کر بڑا حیران ہوا کہ یہ تو وہی قرآن ہے جو باقی مسلمانوں کا ہے اور کہا کہ ہمیں تو مولوی یہی بتاتے ہیں کہ احمدیوں کا قرآن مختلف ہے۔ اس طرح اللہ کے فضل سے اس کی غلط فہمی دُور ہو گئی۔

نماز باجماعت کا جائزہ لینے کا طریق

حضورانور نے آخر میں نماز باجماعت کا جائزہ لینے کا طریق سکھایا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ وہ اراکین عاملہ جنہوں نے آج فجر کی نماز مسجد فضل میں پڑھی وہ اپنا ہاتھ کھڑا

کریں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔اس کے بعد فرمایا: جن لوگوں نے آج فجر کی نماز بیت الفتوح میں پڑھی وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس کے بعد فرمایا جن لوگوں نے آج فجر کی نماز اپنے مقامی صلوٰۃ سینٹر میں پڑھی وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس طرح جائزہ لینے کا طریق حضورانور نے سب کو سکھا دیا۔ ایک دوست نے فجر کی نماز مسجد فضل میں ادا کرنے کے لئے ہاتھ کھڑا کیا تو حضور نے فرمایا کہ ہاں آپ بھی آئے تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے بھانجے بھی تھے جو دوسری صف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: جی حضور۔ ملاقات کے آخر میں حضورانور نے ازراہ شفقت تمام اراکین عاملہ کو ان کی جماعت کے لحاظ سے باری باری گروپ فوٹو بنوانے کی اجازت عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت احمدیہ سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرنے کی توفیق دے اور ہمیں اور ہماری اولادوں کو ہمیشہ خلافت کے جاں نثار اور وفادار عشّاق میں شامل فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔(الفضل انٹرنیشنل 30 مارچ صفحہ 9-10)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن کی مقامی مجالس عاملہ کی چوتھی ملاقات

(رپورٹ نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ لندن)

لندن کی مقامی مجالس عاملہ اپنی خوش قسمتی پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے کہ پیارے امام اور اللہ تعالیٰ کے محبوب خلیفہ، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نائب اور حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے فرمان کے مطابق کہ: ”خلیفہ راشد سایہ ربّ العالمین، ہمسایہ انبیاء و مرسلین، سرمایہ ترقی دین اور

ہم پایۂ ملائکہ مقربین ہے۔ دائرہ امکان کا مرکز، تمام وجوہ سے باعثِ فخر اور ارباب عرفان کا افسر ہے، دفترِ افراد انسی کا سردار ہے۔ اس کا دل تجلّیِ رحمان کا عرش اور اس کا سینہ رحمتِ وافرہ اور اقبالِ جلالت یزداں کا پرتَو ہے۔ اس کی مقبولیت جمال ربانی کا عکس ہے۔ اس کا قہر تیغ قضا اور مہر عطیات کا منبع ہے۔"(منصب امامت صفحہ 87)

ایسے پاک اور بابرکت وجود کی ملاقات سے انہیں ان دنوں مستفیض ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ قبل ازیں 9 جماعتوں کی ملاقاتیں تین اجلاسات میں ہو چکی ہیں۔ اس وقت خاکسار چوتھی ملاقات کا مختصر تذکرہ پیش خدمت کرنا چاہتا ہے تاکہ دیگر احباب بھی استفادہ کر سکیں۔

یہ ملاقات بفضلہٖ تعالیٰ مؤرخہ 4 فروری 2018ء بروز اتوار پونے چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک مسجد فضل لندن سے ملحق محمود ہال میں ہوئی۔ اس ملاقات میں لندن کی چار جماعتیں شامل تھیں جن میں کنگسٹن، ٹالورتھ، سربٹن اور والٹن آن تھیمز کی مجالس عاملہ کے 55 اراکین شامل تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یُوکے، مکرم نصیر دین صاحب ریجنل امیر لندن بی اور خاکسار نسیم احمد باجوہ ریجنل مشنری لندن B کو بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ مذکورہ بالا جماعتوں کے صدران بالترتیب مکرم بشیر احمد طاہر صاحب، مکرم پرویز احمد صاحب، مکرم عبداللہ بھٹی صاحب اور مکرم شہباز احمد باجوہ صاحب ہیں جو سب شامل تھے۔

حضور انور کے ہال میں تشریف لانے پر تمام حاضرین نے اپنے امام کا کھڑے ہو کر

استقبال کیا۔ کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضورانور نے موجود جماعتوں سے تعارف حاصل فرمایا۔

اس کے بعد دائیں طرف سے آغاز فرماتے ہوئے صدر صاحب ٹالورتھ جماعت سے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے ممبر ہیں؟ عرض کیا: 208۔ فرمایا: نماز کا سنٹر ہے؟ عرض کیا: دوگھروں میں نماز باجماعت کے مراکز ہیں۔ ایک گھر میں نماز فجر ادا کی جاتی ہے اور دوسرے گھر میں نماز عشاء ادا کی جاتی ہے۔ فرمایا: دونوں نمازیں ایک جگہ کرلیں۔

پھر زعیم صاحب انصاراللہ سے دریافت فرمایا: کتنے انصار ہیں؟ عرض کیا: 27۔ فرمایا: نماز پڑھنے میں کیسے ہیں؟ عرض کیا22 ۔ انصار آتے ہیں، باقیوں کو بھی توجہ دلارہے ہیں۔

قائد صاحب خدام الاحمدیہ سے دریافت فرمایا: کتنے خدام ہیں؟ عرض کیا29:۔ فرمایا: نماز پڑھنے والے کتنے ہیں؟ عرض کیا7: باقاعدہ ہیں۔ فرمایا: عاملہ کے کتنے ممبر ہیں؟ عرض کیا13:۔

ساتوں دن نماز باجماعت کا انتظام ہونا چاہئے

صدر صاحب سربٹن سے حضورانور نے دریافت فرمایا: کیا تعداد ہے؟ عرض کیا252:۔ فرمایا: صلوٰۃ سنٹر کتنے ہیں؟ عرض کیا: دو سنٹر ہیں۔ دونوں جگہ 6 دن عشاء کی نماز ہوتی ہے۔ فرمایا: ساتواں دن کیوں نہیں؟ عرض کیا کہ ہال نہیں مل رہا۔ فرمایا: کوشش کریں ساتوں دن نماز باجماعت ہو۔ نیز فرمایا: حاضری کیسی ہوتی ہے؟ عرض کیا گیا کہ 20، 22

افراد عشاء میں آتے ہیں۔ اس کے علاوہ 8، 9 افراد فجر کے لئے مسجد فضل جاتے ہیں۔

زعیم صاحب سے دریافت فرمایا کہ کتنے انصار ہیں؟ عرض کیا گیا کہ 52۔ فرمایا: عاملہ کے اراکین کتنے ہیں؟ عرض کیا: 11۔ فرمایا: فجر کتنے پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: 2۔ فرمایا: عشاء کتنے پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: 11۔ فرمایا: عاملہ کے کتنے اراکین نماز پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: 7۔ نیز عرض کیا کہ عشاء کی کُل حاضری 27 ہوتی ہے۔ فرمایا: کُل مرد کتنے ہیں؟ عرض کیا:110۔

قائد خدام الاحمدیہ سے دریافت فرمایا: خدام کتنے ہیں؟ عرض کیا:60۔ فرمایا: عاملہ کے اراکین کتنے ہیں؟ عرض کیا: 12۔ فرمایا: باجماعت نمازیں پڑھنے والے عاملہ کے ممبر کتنے ہیں؟ عرض کیا6:۔ دیگر خدام کو ملا کر 15، 20 خدام نماز کے لئے آتے ہیں۔

عاملہ کو ٹھیک کر لیں تو سب ٹھیک ہو جائیں گے

حضورانور نے صدر صاحب والٹن آن تھیمز سے دریافت فرمایا کہ آپ کی تجنید کیا ہے؟ عرض کیا119:۔ فرمایا: صلوٰۃ سنٹر کتنے ہیں؟ عرض کیا 3 گھروں میں نماز کے سنٹر ہیں کیونکہ لوگ چھ سات میل میں پھیلے ہوئے ہیں۔ فرمایا: کون کونسی نمازیں باجماعت ہوتی ہیں؟ عرض کیا: نماز عشاء ہوتی ہے اور فجر لوگ اپنے اپنے گھر پڑھتے ہیں لیکن مَیں مسجد فضل میں آکر پڑھتا ہوں۔ فرمایا: فجر کا بھی انتظام کریں۔

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کتنے لوگ نماز پر آتے ہیں؟ عرض کیا: فجر پر 2 اور عشاء پر بھی کچھ لوگ آتے ہیں۔ قائد صاحب سے دریافت فرمایا: کتنے خدام و اطفال ہیں؟ عرض کیا: 20 خدام اور 15 اطفال۔ فرمایا: عاملہ سے

شروع کریں اور انہیں نمازی بنائیں۔ زعیم صاحب سے دریافت فرمایا کہ کتنے انصار ہیں؟ عرض کیا27:۔ فرمایا: عاملہ میں کتنے ہیں؟ عرض کیا: 7۔ فرمایا: عاملہ کو نماز کا عادی بنایا ہے؟ عرض کیا کہ گھروں میں سنٹر بنائے ہیں۔ فرمایا: عاملہ سے پوچھیں نماز باجماعت کہاں پڑھتے ہیں؟ پھر فرمایا: عاملہ کو ٹھیک کر لیں تو سب ٹھیک ہو جائیں گے۔

ایک آدمی کو ایک ہی کام دینا چاہیئے

کنگسٹن کے ایک رُکن سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد کیا کام ہے؟ عرض کیا: تین کام ہیں۔ زعیم بھی ہوں، سیکرٹری جائیداد بھی ہوں اور سیکرٹری امور خارجیہ بھی ہوں۔ فرمایا: بڑا قحط الرجال ہے۔ (گویا اشارۃً فرمایا کہ ایک آدمی کے پاس ایک ہی کام ہونا چاہیئے ۰۰۰۰ ناقل)۔ فرمایا: امور خارجیہ کا کیا کام کرتے ہیں؟ عرض کیا: مقامی طور پر اہم شخصیات کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جماعتی تقاریب میں بھی بلاتے ہیں۔

اس کے بعد سیکرٹری صاحب تربیت کنگسٹن سے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد کیا کام ہے؟ عرض کیا: تربیت۔ فرمایا: آپ کا تربیت کا کیا پروگرام ہے؟ عرض کیا: نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ فجر پر تقریباً 15 لوگ مسجد فضل جاتے ہیں۔ فرمایا: کتنی دیر لگتی ہے؟ عرض کیا: کار میں 15 منٹ لگتے ہیں۔ نیز عرض کیا کہ صبح فجر سے ایک گھنٹہ پہلے لوگوں کو فون کرتے ہیں اور پھر تین چار مقامات سے لوگوں کو اٹھاتے ہیں۔

100 فی صد عاملہ کو نماز باجماعت کے لئے آنا چاہئے

کنگسٹن کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ تجنید کیا ہے؟ عرض کیا: 275۔ فرمایا: عاملہ کے اراکین کتنے ہیں؟ عرض کیا: 20۔ قائد صاحب سے دریافت فرمایا: کتنی تعداد ہے؟ عرض کیا: 44۔ فرمایا: عاملہ کتنی ہے؟ عرض کیا: 10 ممبر ہیں۔ فرمایا: نماز کتنے پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: عشاء پر آتے ہیں۔ فرمایا: مسجد چرچ نہیں ہے اس لئے سب نمازوں پر آنا چاہئے۔ عرض کیا: فجر پر 12 سے 15 تک خدام آتے ہیں۔ فرمایا: عاملہ کو 100 فی صد آنا چاہئے اور باقی لوگوں کو کم از کم 80 فی صد، کیونکہ کچھ مجبور بھی ہو سکتے ہیں۔ عرض کیا: کرایہ کے ایک ہال میں نماز پڑھتے ہیں، اپنا کوئی مرکز نہیں۔ حضورانور نے امیر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا: انہیں کوئی مرکزِ نماز خرید کر دیں۔ قائد صاحب نے عرض کیا کہ عشاء کی حاضری ویک اینڈ پر 50 تک ہو جاتی ہے۔ فرمایا: مستقل نمازی بنائیں۔ نیز فرمایا: عاملہ کو مستقل نمازی بنالیں تو 50 فی صد تو ٹھیک ہو جائیں گے۔

پھر فرمایا: جتنا مالی قربانی پر زور دیتے ہیں اتنا روحانی بجٹ پورا کرنے پر بھی زور دیں۔ فرمایا: کبھی ایسے سوچا ہے؟ مکرم امیر صاحب نے عرض کیا کہ نیشنل سیکرٹری تربیت جماعتوں کے بہت دورے کر کے نمازوں کی تلقین کرتے ہیں۔ فرمایا: نتیجہ آنا چاہئے جیسے تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کا نتیجہ ہوتا ہے اسی طرح تربیت کا نتیجہ آنا چاہئے۔

سب سے پہلے جماعت، انصار اور خدام کی عاملہ کو نماز باجماعت میں باقاعدہ بنائیں

کنگسٹن کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ نماز باجماعت میں عورتیں بھی آتی ہیں۔ فرمایا: عورتوں پر نماز باجماعت فرض نہیں، اُن کی مرضی ہے۔ لیکن مردوں پر فرض ہے اور انہیں فرائض ادا کرنے چاہئیں۔ نیز فرمایا: سب سے پہلے جماعت، خدام اور انصار کی عاملہ کو نماز باجماعت میں باقاعدہ کریں اس کا باقی افراد پر بھی اثر پڑے گا۔

والٹن کے صدر صاحب سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ جماعت، انصار اور خدام کی عاملہ کے کتنے اراکین ہیں؟ عرض کیا: جماعت کے 16، انصار کے 7 اور خدام کے 10۔ بعض کے پاس دو عہدے ہیں اس لئے کُل اراکین کی تعداد 29 ہے۔

فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے دنیاوی فضل فرمائے ہوئے ہیں تو اللہ کا شکر بھی ادا کریں اور نمازوں میں باقاعدہ ہوں۔ پھر قائد صاحب کی رپورٹ سن کر حضورانور نے فرمایا کہ سب سے ضروری یہ ہے کہ اللہ کے فرائض پورے کئے جائیں۔ اگر یہ کرلیں تو باقی اجلاسات تو ہوتے رہتے ہیں۔ نیز فرمایا: اگر رمضان میں رات کو ایک دو گھنٹے سوتے ہیں پھر بھی فجر میں آجاتے ہیں تو باقی دنوں میں کیوں نہیں آسکتے!؟

سربٹن کے صدر صاحب سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی جماعت کے زیادہ لوگ کیا کام کرتے ہیں؟ عرض کیا: ملازم پیشہ ہیں۔ فرمایا: چاہیں تو کام پر جانے سے پہلے نماز کے لئے آسکتے ہیں۔ نیز فرمایا: جہاں کام کرتے ہیں وہاں اکٹھے ہو کر نماز باجماعت پڑھ لیا کریں۔

ایک اور رُکن کو فرمایا کہ کام کرنے والے سمجھتے ہیں کہ کپڑے گندے ہیں اس لئے رات

کو گھر جا کر نماز پڑھ لیں گے۔ یہ بات درست نہیں۔ نماز وقت پر پڑھنی چاہئے۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ ہم کام پر اکٹھے ہی نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔

سیکرٹری وصایا موصیوں کی نماز باجماعت اور تلاوت کی بھی نگرانی کریں

ٹالورتھ کے سیکرٹری وصایا سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا: 52۔ فرمایا: مرد کمانے والے کتنے ہیں؟ عرض کیا: 24۔ فرمایا صرف چندہ دینا کوئی بات نہیں، تربیت بھی ضروری ہے۔ سیکرٹری وصایا کا یہ بھی کام ہے کہ موصیوں کی نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کی بھی نگرانی کرے۔ اس طرف توجہ دلانے کا پروگرام بنائیں۔

ٹالورتھ کے امین سے دریافت فرمایا: آپ کا کیا کام ہے؟ عرض کیا کہ حساب وغیرہ کرتے ہیں۔ کام کا پورا علم نہیں۔

حضورانور نے امیر صاحب کو فرمایا: سیکرٹریان کے ریفریشر کورس کروائیں۔ امیر صاحب نے عرض کیا: کرواتے ہیں۔ فرمایا: ہر سیکرٹری کا علیحدہ علیحدہ بھی کروائیں۔

سیکرٹری تربیت ٹالورتھ سے دریافت فرمایا کہ نماز کہاں پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: صدر صاحب کے گھر نماز باجماعت ہوتی ہے۔

چندوں کی وصولی میں نرمی سے کام لیا جائے

سیکرٹری صاحب وقف جدید ٹالورتھ سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ وقف جدید کا ٹارگٹ ملتا ہے؟ عرض کیا: جی حضور۔ فرمایا: ٹارگٹ پورا کر لیتے ہیں؟ عرض کیا: جی

حضور۔ فرمایا: ٹارگٹ لوگوں کی پہنچ کے مطابق ہوتا ہے اور اسے پورا کرنا مشکل تو نہیں ہوتا؟ عرض کیا: نہیں، خدا کے فضل سے آرام سے پورا ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا: لوگوں کے پیچھے تو نہیں پڑتے؟ عرض کیا: نہیں۔ (اشارۃً یہ سمجھایا جا رہا تھا کہ چندوں کے معاملہ میں لوگوں کے لئے تکلیف مالا یطاق نہ ہو)۔

کنگسٹن کے ایک رکن عاملہ سے دریافت فرمایا: آپ کے پاس کیا کام ہے؟ عرض کیا: عہدے کا پتہ نہیں، جو کام دیا جاتا ہے کر دیتا ہوں۔ فرمایا: کام کا پتہ ہونا چاہئے کہ شعبہ کیا ہے اور کیا کرنا ہے!۔

وقف عارضی کی بھی تحریک کریں

سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی کنگسٹن سے حضورانور نے دریافت فرمایا: کتنے لوگ قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ عرض کیا: سب پڑھ لیتے ہیں۔ فرمایا: وقف عارضی کی بھی تحریک کریں کہ لوگ وقف عارضی کریں۔

سیکرٹری وصایا کنگسٹن سے دریافت فرمایا: کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا: 82۔ فرمایا: کام کرنے والے کتنے ہیں؟ عرض کیا: 22۔ فرمایا: مرد موصیوں کی تربیت کا معیار بلند کریں اور وہ نماز باجماعت پڑھیں۔

سیکرٹری تبلیغ کنگسٹن سے حضورانور نے دریافت فرمایا: تبلیغ کا کیا پلان ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نیشنل پلان پر عمل کرتے ہیں۔ اس کے مطابق کافی مارننگ کا انتظام کرتے ہیں۔ اسی طرح پمفلٹ True Islam بھی تقسیم کرتے ہیں۔ فرمایا: کتنے افراد حصہ لیتے ہیں؟ عرض کیا: چند لوگ حصہ لیتے ہیں۔

جن کی داڑھی نہیں وہ رکھ لیں

کنگسٹن کے آڈیٹر صاحب سے ان کے کام کے متعلق دریافت فرمایا اور پھر فرمایا: جن کی داڑھی نہیں، وہ داڑھی رکھ لیں۔ نیز فرمایا: خدام داڑھی کے ساتھ زیادہ اچھے لگتے ہیں۔

سربٹن کے سیکرٹری وقف نو سے دریافت فرمایا: کتنے وقف نَو ہیں؟ عرض کیا: 71۔ فرمایا: ہفتہ وار کلاس ہوتی ہے؟ عرض کیا: ہر جمعہ کی شام کو ہوتی ہے اور وقف نَو سلیبس کے مطابق پڑھاتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب وصایا سربٹن سے دریافت فرمایا: کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا: 77۔ فرمایا: کتنے موصی کام کرتے ہیں؟ عرض کیا: انصار میں سے 20 ہیں، باقی کا علم نہیں۔ فرمایا: پوری معلومات ہونی چاہئیں کہ کتنے موصی کام کرتے ہیں۔

اسی طرح دریافت فرمایا کہ وصیت کی تحریک کیسے کرتے ہیں۔ اُن کے جواب پر فرمایا: سیکرٹری وصایا کا یہ بھی کام ہے کہ موصیوں کی نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کی بھی نگرانی کرے۔ اسی طرح وقف عارضی کی بھی تحریک کریں۔

ایڈیشنل سیکرٹری تربیت کنگسٹن سے دریافت فرمایا: آپ کے پاس کیا کام ہے؟ عرض کیا: نماز کی طرف توجہ دلانا۔ فرمایا: کیا کام کیا ہے؟ عرض کیا: خاص کام نہیں کیا۔ فرمایا: پھر کیا فائدہ!۔ فرمایا: ایڈیشنل سیکرٹری بنانے کی وجہ ہی یہ ہوتی ہے کہ اس شعبے کا کام زیادہ ہے اس لئے ایڈیشنل کو اپنا کام کرنا چاہئے۔

ہر سیکرٹری کے پاس ہر وقت اپنے شعبہ کی مکمل معلومات ہونی چاہئیں

والٹن کے سیکرٹری وصایا سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے موصی ہیں؟ عرض کیا 27:۔ فرمایا: کتنے مرد اور کتنی عورتیں؟ عرض کیا: یہ معلوم نہیں۔ فرمایا: ہر سیکرٹری کے پاس اپنے شعبہ کی ہر وقت مکمل معلومات ہونی چاہئیں۔ عرض کیا کہ ہماری جماعت چھوٹی سی ہے۔ فرمایا: چھوٹی جماعت بنانے کا یہی مقصد ہوتا ہے کہ ہر شخص سے ذاتی تعلق ہو۔

سیکرٹری امور عامہ نے عرض کیا کہ مجھے امور خارجیہ کی بھی ڈاک آتی ہے۔ حضور انور نے مکرم امیر صاحب کو فرمایا: اسے دیکھیں۔ سیکرٹری امور عامہ سے دریافت فرمایا: امور عامہ کا کیا کام کرتے ہیں؟ عرض کیا: معلوم نہیں۔ فرمایا: اپنے شعبہ کا کام معلوم کریں۔ پھر سیکرٹری امور خارجیہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ کیا کام کرتے ہیں؟ عرض کیا: لوکل MPs کے ساتھ رابطہ ہے۔ فرمایا: کام آتے ہیں؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: مزید تعلق بڑھائیں۔

قائد خدام الاحمدیہ کو فرمایا 80 فی صد خدام کو نماز باجماعت میں باقاعدہ بنائیں۔ نیز فرمایا: عاملہ سے شروع کریں۔

نماز کا ترجمہ بھی سکھائیں

قائد خدام الاحمدیہ والٹن کو فرمایا: خدام کو نماز کا ترجمہ سکھائیں خاص طور پر سورۃ فاتحہ کا۔ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ نیز فرمایا: نماز کو سوچ سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ عرض کیا: فجر میں خدام کو مسجد فضل لے کر جاتے ہیں۔ ایک دوست نے سوال کیا:

فیونرل کور (Funeral Cover) کی انشورنس لے سکتے ہیں؟ فرمایا: اکثر لوگ تو NHS کے پاس جاتے ہیں۔ اگر کوئی غریب ہو تو جماعتی طور پر مدد کرنی چاہئے۔ مکرم امیر صاحب نے عرض کیا: مدد کرتے ہیں۔ فرمایا: پانچ چھ ہزار پاؤنڈ لگتے ہیں۔ جو غریب ہیں وہ کیسے دے سکتے ہیں!۔ فرمایا: جائزہ اور غور کے بعد فیصلہ کر سکتے ہیں، تفصیل بھجوائیں۔

امیر صاحب نے عرض کیا کہ بعض لوگ اس کام کے لئے امانت جمع کراتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ لیکن بعض موصیان کے لواحقین کہتے ہیں کہ ان کا تدفین کا خرچ جماعت دے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اتنا وصیت کا چندہ نہیں ہوتا جتنا تدفین کا خرچ ہے۔

ملاقات کے آخر میں تینوں جماعتوں کی مجالس عاملہ نے علیحدہ علیحدہ حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائے۔ اس طرح یہ نہایت بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کے تمام ارشادات پر احسن رنگ میں عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمیں ان بندوں میں شامل فرمائے جو اس کی محبت اور رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 13 اپریل 2018ء صفحہ 3-4)

نماز پر مبارک احمد صاحب صدیقی کا منظوم کلام 'کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے'

ہمارے تین حلقوں کی مجلس عاملہ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کے ساتھ مؤرخہ 28 جنوری 2018ء کو ملاقات کا شرف پایا۔ حضور انور نے نماز باجماعت کی از حد تاکید فرمائی۔ اسی روز یہ نظم لکھی گئی۔ (مبارک صدیقی)

ہو جس کی تم تلاش میں وہ دِلکشی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے
....

ہزار کام ہوں تمہیں، یہ اوّلین کام ہو
نماز کا، نماز کا ، نماز کا قیام ہو
اگرچہ پانچ وقت کا ضرور التزام ہو
نماز فجر اور عشاء کا خاص اہتمام ہو
یہ زندگی ہے بندگی تو بندگی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے
....

نماز مسجدوں میں جا کے سب ادا کیا کرو
یہ بندگی قبول ہو، خدا سے یہ دعا کرو
جو غفلتوں میں ہیں پڑے، انہیں بھی یہ کہا کرو
جو اوّلین فرض ہے وہ فرض تو ادا کرو
یہ جسم و جاں کی تازگی یہ دلکشی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے
....

جو عاملہ کے لوگ ہیں وہ خود بھی اک مثال ہوں
خدا کرے کہ اس طرح یہ لوگ باکمال ہوں
گزر رہے ہیں جو یہ ماہ و سال لازوال ہوں
رہے خیال، بعد میں نہ باعث ملال ہوں
کہ روح سوزوساز کی یہ نغمگی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے
....

سوال یہ تھا خدمتوں کو کس طرح ادا کریں؟
یہ مانتے ہیں آپ نے کہا ہے کہ دعا کریں
کوئی سنے ہی نہ اگر تو پھر وہاں یہ کیا کریں؟
سوال یہ تھا کس طرح سے اپنے حق ادا کریں؟
جواب یہ تھا الجھنوں کا حل یہی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے
....

وصال یار کا وہ دن عجب تھا خواب خواب سا
کہ رُبرو وہ شخص تھا حسین ماہتاب سا
حلیم سا وہ باسُخن شفیق سا گلاب سا
زمانے بھر کی ظلمتوں میں نور آفتاب سا
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے
....

وہ بزمِ وصل یار تھی، میں نُور میں نہا گیا
وہ آفتاب شخص تھا چراغ سَو جلا گیا
وہ کر کے در گزر ہمیں، سبق یہی سکھا گیا
وہ راستہ بہشت کا بتا گیا ، دکھا گیا
کہ اصل میں قرار جاں، خوشی خوشی نماز ہے
کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے
...

(مبارک صدیقی)

2017ء، میں لندن کی مقامی مجالس عاملہ کی حضورِ انور سے ملاقاتوں کے چند اہم نکات

2016ء کے آخر میں خاکسار نے حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں لکھا کہ خلافت سے تعلق مضبوط کرنے کے لئے اور جماعتی کاموں میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے عاجزانہ درخواستِ ہے کہ لندن کی مقامی مجالسِ عاملہ کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا جائے۔ حضورِ انور نے از راہِ شفقت منظوری عطا فرمادی۔ چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق 8 جنوری سے 12 مارچ تک مختلف دنوں میں باری باری مجالسِ عاملہ کی ملاقاتیں ہوئیں جو مجالسِ عاملہ میں غیر معمولی بیداری کا موجب ہوئیں اور مقامی جماعتوں کے کام پر بفضلہٖ تعالیٰ اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ ان ملاقاتوں میں حضورِ انور نے جو ہدایات عطا فرمائیں ان کا خلاصہ خاکسار نے اپنی سالانہ رپورٹ 2017-2016 میں تحریر کیا جو جماعت احمدیہ برطانیہ کی سالانہ رپورٹ 2017-2016 میں شائع ہو گیا وہ درجِ ذیل ہے:۔

1۔ تمام انصار، خدام، اور 10 سال سے زائد عمر کے تمام اطفال مسجد یا مرکزِ نماز میں نماز باجماعت ادا کریں۔ اور نماز کی حاضری کا پورا ریکارڈ رکھا جائے۔

2۔ تمام اراکینِ عاملہ آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق ایسی داڑھی رکھیں جو واضح طور پر نظر آئے سوائے اسکے کہ کسی کی کوئی طبعی مجبوری ہو۔

3۔ ہر احمدی اپنے ارد گرد کے 10 ہمسایوں سے اچھے تعلقات پیدا کرے انہیں تحفے دے، انہیں جماعتی فنکشن میں مدعو کرے اور اسلام کے متعلق ان کی غلط فہمیاں دور کرے۔

4۔ ہر جماعت دعاؤں کے ساتھ سال میں کم از کم چار نئے احمدی بنانے کی کوشش کرے۔

5۔ سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری وقفِ نو مل کر وقف نو اور دیگر اطفال کی مشترکہ کلاس منعقد کریں جس میں سب بچوں کو وقف نو کا سلیبس پڑھایا جائے۔

6۔ سیکرٹری تعلیم تمام طلبہ کی دنیاوی تعلیم کا پورا ریکارڈ رکھے اور اس بات کی نگرانی کرے کہ کوئی طالبِ علم وقت ضائع نہ کرے اور اس کا جماعت سے بھی اچھا تعلق ہو۔

7۔ ہر ماہ اجتماعی طور پر نماز تہجد کا انتظام کیا جائے انشاءاللہ اس ذریعہ سے جماعتوں میں عبادت کا معیار بلند ہو گا۔

8۔ خدام کو ہر ماہ وقارِ عمل کے ذریعہ اپنے اپنے علاقوں کی سڑکیں صاف کرنی چاہئے تاکہ صفائی کا معیار بلند ہو۔

9۔ تمام طلبہ کو تحریک کی جائے کہ وہ نظامِ وصیت میں شامل ہوں خواہ وہ 2 پونڈ ماہانہ چندہ دیں۔ اس طریق سے ان کی تربیت کا معیار بلند ہو گا۔ انشاءاللہ۔(سالانہ رپورٹ جماعت احمدیہ برطانیہ 2017-2016 صفحہ 191)

بفضلہٖ تعالیٰ ان تمام ہدایات پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس سے جماعت کا تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی معیار بلند ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سلسلہ کو کما حقہ احسن رنگ میں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا سے نوازے اور خلافت کی عظیم برکات سے متمتع فرماتا رہے۔ آمین۔

ریفریشر کورس 2015ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی زریں ہدایات

جلسہ سالانہ یوکے 2015ء کے بعد بیت الفتوح کے ناصر ہال میں ساری دنیا سے آئے ہوئے مبلغین کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ وکالت تبشیر کے زیر انتظام اس میں تین روزہ ریفریشر کورس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کے منظور شدہ پروگرام کے مطابق چند مبلغین کی تقاریر بھی ہوئی تھیں۔ خاکسار کو نوجوانوں اور بچوں کی تربیتی کلاسز منعقد کرنے کے متعلق تقریر کیلئے ارشاد ہوا تھا۔ 30 اگست کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس تشریف لائے اور سارے ممالک میں تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور اسکے ساتھ ساتھ اپنی قیمتی ہدایات سے بھی نوازا۔ خاکسار نے ان ہدایات کو اپنے الفاظ میں اس وقت نوٹ کر کے بعد میں اپنی تمام جماعتوں کو بھجوایا تھا۔ ذیل میں وہ ہدایات قارئین کے فائدہ کیلئے پیش خدمت ہیں۔

1۔ Leaflets کی تقسیم کا سلسلہ جاری رکھیں، اس میں تیزی پیدا کریں اور اس کا ریکارڈ رکھیں۔

2۔ کتاب لائف آف محمد ﷺ بھی تقسیم کریں۔

3۔کتاب Pathway To Peace بھی تقسیم کریں۔

4۔اخبارات میں اشتہارات کے ذریعہ بھی جماعت کا تعارف کروائیں۔

5۔ریڈیو پروگرام بھی زیادہ سے زیادہ کریں۔

6۔TV پروگرام بھی زیادہ سے زیادہ کریں۔

7۔جرنلسٹس،Blog اور Website چلانے والوں سے بھی رابطہ کریں۔اس طرح منسٹر،MP، پروفیسرز اور ریسرچ سکالرز سے بھی رابطہ کریں اور انہیں جماعت کا تعارف کروا کر لٹریچر دیں۔

8۔ جماعت کی مخالفت اور تبلیغی کوششوں کی Feedback سے بھی مرکز کو آگاہ کریں۔

9۔ہر مبلغ کے پاس اور ہر مشن میں مکمل لائبریری ہونی چاہئے اور کتب کا اضافہ بھی ہوتا رہے۔

10۔مزید مساجد کی تعمیر کیلئے کوشش کریں۔

11۔ واقفین نو کا ریکارڈ رکھیں اور ان کو چندہ میں شامل کریں۔ان کی تربیت کا بھی انتظام کریں۔

13۔روزانہ نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر سے درس دیں اور مقامی زبان میں ترجمہ بھی پیش کریں۔

14۔ Toll Free Number مہیا کریں اور اسکی تشہیر کریں اور استفادہ کا ریکارڈ رکھیں۔

15۔ مشن کی سیکیورٹی کا مناسب انتظام کروائیں۔

16۔ ہر شہر کے پولیس افسران، منسٹرز اور دوسرے بڑے بڑے لوگوں کی فہرست تیار کرکے ان سے تعلقات قائم کریں اور جماعت کا تعارف بھی کروائیں۔

17۔ اہم شخصیات کے جماعت کے متعلق تاثرات اکٹھے کرکے ان کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کریں۔

18۔ جائزہ لیں کہ آپ کے علاقہ میں کتنی آبادی ہے اور کتنے لوگوں تک پیغام پہنچایا گیا اور کتنے لوگوں تک ابھی نہیں پہنچا۔ان تک پیغام پہنچانے کیلئے پمفلٹ، اخبارات، ریڈیو، TV، انٹرنیٹ وغیرہ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

19۔ کامیابی کیلئے دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا کی تمام ہدایات پر احسن رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لاہور میں 86 احمدیوں کی شہادت اور جماعت احمدیہ کا صبر و رضا کا بے مثال نمونہ

قرآن کریم فرماتا ہے یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ ۚ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ (31:36) کہ افسوس ہے بندوں پر کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو وہ اس سے استہزاء کرتے ہیں اور امام مہدی کے متعلق تو مشہور صوفی

بزرگ حضرت ابنِ عربیؒ (وفات 1240ء) کی سات سو سال سے زیادہ پرانی پیشگوئی ہے فرمایا:۔ و اذا خرج ھذا الامام المہدی فلیس لہ عدوّ مبین الا الفقھاءُ خاصۃ فانّہ لا یبقی لھم ریاسۃ من العامۃِ (فتوحات مکیہ جلد 3 ص 374) کہ جب امام مہدی آئینگے تو آپ کے سب سے زیادہ شدید دشمن اس زمانہ کے علماء اور فقہاء ہونگے کیونکہ اگر مہدی کو مان لیں گے تو ان کی عوام پر برتری اور ان پر امتیاز باقی نہ رہے گا۔

ان پیشگوئیوں کے مطابق جب حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ بانی جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق 1890ء میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو مسلمان علماء نے آپ کی سخت مخالفت کی اور کفر کے فتوے لگائے اور آپ کے ماننے والوں کو بڑی بڑی تکالیف دیں اور بعض کو شہید بھی کیا اور یہ سلسلہ شہادت آج تک جاری ہے لیکن یہ سلسلہ شہادت قرآن کریم اور گزشتہ بزرگوں کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو سچا ثابت کرتا ہے بلکہ اگر سخت مخالفت نہ ہوتی تو تب آپ کی سچائی کے متعلق سوال اٹھ سکتا تھا۔

28 مئی 2010ء بروز جمعہ ایک نہایت افسوس ناک دن ہے جس دن لاہور پاکستان میں دو احمدیہ مساجد دارالذکر اور ماڈل ٹاؤن کی مسجد میں نماز جمعہ کے دوران مخالف احمدیت تشدد پسند ملاؤں نے اسلحہ کے ساتھ مسجد کے اندر گھس کر 86 نہتے احمدی مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس واقعہ نے ایک طرف غیر احمدی مسلمانوں کی بربریت اور اسلام سے دوری کا ثبوت دیا دوسری طرف جماعت احمدیہ کی صداقت کا

ثبوت دیا۔

نام نہاد غیر احمدی مسلمانوں کی بربریت اور حقیقی اسلام سے بے انتہاء دوری کا ثبوت اسلئے ہے کہ اسلام تو امن کا مذہب ہے یہی بات دن رات سارے علماء مساجد میں کہتے رہتے ہیں دوسرے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ جس نے ایک انسان کو ناحق قتل کیا اس نے ساری انسانیت کو قتل کیا(5:33)

اور یہ لوگ جو مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے آئے تھے وہ تو ایک نہایت مقدس جگہ پر ایک نہایت مقدس کام کیلئے جمع ہوئے تھے۔ ان کو اس طرح مسجد کے اندر بلاوجہ شہید کرنا یقیناً ان لوگوں کی اسلام کی خوبصورت تعلیم سے جہالت کا ثبوت تھا اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ نظارہ ٹی وی پر لائیو دکھایا گیا۔ یہاں برطانیہ میں ہم لوگوں نے مسجد پر حملہ آوروں کو بندوقیں چلاتے دیکھا۔ اس سب ظلم وبربریت پر حکومت نے کوئی کاروائی نہ کی بلکہ جن لوگوں نے کوئی ہمدردی کا اظہار کیا ان پر بھی کفر کے فتوے لگائے۔ تمام مسلمان جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کلمہ گو کو کافر اور غیر مسلم کہے گا وہ خود کافر ہو جائے گا اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کلمہ لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ پر سچا ایمان رکھتی ہے اس سے بھی جماعت احمدیہ کے مخالفین کی حقیقت کا علم ہو جاتا ہے۔

ان سب باتوں کے باوجود جماعت احمدیہ کا نمونہ اس موقع پر قابل رشک تھا۔ اول تو حملہ آوروں میں سے جن دو لوگوں کو پکڑ لیا گیا ان کو کسی احمدی نے کچھ نہیں کہا۔ حالانکہ ان کو مسجد کے اندر ہی ختم کیا جاسکتا تھا۔ احمدیوں نے خاموشی کے ساتھ ان

دولوگوں کو پولیس کے حوالے کر دیا اور ثابت کر دیا کہ جماعت ہر حالت میں قانون کی پابندی کرنے والی ہے اور کبھی قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتی۔ پھر ایک اور پہلو یہ ہے کہ جس روز یہ واقعہ ہوا اسی روز یہاں بیت الفتوح مسجد میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزامسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٗ العزیز نے خطبہ جمعہ میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ پاکستان کے تمام اراکین کو فرمایا کہ ایسی صورت حال میں قرآن کریم ہمیں یہ حکم دیتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (2:154) اے مومنو! اللہ تعالیٰ سے صبر اور دعا کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ حضور نے فرمایا اگر کوئی احمدی اس آیت کے خلاف عمل کرے گا تو اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ پاکستان نے اپنے امام کے حکم کی پوری پوری اطاعت کی اور اس طرح اللہ کے اس حکم پر عمل کر کے اپنا مومن ہونا ثابت کر دیا۔ اسی آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو مومن صبر اور دعا سے مدد مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انکی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ اس قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ہمیشہ عزت و عظمت عطا کی ہے۔ ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دنیا کے بڑے بڑے اداروں کی طرف سے اسلام کی تعلیم پر لیکچر دینے کیلئے دعوت دی جاتی ہے اور دوسری طرف یو کے میں اسی سال پہلی دفعہ یہ واقعہ ہوا کہ برطانوی پارلیمنٹ کے بعض ممبران کی دعوت پر جماعت احمدیہ نے برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا جو 8 فروری 2010ء کو منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔ اس عاجز کو جلسہ میں قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ

پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس جلسہ میں کئی ممبران پارلیمنٹ بھی شامل ہوئے اسی طرح BBC Radio 4 کے مشہور و معروف ہفتہ وار پروگرام Any Questions کے منتظمین نے جماعت سے رابطہ کیا اور کہا کہ ہم 8 جنوری 2010ء کو آپ کی مسجد بیت الفتوح کے بڑے فنکشن ہال سے اپنا پروگرام نشر کرنا چاہتے ہیں۔اس پروگرام کو 1.5 ملین اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ باقاعدہ دیکھتے ہیں۔ چنانچہ اجازت ملنے پر انہوں نے یہ پروگرام یہاں سے نشر کیا۔پروگرام کے شروع میں Mr Jonathan Dimbleby جو پروگرام کے چیئرمین تھے انہوں نے جماعت کا نہایت خوبصورت اور جامع تعارف کرایااور بتایا کہ یہ پروگرام گزشتہ 62سال سے BBC Radio نشر کررہا ہے ۔ آج پہلی دفعہ ہم کسی اسلامی مذہبی جگہ سے یہ پروگرام نشر کررہے ہیں اور انہوں نے بتایا کہ یہ جماعت انتہائی پرامن ہے اور ان کا موٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔

جہاں تک حضور انور کے اسلام پر لیکچروں کا تعلق ہے2012ء میں جرمنی کے ملٹری ہیڈ کوارٹرز واقع Koblenz میں استقبالیہ دیا گیا۔27جون 2012ء کو امریکہ کے سب سے بڑی حکومتی ادارے Capitol Hill Washington D.C. میں لیکچر دینے کیلئے دعوت دی گئی۔4دسمبر2012ء کو یورپین پارلیمنٹ برسلز میں مدعو کیا گیا۔11جون2013ء کو برٹش پارلیمنٹ ہاؤس میں دعوت دی گئی۔4نومبر2013ء کو نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں استقبالیہ دیا گیا۔6اکتوبر 2015ء کو ہالینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں مدعو کیا گیا۔ 23نومبر2015ء کو ہلٹن ہوٹل ٹوکیو جاپان میں استقبالیہ دیا گیا جس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں نے شرکت کی۔ یہ تمام لیکچر نہایت توجہ سے سنے گئے

اور سننے والوں نے اپنے تاثرات میں کہا کہ اگر یہ اسلام ہے تو یقیناً یہ بہت خوبصورت مذہب ہے۔ یہ تمام لیکچر کتاب بعنوان World Crisis And The Pathway To Peace میں شائع ہو چکے ہیں اور آج کے دور میں غیر مسلموں کو اسلام کا تعارف کرانے کیلئے بہترین کتاب ہے اور بڑی کثرت سے استعمال ہو رہی ہے اور اس طرح اسلام کی محبت اور امن قائم کرنے والی تعلیم ساری دنیا میں مسلسل پھیل رہی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

بیت الفتوح میں اعتکاف اور اعتکاف کی عظیم برکات

بخاری شریف میں یہ حدیث ہے کہ: عن عائشہ زوج النبی ﷺ کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثمّ اعتکف ازواجہ من بعدہ (بخاری کتاب الصوم) کہ حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی اور آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازوج مطہرات بھی اعتکاف فرماتی رہیں۔ اسی طرح ایک اور حدیث حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے معتکف کے بارہ میں فرمایا کہ وہ مسجد میں رہ کر کئی گناہوں سے بچ جاتا ہے اور مسجد میں رہنے کے باعث جن نیکیوں سے محروم ہوتا ہے ان کا ثواب بھی اس کے حق میں لکھا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ) ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی راہ میں ایک دن اعتکاف کرنے والے اور جہنم کے درمیان اللہ تعالیٰ تین ایسی خندقیں بنادے گا جن کے درمیان مشرق و مغرب سے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ ہوگا۔ (درّ منثور)

ان احادیث کو پڑھ کر ہمیشہ یہ خواہش تھی کہ اعتکاف کی برکت سے حصہ لیا جائے لیکن جماعتی ڈیوٹیوں کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ خاکسار اس سے محروم رہا۔ بعض دفعہ اجازت کی درخواست بھی کی لیکن بوجوہ اجازت نہ ملی۔ بہر حال ہر چیز اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ہر چیز کا ایک وقت ہے۔ بیت الفتوح آنے سے پہلے خاکسار بریڈفورڈ میں بطور مبلغ متعین تھا۔ وہاں خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں اجازت کیلئے لکھا اور ساتھ لکھا کہ خاکسار اعتکاف کے دوران نمازوں کی امامت اور درس قرآن وحدیث دینے کا سلسلہ جاری رکھے گا۔ دینی مسائل کے جوابات کیلئے خاکسار مسجد میں ہی موجود ہو گا۔ چنانچہ حضورانور نے ازراہِ شفقت خاکسار کو اعتکاف کی اجازت فرمادی۔ بریڈفورڈ میں 8 سال کا عرصہ گذارا۔ ہر سال اللہ تعالیٰ نے اس نعمت سے حصہ لینے کی توفیق دی۔ الحمدللہ۔ مسجد بیت الفتوح میں 2009ء میں خاکسار کی تقرری ہوئی۔ پہلے سال بعض جماعتی کاموں کی وجہ سے اجازت نہ ملی لیکن 2010ء سے 2014ء تک اجازت ملتی رہی اور اعتکاف کی توفیق ملتی رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت ہر سال خاکسار کو امیر المعتکفین بھی مقرر فرماتے رہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ 60 سے زائد احباب وخواتین پردہ کی رعایت کے ساتھ اپنے اپنے حصہ میں ہر سال اعتکاف کی توفیق پاتے ہیں۔ 2014ء کے بعد سے صحت کی خرابی کی وجہ سے خاکسار روزہ نہیں رکھ سکتا تھا اسلئے اعتکاف بھی نہیں کر سکتا تھا۔ بریڈفورڈ اور بیت الفتوح دونوں جگہ اعتکاف کی بہت سی برکات دیکھنے کی توفیق ملی۔ جس سے بفضلہٖ تعالیٰ ایمان کی مضبوطی، دلی تسکین اور اعتکاف کی اہمیت اور برکت کا ذاتی تجربہ ہوا کہ واقعی خدا کے رسول ﷺ نے جو کچھ فرمایا بالکل سچ ہے۔ مثال کے طور پر یہاں خاکسار ایک واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہے صرف

اسلام کی تعظیم کی عظمت وبرکت بیان کرنا مقصود ہے اور ایسے واقعات بہت سے لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جو اسلام کی سچائی کی دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت بھی ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ بیت الفتوح میں ایک رمضان کے شروع میں اعتکاف کی درخواست دی جو منظور ہو گئی۔ تیسرے روز جب خاکسار صبح اٹھا تو خاکسار کے دائیں کندھے میں شدید درد ہو رہا تھا۔ خاکسار نے روزہ تو رکھ لیا تاہم بعد میں ڈاکٹر کے پاس گیا جو دوائی دی گئی اسے استعمال کرنے لگا۔ یہ درد مسلسل چلتی رہی اور خاکسار دوائی بھی کھاتا رہا اور اس قدر تکلیف تھی کہ خاکسار روزہ نہیں رکھ سکتا تھا۔ مختلف احمدی ڈاکٹروں سے بھی مشورہ کیا۔ ڈاکٹروں کی طرف سے آخر میں بتایا گیا کہ کندھے میں ٹیکہ لگے گا اسلئے خاکسار نے بکنگ بھی کرلی کہ رمضان کے فوراً بعد ٹیکہ لگواؤں گا۔ آخری عشرہ میں چونکہ اعتکاف کیلئے نام لکھوایا ہوا تھا اور منظوری بھی ہو چکی تھی اور حضور انور نے امیر المعتکفین بھی مقرر فرمایا ہوا تھا اسلئے خاکسار نے مناسب سمجھا کہ درد کے ازالہ کی دوائیاں کھا کر آخری عشرہ میں روزہ بھی رکھ لوں اور اعتکاف بھی کرلوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ درد کے ازالہ کی دوائی صبح، دوپہر شام تین وقت کھانی ہوتی تھی اسلئے دوپہر کو دوائی چھوڑنی پڑتی تھی اور اس کی وجہ سے کافی دقت ہوتی تھی۔ تاہم جیسے بھی ہوا دعاؤں کے ساتھ وقت پورا کیا۔ خاکسار کے ماموں زاد بھائی عزیزم عثمان وڑائچ صاحب بعد دوپہر خاکسار کے خیمہ میں آیا کرتے تھے اور ایک دوائی پیچھے کمر میں ملتے تھے اس کی وجہ سے کچھ افاقہ ہو جاتا تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ خاکسار حضور انور کی خدمت میں باقاعدگی سے دعا کیلئے خط لکھتا رہا۔ اب اعتکاف کا آخری دن آگیا اور خاکسار اس درد میں

مبتلا تھا۔جب دوائی کھاتا آرام آجاتا اور چار پانچ گھنٹے کے بعد پھر شدید درد شروع ہو جاتا۔اعتکاف کے بعد جب گھر گیا رات اسی درد کے ساتھ سویا لیکن جب صبح اٹھا تو خدا کے فضل سے درد کا نام ونشان نہیں رہا تھا اور آجتک پھر وہ درد نہیں ہوا۔اگلے روز مسجد میں ڈاکٹر حامد اللہ صاحب جن کو خاکسار کی تکلیف کا پورا علم تھا اوراعتکاف میں بھی ساتھ تھے، ان سے خاکسار مشورہ بھی کرتا رہا تھااور انہیں یہ بھی علم تھا کہ خاکسار نے ڈاکٹر سے بکنگ کی ہوئی ہے کہ رمضان کے بعد ٹیکہ لگواؤں گا۔چنانچہ انہوں نے خاکسار سے دریافت کیا کہ کیا حال ہے۔خاکسار نے بتایا کہ خدا کے فضل سے آج صبح سے بالکل درد نہیں ہوئی۔اس پر مکرم ڈاکٹر صاحب نے کہا یہ تو اعتکاف کا معجزہ ہے کیونکہ یہ درد اس طرح تو ٹھیک نہیں ہوتی بلکہ انہوں نے بتایا کہ مجھے بھی یہ درد ہوتی رہی اور میں باقاعدہ وقفہ وقفہ کے بعد ٹیکہ لگواتا رہا۔

الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خلیفہ وقت کی دعاؤں سے اس انتہائی تکلیف دہ پریشانی سے ایک ہی رات میں شفاء دے دی۔اے اللہ تو خاکسار کو اپنے شکر گذار بندوں میں شامل رہنے کی توفیق دے اور انجام بخیر فرما اور خاکسار اور خاکسار کی نسل کو خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفاشعاری کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرما۔آمین

نظام وصیت کی برکات

سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب مسیح موعودؑ آئے گا تو وہ اپنے ماننے والوں کو ان کے جنت میں درجات بتائے گا۔حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ يحدثهم بدرجاتهم في الجنة(مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر 2137)اس حدیث کے

مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی موعود نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر 1905ء میں نظام وصیت کے بابرکت نظام کی بنیاد رکھی اس غرض کیلئے آپ نے کتاب الوصیت تحریر فرمائی۔ اس کتاب میں آپ نے فرمایا کہ جو احمدی مسلمان اپنی جائیداد (بشمول آمد) کا 10/1 اور زیادہ سے سے زیادہ 3/1 حصہ اشاعت اسلام اور امداد غرباء و یتامیٰ و بیوگان کیلئے وقف کریں گے بشرطیکہ وہ تقویٰ کے ساتھ زندگی بسر کریں تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ یقینی طور پر جنت عطا فرمائے گا اور آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ایک خواب میں مجھے مخلص متقی قربانی کرنے والے احمدیوں کی قبریں دکھائیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا یعنی جنتی لوگوں کا قبرستان۔ چنانچہ حضور انور نے اپنی طرف سے اس بہشتی مقبرہ کیلئے زمین وقف کی اور اس میں وصیت کرنے والوں کو بعد وفات دفن ہونے کی سعادت نصیب ہونے لگی۔ حضرت مسیح موعود نے ان لوگوں کیلئے بہت درد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں ۔فرمایا:۔

''میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کیلئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین''۔(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 316)۔

اس بہشتی مقبرہ کے متعلق مزید فرمایا:۔''اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی

ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنزِل فیھا کلُّ رَحمۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں"۔(الوصیت روحانی خزائن جلد20ص318)

کتاب الوصیت کے متعلق مزید فرمایا:۔"ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو میری یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئیندہ نسل کیلئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بد گو کی بد گوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں"۔(الوصیت روحانی خزائن جلد20ص321)

حضرت مسیح موعود کے ان ارشادات کے مطابق اس عاجز کو 18 سال کی عمر میں نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی جبکہ خاکسار سرگودھا پاکستان میں تھا۔اس کے بعد حضور کی نصیحت کے مطابق جہاں جہاں مبلغ کے طور پر متعین رہا اس کتاب کی اشاعت کرتا رہا۔شادی کے بعد اہلیہ مکرمہ رشیقہ باجوہ صاحبہ کو تحریک کی، وہ بھی بخوشی شامل ہو گئیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیاں عطیہ، وجیہہ اور صباح عطا فرمائیں۔جب وہ اس عمر کو پہنچیں جب وصیت کرنے کی جماعت کی طرف سے اجازت ہوتی تھی تو انہیں بھی کتاب الوصیت پڑھا کر تحریک کی۔وہ بفضلہٖ تعالیٰ بخوشی شامل ہو گئیں۔اب خاکسار کے 5 نواسے 5 نواسیاں ہیں۔ان میں سے سب سے بڑی نواسی انعم احمدی جب 15 سال کی ہوئی تو اسے بھی کتاب الوصیت پڑھنے کیلئے دی اور وصیت کی تحریک کی، وہ بھی شامل

ہوگئی۔ اسکے بعد سب سے بڑا نواسہ فرید الدین احمدی جب 15 سال کا ہوا تو اسے بھی تحریک کی وہ بھی شامل ہوگیا۔ اسکے بعد اب دو اور نواسے خالد الدین احمدی اور روشان موسیٰ احمدی بھی 15 سال کی عمر کو پہنچے تو شامل ہوگئے۔ الحمدللہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہر نسل میں جاری رکھے۔ آمین۔

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر یکم اگست 2004ء کو اپنے خطاب میں فرمایا کہ 2005ء میں نظام وصیت کو سو سال ہوجائیں گے اس وقت تک کم از کم 50 ہزار وصایا ہوجائیں۔ چنانچہ فرمایا:۔ ”آگے آئیں اور ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہوجائیں تاکہ کم از کم 50 ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں“۔ (خلفاء احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں پھل ص522)

یہ بھی صداقت احمدیت کا نشان ہے کہ جماعت نے خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہ عظیم مالی قربانی پیش کردی بلکہ مطالبہ سے بڑھ کر احباب وخواتین نے لبیک کہا۔

پھر آپ نے تمام احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔ ”غور کریں۔ فکر کریں۔ جو سستیاں کوتاہیاں ہوچکی ہیں ان پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہوجائیں اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ (خلفاء احمدیت کی تحریکات ص522)

حضور انور کے ان ارشادات کے مطابق خدا کے فضل سے ساری جماعت کے احباب و خواتین اپنے اپنے علاقے میں سرگرم عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی توفیق دی کہ سینکڑوں افراد کو تحریک کی اور وہ نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ ہر رمضان میں آخری عشرہ میں خاص طور پر اپنے درسوں میں خاکسار اس کا ذکر کرتا ہے اور تحریک کرتا ہے اور ہر سال معتکفین میں سے 20،25 احباب نظام وصیت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ Google کے اعداد و شمار کے مطابق ہر سال 9ملین سے زائد لوگ بھوک سے مر جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو خوراک پہنچانے کی ذمہ داری یقیناً ان لوگوں پر ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اتنی فراخی دی ہے کہ وہ ان غریبوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

نظام وصیت میں اللہ تعالیٰ نے ان بھوکوں کا بھی ایک حصہ رکھا ہے اور جب یہ نظام ساری دنیا میں پھیل جائے گا تو دنیا میں کوئی بھوکا ننگا نہ رہے گا۔ اسلئے ہم سب کا فرض ہے کہ اس نظام کو پوری کوشش سے متعارف کرائیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کتاب الوصیت ہر شخص کے ہاتھ تک پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تحدیث نعمت کے طور پر خاکسار یہاں یہ ذکر کرنا چاہتا ہے تا کہ شاید کسی اور کو بھی تحریک ہو جائے۔ کہ 2018ء میں ایک خطبہ جمعہ میں حضور انور نے مالی قربانی کی اہمیت و برکت بیان فرمائی اور بتایا کہ ہمیشہ مالی قربانی کے معیار میں ترقی کرتے رہنا چاہئے اور صحابہ رسول اللہ ﷺ کی شاندار مثالیں بیان فرمائیں۔ اسی وقت خطبہ کے دوران ہی خاکسار کے دل میں تحریک ہوئی کہ 1/10 سے بڑھا کر 1/3 کی وصیت کر دی

جائے۔ چنانچہ نماز جمعہ کے بعد خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں یہ واقعہ لکھ کر دعا کی درخواست کی۔ حضور انور کی طرف سے بہت حوصلہ افزا اور پیارا جواب آیا۔ چنانچہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے 2018ء سے خاکسار نے 1/3 کی وصیت کردی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قائم رہنے کی توفیق دے۔ خاکسار ہمیشہ مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب جو پہلے انگریز مبلغ تھے کے متعلق یہ جان کر رشک کرتا ہے کہ انہوں نے غربت کے زمانہ میں جبکہ مبلغین کا الاؤنس بہت کم ہوتا تھا انگریز ہوتے ہوئے 1/3 کی وصیت کی۔ اسی طرح خاکسار نے پچھلے دنوں کتاب چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مصنفہ مکرم حنیف محمود صاحب پڑھی تو معلوم ہوا کہ مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب مرحوم سابق امام مسجد فضل لندن و صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بھی 1/3 کے موصی تھے اور انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو بھی ایک خط میں اشارۃً اسکی تحریک کی۔ اسی طرح معلوم نہیں کتنے اور احمدی ہیں جو اس طریق پر عمل پیرا ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"زبزل مال درراہش نمی گردد کسے مفلس　　خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا"

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص2)

کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرکے کبھی کوئی غریب نہیں ہوتا اور اگر انسان نیکی کا ارادہ کرلے تو خدا خود اس کا مددگار ہوجاتا ہے۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ کوئی شخص اس نظام وصیت کو بدعت نہ سمجھے۔ کیونکہ نسائی شریف کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خود 1/10 کی

وصیت کی تلقین فرمائی اور 1/3 تک کی اجازت عطا فرمائی۔ مکمل حدیث یوں ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میری بیماری میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس بیمار پُرسی کرنے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے وصیت کر دی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں کر دی۔ آپؐ نے فرمایا کتنی؟ میں نے کہا اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا ہے۔ آپؐ نے پوچھا اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے کہا وہ سب مالدار و بے نیاز ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اَوصِ بالعُشرِ ''دسویں حصے کی وصیت کرو'' پھر برابر آپؐ یہی کہتے رہے اور میں بھی کہتا رہا۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: اَوصِ بالثُلُثِ اچھا 1/3 کی وصیت کر لو۔ اگرچہ ایک تہائی بھی زیادہ اور بڑا حصہ ہے۔ (نسائی کتاب الوصایا باب الوصیۃ بالثلث) اللہ تعالیٰ تقویٰ کے ساتھ اس بابرکت آسمانی نظام میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اے اللہ ہم سب کا انجام بخیر فرمانا۔ آمین۔

تبلیغ ٹریننگ کلاسیں

8 ستمبر 2017ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی آیت: اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ (ترجمہ:۔ اپنے رب کے رستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ لوگوں کو بلاؤ اور بہترین طریقے سے ان سے بحث کرو۔ تیرا رب ان کو جو اس کی راہ سے بھٹک گئے ہیں سب سے بہتر جانتا ہے اور ان کو بھی جانتا ہے جو ہدایت پاتے ہیں۔ (16:126) تلاوت فرمائی اور ساری جماعت کو

پر زور طریق سے تبلیغ اسلام کی ہدایت اور نصیحت فرمائی اور فرمایا(اس آیت میں)”اللہ تعالیٰ نے حکمت اور اچھی نصیحت اور ٹھوس دلیل کے ساتھ جو تبلیغ کا حکم دیا ہے اس کے مطابق چلنا ہمارا کام ہے اور مستقل مزاجی کے ساتھ اسے کرتے چلے جانا ہمارا کام ہے“ ۔پھر فرمایا”اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہم نتائج کے بارہ میں ذمہ دار نہیں ہیں کہ کیوں اس کے مثبت نتائج نہیں نکلے اور کیوں سو فیصد لوگ ہمارے پیغام سے متاثر ہو کر اسلام کو قبول کرنے والے نہیں بنے۔ ہمارے سے اگر پوچھا جائے گا تو صرف اتنا کہ کیا ہم نے پیغام پہنچایا؟ یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا؟ کس نے ہدایت پانی ہے اور کس نے نہیں پانی یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے“۔

اس خطبہ میں حضور نے احباب جماعت کو تبلیغ کے کام میں لگانے کیلئے تمام عہدیداران کو ہدایت فرمائی کہ احباب جماعت کی رہنمائی کریں۔ چنانچہ حضور کی ہدایت کے مطابق خاکسار نے ایک سلیبس تیار کیا اور ہر جماعت میں باری باری اور کہیں ایک سے زیادہ جماعتوں کو ملا کر تبلیغ ٹریننگ کلاسز کا انتظام کیا۔ ان کلاسوں میں شرکت کرنے والوں کے مستقل طور پر Whats App گروپ بنائے گئے اور بعد میں انہیں مسلسل تبلیغ کی یاد دہانی کروائی جاتی رہی جو آج تک جاری ہے اور مزید تبلیغی مواد بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ ان کلاسز میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد جماعت وار اس طرح تھی۔

مالڈن میز:28 بیت الاحسان:32 کنگسٹن:31 ووسٹر پارک:21 سربٹن:24 ایپسم :16 بیت الفتوح:15 بیت الفتوح ریجن:28 کل تعداد شرکاء:217

ان کلاسز کا طریق یہ تھا کہ ہفتہ میں ایک دن ڈیڑھ یا دو گھنٹے کی کلاس ہوتی تھی اور سات کلاسیں ہوتی تھیں اور آخر میں تحریری امتحان اور پھر تمام شرکاء کو اسناد شرکت دی جاتی تھی اور اول دوم سوم آنے والوں کو انعام بھی دیا جاتا تھا۔ سات کلاسوں کے مضامین اس طرح تھے کہ **پہلے ہفتے تبلیغ کرنے والے کی ذاتی تربیت۔ دوسرے ہفتے احمدی اور غیر احمدی میں فرق ازروئے قرآن کریم۔ تیسرے ہفتے حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور دلائل ازروئے احادیث نبویہؐ۔ چوتھے ہفتے ختم نبوت کے متعلق احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اختلاف کی حقیقت ازروئے قرآن، حدیث، اقوالِ بزرگان اور ارشادات حضرت مسیح موعود۔ پانچویں ہفتے عیسائیوں کو تبلیغ کیسے کی جائے۔ چھٹے ہفتے دہریوں کو تبلیغ کیسے کی جائے۔ ساتویں ہفتے غیر مسلموں کے اسلام پر اعتراضات اور ان کے جوابات۔ تمام لیکچرز کے ساتھ ساتھ سوال وجواب** کیلئے بھی وقت دیا جاتا اور تحریری نوٹس بزبان انگریزی دئے جاتے اور یہ ساری کاروائی انگریزی زبان میں ہی تھی تا کہ زیادہ سے زیادہ نوجوان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہاں نمونہ کے طور پر چند باتیں بیان کی جاتی ہیں تا کہ ان کلاسز کی افادیت کا اندازہ ہوسکے اور قارئین کو بھی کچھ فائدہ ہو جائے۔

پہلے لیکچر میں داعی الی اللہ کی تربیت کیلئے یہ بتایا جاتا کہ احمدی بننے اور بنانے کیلئے کم از کم دو باتوں کی ضرورت ہے۔ اول دس شرائط بیعت کو یاد کر کے اس پر عمل کیا جائے۔ دوسرے عہد بیعتِ خلافت کو یاد کر کے اس پر عمل کیا جائے۔ اسلئے سب سے پہلے دو مضامین یاد کرائے گئے اور ان کو یاد کرانے کا ایک خاص طریق بتایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہٖ تعالیٰ سب شرکاء (اِلاّ ماشاء اللہ) کو کلاس میں ہی دونوں مضامین یاد

ہو جاتے جس پر سب بہت خوش ہوتے۔(بعد میں ابتداء میں دو باتوں کا اضافہ کیا گیا یعنی 6 ارکانِ ایمان اور 5 ارکانِ اسلام اور 4 نومبر 2021ء سے شروع کر کے 8 ہفتہ کا کورس نیشنل شعبہ تبلیغ کے تحت ساری یوکے جماعت کے داعیین الی اللہ کو یہ کورس کروادیا گیا۔ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں یہ تبلیغ ٹریننگ کورسز Telegram App پر موجود میسر ہیں۔ الحمدللہ)

دس شرائط بیعت کو یاد کرانے کا طریقہ

پہلے ایک سوال پوچھا جاتا ہے کہ اسلام میں سب سے بڑا گناہ کیا ہے۔ جواب ہے شرک۔ پس یہ پہلی شرط ہے۔ پھر پہلی شرط کو دوسری شرط سے ملانا ہے اور وہ اس طرح کہ پہلی شرط میں شرک کے گناہ سے بچنے کا عہد ہے، دوسری شرط میں باقی سب گناہوں سے بچنے کا عہد ہے۔ کہ جھوٹ زنا بد نظری وغیرہ سب گناہوں سے بچیں گے۔ پھر دوسری شرط کو تیسری شرط سے ملانا ہے کہ گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ نیکیاں کرنا ضروری ہے۔ بس سوال یہ ہے کہ اسلام میں سب سے بڑی نیکی کیا ہے۔ جواب ہے نمازیں۔ لہٰذا تیسری شرط یہ ہے کہ ہم نماز پنجوقتہ اور تہجد کی پابندی کریں گے۔ اور ساتھ ساتھ درود شریف، استغفار اور تسبیح و تحمید کریں گے جو سب نماز کا ہی حصہ ہیں۔ پھر تیسری شرط اور چوتھی شرط کو ملانے کا طریق یہ ہے کہ تیسری شرط میں نماز کا ذکر تھا۔ سوال ہے کہ نماز کے آخری الفاظ کیا ہیں۔ جواب ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ جس کے معنے ہیں کہ آپ سب پر سلامتی ہو اور سلامتی دینے کے معنے یہ ہے کہ میں کسی کو کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔ پس چوتھی شرط ہے کہ میں کسی کو تکلیف نہیں دوں گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طریق سے نہ کسی مسلمان کو تکلیف دوں گا نہ کسی غیر

مسلم کو۔ پھر چوتھی اور پانچویں شرط کا تعلق جوڑنا ہے وہ اس طرح کہ چوتھی شرط میں کہا تھا کسی کو تکلیف نہیں دیں گے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے بھی آپ کو تکلیف نہیں دیں گے بلکہ اکثر دوسروں سے تکلیف پہنچنے کا احتمال ہے۔ لہٰذا جب دوسرے تکلیف دیں تو صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرنا ہے اور خدا سے ہر حالت میں وفادار رہنا ہے۔ خوشی میں بھی اور تکلیف میں بھی اور یہی پانچویں شرط ہے کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفادار رہیں گے اور کسی تکلیف یا خوشی کے وقت خدا تعالیٰ سے دور نہیں جائیں گے۔ اس کے بعد پانچویں اور چھٹی شرط کو آپس میں جوڑنا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ پانچویں شرط تک تو علیحدہ علیحدہ باتیں بیان کی تھیں اب چھٹی شرط میں اسلام کی ساری تعلیم جمع کر دی ہے تاکہ اسلام کا کوئی حکم باہر نہ رہ جائے اسلئے سوال یہ ہے کہ اگر سارے اسلام پر عمل کرنا ہو تو کیا کرنا چاہئے۔ جواب یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ پر عمل کیا جائے۔ پس چھٹی شرط یہی ہے کہ قرآن اوراحادیث کے مطابق اپنی زندگی گزاروں گا اور کوئی غیر اسلامی رسم نہیں کرونگا۔ اس کے بعد چھٹی اور ساتویں شرط کا تعلق یہ ہے کہ کئی لوگ قرآن اور حدیث کا علم حاصل کر کے متکبر ہو جاتے ہیں اسلئے ساتویں شرط میں بتایا کہ تکبر نہیں کرنا اور عاجزی سے زندگی بسر کرنی ہے۔ ایک اور نقطہ یہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے اِذَا تَوَاضَعَ العبدُللّٰہ رَفَعَہ اللہ اِلَی السَّماءِ السَّابِعۃ (کنزالعمال جلد ۲ ص 25) کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کیلئے عاجزی اختیار کرتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ ساتویں آسمان پر اٹھالیتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی ساتویں شرط کا تعلق ساتویں آسمان اور عاجزی سے جڑ جاتا ہے۔ اب آٹھویں اور نویں شرط کو یاد رکھنے کا یہ طریق ہے کہ اس میں بیعت کرنے والے کو اسکی دو بنیادی ذمہ

داریاں بتائی گئی ہیں۔ اول خدمت دین دوم خدمت خلق ۔ لہٰذ آٹھویں شرط دین کی خدمت کیلئے ہر قسم کی قربانی کرنا اور نویں شرط مخلوق خدا کی خدمت کیلئے ہر قسم کی قربانی کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ اسکے بعد آخری اور دسویں شرط میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کے کیا معنے ہیں اور اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی پوری پوری اطاعت کرنا۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود کی کتب اور ارشادات کو پڑھ کر اس پر پورے اخلاص کے ساتھ عمل کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق حکم وعدل اور امام مہدی بنایا ہے۔

اب ذیل میں عہد بیعت کو یاد کرنے کا طریق بتایا جائیگا جو کلاسوں میں سکھایا گیا۔ اس میں سب سے پہلے یہ بتایا جاتا ہے کہ ایک لحاظ سے عہد بیعت کے بھی 10 نکات ہیں۔

عہد بیعتِ خلافت

اس مضمون کا آغاز بھی ایک سوال سے ہو گا اور وہ یہ ہے کہ عام طور پر ہمارے جماعتی عہد کس چیز سے شروع ہوتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ کلمہ شہادت سے انصار خدام اطفال لجنہ وناصرات سب کے عہد کلمہ شہادت سے شروع ہوتے ہیں سو عہد بیعت کا پہلا نکتہ کلمہ شہادت اور اسکے معنے یاد کرنا ہے۔ کلمہ شہادت یہ ہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ سب کو کلمہ شہادت صحیح تلفظ کے ساتھ اور ترجمہ

کے ساتھ یاد ہو جائے۔

دوسرے نکتے کا سوال یہ ہے کہ آپ کس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ جواب ہے جماعت احمدیہ مسلمہ میں۔

تیسرے نکتے کا سوال یہ ہے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کیلئے آپ کس کی بیعت کر رہے ہیں۔ جواب ہے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی۔

چوتھے نکتے کا سوال یہ ہے کہ بانی اسلام کو آپ کیا مانتے ہیں۔ جواب ہے کہ ہم حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین یعنی نبیوں کی مہر یقین کرتے ہیں جس کے معنے ہیں کہ آپؐ سب سے افضل نبی ہیں۔

پانچویں نکتے کا سوال یہ ہے کہ بانی جماعت احمدیہؑ کو آپ کیا مانتے ہیں جواب یہ ہے کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو وہی امام مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں جس کی پیشگوئی حضرت محمد ﷺ نے فرمائی تھی۔

چھٹے نکتے کا سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدیؑ نے 10 شرائط بیعت مقرر فرمائی تھیں اس کے متعلق آپ کیا وعدہ کرتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ میں ان 10 شرائط بیعت کی پابندی کروں گا۔

ساتویں نکتے کا سوال یہ ہے کہ 10 شرائط بیعت پر عمل کرنے کیلئے کونسی چیز ضروری ہے۔ جواب یہ ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔

آٹھویں نکتے کا سوال یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی بیعت کے حوالے سے آپ کیا عہد کرتے ہیں۔جواب یہ ہے کہ میں خلیفہ وقت کے ہر معروف حکم کی اطاعت کروں گا اور ہمیشہ خلافت سے وفادار رہوں گا۔

نویں اور دسویں نکتے کے متعلق سوال ہے کہ عہد بیعت کے آخر میں استغفار کی کونسی دو دعائیں ہیں۔جواب یہ ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِیّ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ: میں اللہ تعالیٰ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ کی معافی مانگتا ہوں اور اسکی طرف واپس لوٹتا ہوں۔دوسری دعا یہ ہے: رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ: اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔پس تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

ان نکات کو یاد رکھنے کا طریق یہ ہے کہ پہلے تو کلمہ شہادت ہے۔دوسرے جماعت احمدیہ کا نام ہے۔تیسرے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی بیعت کا ذکر ہے۔چوتھے اسلام کے آغاز کی طرف جانا ہے اور کہنا ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کو خاتم النبین یقین کرتے ہیں۔پانچویں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے درمیان واسطے کا ذکر ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو وہی امام مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔پھر حضرت مسیح موعودؑ کی 10 شرائط بیعت کی پابندی کا وعدہ ہے۔پھر 10 شرائط بیعت پر عمل کرنے کی چابی ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ہے پھر خلیفہ وقت کی اطاعت کا عہد ہے اور

آخر میں استغفار کی دو دعائیں ہیں۔

مذکورہ بالا امور پہلی کلاس میں سکھائے گئے تاکہ داعی اِلی اللہ اس کے مطابق سب سے پہلے اپنی اصلاح کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (61:3) جو کام تم خود نہیں کرتے وہ دوسروں کو کیوں کہتے ہو اور آگے فرمایا خدا کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ انسان دوسروں کو تو نیکی کی تلقین کرے اور خود وہ نیک کام نہ کرے۔ شرائط بیعت کا تعارف کرانا بھی تبلیغ کا ایک بہترین طریق ہے۔ ایک دفعہ خاکسار نے ایک غیر از جماعت کو جب ان شرائط بیعت کا تعارف کرایا تو اس نے کہا کہ ان شرائط بیعت کے بعد تو کسی بحث کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اگر ہم سب اس کے مطابق زندگی بسر کریں تو دنیا جنت بن جائے اور دنیا کے تمام جھگڑے ختم ہو جائیں۔

اہلِ مغرب کیلئے دو تبلیغی کتابچے

ان صفحات میں خاکسار دو تبلیغی کتابچوں کا ذکر کرنا چاہتا ہے جو خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سُن کر لکھنے اور شائع کرنے کی توفیق ملی اور جن لوگوں کو تبلیغ کا شوق ہے وہ اسے خوب استعمال کر رہے ہیں۔ پہلے کتابچے کا نام ہے:۔

Mohammad and Islam in the eyes of non Muslim Scholars

یعنی حضرت محمد ﷺ اور اسلام: غیر مسلم اہل علم کی نظر میں

اور دوسرے کتابچے کا نام ہے:

The Ahmadiyya Muslim Community in the eyes of non Muslim Dignitaries

یعنی احمدیہ مسلم جماعت غیر مسلم مشہور شخصیات کی نظر میں

پہلے کتابچہ کا پس منظر یہ ہے کہ 15 اکتوبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٗ العزیز نے فرمایا آجکل مغربی میڈیا اسلام کے خلاف بہت کچھ پراپیگنڈا کر رہا ہے اور بعض مخالف اسلام عناصر آنحضرت ﷺ کی مقدس ذات پر نہایت بے رحمی سے حملے کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بالخصوص مغربی ممالک میں بسنے والے غیر مسلم اسلام اور آنحضرت ﷺ کے متعلق شکوک و شبہات کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایسے حالات میں ہم اراکین جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ میدان تبلیغ میں اتریں اور پُرزور دلائل اور حکمت اور نرمی کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو صاف کرنے کی کوشش کریں اور اس کا ایک طریق یہ ہے کہ اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے متعلق انصاف پسند مستشرقین کی آراء اہل مغرب کے سامنے پیش کریں اور جب وہ دیکھیں گے کہ ان میں سے بہت سے معروف صاحب علم ایسے ہیں جنہوں نے اسلام اور آنحضرت ﷺ کی خوبیوں کو نہایت شاندار الفاظ میں تسلیم کیا ہے تو اس کا ان کے دل پر اثر ہو گا اور وہ اسلام اور آنحضرت ﷺ کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کیلئے ہدایت کے راستے کھول دے گا۔ انشاء اللہ۔ چنانچہ اس خطبہ میں حضور انور نے کئی غیر مسلم مستشرقین کے حوالے پیش فرمائے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اس خطبہ کو سن کر خاکسار کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں کوئی انگریزی زبان میں کتابچہ تیار کیا جائے جو تبلیغی اغراض کیلئے استعمال کیا جاسکے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت

میں دعا کیلئے لکھا اور دعا اور صدقہ کے ساتھ کام شروع کر دیا۔اس موضوع پر بعض کتب جو پہلے شائع ہو چکی ہیں ان میں حوالے نامکمل ہیں اسلئے سب حوالوں کو چیک کرنے کیلئے خاکسار نے ایک نوجوان عزیزم مکرم نعمان چوہدری صاحب کو درخواست کی۔وہ برٹش لائبریری لندن میں کئی دن جاتے رہے اور سب حوالے چیک کئے اور انہیں مکمل طور پر لکھا۔اس لحاظ سے یہ کتاب پچھلی کتابوں کی نسبت بفضلہٖ تعالیٰ زیادہ مستند ہے۔اس کتابچہ ''**محمدؐ اور اسلام غیر مسلم اہلِ علم کی نظر میں**'' میں مختلف ممالک کے 56 مشہور غیر مسلم مصنفین کی کتابوں کے حوالے دئے گئے ہیں اور ان میں سے ایک ایک حوالہ پڑھ کر ان مصنفین کیلئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ انہوں نے غیر مسلم ہوتے ہوئے اس زمانہ میں جب اسلام کے متعلق لوگوں کو بہت کم معلومات تھیں یا بہت غلط معلومات تھیں بڑی تحقیق کر کے نہ صرف سچ معلوم کیا بلکہ اسے کھلے عام شائع بھی کیا۔ان میں سے نمونہ کے طور پر چند اقتباسات کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔آئر لینڈ کے مشہور مستشرق Sir GeorgeBernard Shaw نے 1931ء میں ایک کتاب لکھی جس کا نام The Genuin Islam یعنی حقیقی اسلام تھا۔اس کی جلد 1 ص 8 پر لکھتے ہیں:۔

''میں نے حضرت محمد ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا ہے۔وہ ایک عظیم انسان تھے اور میری رائے میں ان کو دجال کہنا بہت بڑا جھوٹ ہے۔انہیں تو انسانیت کا نجات دہندہ قرار دینا چاہئے''۔

ایک اور آیرش مستشرق Edmund Burke نے اپنی کتاب Burke's Speech

At The Impeachment Of Warren Hastings کی دوسری جلد کے صفحہ 51 پر لکھا: "محمدؐ کا دیا ہوا قانون (قرآن کریم) بادشاہ سے لے کر ایک معمولی انسان تک سب کیلئے ہے اور دنیا میں جتنے بھی قانون موجود ہیں ان سب سے زیادہ اپنے اندر وسعت اور روشن خیالی رکھتا ہے"۔

ایک برطانوی مستشرق Arthur Gliman نے اپنی کتاب The Saracens کے صفحہ 184-185 پر لکھا: "صلیبی جنگوں میں 1099ء میں یروشلم کی فتح کے وقت عیسائیوں نے 70000 مسلمان مردوں عورتوں اور بے یارومددگار بچوں کو بے رحمی سے قتل کیا۔ اسی طرح انگریزی فوج نے صلیب کے نام پر جنگ کرتے ہوئے 1874 میں گولڈ کوسٹ کی جنگ میں افریقن دارالسلطنت کو زندہ جلادیا۔ اس کے مقابلہ پر حضرت محمد ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر جب ان کے سامنے انکے ظالم دشمن قریش سردار کھڑے تھے تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ تم مجھ سے کیا توقع کرتے ہو تو انہوں نے کہا اے انتہائی سخی بھائی تم سے رحم کی توقع کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں اعلان فرمایا جاؤ تم کو معاف کیا"۔

دوسرے کتابچے The Ahmadiyya Muslim Community in the eyes of Non Muslim Dignitanies کا پس منظر یہ ہے 1913ء میں جماعت احمدیہ کا لندن میں مشن قائم ہوا جبکہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو بطور مبلغ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے قادیان سے لندن بھجوایا۔ آپ 25 جولائی 1913ء کو یوکے پہنچے۔ 2013ء میں سو سال مکمل ہونے پر جماعت احمدیہ برطانیہ صدسالہ جوبلی منا

رہی تھی۔ اس موقع پر خاکسار کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ جیسا کہ قبل ازیں حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں اسلام اور آنحضرت ﷺ کے متعلق غیر مسلموں کی آراء پر مشتمل کتابچہ شائع کیا گیا تھا اسی طرح جماعت احمدیہ کے متعلق غیر مسلموں کی آراء شائع کرنا بھی مفید ہوگا۔ چنانچہ اس کتابچہ پر کام شروع کیا۔ اس کام میں بھی مکرم نعمان چوہدری صاحب نے کمپیوٹر کے کام میں بہت مدد کی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اس کتابچہ میں مختلف ممالک کے 73 مشہور لیڈروں کے جماعت کے متعلق بیانات جمع کئے گئے ہیں۔ بعد میں اگست 2015ء کو بیت الفتوح میں جلسہ سالانہ کے بعد حضور انور کے ارشاد کے مطابق جلسہ پر آئے ہوئے تمام مبلغین کا ریفریشر کورس منعقد ہوا اس میں حضور انور بھی تشریف لائے اور اس موقع پر آپ نے مبلغین کو جو ہدایات عطا فرمائیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ جماعت کے متعلق غیر مسلموں کی آراء کو بھی پھیلایا جائے اس سے بھی تبلیغ کی راہیں کھلیں گی۔ اس لحاظ سے بھی یہ کتابچہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل کیلئے استعمال ہو سکتا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے متعلق غیر مسلم اہم شخصیات کی جو آراء اس کتابچہ میں دی گئی ہیں ان میں سے چند بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔

سابق وزیر اعظم برطانیہ Rt. Hon David Cameron نے اپنے بیان میں کہا: ”
میں جماعت احمدیہ برطانیہ کو انکی صد سالہ جوبلی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ جماعت احمدیہ برطانیہ نے 1924ء میں ساؤتھ فیلڈ لندن میں پہلی مسجد بنائی اسکے ساتھ ساتھ سارے ملک میں امن و سلامتی کو پھیلانے کیلئے نہایت شاندار کردار ادا کیا۔.... یقیناً آپ جیسی جماعتیں دنیا کے سامنے برطانیہ کو ایک بہترین ملک پیش کرنے والی ہیں۔

(The Ahmadiyya Muslim Community in the eyes of non Muslim Dignitaries Pg.10– A Religion of peace and compassion -Lecture by the Head of the Ahmadiyya Community 2013)

امریکہ کی بین الاقوامی تعلقات کے کمیشن کی چیرپرسن Dr. Katrina Lantos Swett نے ایک بیان میں کہا:

”ہندوستان میں 1889ء میں قائم ہونے والی جماعت احمدیہ ایک پرامن اور اصلاحی تنظیم ہے جس کے پیروکار کروڑوں کی تعداد میں ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔.....ہم اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ مذہبی آزادی کے قیام کیلئے جو کوششیں جماعت احمدیہ ساری دنیامیں کررہی ہے ہم ان کے ساتھ ہیں“

(The Ahmadiyya Muslim Community in the eyes of non Muslim Dignitaries Pg.33 - The Path to Peace-Lecture by the Head of the Ahmadiyya Muslim Community in Capitol Hill Washington 2012)

گیمبیا کی نائب صدر Isatou Njie-Saidy نے کہا” میں جماعت احمدیہ کو ان کی روحانی اور معاشرتی خدمات پر سلام پیش کرتی ہوں۔ گیمبیامیں جماعت احمدیہ کانام سن کر فوراً ایک ایسی مسلمان تنظیم کی تصویر سامنے آتی ہے جو تمام انسانوں کی خدمت کرنے والی جماعت ہے۔.....جماعت احمدیہ نے ہسپتالوں اور سکولوں کے ذریعہ گیمبیا کے لوگوں کی بہت خدمت کی ہے اور جماعت احمدیہ کے سکول گیمبیامیں اخلاقی اور تعلیمی کارکردگی کے لحاظ سے بہترین شمار ہوتے ہیں۔

(The Ahmadiyya Muslim Community in the eyes of non

Muslim Dignitaries Pg.36 - Report 30th Annual Convention of Ahmadiyya Muslim Community Ghana 2006)

ایک واقعہ یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں جب کتابچہ Muhammad and Islam In the Eyes of Non Muslim شائع ہوا تو خاکسار نے مرٹن کونسل کے مئر اور تمام کونسلرز کو بذریعہ ڈاک بھجوایا۔ ان میں سے ایک کونسلر بعد میں مجھے ملے اور کہا کہ آپ کا کتابچہ بہت مفید ہے۔ جب میں بعض ایسے مسلمانوں کو ملتا ہوں جو جماعت احمدیہ کے خلاف باتیں کرتے ہیں تو میں آپ کا یہ کتابچہ دکھاتا ہوں کہ دیکھو وہ تو حضرت محمد ﷺ کی اعلیٰ شان کو قائم کرنے کیلئے اس طرح کے کتابچے شائع کر رہے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں تو پھر ان کے پاس کوئی معقول جواب نہیں ہوتا۔

بفضلہٖ تعالیٰ بہت سے لوگ ان کتابچوں کو اسلام احمدیت کی خوبصورت تصویر دکھانے کیلئے اپنے اپنے حلقے میں استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے اور بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

بلاناغہ نماز

درج ذیل واقعہ خاکسار کی ساری کتاب کی جان ہے اسلئے خاص توجہ کے لائق ہے۔ بیت الفتوح میں ایک دفعہ خدام کی ایک میٹنگ تھی۔ خاکسار کو نماز کے موضوع پر تقریر کی توفیق ملی۔ خاکسار نے قرآن کریم احادیث نبویہؐ ارشادات حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کے بعض ارشادات پیش کئے جس میں ایک حوالہ حضرت مصلح موعودؓ کی عظیم الشان تفسیر کبیر سے تھا جس میں آپ نے سورۃ بقرہ کی آیت 4 میں مذکور

الفاظ یقیمون الصلٰوۃ کے معنے بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا

”قام علی الامر کے معنے کسی چیز پر ہمیشہ قائم رہنے کے ہیں۔ پس یقیمون الصلٰوۃ کے یہ معنے ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے اسلام کے نزدیک نماز ہی نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ توبہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لیکر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں ان کی سب نمازیں ہی ردّ ہو جاتی ہیں۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو یا جب اسے اللہ تعالیٰ توفیق دے اس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے کیونکہ نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائم مقام ہے اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے وہ اپنے عشق کے دعویٰ کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے“۔ (تفسیر کبیر جلد 1 ص 104)

میٹنگ کے بعد ایک خادم خاکسار کے پاس دفتر میں آئے اور کہا کہ آج آپ نے اپنی تقریر میں ایک حوالہ سنایا ہے کہ جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں ان کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔ کہنے لگے میں نے یہ حوالہ پہلی دفعہ سنا ہے حالانکہ میں پاکستان میں بھی خدام کا بہت کام کرنے کی توفیق پاتا رہا اور ہر قسم کے اجلاسات اور جلسوں میں شامل ہوتا رہا اور میں خود بھی کتابیں پڑھتا رہتا ہوں۔ میں انتہائی افسوس کرتا ہوں کہ اگر یہ حوالہ میں بہت پہلے سن لیتا تو آج میں اس حالت میں نہ ہوتا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑی اور اس بات پر وہ بہت ہی نادم تھے۔ کہنے لگے کہ اگرچہ میں نماز ادا کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں اور کافی عرصہ

سے نماز پڑھتا ہوں اور بحیثیت عہدیدار دوسرے خدام کو بھی تلقین کرتا رہا ہوں لیکن کبھی کبھار کوئی نماز نادانستہ طور پر رہ بھی جاتی اور اس کو بعد میں پڑھنے کا خیال نہ آیا۔ چنانچہ انہوں نے عہد کیا کہ انشاء اللہ آئندہ وہ کبھی ناغہ نہیں کریں گے اور دعا کی درخواست کی۔

اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں میں خدا خوفی ہے اور جب وہ کوئی نیک بات سنتے ہیں تو اس کا فوراً اثر قبول کرتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی علم ہوا کہ جب تک انسان کو پورا علم نہ ہو اس کا عمل بھی صحیح نہیں ہو سکتا اس لئے اپنے علم کو بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ تیسرے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنے دل میں خدا خوفی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کا ایک دن انتظام کر دیتا ہے۔

مذکورہ بالا واقعہ کی روشنی میں خاکسار اس کتاب کے ہر قاری سے درخواست کرتا ہے کہ اس حوالہ کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں تا کہ ہمارے ارد گرد سب لوگ یقیمون الصلٰوۃ کے قرآنی ارشاد کے مطابق 100 فیصد نمازوں میں باقاعدہ ہو جائیں اور انشاء اللہ ہر بتانے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ کہ نیکی کا کام بتانے والے کو بھی نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (مسلم حدیث نمبر 1893)

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ جب کوئی شخص توبہ کرلیتا ہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (ابن ماجہ حدیث نمبر 4250) کہ جو گناہ سے توبہ کرلیتا ہے وہ ایسے ہے جیسے

اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ پس جو شخص پچھلے گناہوں سے توبہ کر کے آج سے نماز باقاعدہ شروع کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دے گا۔ دوسرے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اگر کسی وقت بلاارادہ دیر سے اٹھنے کی وجہ سے یا بھول جانے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے وقت پر نماز ادا نہ کی ہو تو اسے 24 گھنٹے کے اندر اندر جلد از جلد پڑھ لینا چاہئے اور استغفار کرنا چاہئے اور آئندہ احتیاط کرنی چاہئے لیکن بالکل چھوڑ دینے سے پچھلی نمازیں ختم ہو جائینگی۔

نماز کے حوالے سے ایک اور حوالہ بھی بہت ضروری ہے جو ذیل میں درج ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر میں اسی آیت یقیمون الصلٰوۃ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اسکے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہو گی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا"۔(تفسیر کبیر جلد 1 ص 105)

اس حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز قائم کرنے کا قرآن کریم میں جو حکم ہے اسکے مطابق مردوں کیلئے ضروری ہے کہ مسجد یا مرکز نماز یا بامر مجبوری جہاں بھی دو یا دو سے زیادہ لوگ موجود ہوں وہ باجماعت نماز ادا کریں۔ چنانچہ آجکل کرونا وائرس کے دنوں میں تو حضور انور نے فرمایا کہ گھر میں میاں بیوی بھی نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں بشرطیکہ کوئی مجبوری نہ ہو۔(اب 12 سال سے زائد عمر کے تمام لڑکے اور مرد مسجد میں

فاصلہ کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں بشرطیکہ مسجد میں سب کے لئے جگہ موجود ہو لیکن جب اس قسم کے غیر معمولی حالات ختم ہو جائیں تو پھر اصل حکم پر عمل کرنا ہی ضروری ہے۔)

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ نماز کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کو پانا ہے اور یہ طریق عبادت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ بنی نوع انسان کو اسی لئے سکھایا ہے کہ انسان خدا کو پالے لیکن اس کیلئے درجِ ذیل سات باتیں کرلی جائیں تو بفضلہٖ تعالیٰ انسان اپنی استعداد کے مطابق خدا کو پالیتا ہے اور اپنی روحانی آنکھوں سے خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ سات مدارج تفسیر کبیر میں ہی بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں وہ بھی درج ہیں:۔

سات مدارجِ نماز

حضورؓ فرماتے ہیں: ”سب سے پہلا درجہ جس سے اتر کر اور کوئی درجہ نہیں یہ ہے کہ انسان بالالتزام پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے۔ جو مسلمان پانچ وقت کی نمازیں پڑھتا ہے اور اس میں کبھی ناغہ نہیں کرتا وہ ایمان کا سب سے چھوٹا درجہ حاصل کرتا ہے۔ دوسرا درجہ نماز کا یہ ہے کہ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کی جائیں۔ جب کوئی مسلمان پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرتا ہے تو وہ ایمان کی دوسری سیڑھی پر قدم رکھ لیتا ہے۔ پھر تیسرا درجہ یہ ہے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔ باجماعت نماز کی ادائیگی سے انسان ایمان کی تیسری سیڑھی پر چڑھ جاتا ہے۔ پھر چوتھا درجہ یہ ہے کہ انسان نماز کے مطالب کو سمجھ کر ادا کرے۔ جو شخص ترجمہ نہیں جانتا وہ ترجمہ سیکھ کر نماز پڑھے اور جو

ترجمہ جانتا ہو وہ ٹھہر ٹھہر کر نماز کو ادا کرے۔ یہاں تک کہ وہ سمجھ لے کہ میں نے نماز کو کماحقّہ ادا کیا ہے۔ پھر پانچواں درجہ نماز کا یہ ہے کہ انسان نماز میں پوری محویت حاصل کرے اور جس طرح غوطہ زن سمندر میں غوطہ لگاتے ہیں اسی طرح وہ بھی نماز میں غوطہ مارے۔ یہاں تک کہ وہ دو میں سے ایک مقام حاصل کرلے۔ یا تو یہ کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہو اور یا یہ کہ وہ اس یقین کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ اس مؤخر الذکر حالت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی اندھا بچہ اپنی ماں کی گود میں بیٹھا ہو۔ اپنی ماں کی گود میں بیٹھے ہوئے اس بیٹے کو بھی تسلی ہوتی ہے جو بینا ہو اور وہ اپنی ماں کو دیکھ رہا ہو مگر ماں کی گود میں بیٹھے ہوئے اس بیٹے کو بھی تسلی ہوتی ہے جو نابینا ہو۔ اس خیال سے کہ گو وہ اپنی نابینائی کی وجہ سے ماں کو نہیں دیکھ رہا مگر اس کی ماں اسے دیکھ رہی ہے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھتے وقت بندے کو ان دو میں سے ایک مقام ضرور حاصل ہونا چاہئے۔ یا تو یہ کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہو اور یا یہ کہ اس کا دل اس یقین سے لبریز ہو کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ یہ ایمان کا پانچواں مقام ہے اور اس مقام پر بندے کے فرائض پورے ہو جاتے ہیں مگر جس بامِ رفعت پر اسے پہنچنا چاہئے اس پر ابھی نہیں پہنچتا۔ اس کے بعد چھٹا درجہ ایمان کا یہ ہے کہ نوافل پڑھے جائیں۔ یہ نوافل پڑھنے والا گویا خدا تعالیٰ کے حضور یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں نے فرائض کو تو ادا کر دیا ہے مگر ان فرائض سے میری تسلی نہیں ہوئی اور وہ کہتا ہے اے خدا میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان فرائض کے اوقات کے علاوہ بھی تیرے دربار میں حاضر ہوا کروں جیسے کئی لوگ جب کسی بزرگ کی ملاقات کیلئے جاتے ہیں تو وہ مقررہ وقت گزر جانے پر کہتے ہیں کہ دو منٹ اور دیجئے۔ اور وہ ان مزید دو منٹوں میں لذّت محسوس

کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک مومن جب فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل پڑھتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے کہتا ہے کہ اب میں اپنی طرف سے کچھ مزید وقت حاضر ہونا چاہتا ہوں۔

ساتواں درجہ ایمان کا یہ ہے کہ انسان نہ صرف پانچوں نمازیں اور نوافل ادا کرے بلکہ رات کو بھی تہجد کی نماز پڑھے۔ یہ وہ سات درجات ہیں جن سے نماز مکمل ہوتی ہے اور ان درجات کو حاصل کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ رات کے وقت عرش سے اترتا ہے۔ اور اس کے فرشتے پکارتے ہیں کہ اے میرے بندو خدا تعالیٰ تمہیں ملنے کیلئے آیا ہے۔ اٹھو اور اس سے مل لو۔ جب تک کوئی شخص اپنی نمازوں کی اس رنگ میں حفاظت نہیں کرتا اس وقت تک اس کا یہ امید کرنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرلے گا ایک وہم سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔"(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 136,135) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو ان سات مدارج پر ایسے رنگ میں عمل کرنے کی توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھ لیں اور پھر دوسروں کو بھی دکھا سکیں جو کہ مذہب کا حقیقی مقصد ہے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اس رُخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا   جنت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا

یاد رہے کہ یہ سب توفیق خلافت کی کامل اطاعت کے ذریعہ ہی ملتی ہے اسلئے خلیفہ وقت کو ہر قدم پر دعا کیلئے لکھتے رہنا چاہئے۔ وباللہ التوفیق۔

کتابچہ قرآنی دعائیں Some Prayers From The Holy Quran کی مقبولیت

خاکسار کی ایک کتاب قرآنی دعائیں ہے جو بریڈ فورڈ میں مکرم بلال اٹکنسن ریجنل امیر نارتھ ایسٹ کی خواہش پر لکھی گئی۔ اس کتاب میں قرآن کریم کی سب دعائیں جمع کی گئی ہیں اور ساتھ انگریزی اور اردو میں ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ جب حضور انور کی خدمت میں یہ کتابچہ منظوری کیلئے پیش ہوا تو حضور اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ عربی تلفظ کو انگریزی میں لکھ دیا جائے جسے Transliteration کہتے ہیں تا کہ جو عربی نہیں پڑھ سکتے وہ عربی الفاظ کو انگریزی میں پڑھ لیں۔ چنانچہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل نے اس کتاب کو اور بھی متبرک و مفید بنا دیا۔ یہ کتاب جیبی سائز کا کتابچہ ہے اور اس قدر مقبول ہوا کہ پہلا ایڈیشن 2004ء میں، دوسرا 2005ء میں، تیسرا 2006ء میں، چوتھا 2008ء میں، پانچواں 2012ء میں، چھٹا 2014ء میں، ساتواں 2018ء میں شائع ہو چکا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک کے احمدی اسے جلسہ پر اور دوسرے مواقع پر لیتے ہیں اور اپنی جیب میں رکھتے ہیں تا کہ سفر وغیرہ میں جب بھی موقع ملے اس سے استفادہ کر سکیں۔ مکرم نصیر الدین صاحب ریجنل امیر لندن نے کئی مرتبہ خاکسار کو بتایا کہ وہ ہمیشہ اسے جیب میں رکھتے ہیں اور جب بھی کوئی دلچسپی رکھنے والا انگریز دوست یا ساتھ کام کرنے والا ملے تو اسے تحفہ میں دے دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تبلیغ کا بھی یہ ایک اچھا ذریعہ ہے۔ بعض نوجوانوں نے بھی خاکسار کو بتایا کہ وہ ہر وقت اسے جیب میں رکھتے ہیں۔ خاکسار ایک بات یہ بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے جب ہمارے بزرگ چینی مبلغ مکرم مولانا محمد عثمان چاؤ صاحب کی وفات ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکرِ خیر خطبہ جمعہ میں فرمایا جس میں ان کی ایک بات یہ

بتائی کہ انکی اہلیہ نے بتایا کہ وہ ہمیشہ یہ نصیحت کرتے تھے کہ ہر وقت اپنے پاس دعاؤں کی کتاب رکھا کرو۔ چنانچہ انکی اہلیہ ہمیشہ اس پر عمل کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اپنے پیاروں میں شامل فرمائے اور مقبول دعاؤں کی توفیق دے اور قرآن کریم کی محبت عطا فرمائے۔ آمین۔ اس کتابچہ کی تیاری میں خاکسار کی بیٹی صباح السلام صاحبہ نے کافی مدد کی۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔

شاید یہ ذکر کرنا نامناسب نہ ہو کہ خاکسار یہ کتب خود چھپواتا ہے اور بغیر کوئی نفع لئے پریس کی رسید دے کر جماعت سے رقم لے لیتا ہے۔ وہ بھی فوراً نہیں بلکہ جب کافی کتاب فروخت ہو چکی ہوتی ہے اور کتاب کی قیمت جماعت خود ہی مقرر کرتی ہے۔

تبلیغ گائیڈ کی مقبولیت

بیت الفتوح آنے کے بعد 2013ء میں خاکسار کو تبلیغ گائیڈ کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر بکسٹال پر یہ کتاب رکھی گئی۔ بکسٹال پر آنے والوں میں اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ USA جماعت و نیشنل سیکرٹری احمدیہ افریقن امریکن تبلیغ ڈیسک مکرم عمر شہید صاحب بھی تھے۔ انہوں نے 25 دسمبر 2013ء کو خاکسار کو خط لکھا جس میں بتایا کہ میں نے بکسٹال پر آپکی کتاب دیکھی اسے بہت مفید پایا اور حضور انور سے ملاقات ہوئی تو خاکسار (عمر شہید صاحب) نے حضور انور کو کتاب دکھا کر عرض کیا کہ یہ کتاب تبلیغ کی تربیت دینے اور داعی اِلی اللہ تیار کرنے کیلئے بہت مفید ہے اس لئے اجازت عطا فرمائیں کہ ہم اسے USA میں استعمال کر سکیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اسے USA یا کینیڈا میں چھپوا لیں۔ اس پر

انہوں نے اس کی اجازت خاکسار سے مانگی خاکسار نے انہیں لکھا کہ آپ حضور انور سے تحریری اجازت لے لیں اور مجھے بھیج دیں تو بصد شوق اسے شائع کریں۔ چنانچہ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اجازت کیلئے خط لکھا۔ تبشیر نے خاکسار سے دریافت کیا خاکسار نے عرض کیا میرے لئے تو یہ عین راحت ہے۔ اس پر حضور انور کی طرف سے تبشیر نے USA جماعت کے امیر صاحب کو اجازت کا خط لکھا اور USA جماعت نے 2500 کی تعداد میں اسے شائع کر کے داعیین اِلی اللہ کی تیاری اور واقفین کی تبلیغ کی تیاری کیلئے سارے ملک میں باقاعدہ کلاسیں لگا کر بطور سلیبس اسے استعمال کیا۔ الحمدللہ۔

اس سلسلہ میں مکرم عمر شہید صاحب نے جو خط حضور انور کی خدمت میں اجازت کیلئے لکھا اسکی کاپی خاکسار کو بھی بھیجی جو ذیل میں درج ہے۔ حضور انور کے جلسہ سالانہ یوکے کے دنوں میں اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

I also during my mulaqat showed you the book, "Tabligh Guide" by Missionary Naseem Ahmad Bajwa of The UK.I was telling you of how this book is a great tool for preparing all jamaats across the world to do Tabligh and that we really need this book in the USA for our National Program. You told me that it would be expensive to print this book in the UK and then ship it to the USA. You recommended either having this book printed in the USA or Canada to save the cost of printing. Hazur, we Ahmadies in the USA, need this book. At the end of mulaqat with you Hazur, I promised you that if we were able to get this book by Missionary

Naseem Ahmad Bajwa printed in the USA and be able to use this book as our National Tarbiyyat Program for Tabligh in the USA that I would set up the National Ahmadiyya Field Teams to go out and do Tabligh Inshallah. Once receiving this book, we will pray first and afterwards study this book in groups. Before returning to the USA, I purchased 6 more “Tabligh Guide” books. I gave one to our Missionary in Charge USA, Naseem Mahdi; one to our National Tabligh Secretary, Hasan Hakeem; and one book to Laeek Mirza,who does all of the publications for the Ahmadiyya Muslim Community USA. During our National Tabligh Conference which was held last November, “Tabligh Guide”2013 edition was used in preparing the National Tabligh Program and it was decided that we would order this book in small numbers from London until we get permission from Naseem Ahmad Bajwa and Yourself to have this important book to be printed in the USA.

With the permission of our National Tabligh Secretary, Hasan Hakeem and in communication with our National Publications Secretary, Syed Sajid, I Emailed Missionary Naseem Ahmad Bajwa and introduced myself to him and explained to him what a great book he wrote and the Ahmadiyya Muslim Community’s desire to use his book as out National Tarbiyyat Study Guide for our Field Tabligh Program USA, inshallah. Missionary Bajwa’s response was very positive, and sincere. He only asked that I first pray for him, write to you and when you give your permission, Missionary Bajwa requested me to send him a copy of both letters. Upon receiving both letters, Missionary Bajwa said that

he will then send us the Electronic Copy of his book "Tabligh Guide" inshallah.

(Letter to Hazur Aqdas from Mr Omar Shaheed Assistant Sercretary Tabligh USA)

ترجمہ:۔ حضور اقدس! دوران ملاقات خاکسار نے مشنری نسیم احمد باجوہ کی لکھی ہوئی تبلیغ گائیڈ حضور کو دکھائی تھی۔ میں نے عرض کیا تھا کہ یہ کتاب ساری دنیا کے احمدیوں کو تبلیغ کیلئے تیار کرنے کیلئے بہت مفید ہے اور ہمیں USA میں اس کتاب کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اسے یوکے میں چھپوانا اور پھر اسے USA بھجوانا بہت مہنگا ہو گا اسلئے آپ نے فرمایا تھا کہ اسے USA یا کینیڈا میں چھپوالیا جائے۔ حضور خاکسار نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ کتاب ہمیں USA میں شائع کرنے کی اجازت مل جائے تو ہم سارے ملک میں تبلیغ ٹیمیں بنائیں گے ان کو اس کتاب کے مطابق تبلیغ کیلئے تیار کریں گے۔ یوکے سے USA جاتے ہوئے خاکسار نے تبلیغ گائیڈ کی چھ کاپیاں خریدیں۔ ایک کاپی مکرم نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج کو دی ایک کاپی نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم حسن حکیم صاحب کو دی اور ایک کاپی کتابیں چھاپنے کے انچارج مکرم لئیق مرزا صاحب کو دی۔ نیشنل مجلس شوریٰ کے موقع پر یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ جب تک یہ کتاب یہاں USA میں شائع نہیں ہوتی ہم کچھ کاپیاں لندن سے منگوا کر کام شروع کر دیں۔ نیشنل سیکرٹری تبلیغ حسن حکیم صاحب اور نیشنل سیکرٹری اشاعت سید سجاد صاحب کی اجازت سے میں نے مشنری نسیم احمد باجوہ صاحب کو ای میل بھیجی کہ آپ نے یہ ایک بہت اچھی کتاب لکھی ہے اور ہم اسے USA میں نیشنل تبلیغ پلان کے تحت سارے ملک میں داعین الی اللہ تیار کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مشنری نسیم احمد باجوہ کا جواب

بہت مثبت تھا انہوں نے کہا کہ ایک تو میرے لئے دعا کریں دوسرے حضور انور سے تحریری اجازت لے کر مجھے بھیج دیں تو خاکسار آپ کو کتاب کی الیکٹرانک کاپی بھیج دے گا اور آپ کتاب چھپوالیں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے USA جماعت نے اسے اپنے ملک میں چھپوایا اور اسے تبلیغ اور داعیین الی اللہ کی تیاری کیلئے استعمال کر رہے ہیں اور بیعتوں کے پھل بھی حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے اور اللہ تعالیٰ خاکسار کیلئے بھی اسے ذریعہ مغفرت بنادے۔ آمین۔ اس کتاب کی تیاری میں خاکسار کی بیٹیوں عطیہ احمدی اور وجیہہ احمدی اور خاکسار کے داماد وقار احمدی صاحب نے کافی مدد کی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

خلفاء کرام کے شفقت آمیز کلمات عاجز راقم کے متعلق

2019ء میں وکالت تبشیر لندن کی طرف سے تمام مبلغین کو ہدایت ملی کہ اگر خلفاء کرام نے کبھی کسی موقع پر آپ کے متعلق کوئی تعریفی کلمات ارشاد فرمائے ہوں تو وہ لکھ کر بھجوادیں۔ چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے جو مضمون بھیجا وہ یہاں نقل کیا جارہا ہے اس درخواستِ دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کا انجام بخیر فرمائے اور عفو کا سلوک فرمائے۔ خلفاء کرام کی طرف سے ازراہِ شفقت تعریفی کلمات حسب ارشاد درج ذیل ہیں۔

1۔ جن دنوں خاکسار کرائیڈن میں متعین تھا تو مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ حضور انور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ڈاک کا کام کیا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے

خاکسار کو کہا آپ کو مبارک ہو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھ سے ایک خط امریکہ کے مبلغ انچارج صاحب کو لکھوایا ہے جس میں لکھوایا کہ جتنی آپ کے سارے ملک کی بیعتیں ہیں اس سے زیادہ تو یہاں صرف نسیم باجوہ کی بیعتیں ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

2۔ انہیں دنوں ایک دفعہ مجلس عرفان میں جو کہ شام کو مسجد فضل میں ہوتی تھی خاکسار نے سوال کیلئے ہاتھ کھڑا کیا۔ حضور نے ازراہِ شفقت اجازت عطا فرمائی۔ خاکسار جب مائک پر آیا تو خاکسار کے سوال کرنے سے پہلے حضور انور نے خاکسار سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کی 30ویں بیعت بھی ہو گئی ہے اور آپ کا ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے۔ پھر ازراہِ شفقت حضور سامعین سے مخاطب ہوئے اور فرمایا یہ (یعنی خاکسار نسیم احمد باجوہ) ہر ہفتے مجھے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کا کیا ٹارگٹ بیعت ہے اور کتنی بیعتیں ہو گئی ہیں اور دعا کیلئے لکھتے ہیں۔ ان کے آخری خط میں لکھا تھا کہ 30 بیعتوں کا ٹارگٹ ہے اور 29 بیعتیں ہو گئی ہیں اس لئے میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کیا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کی 30ویں بیعت بھی ہو گئی ہے اور آپ کا ٹارگٹ پورا ہو گیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

3۔ جب خاکسار برمنگھم میں تھا تو ایک دفعہ خاکسار کا برمنگھم جماعت کی طرف سے 70 بیعتوں کا ٹارگٹ تھا جو اللہ کے فضل سے پورا ہو گیا جو محض حضور انور کی دعاؤں کے طفیل تھا کیونکہ خاکسار بلاناغہ حضور کی خدمت میں لکھتا رہتا تھا۔ خاکسار نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں یہ اطلاع دی اور حضور انور کی دعاؤں اور رہنمائی کا شکریہ ادا کیا اور استقامت کیلئے درخواست دعا کی۔ اسی ہفتے جمعہ کے

روز حضور انور نے خطبہ میں فرمایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ یورپ کے لوگ بے دین ہیں اور دین کی باتیں نہیں سنتے لیکن آپ کے اسی ملک میں ایسے لوگ ہیں کہ وہ اکیلے وعدہ کرتے ہیں کہ70 بیعتیں سال میں کرائیں گے اور پھر وہ وعدہ پورا بھی کر لیتے ہیں۔الحمدللہ ثم الحمدللہ۔(خطبہ جمعہ6جون1997الفضل انٹرنیشنل 25جولائی1997)

4۔مذکورہ بالا خطبے میں ہی حضور نے فرمایا کہ جو لوگ کامیاب داعیین الی اللہ ہیں نیشنل مجلس عاملہ کو چاہئے کہ ان کو مجلس عاملہ میں بلائیں اور ان سے پوچھیں وہ کس طرح کام کرتے ہیں اور پھر ان کے سپرد کام کریں تا کہ وہ دوسروں کو بھی سکھائیں۔چنانچہ انہی دنوں مکرم ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز صاحب امیر یوکے کی طرف سے خاکسار کو ہدایت ملی کہ اپنی تبلیغ ٹیم کو ساتھ لیکر نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس میں حاضر ہو کر اپنا طریق کار بتائیں۔چنانچہ خاکسار نے اس کی تعمیل کی۔مزید بر آں چند دن کے بعد مکرم امیر صاحب نے خاکسار کو اطلاع دی کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت آپ کا نام بطور نیشنل سیکرٹری تبلیغ منظور فرمایا ہے اور آپ کام کا چارج لے کر کام شروع کر دیں۔اللہ تعالیٰ نے بہت فضل فرمایا۔حضور انور کی دعاؤں اور رہنمائی کے طفیل اس سال ریکارڈ بیعتیں ہوئیں جن کی تعداد545 تھی اور اس سال جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضور انور نے تبلیغ کی سالانہ مساعی کا ذکر کرتے ہوئے یوکے جماعت کی بھی تعریف فرمائی۔الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

5۔انہی ایام میں خاکسار کی درمیانی بیٹی وجیہہ باجوہ کا نکاح حضور انور نے از راہِ شفقت

مکرم وقار احمد احمدی ابن مکرم ارشد احمد احمدی صاحب سیکرٹری اشاعت یوکے کے ساتھ مسجد فضل میں پڑھایا۔ خطبہ نکاح کے دوران حضور انور نے ازراہِ شفقت فرمایا کہ وجیہہ باجوہ ہمارے مبلغ نسیم احمد صاحب باجوہ کی بیٹی ہیں جو کہ ایک مثالی مبلغ ہیں (بحوالہ اخبار احمدیہ لندن نومبر 2000)۔

اس مجلس میں مکرم حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا بھی موجود تھے۔ اعلان نکاح کے بعد انہوں نے خاکسار کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا۔ آج حضور نے جو مثالی مبلغ کے الفاظ آپ کیلئے استعمال کئے ہیں میں نے کبھی کسی خلیفہ کے منہ سے یہ الفاظ کسی مبلغ کیلئے نہیں سنے۔ اس لئے آپ کو بہت مبارک ہو۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ و استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔

6۔ چند سال پہلے ایک روز جامعہ احمدیہ لندن میں مکرم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیٹر الفضل خاکسار کو ملے اور کہا آپ کو مبارک ہو۔ خاکسار نے وجہ دریافت کی تو کہا کہ جرمنی میں مبلغین کے اجلاس میں حضور انور (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٗ العزیز) نے آپ کی (یعنی خاکسار کی) مثال دیکر تمام مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ آپ بھی خطبہ کے نوٹس لیا کریں اور فرمایا کہ نسیم باجوہ صاحب جمعہ میں میرے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں اور باقاعدہ نوٹس لیتے ہیں اور پھر بعد میں اسے اپنے درسوں اور تقاریر میں استعمال کرتے ہیں۔ (الفضل ربوہ 12 اکتوبر 2011)۔

اسی طرح عرب احمدی دوست مکرم ابراھیم اخلاف صاحب نے بھی ایک دفعہ خاکسار کو بتایا کہ دورانِ ملاقات حضور انور نے انہیں بھی خاکسار کی مثال دی اور ساتھ ہی فرمایا

سب واقفین زندگی کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

7۔ جلسہ سالانہ یوکے کے بعد ہر سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مبلغین کے اجلاس میں شرکت فرماکر مبلغین کو نہایت قیمتی نصائح سے نوازتے ہیں۔ ان اجلاحات میں ایک سے زیادہ مرتبہ حضور انور نے خاکسار کا نام لیکر فرمایا کہ انکی ہفتہ وار ڈائری مجھے باقاعدہ ملتی ہے باقی سب مبلغین کو بھی ایسا کرنا چاہئے۔ جب دوسری یا تیسری دفعہ حضور نے ان اجلاسات میں خاکسار کا ذکر فرمایا تو افریقہ کے ایک مبلغ خاکسار کے پاس دفتر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا میں آپ کی ڈائریاں دیکھ سکتا ہوں تا کہ میں بھی اس کے مطابق ڈائری بھیجوں۔ چنانچہ خاکسار نے ان کو اپنی ڈائری کی فائل دیدی۔ جس کا وہ کافی دیر مطالعہ کرتے رہے۔ الحمد للہ۔

8۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی ایک ڈائری پر اپنے دستِ مبارک سے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج مربی برطانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا ”تمام مبلغین کو کہیں کہ اس طرح تاریخ وار ڈائری بھجوایا کریں“۔ چنانچہ مکرم امام صاحب نے اپنے نوٹ کے ساتھ تمام مبلغین برطانیہ کو حضور انور کا ارشاد تعمیل کیلئے بھجوایا اور ساتھ اس ڈائری کی فوٹو کاپی بھی بھجوائی جس پر حضور انور کا اپنے دست مبارک سے تحریر کیا ہوا ارشاد تھا۔ (اس مضمون کے آخر میں وہ ڈائری بطور نمونہ پیش کی جارہی ہے)

9۔ جن دنوں خاکسار جامعہ میں زیرِ تعلیم تھا کسی مجلس میں ربوہ میں کسی اعلیٰ عہدیدار نے کوئی ایسی بات کی جو خلافت کے مقام کی تخفیف کرنے والی تھی۔ اس وقت اس اعلیٰ

عہدیدار کو خاکسار نے ادب کے ساتھ توجہ دلائی لیکن انہوں نے اسکی طرف کوئی توجہ نہ کی۔اس مجلس میں موجود کئی دوستوں نے بعد میں خاکسار کو کہا آپ نے اچھا نہیں کیا۔خاکسار نے یہ ساری بات حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں لکھ دی ۔ بعد ازاں ایک اجتماعی ملاقات میں جب خاکسار کی ملاقات کی باری آئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خاکسار کو مخاطب کر کے متبسم چہرہ کے ساتھ فرمایا''بہادر مبلغ بنو گے ناں''؟ اس طرح خاکسار کو تسلی دلادی جو کچھ کیا درست تھا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔اس موقع پر خاکسار کا چھوٹا بھائی ندیم احمد باجوہ مرحوم بھی ساتھ تھا۔اس کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا''تم بھی اپنے بھائی کے پیچھے چلو گے ناں''؟

10۔جب محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی کتاب تبلیغ گائیڈ کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا تو خاکسار اسکی پہلی کاپی حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے اور درخواست دعا کیلئے حاضر ہوا۔ حضور انور نے اسے نہایت شفقت و محبت سے قبول فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا **''آپ نے اپنی زندگی کا نچوڑ پیش کر دیا ہے''**۔الحمد للہ علیٰ ذالک۔اس سے قبل جب اسی کتاب کا مسودہ خاکسار نے مکرم مولانا منیر الدین شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف کو منظوری کیلئے بھجوایا۔انہوں نے جواباً بتایا کہ وکالت تصنیف کو اس کتاب میں درج کئے گئے 13 Steps to Succesful Preaching کے متعلق کچھ تحفظات تھے۔چنانچہ یہ معاملہ حضور انور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور انور نے بعد ملاحظہ فرمایا کہ اسے رہنے دیں۔ تاہم اس کے نیچے یہ نوٹ لکھ دیں کہ یہ چند باتیں ہیں کہ جس پر عمل کر کے ہم نے فائدہ اٹھایا ہے لیکن اس کے علاوہ اور بھی بہت سے کامیابی کے گُر موجود ہیں۔چنانچہ اس کی فوراً تعمیل کر دی گئی اور حضور انور کی

اجازت اور دعاؤں کے ساتھ یہ کتاب شائع ہوگئی۔ جس کو خدا نے مقبولیت عطا فرمائی کہ اب اس کا تیسرا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے اور حضور انور کی اجازت سے امریکہ جماعت نے بھی اسے اپنے داعیین اِلی اللہ کیلئے شائع کیا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

11۔ جب خاکسار کی پاکٹ سائز کتاب SOME PRAYERS FROM THE HOLY QURAN انگریزی اور اردو ترجمہ کے ساتھ تیار ہونے کے بعد طباعت کی اجازت کیلئے ایڈیشنل وکالت تصنیف لندن کو بھجوائی گئی۔ تو ایڈیشنل وکالت تصنیف لندن کی طرف سے جواب ملا کہ حضور انور نے اسے ملاحظہ فرمایا ہے اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی عربی دعاؤں کا TRANSLITERATION بھی شامل کر دیا جائے تاکہ وہ لوگ جو عربی نہیں پڑھ سکتے وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ چنانچہ اسکی فوراً تعمیل کی گئی۔ حضور انور کی اجازت اور دعاؤں سے جب کتاب شائع ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بہت مقبولیت عطا فرمائی اور اب اس کا چھٹا ایڈیشن چل رہا ہے اور کئی لوگ اسے غیر مسلم انگریزوں کو بھی تحفہ کے طور پر دیتے ہیں۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ آخر میں خاکسار نہایت انکساری سے عرض کرتا ہے کہ براہِ مہربانی اس عاجز کیلئے دعا کریں کہ خاتمہ بالخیر ہو اور خدا تعالیٰ خاکسار کو توفیق دے کہ خلیفہ وقت کی حسن ظنی پر پورا اتر سکے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے غضب سے بچائے اور اپنی رحمت ومغفرت سے نوازے جو کہ فضل سے ہے نہ کہ اعمال سے کیونکہ انسانی اعمال تو طرح طرح کے نقائص سے پُر ہوتے ہیں جنکی حقیقت کو صرف خدا ہی جانتا ہے۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفرالذنوب الا انت۔

والسّلام: ادنیٰ خادم خاکسار نسیم احمد باجوہ

File
مبلغین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TABSHIR

I WILL CAUSE THY MESSAGE TO REACH THE CORNERS OF THE EARTH

AHMADIYYA MUSLIM FOREIGN MISSIONS OFFICE

INTERNATIONAL HEADQUARTERS RABWAH, PAKISTAN

London Office: 16 Gressenhall Road, London SW18 5QL, U.K. Telephone: 020 8870 6134
Cabels: Islamabad London, Fax: 020 8870 1095

Ref:T 5176
31.10.06

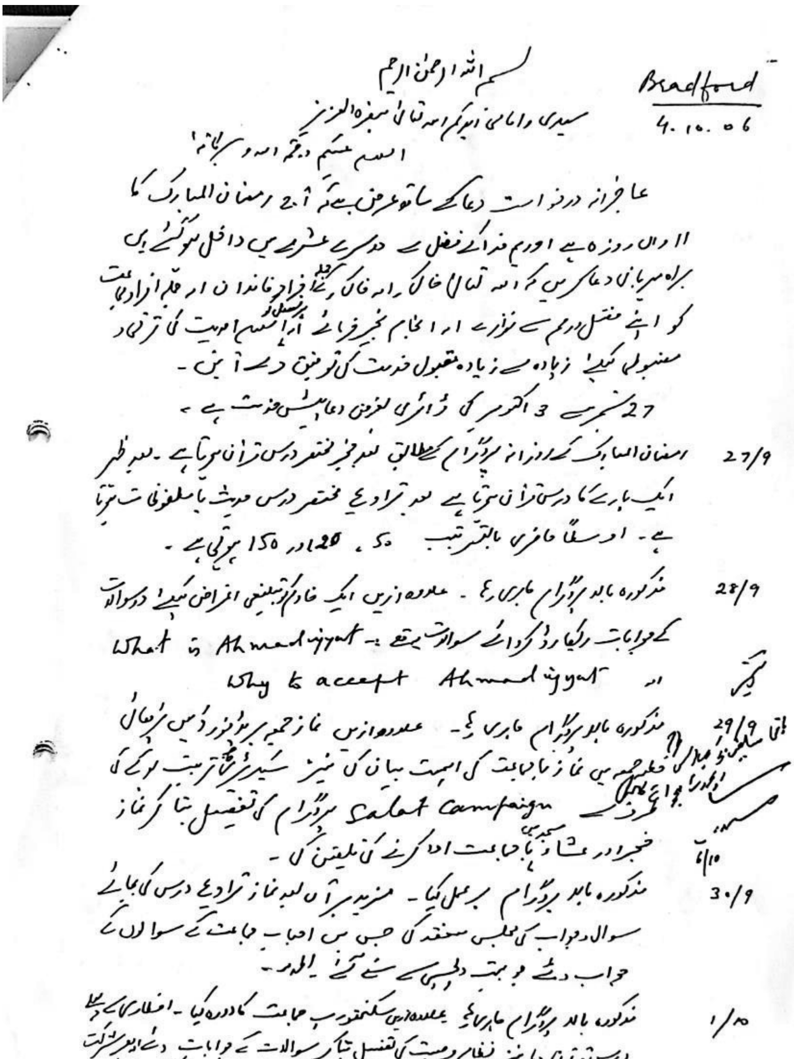
مکرم و محترم امیر صاحب / مبلغ انچارج صاحبان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ بریڈفورڈ کی ہفتہ وار ڈائری منسلک ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ مبلغین کو ہدایت کی جائے کہ اس طرح رپورٹ بھجوایا کریں۔ براہ کرم حسب ارشاد حضور انور اس کے مطابق اپنی رپورٹ بھجوائیں۔ جزاکم اللہ أحسن الجزاء۔

والسلام
خاکسار
[signature]
ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

نقول جملہ ریجنل مبلغین کے نام
لغرض تعمیل
خاکسار
[signature]
7/11/06



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Bradford
4.10.06

سیدی و امامی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاجزانہ درخواست دعا کے ساتھ عرض ہے کہ آج رمضان المبارک کا ۱۱ واں روزہ ہے اور ہم خدا کے فضل سے دوسرے عشرے میں داخل ہو گئے ہیں۔ براہ مہربانی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار، اللہ خاکسار کے جملہ افراد خاندان اور جملہ افراد جماعت کو اپنے فضل و رحم سے نوازے اور انجام بخیر فرمائے اور مسلسل اور پہلے سے بڑھ کر اہمیت کی ترقیات سے نوازے اور مقبول کیلئے زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

27 ستمبر سے 3 اکتوبر کی ڈائری برائے دعا پیش خدمت ہے۔

27/9 رمضان المبارک کے روزانہ پروگرام کے مطابق بعد فجر مختصر درس قرآن ہوتا ہے۔ بعد ظہر ایک پارے کا درس قرآن ہوتا ہے بعد تراویح مختصر درس حدیث یا ملفوظات ہوتا ہے۔ اوسطاً حاضری بالترتیب 20، 120 اور 150 ہوتی ہے۔

28/9 مذکورہ بالا پروگرام جاری رہا۔ علاوہ ازیں ایک خادم کو تبلیغی اغراض کیلئے دو سوالات کے جوابات ریکارڈ کروائے سوالات یہ تھے۔ What is Ahmadiyyat اور Why to accept Ahmadiyyat

29/9 مذکورہ بالا پروگرام جاری رہا۔ علاوہ ازیں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں نماز با جماعت کی اہمیت بیان کی نیز سیکرٹری تربیت کے مجوزہ Salat Campaign پروگرام کی تفصیل بتا کر نماز فجر اور عشاء مسجد میں با جماعت ادا کرنے کی تلقین کی۔

30/9 مذکورہ بالا پروگرام پر عمل کیا۔ مزید برآں بعد نماز تراویح درس کی بجائے سوال و جواب کی مجلس منعقد کی جس میں احباب جماعت کے سوالوں کے جواب دیئے جو بہت دلچسپی سے سنے گئے۔ الحمد للہ۔

1/10 مذکورہ بالا پروگرام جاری رہا۔ علاوہ ازیں سکنتھورپ جماعت کا دورہ کیا۔ افطاری سے پہلے درس قرآن دیا نیز نظام وصیت کی تفصیل بتا کر سوالات کے جوابات دیئے اور شمولیت کی دعوت دی۔ یہ احباب شامل ہوئے۔ ڈاکٹر قمر صاحب۔ ڈاکٹر ندیم صاحب۔ اہلیہ ڈاکٹر ندیم صاحب۔ ڈاکٹر ... صاحب اور عاصم منیر صاحب (طالبعلم ہل یونیورسٹی) جزاہم اللہ تعالیٰ۔

باقی مبلغین کو بھی اس طرح رپورٹ بھجوانے کا کہیں۔ مسرور 6/10

اس صفحہ کے دائیں طرف حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے تحریر شدہ ہدایت کہ **"باقی مبلغین کو بھی اس طرح رپورٹ بھجوانے کا کہیں۔ مسرور۔6/10"** ہے کہ موجود ہے۔(رپورٹ اگلے صفحہ پر جاری ہے)۔

2/10 رمضان کا روزانہ کا پروگرام حسب معمول جاری ہے۔ ایک دوست شرارت جاری ہے۔
اکن مجلس عاملہ بریڈفورڈ کو وصیت کی تحریک کی جو انہوں نے تسلیم کر لی۔ ان کا وہ
ایک دور دروس تمام مکمل کر لیا جاتا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

3/10 رمضان کے درس و تدریس کے پروگرام کے علاوہ GRIMSBY کا شہر کا دورہ کیا
یہ شہر بریڈفورڈ سے تقریباً 80 میل دور ہے۔ یہاں کی لائبریری میں نمائش لگائی
جو اتفاق سے وہاں ایک ہفتہ جاری رہی تھی۔ لائبریرین نے بہت تعاون کیا۔ اس کیلئے
درخواست دعا ہے۔ نمائش کے ساتھ مکرم اعجاز الحق صاحب اور ان کے صاحبزادہ مکرم
نوید احمد صاحب بھی گئے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ ایک دلچسپ واقعہ یہ پیش آیا کہ
جب نمائش لگا رہے تھے تو ایک انگریز آدمی آیا اور السلام کہا۔ تعارف کروانے
پر معلوم ہوا کہ مسلمان تو نہیں تاہم جیوش کی تنظیموں کے ساتھ بعض مسلمان ممالک
میں جا چکا ہے اور اس طرح بعض عربی اور اردو کے فقرے یاد کر لئے ہیں۔ اس نے
بتایا کہ اب وہ چند دنوں تک ایک چیریٹی کے تحت پاکستان جا رہا ہے۔ اسے
ہیومینٹی فرسٹ کا بھی تعارف کروایا جس کا اسے کچھ پہلے علم تھا۔ اس نے
اپنا پتہ وغیرہ دیا اور بریڈفورڈ آنے کا وعدہ بھی کیا۔ اس کے لئے درخواست دعا ہے
اس کا نام ALEN CHESHIRE ہے۔
الحمدللہ روزانہ تلاوت قرآن اور کتب سلسلہ کے مطالعہ کا موقع ملتا رہتا ہے۔ ان
دنوں حضرت مرزا مسرور احمد کا دیباچہ۔ شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں۔ سبیل الرشاد
تفسیر کبیر جلد دوم۔ تحفۃ الصیام۔ Manual of Hadith وغیرہ کتب پڑھنے کا موقع ملا۔

والسلام
خاکسار نسیم احمد باجوہ
مبلغ سلسلہ نارتھ ایسٹ
(غلاموں کا غلام)

P.S. گزشتہ دنوں نارتھ ایسٹ لنکنشائر کے ایک قصبے WALTHAM کی لائبریری میں نمائش لگائی گئی جو دو ہفتے
جاری رہی۔ لائبریری کو قرآن کریم وغیرہ کتب پیش کی گئیں
اس موقع کی ایک تصویر ساتھ منسلک ہے نیز دعا
کی درخواست ہے۔



WALTHAM LIBRARY (LINCOLNSHIRE)

یوم افواج برطانیہ مرٹن میں اسلام کی نمائندگی

25جولائی1913ء کو حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ پہلے مبلغ کے طور پر قادیان سے یوکے آئے اور لندن میں آپ نے کام شروع کیا۔اس وقت نہ ان کو کوئی جانتا تھا نہ جماعت احمدیہ کو لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مرزاغلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود کو27مارچ1898ء کو قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں بذریعہ الہام خبر دی تھی کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔چنانچہ ان پیشگوئیوں کو خدا تعالیٰ دن بدن نئی شان کے ساتھ پورا کرتا چلا گیا۔یہاں تک کہ خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1999ء میں بیت الفتوح مسجد کا مارڈن، لندن میں درمندانہ اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سنگ بنیاد رکھا۔اس وقت مارڈن کے علاقہ میں بھی جماعت احمدیہ کو کوئی نہ جانتا تھا اسلئے ابتداء میں مسجد کی سخت مخالفت ہوئی۔لیکن خدائی پیشگوئیاں دن بدن سچی ثابت ہوتی گئیں۔قبل ازیں خاکسار ذکر کر چکا ہے کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ کے مختلف پروگراموں کی وجہ سے مسجد بیت الفتوح ساری دنیا میں مشہور و معروف ہو چکی ہے۔اس جگہ خاکسار بعض مقامی باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔

<u>Armed Forces Day</u> یہ سالانہ تقریب ہے جو یومِ افواج برطانیہ کے طور پر ملک بھر میں ہر سال بڑے جوش اور جذبہ کے ساتھ منائی جاتی ہے۔چنانچہ اس سلسلہ میں مقررہ دن (جو کہ عام طور پر ماہِ جون کا آخری ہفتہ کا دن ہوتا ہے) پہلے مرٹن سوک سنٹر مارڈن کے سامنے ایک تقریب ہوتی ہے اسکے بعد بینڈ باجوں کی گونج میں سوک سنٹر سے مرٹن پارک تک پریڈ ہوتی ہے۔جس میں بری بحری اور ہوائی فوجوں کے افسران اور کیڈٹ اور کونسل کے افسران اور پبلک کے افراد شامل ہوتے ہیں۔مرٹن پارک میں

آکر ایک اور تقریب ہوتی ہے جس میں مختلف مذاہب کے نمائندے موقع کی مناسبت سے افواج برطانیہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ باوجود اسکے کہ اس علاقہ میں غیر احمدی حضرات کی بڑی تعداد آباد ہے اور ان کی مساجد بھی موجود ہیں تاہم مسلمانوں کی نمائندگی کیلئے گزشتہ کئی سالوں سے ہر سال مسجد بیت الفتوح کے امام کو ہی مدعو کیا جاتا ہے۔ الحمدللہ۔ اس طرح موقع کی مناسبت ملک سے وفاداری اور ملک و قوم کی خدمت کے متعلق اسلامی تعلیم پیش کرنے کا موقع ملتا ہے اور جماعت احمدیہ کا تعارف اور خدمات کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ اسطرح اس علاقے کے تمام بڑے بڑے لوگوں اور عوام تک اسلام کا حسین پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی ہے۔ مزید بر آں عملی خدمت کے لحاظ سے اس موقع پر جماعت کی طرف سے ایک سٹال لگایا جاتا ہے جہاں تمام آنے والوں کو ریفریشمنٹ پیش کی جاتی ہے اور اسلامی لٹریچر بھی دیا جاتا ہے۔ بعض مواقع پر مسجد آنے کی بھی دعوت دی گئی اور بہت سے لوگ مسجد دیکھنے آئے اور سوال وجواب بھی کرتے رہے۔

برطانیہ میں مذہبی آزادی

اسلام نے چودہ سو سال قبل ہر انسان کیلئے مذہبی آزادی کا اعلان کیا اور یہ اعلان حضرت محمد ﷺ نے مکہ کی بے آب و گیاہ وادی سے لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ کے قرآنی الفاظ سے کیا کہ دین میں کوئی جبر نہیں (2:257)۔ اُس وقت دنیا نہ صرف اس تصور سے ناآشنا تھی بلکہ اس بات کی سخت مخالف تھی اسی لئے مختلف مذاہب کے لوگوں نے مسلمانوں پر شدید حملے کئے۔ لیکن اسلام کا یہ پیغام اتنا خوبصورت اور فطرت کے مطابق ہے کہ سب مہذب دنیا نے اسے تسلیم کر لیا ہے اور خاص طور پر مغربی ممالک جس میں

برطانیہ بھی شامل ہے۔ یہاں ہر شخص کو اپنے مذہب کی آزادی ہے چنانچہ یہاں سکولوں میں تمام مذاہب کے متعلق تعلیم دی جاتی ہے اور بچوں کو تمام مذاہب کی عبادت گاہوں میں لایا جاتا ہے اور یہاں مسجد بیت الفتوح میں بھی بہت سے سکولوں کالجوں کے بچے آتے رہتے ہیں اور ہمیں بھی سارا سال کالجوں یونیورسٹیوں اور سکولوں میں بلاتے رہتے ہیں۔

عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں وغیرہ سے رابطے

عیسائیوں کے چرچوں ،یہودیوں کے سینیگاگ،ہندوؤں کے ٹمپل، سکھوں کے گردواروں سے رابطہ کر کے ان کو مسجد آنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ عیسائیوں کی ایک تنظیمMeeting For Better Understandingہے ان کے ممبران کو باقاعدگی کے ساتھ بلایا جاتا ہے اور ان کے چرچ میں ہمیں بھی بلایا جاتا ہے۔اس طرح دوستانہ تعلقات کو فروغ دیا جاتا ہے۔ یہاں خاکسار ایک واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ ایک دفعہ خاکسار نے چرچ کے دو پادری صاحبان کو جمعہ کے دن مدعو کیا۔انہوں نے حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا۔4،5 ہزار مرد وعورتوں کو جمعہ کیلئے نہایت سکون کے ساتھ آتے جاتے دیکھا۔اس کے بعد انہیں دوپہر کا کھانا بھی کھلایا گیا جو مسجد کے کچن میں ہی تیار ہوتا ہے اور وہیں کھلایا جاتا ہے چنانچہ ان میں سے ایک پادری صاحب نے خاکسار سے پوچھا کہ آپ اتنی بڑی تعداد کو ہر ہفتہ کس طرح سنبھالتے ہیں۔ گویا انہیں اس پر تعجب ہو رہا تھا۔بتایا گیا کہ یہ اسلام کی تعلیم جو کہ باہمی محبت واخوت اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کے متعلق ہے اس کا نتیجہ ہے۔اس کے بعد ایک پادری صاحب نے دوسرے پادری صاحب سے خود ہی سوال کیا کہ ہم نے امام جماعت احمدیہ کا ایک گھنٹہ خطبہ سنا ہے کیا

اس میں کوئی ایسی بات تھی جس سے ہم متفق نہ ہوں۔ دوسرے نے فوراً کہا کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ گویا حضور انور نے جس طرح اسلامی تعلیم پیش کی اس سے وہ پوری طرح متفق تھے۔ یقیناً وہ جہاں بھی جائیں گے اس تجربہ کو پیش کریں گے اور اس طرح یہ پیغام آگے سے آگے پھیلے گا۔ اور اس طرح معاشرے میں ہم آہنگی اور بہتری پیدا ہو گی۔ انشاء اللہ۔

اسی طرح پچھلے دنوں Slough کے ڈپٹی میئر Mr.Preston Brooker کو جمعہ کے دن مدعو کیا گیا۔ انہوں نے بھی حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا (خطبہ جمعہ کا انگریزی ترجمہ بذریعہ ہیڈ فون سننے کا انتظام ہوتا ہے)۔ بعد میں موصوف کو مسجد کے کچن کے ساتھ ملحق ڈائننگ ہال میں کھانا کھلایا گیا۔ حضور انور کا خطبہ سننے اور سارے ماحول کو دیکھ کر اور تبادلہ خیال کرنے کے بعد دورانِ گفتگو کہنے لگے کہ آپ کے اس سارے ماحول کو دیکھ کر مجھے اس میں کوئی رکاوٹ محسوس نہیں ہوتی ہے کہ میں آپ کی جماعت کا ممبر بن جاؤں لیکن میں جس علاقے میں رہتا ہوں وہاں اتنے غیر احمدی مسلمان ہیں اور اس قدر جماعت کے مخالف ہیں آپ سوچ سکتے ہیں ان کا میرے ساتھ کیا سلوک ہو گا۔ بہر حال مسجد صرف ایک دفعہ آنا اور خلیفہ وقت کا صرف ایک خطبہ سننے کا ان پر یہ اثر تھا۔ انہیں قرآن کریم اور دوسرا لٹریچر دیا جو انہوں نے بہت خوشی سے لیا اور کہا میں اسے ضرور پڑھوں گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے اور ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

برطانیہ میں مذہبی رواداری اور باہمی احترام

برطانیہ میں ہر کونسل میں مئیر کا انتخاب ایک سال کیلئے ہوتا ہے اور مئیر کی اپنے کونسلرز کے ساتھ سال میں چھ میٹنگز ہوتی ہیں جو کہ ہر دو ماہ بعد کونسل کے بڑے ہال میں بڑے اہتمام کے ساتھ منعقد ہوتی ہیں۔ میٹنگ کا آغاز پہلے زمانوں میں تو ہمیشہ چرچ کا بڑا پادری عیسائی دعا کے ساتھ کرواتا تھا لیکن اب کچھ عرصہ سے حکومت نے اجازت دی ہے کہ ہر مئیر (Mayor) اپنی مرضی سے جس مذہب کے نمائندے کو چاہے بلا سکتا ہے۔ چنانچہ جب سے خاکسار یہاں بیت الفتوح میں ہے دو دفعہ مرٹن کونسل کے مئیر نے اور ایک دفعہ وانڈزورتھ کے مئیر نے اپنی میٹنگ میں خاکسار کو مدعو کیا اور اسلامی طریق سے دعاؤں کے ساتھ اجلاس کا آغاز کروانے کی درخواست کی۔ چنانچہ میٹنگ سے پہلے مئیر کے دفتر میں بڑے احترام کے ساتھ بٹھایا جاتا ہے۔ چائے وغیرہ پیش کی جاتی ہے اور باہمی دلچسپی کے معاملات پر گفتگو اور تعارف ہوتا ہے۔ اس موقع پر ہم قرآن کریم اور کوئی اور اسلامی کتب بھی بطور تحفہ پیش کرتے ہیں جسے وہ بخوشی قبول کرتے ہیں۔ اس کے بعد مئیر اپنے ساتھ کونسل ہال میں لے جاتے ہیں۔ ان کے آگے ایک خاص باوردی کارکن ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا سنہری رنگ کا خوبصورت ڈنڈا (Ceremonial Mace) ہوتا ہے جو ملکہ برطانیہ کی طرف سے مئیر کو اس نشان کے طور پر دیا جاتا ہے کہ وہ اس علاقہ میں ملکہ برطانیہ کا / کی نمائندہ ہے۔ بہرحال مئیر اپنے ساتھ خاکسار کو لے کر ہال میں سٹیج پر گئیں۔ تمام کونسلرز اور زائرین جو اوپر ہال میں بیٹھے ہوئے تھے وہ کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد مئیر نے خاکسار کا مختصر تعارف کروایا اور خاکسار کو دعا کرانے کی درخواست کی۔ خاکسار نے قرآن کریم

کی کچھ دعائیں اور ان کا ترجمہ پڑھ کر کونسلرز اور افسران کے کام کی اہمیت بتائی اور پھر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین رنگ میں خدمت انسانیت کی توفیق دے۔اس کے ساتھ ساتھ ان کا شکریہ ادا کیا۔اس کے بعد میئر نے سب لوگوں کو بیٹھنے کیلئے کہا اور کونسل کے اجلاس کی کاروائی شروع ہوگئی جو تین گھنٹے جاری رہتی ہے لیکن ہم جلدی اجازت لے کر آگئے۔ان مواقع پر خدا کا شکر ادا کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو کتنا وسیع حوصلہ دیا ہے کہ دوسرے مذاہب کے لوگوں سے کس طرح احترام سے پیش آتے ہیں۔ اسلئے ان کیلئے دل سے دعا نکلتی ہے۔یہی باتیں ان قوموں کی ترقی اور ان ملکوں کے امن کا ذریعہ ہیں اور ان نشاء اللہ اسی طرح خدا تعالیٰ انہیں دن بدن اسلام کے قریب ترلاتا جائے گا۔اللہ تعالیٰ انہیں جزاعطا فرمائے۔آمین۔

اٹلی کا سفر

2000ء میں جب خاکسار برمنگھم میں تھا ایک خواب میں دیکھا کہ خاکسار نے اپنے چند احمدی دوستوں کے ساتھ روم اٹلی میں ایک پارک میں تبلیغی سٹال لگایا ہوا ہے اور لوگ آرہے ہیں اور ان سے تبلیغی گفتگو ہورہی ہے۔ اتنے میں کچھ لوگ آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کیا یہاں کوئی مسجد ہے؟ خاکسار کہتا ہے کہ یہاں تو نہیں لیکن یہاں سے کچھ دور مسجد ہے اور پھر خاکسار ان لوگوں کو مسجد لے کر جاتا ہے یا مسجد کا رستہ بتاتا ہے۔ وہ لوگ ایک گروپ کی شکل میں کوچ میں جارہے تھے(یہاں خواب ختم ہوا)۔

چونکہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو خواب پوری کی جاسکتی ہو اسے پورا کرنا چاہئے، چنانچہ خاکسار کی خواہش تھی کہ اٹلی میں جاکر کوئی تبلیغی کام اور اس کے ساتھ ساتھ مسجد

کی تعمیر کے سلسلہ میں کچھ کام کیا جائے۔ چنانچہ 2016ء یا 2017ء میں خاکسار اپنے بھانجے عزیزم وسیم الدین احمدی مقیم مانچسٹر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک ہفتہ کے لئے روم گیا، اگرچہ خاکسار نے ایک ہفتہ کی رخصت لی لیکن اس ہفتہ کو وقف عارضی کے طور پر گزارنے کی اجازت حاصل کی، جو حضور انور نے ازراہ شفقت عطا فرمادی۔ مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن نے اٹلی جماعت کے امیر مکرم ملک عبد الفاطر صاحب کو خاکسار اور عزیزم وسیم الدین احمدی صاحب کے وقف عارضی کی اطلاع دی۔ روم میں مکرم محمد افضل صاحب صدر جماعت کے گھر ہمارا قیام تھا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اور ان کی اہلیہ اور بچوں کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ انہوں نے ایک ہفتہ اپنے گھر میں ہم دونوں کے لئے قیام وطعام کا انتظام کیا۔ ان ایام میں باقاعدہ سب نمازیں باجماعت ادا کیں جو مختلف گھروں میں ادا کی جاتی تھیں کیونکہ روم میں احمدیہ مسجد نہیں تھی۔ علاوہ ازیں نماز جمعہ اور اکثر نمازیں مکرم صدر صاحب کے گھر میں ہوتی رہیں۔ مکرم امیر صاحب اٹلی کی اجازت سے خاکسار نے احباب کو روم میں مسجد بنانے کی خاص طور پر تاکید کی اسکے لئے خاکسار نے اپنی طرف سے ایک ہزار پونڈ (1200 یورو) کا چندہ بھی دیا۔ عزیزم وسیم الدین نے بھی وعدہ کیا اسکے علاوہ ایک خصوصی اجلاس میں تحریک کی۔ 10,8 لوگ تھے لیکن ماشاءاللہ 75 ہزار یورو کے وعدے ہوگئے۔ اسکی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں بھجوائی اور مکرم امیر صاحب اٹلی کو بھی کاپی دی۔

مکرم صدر صاحب اور مجلس عاملہ کے چند اور احباب کے ساتھ کچھ عمارات بھی دیکھیں جو مسجد کے لئے موزوں ہوسکتی تھیں۔ تبلیغ کا بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح موقع پیدا کیا

کہ اول تو اس سلسلہ میں خصوصی دعاؤں پر زور دیا، دوسرے حضور انور کی خدمت میں خود بھی دعا کی درخواست کے خطوط لکھے اور احباب کو بھی حضو انور کی خدمت میں باقاعدگی سے خط لکھنے کی تحریک کی اور تبلیغ کے لئے بھی اور مسجد کے قیام کے لئے۔

اللہ تعالیٰ مکرم عبد الواسع طارق صاحب مبلغ انچارج اٹلی کو جزادے، انہوں نے پہلے سے ایک اٹیلین پروفیسر صاحب سے ملاقات کا انتظام کیا ہوا تھا جن کا نام تھا Mr Francesco Zannini یہ پروفیسر صاحب روم میں رومن کیتھولک کے معروف مذہبی کالج Pontificia Instituto Di Studi Arabi E D'Islamistica میں بطور پروفیسر کام کر رہے تھے۔ چنانچہ ہم انہیں کالج ملنے گئے۔ خاکسار کے ساتھ عزیزم وسیم الدین، صدر صاحب اور مجلس عاملہ کے دو اور دوست تھے۔ پروفیسر صاحب موصوف اللہ کے فضل سے یہاں لندن آکر جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شرکت کر چکے تھے اور حضور انور سے بھی شرف ملاقات پا چکے تھے اس لئے ان پر جماعت کا بہت اچھا اثر تھا جس کے متعلق انہیں نے ایک جامع مضمون اپنے کالج کے رسالہ میں بھی شائع کروایا تھا اور اسکی کاپی خاکسار کو دی۔ موصوف نے اپنے دفتر میں حضور انور کے ساتھ لی ہوئی اپنی تصویر بھی لگائی ہوئی تھی جس کو دیکھ کر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ موصوف حضور انور سے بہت متاثر تھے۔

موصوف نے ہمیں سارے کالج کی سیر کرواکر اس کا تعارف کرایا اور دیگر پروفیسر صاحبان طلباء سے بھی ہمارا تعارف کروایا۔ علاوہ ازیں ہمیں کتابوں کا تحفہ بھی دیا، خاکسار بھی قرآن کریم اور چند کتب ساتھ لے کر گیا ہوا تھا اور وہ موصوف کو بطور تحفہ دیں۔ موصوف نے کہا کہ ہم ان کتب کو یہاں کالج کی لائبریری میں رکھیں گے تاکہ

سب پروفیسر صاحبان اور طلباء ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ الحمد اللہ اس ملاقات کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب موصوف کو انکی مہمانوازی کی بہترین جزا عطا فرمائے آمین۔

جیسا کہ خاکسار نے خواب میں دیکھا تھا کہ روم میں تو نہیں لیکن کہیں باہر جماعت کی مسجد ہے، جب خاکسار نے خواب دیکھا تھا تو اس وقت کوئی مسجد نہیں تھی لیکن اس خواب کے فوراً بعد ہی روم سے قریباً 400 کلو میٹر دور Bologna کے قریب ایک جگہ جماعت کو مل گئی جو اب مسجد کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب اٹلی اور مکرم صدر صاحب روم کی مہربانی سے ہمیں وہاں جانے کا بھی موقع مل گیا۔

ان دنوں اٹلی جماعت کی سالانہ مجلس شوریٰ تھی چنانچہ مجلس شوریٰ کے اختتام کے فوراً بعد خاکسار کو نمائندگان شوریٰ کو خطاب کرنے اور پھر ان کے سوالات کے جوابات دینے کا بھی موقع مل گیا، اس طرح سارے ملک کے نمائندگان سے بھی ملاقات ہو گئی۔ بعد ازاں مکرم عبد الواسع طارق صاحب مبلغ انچارج نے مہربانی کرتے ہوئے ہمیں اپنی کار میں لے جا کر وینس (Venice) کی بھی سیر کرادی۔ اور واپسی پر ہمیں فلورنس (Florence) اور پیسا (Pisa) ٹاور کی سیر کروادی گئی۔ پھر اگلے روز مکرم صدر صاحب نے روم کے قریب واقع Catacombes (غاریں) بھی دکھانے کا انتظام کر دیا جن میں ابتدائی توحید پرست عیسائی چھپ کر اپنے اور اپنے دین کی حفاظت کرتے تھے اور جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الکھف میں اصحاب الکھف کے نام سے کیا گیا ہے۔ یہ ایک بہت ایمان افروز نظارہ تھا کہ کس طرح ابتدائی عیسائیوں نے خدا تعالیٰ کی توحید کی خاطر قربانیاں کیں۔ بعد میں ہمیں ویٹیکن سٹی کے ایک حصہ کی بھی سیر کرائی

گئی۔

الحمد اللہ مجموعی طور پر ہمارا اٹلی کا سفر بہت مفید اور معلوماتی اور بابرکت تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو جزا دے، جنہوں نے ہمارے ساتھ انتہائی مشفقانہ سلوک کیا نیز اللہ تعالیٰ جلد روم میں مسجد قائم فرمادے اور اٹلی جماعت کو عظیم الشان ترقیات عطا فرمائے اور وہ شہر روم جو مدتوں سے تثلیث کا گڑھ بنا ہوا ہے خدا تعالیٰ کی توحید کا علمبردار بن جائے آمین اللھم آمین۔

سپین کا سفر

سپین کے ساتھ ہر مسلمان کو ایک جذباتی محبت ہے کیونکی وہاں مسلمانوں کی قریباً 800 سال حکومت رہی (711 تا 1492) بعد میں مسلمانوں کے باہمی اختلافات کی وجہ سے مسلمانوں پر عیسائیوں نے بہت مظالم کر کے کچھ کو مار دیا کچھ کو نکال دیا اور کچھ کو زبردستی عیسائی بنالیا۔

پھر تقریباً 500 سال تک مسلمانوں کو اس ملک میں مسجد بنانے کی اجازت نہ تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دعاؤں سے حالات بدلے اور آپ نے 1980ء میں 500 سال کے وقفہ کے بعد سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد قرطبہ کے قریب واقع ایک قصبہ پیدروآباد میں بڑی ہائی وے کے قریب رکھا جس کا نام مسجد بشارت ہے۔ 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر خاکسار کو افتتاحی تقریر میں شامل ہونے کا موقع ملا بلکہ افتتاح کے انتظامات کے لئے 5 روز ڈیوٹی دینے کی بھی توفیق ملی۔ بعد ازاں ویلنسیا کے قریب ایک قصبہ La Pobla De Vallbona میں بڑی ہائی وے کے نزدیک جماعت احمدیہ کو ایک خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق ملی جس

کا 2013ء میں افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے فرمایا۔ 2018ء میں خاکسار کو مع فیملی جانے کا موقع ملا اور ایک ہفتہ وہاں قیام کیا۔ اگر چہ یہ خاکسار کی رخصت تھی لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت خاکسار کو اجازت دی کہ جہاں تک ممکن ہو خاکسار جماعتی کام بھی سر انجام دے۔ چنانچہ تعلیم و تربیت اور تبلیغ دونوں قسم کے کام کرنے کی توفیق ملی۔ مسجد کے ارد گرد کے گھروں میں جا کر ایک سروے بھی تیار کیا اور لٹریچر بھی دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام نمازیں مسجد بیت الرحمٰن میں ہی باجماعت پڑھنے کی توفیق ملی۔ نمازوں کے درمیان جو وقت ہوتا اس میں کچھ سیر بھی کی جس کے لئے ہم مکرم قیصر صاحب مبلغ سلسلہ کے شکر گزار ہیں جو اس وقت وہاں متعین تھے۔ اسی طرح خاکسار کو نماز جمعہ اور کئی نمازیں پڑھانے اور درس دینے کا موقع ملتا رہا کیونکہ جو مستقل مبلغ تھے وہ پاکستان رخصت پر گئے ہوئے تھے اور قیصر صاحب بارسلونا (Barcelona) جانے کے لئے تیاری کر رہے تھے۔ انکی Barcelona کے لئے تقرری ہو چکی تھی۔ ایک اور برکت یہ حاصل کرنے کی توفیق ملی کہ خاکسار نے ارادہ کیا کہ ویلنسیا میں ایک ہفتہ قیام کے دوران قرآن کریم کا دور مکمل کرنے کی کوشش کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد صدر جماعت Valencia مکرم ڈاکٹر منصور الٰہی صاحب ابن مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مرحوم سابق مبلغ سپین نے جماعتی اجلاس کا انتظام کیا اس میں تقریر کے ساتھ ساتھ سوال و جواب ہوئے۔ اس سفر میں خاکسار کے ساتھ خاکسار کی اہلیہ رشیقہ باجوہ صاحبہ، ہمشیرہ طاہرہ اوپل صاحبہ اور بہنوئی حنیف اوپل صاحب بھی تھے۔

مسجد میں قیام و طعام کا انتظام بھی بہت اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو جزا عطا فرمائے آمین۔

سپین سے ملحق ایک اور جگہ ایک مسلمان کے لئے خاص دلچسپی کا باعث ہے وہ جبرالٹر ہے۔ جس کا نام اصل میں جبل الطارق تھا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں سے مشہور مسلمان جرنیل طارق بن زیاد اپنی فوجوں کے ساتھ مراکش کی طرف سے سپین 711ء میں آئے تھے اور اس طرح اسلام یورپ میں داخل ہوا۔ اس عاجز کی خواہش تھی کہ جبل الطارق پر جاکر اذان دی جائے۔ اسکی ایک وجہ یہ تھی کہ خاکسار کی پیدائش سے چند ماہ پہلے خاکسار کی والدہ مرحومہ سلیمہ باجوہ صاحبہ نے خواب میں آسمان سے یہ آواز سنی جیسے انہیں مخاطب کرکے ایک آسمانی آواز کہہ رہی ہے کہ ہم تمہیں خالد بن ولید، محمد بن قاسم، اور طارق بن زیاد بنا کر چھوڑیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ستمبر 2019ء میں اس کا انتظام فرمادیا۔

خاکسار کے بھانجے عزیزم وسیم الدین احمدی نے خاکسار سے پوچھا کہ کہیں جانا ہو تو بتائیں۔ چنانچہ خاکسار نے مذکورہ بالا خواب کو ایک رنگ میں پورا کرنے کے لئے جبرالٹر جانے کو کہا۔ ادھر سپین میں ہمارے احمدی دوست مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب رہتے ہیں جو سپین جماعت کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں، ان سے یہاں جلسہ سالانہ پر کئی دفعہ ملاقات ہوئی اور وہ بھی سپین آنے کی دعوت دیتے رہے۔ چنانچہ خاکسار نے ان سے رابطہ کیا۔ انہوں نے بہت خوشی کے ساتھ ہمیں جبرالٹر کی سیر کروانے کا عندیہ دیا، چنانچہ ہم حسب پروگرام گئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب اور ان کی اہلیہ نے نہ صرف ہمیں جبرالٹر کی سیر کروائی بلکہ قرطبہ کے قریب ایک قدیم اسلامی محل مدینۃ الزہراء کے

باقیات بھی دکھائے جو بڑے معلوماتی تھے۔ الحمدللہ اللہ نے جبرالٹر میں جبل الطارق کے ساتھ ایک پہاڑی کے اوپر واقع ایک عمارت پر الیکٹرک لفٹ کے ذریعے جاکر اذان دینے کی بھی توفیق دے دی۔ جبکہ وہاں بہت سے یورپین سیر کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جبرالٹر کے سفر کے بعد مکرم عبدالرزاق صاحب امیر جماعت سپین نے بھی ہمیں کئی تاریخی مقامات کی سیر کروائی اور ساتھ ہی بعض احمدی احباب سے بھی ان کے شہروں میں لے جاکر ملاقات کروائی خاص طور پر ایک سپینش نو احمدی مسلمان نوجوان یحیٰ صاحب جو Seville میں رہتے ہیں جو قرطبہ سے قریباً 150 کلومیٹر پر واقع ہے ان سے Seville لے جاکر ملایا۔ یہ احمدی نوجوان ہم سب کو مل کر بہت خوش ہوئے اور ہم نے مل کر ایک ہوٹل پر کھانا کھایا اور موصوف سے اپنی دینی اور برادرانہ محبت کا اظہار کیا۔ اسی طرح قرطبہ میں بعض احمدی دوستوں سے ملاقات کی۔ قرطبہ کا پہلا مشن ہاؤس بھی باہر سے دیکھا جہاں مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم ابتدائی مبلغ سپین رہتے تھے اور ساتھ ہی تبلیغ اسلام کا کام کرتے تھے۔ اب یہ عمارت جماعت نے خرید لی ہے۔

مسجد قرطبہ کو دیکھنے کا موقع ملا۔ جمعہ کے روز مکرم امیر صاحب کے ارشاد کے مطابق خاکسار کو مسجد بشارت میں نماز جمعہ پڑھانے کا موقع ملا اس کے بعد احباب سے ملاقاتیں بھی ہو گئیں۔ یہ دیکھ خوشی ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق سپین جماعت ریویو آف ریلیجنز کا سپینش ایڈیشن سہ ماہی شائع کرتی ہے اور اس کی طباعت کا معیار بھی بہت اعلیٰ ہے۔ ہم جہاں بھی سیر کے لئے جاتے وہاں اس رسالہ کی کاپیاں ساتھ لے جاتے اور حسب موقع لوگوں کو تحفۃً دیتے تاکہ ان تک اس طرح اسلام احمدیت کا پیغام پہنچے۔ اللہ کے فضل سے پیدروآباد کے مربی مکرم ظفر رشید

صاحب نے بھی بہت محبت کا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جزا دے آمین۔
ایک اور چیز دیکھ کر خوشی ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مطابق مسجد کے ساتھ ہی جماعت نے 6 نہایت خوبصورت مکان بنائے ہیں تاکہ وہاں جماعت کے افراد اور کارکنان آکر رہیں اور اس طرح مسجد کے قریب کچھ مزید احمدی گھر آباد ہو جائیں اور ساتھ ساتھ جماعت کے کام میں بھی اضافہ ہو۔ مسجد کا ماحول بھی بہت خوبصورت ہے۔
پھل دار درختوں کے اندر گھرا ہوا ہے اور دنیوی جنت کا نظارہ پیش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سپین جماعت کو بے حد برکات عطا فرمائے اور اسلام احمدیت کو بیش از پیش ترقیات سے نوازے آمین۔

آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور خاکسار کا دورہ 2019ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے 213 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اس میں آئرلینڈ بھی شامل ہے۔ خاکسار کو آئرلینڈ سے ایک خاص تعلق ہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر 1983ء میں آئرلینڈ میں قیام مشن کیلئے جو سب سے پہلا وفد جائزہ لینے کیلئے بھیجا گیا اس میں خاکسار اور مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ یوکے تھے۔ اس وقت مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت یوکے تھے۔ اس کے بعد خاکسار کو 1988ء میں گلاسگو سے آئرلینڈ جانے کا موقع ملا۔ جبکہ بطور مبلغ خاکسار کے سپرد سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ دونوں تھے۔ اس کے بعد خاکسار کو نیشنل سیکرٹری تبلیغ یوکے کے طور پر تین دفعہ آئرلینڈ جانے کا موقع ملا کیونکہ اس وقت آئرلینڈ یوکے (U.K.) جماعت کا ہی حصہ تھا۔ 2002ء میں آئرلینڈ کا پہلا

علیحدہ جلسہ سالانہ ملک کے دار الخلافہ ڈبلن میں ہوا۔اس میں بھی خاکسار کو مع فیملی شرکت کی توفیق ملی۔اس وقت مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب صدر جماعت تھے بعد میں آپ نیشنل پریذیڈنٹ بن گئے۔2009ء میں خاکسار کا تبادلہ بریڈ فورڈ سے بیت الفتوح لندن ہوا تو اس سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو مرکزی نمائندہ کے طور پر جلسہ سالانہ آئرلینڈ میں شرکت کا ارشاد فرمایا۔چنانچہ خاکسار کو اسکی توفیق ملی۔خاکسار کی اہلیہ مکرمہ رشیقہ سعدیہ باجوہ بھی خاکسار کے ساتھ تھیں۔2014ء میں جماعت احمدیہ کو گالوے میں پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی جو اس سارے علاقہ میں پہلی باقاعدہ مسجد ہے اور اس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٗ العزیز نے 26 ستمبر کو اپنے دستِ مبارک سے فرمایا اور اس موقع پر ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے اسلام کی خوبصورت تعلیم بیان کی اور اس میں علاقے کے تمام حکومتی افسران اور معززین شامل تھے۔میڈیا کے ذریعے سارے ملک میں اسلام اور احمدیت کا خوب تعارف ہوا۔اس موقع پر بھی خاکسار کو شرکت کی توفیق ملی۔الحمدللہ 2015ء میں دوسری دفعہ اس عاجز کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ آئرلینڈ میں مرکزی نمائندہ کے طور پر شمولیت کی توفیق ملی۔گزشتہ سال 2019ء میں تیسری دفعہ خاکسار کو جلسہ سالانہ آئرلینڈ میں مرکزی نمائندہ کے طور پر شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔اس لحاظ سے خاکسار کو بالکل آغاز سے اب تک آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی توفیق ملی۔آئرلینڈ ایک جزیرہ ہے جس کے دو حصے ہیں۔شمالی آئرلینڈ اور جنوبی آئرلینڈ جسے ریپبلک آف آئرلینڈ کہتے ہیں۔شمالی آئرلینڈ

یوکے کا حصہ ہے اور ریپبلک آف آئرلینڈ علیحدہ ملک ہے جس کا دارالخلافہ ڈبلن ہے۔جماعتی لحاظ سے بھی شمالی آئرلینڈ یوکے جماعت کے ساتھ ہے جس کی آبادی دو ملین ہے اور جنوبی آئرلینڈ علیحدہ جماعت ہے جس کی آبادی پانچ ملین ہے۔ریپبلک آف آئرلینڈ کی بھاری اکثریت رومن کیتھولک ہے اوراپنے مذہب میں نسبتاً زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔اسی لئے شروع میں ہمیں مسجد کیلئے جگہ لینے میں کافی دقت ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن حالات بدلتے جارہے ہیں۔ جہاں تک جماعت کی ترقی کا تعلق ہے جب خاکسار اور مکرم بنگوی صاحب 1983ء میں پہلی دفعہ گئے تھے تو گالوے(Galway)میں صرف تین احمدی گھر تھے۔گالوے آئرلینڈ کے مغربی ساحل پر واقع معروف شہر ہے۔اس وقت پہلے سے جماعت قائم تھی جس کے صدر مکرم محمد حنیف صاحب تھے جو مکرم بنگوی صاحب کے داماد تھے اور دوسرے سمیع اللہ صاحب بنگوی جو مکرم بنگوی صاحب کے بیٹے تھے۔یہ دونوں اپنی اپنی فیملی کے ساتھ رہتے تھے۔تیسرے دوست مکرم راجہ صاحب تھے ۔1975ء سے جماعت آئرلینڈ قائم تھی۔1988ء میں گالوے میں ہی ایک مکان حاصل کرکے احمدیہ مسلم مشن قائم کردیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 31مارچ 1989ء کے خطبہ جمعہ کے ساتھ اس مشن کا افتتاح فرمایااور مکرم رشید احمد ارشد صاحب پہلے مبلغ مقرر ہوئے لیکن ابھی جماعت کی تعداد پہلے کی طرح ہی تھی ۔بعد میں یکے بعد دیگرے کئی ڈاکٹر صاحبان پاکستان سے آئے اور یہاں ہسپتالوں میں کام کرنے لگے۔جب 1998ء میں خاکسار بطور نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت یوکے کے ساتھ گیاتوخدا تعالیٰ کے فضل سے 12یا14ڈاکٹر صاحبان تھے۔ گویایہ ڈاکٹروں کی ہی جماعت

تھی۔بعد ازاں 2002ء میں آئرلینڈ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔اس میں تقریباً 25،30ڈاکٹر صاحبان تھے اور کچھ لوگ اسائلم پر بھی آئے ہوئے تھے۔یہ جلسہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیرِ صدارت ہوا تھا۔کیونکہ اسوقت تک جماعتی لحاظ سے آئرلینڈ یوکے کے ہی ماتحت تھا۔جب خاکسار2019ء میں جلسہ سالانہ آئرلینڈ کیلئے مرکزی نمائندہ کے طور پر گیاتو یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ جماعت کی تعداد500 سے زائد ہے اور احباب جماعت سارے ملک کے مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں جن میں درج ذیل شہر شامل ہیں۔

GALWAY, DUBLIN, CORK, LIMERICK, ATHLONE, KILLARNEY, DROGHEDA, BELFAST, MONAGHAN, LONGFORD, DONEGAL, OMAGH

اللہ کے فضل سے گالوے میں گنبد اور مینار والی ایک خوبصورت مسجد ہے جس کا نام مسجد مریم ہے۔اس کے ساتھ مبلغ کا رہائشی مکان،لائبریری، مہمانوں کیلئے بھی علیحدہ مکان ہے۔اسکے علاوہ ڈبلن میں بھی ایک مشن ہاؤس اور مرکز نماز اور مبلغ کا رہائشی مکان ہے۔جماعت کے اس وقت دو مبلغ ہیں۔مکرم ابراہیم نون صاحب جو خود آئرش لوگوں میں سے احمدی مسلمان ہوئے جو کہ گالوے میں ہیں اور دوسرے ڈبلن میں ہیں پہلے مکرم ربیب احمد مرزا صاحب تھے جن کی جگہ اب مکرم عطاء الرحمٰن خالد صاحب گئے ہیں۔جماعت بہت فعال ہے۔جلسہ سالانہ کے علاوہ ہر سال پیس سمپوزیم کرتے ہیں جس میں بہت سے غیر مسلم احباب شامل ہوتے ہیں۔خون کا عطیہ دینے کا سالانہ پروگرام ہوتا ہے۔چیرٹی واک کے ذریعہ بہت سی رقم جمع کر کے مختلف اداروں میں

تقسیم کی جاتی ہے۔اس وقت ڈاکٹر انور ملک صاحب نیشنل پریذیڈنٹ اور ان کی مجلس عاملہ کے اراکین اور مبلغین کرام سب مل کر تعلیم و تربیت اور تبلیغِ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ 2014ء میں جب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد مریم گالوے کا افتتاح فرمانے کیلئے تشریف لے گئے۔ حضور انور کو آئرلینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ نے ڈبلن میں مدعو کیا۔ حضور انور نے تمام ممبران پارلیمنٹ سے ملاقات بھی کی اور ان کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔پارلیمنٹ کے سپیکر MR.SEAN BARRETT نے حضور انور کو پارلیمنٹ کی ساری عمارات بھی دکھائیں۔حضور انور کے دورہ سے ملک کی اعلیٰ ترین قیادت تک اسلام احمدیت کا خوبصورت پیغام پہنچا۔

2019ء کا جلسہ سالانہ جس میں خاکسار نے شرکت کی اس میں بھی بہت سے معززین شامل ہوئے اور ان کے ساتھ خاکسار کو بھی اسلام احمدیت کا تعارف اور جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی انسانی خدمات پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ ڈبلن میں 14 جولائی کو منعقد ہوا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت احمدیہ آئرلینڈ دنیا کی باقی جماعتوں کی طرح ہمیشہ ترقی کرتی رہے اور اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والی، خلافت سے غیر معمولی محبت اور اطاعت کا تعلق رکھنے والی اور انسانیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق پانے والی ہو۔ آمین

مختلف اقوام کی سعید روحوں کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ ؕ خدا تعالیٰ

نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ اور اسکے رسول غالب آئیں گے اور۔ پھر ایک اور جگہ فرمایا: اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُہَا مِنْ اَطْرَافِہَا ؕ اَفَہُمُ الْغٰلِبُوْنَ (13:42) کیا مخالفین یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرف سے لوگوں کو کھینچ کر اپنے نبی کی جماعت میں لارہا ہے اور اس طرح دشمنوں کی زمین کو چھوٹا کرتا جاتا ہے اور نبی کی زمین کو بڑھاتا جارہا ہے کیا اسکے باوجود وہ سمجھتے ہیں کہ وہ غالب آئیں گے۔ یقیناً ایسا نہیں ہوسکتا۔

قرآن کریم کے اس معیار کے مطابق خدا کے فضل سے ہر سال جماعت احمدیہ میں 6 لاکھ سے زائد سعید روحیں دنیا کے سو سے زائد ممالک سے شامل ہوتی ہیں۔ جن کا ذکر ہمارے پیارے امام خلیفۃ المسیح ہر سال جلسہ سالانہ پر تفصیل سے فرماتے ہیں۔ برطانیہ اور مغربی دنیا کے دوسرے ممالک اگرچہ دنیاداری میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں اور دین سے بالعموم غافل ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ اپنا نبی بھیجتا ہے تو سعید روحوں کو خدا کے فرشتے خود بیدار کرتے ہیں اور وہ حق قبول کرتی ہیں اور یہ اس نبی کی سچائی کی نشانی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ سرزمین برطانیہ میں بھی ہر سال مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ جماعت احمدیہ کے افراد سے ملتے ہیں۔ جماعت کے فنکشن میں شامل ہوتے ہیں اور جماعت کا لٹریچر پڑھتے ہیں اور بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوجاتے ہیں۔ یہاں خاکسار صرف مسجد بیت الفتوح کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے قدموں اور دعاؤں کی برکت سے اس مسجد کو بہت برکت دی ہے۔ خاکسار کو 2009ء میں بیت الفتوح میں مبلغ مقرر کیا گیا۔ حضور انور کی ہدایت کے مطابق احباب جماعت کو اپنے غیر از جماعت دوستوں کو

مسجد لانے کی تلقین کی جاتی رہی اور اس کے ساتھ دعاؤں کی بھی تحریک کی گئی۔ اپنے نیک نمونہ سے اسلام کی حسین تعلیم پیش کرنے کی بھی یاددہانی کرائی جاتی رہی۔ اس کے علاوہ چونکہ بیت الفتوح مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے اس لئے لوگ خود بھی انٹرنیٹ کے ذریعہ بیت الفتوح کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں اور پھر رابطہ کرکے جماعت میں شامل ہوجاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ کے فضل سے ہوتا ہے۔ تاہم ایسے لوگوں کو قدم بقدم آگے چلانا بھی ضروری ہوتا ہے اور تسلسل کے ساتھ ان سے رابطہ رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ عام طور پر پہلی میٹنگ میں عمومی تعارف ہوتا ہے اور ضروری کتب دی جاتی ہیں اور دوسری میٹنگ میں تفصیلی تعارف ہوتا ہے اور دی گئی کتب کے متعلق یا کوئی اور سوالات ہوں تو ان کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ تیسری ملاقات میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کا طریق بتایا جاتا ہے۔ شرائط بیعت اور عہد بیعت کا تعارف کرایا جاتا ہے۔ چوتھی میٹنگ میں جماعت کے سارے نظام سے متعارف کرایا جاتا ہے اور پھر اگر کوئی جماعت میں شامل ہونا چاہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ دعا کرکے جماعت میں شامل ہوسکتا ہے۔ ایک ایک شخص کے ساتھ کئی کئی میٹنگ ہوتی ہیں۔ جب اسکی پوری تسلی ہوجاتی ہے اسکے بعد اسے جماعت میں شامل ہونے کیلئے بیعت فارم پر کرایا جاتا ہے اور اجتماعی دعا کی جاتی ہے نیز فوری طور پر نومبائع کو حضرت خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ سننے اور حضور سے خط وکتابت کے ذریعہ خلافت سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نماز سکھائی جاتی ہے اور پنج وقتہ نماز باقاعدگی سے پڑھنے کی تلقین کی جاتی ہے تاکہ خداتعالیٰ سے ان کا تعلق جوڑا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی قربانی کے نظام میں شامل ہونے کی اہمیت اور برکت بتائی جاتی ہے۔ مقامی جماعت کے

عہدیداران سے بھی متعارف کرایا جاتا ہے اور مقامی جماعت کے اجلاسات میں شامل ہونے کی تاکید کی جاتی ہے۔بفضلہٖ تعالیٰ تبلیغ ڈیپارٹمنٹ اور نومبائعین کا ڈیپارٹمنٹ بھی پوری کوشش کرتے ہیں کہ نومبائعین کی تربیت اور انکی ضروریات کا خیال رکھیں۔

خاکسار کی ستمبر 2009ء میں بیت الفتوح میں تقرری ہوئی اس وقت سے اب تک گزشتہ 10½ سالوں میں بفضلہٖ تعالیٰ 279 افراد جماعت میں داخل ہوئے جن کا تعلق 37 ممالک سے ہے۔ملک کے لحاظ سے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	ملک	تعداد بیعت	نمبر شمار	ملک	تعداد بیعت
1	پاکستان	145	2	برطانیہ	34
3	انڈیا	25	4	بنگلہ دیش	10
5	کینیا	5	6	جمائکا	4
7	نائجیریا	4	8	افغانستان	4
9	آئیوری کوسٹ	4	10	گیمبیا	3
11	پولینڈ	3	12	مصر	3
13	ماریشس	2	14	سوڈان	2
15	کرغستان	2	16	سپین	2
17	یونان	2	18	ٹوگو	2
19	امریکہ	2	20	ساؤتھ افریقہ	2
21	اٹلی	2	22	سری لنکا	2

23	گنی	1	24	سلوواکیہ	1
25	ہالینڈ	1	26	غانا	1
27	برازیل	1	28	رومانیہ	1
29	یمن	1	30	بنین	1
31	نیوزی لینڈ	1	32	فلپائن	1
33	سینی گال	1	34	پرتگال	1
35	یوگنڈا	1	36	صومالیہ	1
37	لاٹویا	1			

تمام نومبائعین اور تمام داعیین الی اللہ اور تمام عہدیداران جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود کا وہ ارشاد ہر وقت یاد رکھنے کی توفیق دے جس میں آپ نے فرمایا"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھادے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کردیں خواہ مارے ہی جائیں"۔ (ملفوظات جلد 3 ص 292-291)۔ آمین اللھم آمین۔

ملکہ برطانیہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریبات میں جماعت احمدیہ کی شرکت

2012ء کا سال برطانیہ کی تاریخ میں اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ اس سال ملکہ الزبتھ کی

بادشاہت کو60 سال پورے ہوئے اس لئے سارے ملک میں ملکہ معظمہ کی ڈائمنڈ جوبلی بڑے جوش وخروش سے منائی گئی۔ اگرچہ دنیا میں عام طور پر شاہی نظام ختم ہو چکا ہے لیکن برطانیہ میں ابھی تک ملکہ معظمہ سے لوگ محبت بھی کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ اس ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ نے کئی پروگرام بنائے جس کا بڑا مقصد یہ تھا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا حسن لوگوں کو دکھایا جائے۔ دوسرے اسلام کے خلاف ہونے والے اعتراضات کا اپنے عمل سے جواب دیا جائے۔ غیر مسلموں میں عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ مسلمان اپنے غیر مسلم حاکموں کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ انکے نام نہاد علماء انہیں اپنی تقاریر میں بتاتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق غیر مسلم مسلمانوں پر حاکم نہیں ہوسکتے اس لئے وہ ان کی اطاعت کرنا بھی اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ غیر مسلموں کے اس تاثر کو بعض نام نہاد مسلمانوں کے عمل سے تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سالوں میں برطانیہ، فرانس، سپین اور کئی ممالک میں ایسے واقعات ہوئے جس میں خودکش حملوں سے نام نہاد مسلمانوں نے معصوم شہریوں کی جانیں لیں۔ ان واقعات کی وجہ سے پیدا ہونے والے غلط تاثر کو دور کرنے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دکھانے کیلئے جماعت احمدیہ دن رات خدا تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت کی وجہ سے مصروف عمل ہے اور اس کام کی وجہ سے غیر مسلموں کی نہ صرف اسلام سے نفرت دور ہو رہی ہے بلکہ وہ دن بدن اسلام کے قریب آرہے ہیں اور بہت سے لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کی آیت: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ..... کہ اے مومنو اللہ اور اس کے

رسول اور اپنے حکام کی بھی اطاعت کیا کرو(4:60) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

”حکام کیلئے مسلمان ہونا لازمی نہیں۔ غیر مسلم حکام بھی جب تک اسلام کی تعلیم کے خلاف کوئی حکم نہ دیں انکی اطاعت اسی طرح فرض ہے جس طرح مسلمان حکام کی“۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ”قرآن میں حکم ہے اطیعوا اللہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے اور اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ منکم میں داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے وہ منکم میں داخل ہے جو ہماری مخالفت نہیں کرتا وہ ہم میں داخل ہے۔ اشارۃ النص کے طور پر قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے اور اس کی باتیں مان لینی چاہئے“۔(ملفوظات جلد 1 ص 260)

اسی طرح ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا حب الوطن من الایمان (سخاوی) کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور وطن کی محبت میں وطن میں رہنے والے تمام لوگ اور تمام حکام شامل ہیں۔ جہاں بھی جو شخص رہتا ہے وہ اس کا وطن ہے۔ یہی وہ اسلامی تعلیم ہے جس پر چل کر ساری دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اسی اسلامی تعلیم کی روشنی میں 2012ء میں ملکہ برطانیہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریبات میں جماعت احمدیہ برطانیہ نے بھرپور حصہ لیا۔

اول: ملکہ اور تمام حکام کیلئے دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمام رعایا کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنے کی جزا دے اور آئندہ بھی ملک میں مذہبی آزادی اور پرامن ماحول قائم رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

دوم: لندن اور مختلف شہروں میں بسوں پر اشتہار لگائے گئے جن پر لکھا تھا:

Congratulations Your Majesty, Muslim For Peace, Ahmadiyya Muslim Community UK

یہ بسیں سارے شہروں میں کئی ہفتوں تک مسلمانوں کی طرف سے امن اور اپنی ملکہ کیلئے مبارکباد اور دعاؤں کا پیغام لے کر چلتی رہیں جو یقیناً معاشرے میں امن و محبت کے فروغ کا ذریعہ تھیں۔

سوم: جماعت احمدیہ نے اپنی سالانہ نیشنل چیریٹی واک کے ذریعہ جو رقم اکٹھی کی اس میں سے سب سے بڑی رقم ملکہ کی چیریٹی جو ڈائمنڈ جوبلی فنڈ کے نام سے موسوم تھی اس میں دی اور بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ کا عطیہ سب سے بڑا عطیہ تھا۔ جو کہ ایک لاکھ 42 ہزار پاؤنڈ تھا۔ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان تھا کہ جتنی رقم کوئی چیریٹی دے گی اتنی ہی رقم گورنمنٹ اپنی طرف سے ڈالے گی اس لحاظ سے یہ رقم 2 لاکھ 85 ہزار پاؤنڈ ہو گئی۔ جو ملک کے غرباء اور مستحقین پر خرچ ہوئی۔ یہ چیریٹی واک سنٹرل لندن میں Tower of London کے ارد گرد کے علاقے میں ہوئی اور دو ہزار سے زائد واکرز (پیدل چلنے والوں) نے حصہ لیا جس میں احمدی مسلم اور غیر مسلم سب شامل تھے۔ لندن کے مرکز میں مسلمانوں کی طرف سے اس طرح کا نیک کام ہونا یقیناً ماحول کو اسلام کی طرف سے ایک اچھا پیغام دے رہا تھا۔ جس کا بہت سے لوگوں نے اظہار کیا۔ الحمدللہ۔ خاکسار کو بھی اس میں شمولیت کی توفیق ملی۔

چہارم: لندن اور دوسرے شہروں میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں پبلک پارکوں میں

جماعت کی طرف سے باربے کیو کا انتظام کیا گیا اور اس میں ارد گرد کے ہمسائیوں کو دعوت دی گئی اور ان کی مہمان نوازی کی گئی۔اس پروگرام میں بھی ہزاروں غیر مسلم شریک ہوئے۔

پنجم: حکومت کی طرف سے ڈائمنڈ جوبلی کے پروگراموں میں سے ایک یہ تھا کہ اس سال سارے ملک میں 6 ملین درخت لگائے جائیں۔اس پروگرام کے تحت بعض شہروں میں کونسل کی طرف سے جماعت کو بھی درخت دئے گئے کہ وہ خاص مقامات پر لگائے جائیں اور ان مواقع پر مقامی حکام بھی شامل ہوئے تھے۔چنانچہ لندن کی وانڈزورتھ کونسل کی طرف سے Tooting Common کے علاقہ میں واقعہ بڑی پارک میں درخت لگانے کیلئے کہا گیا۔اس موقع پر 19 دسمبر 2012ء کو افرادِ جماعت لجنہ وناصرات کی بڑی تعداد پارک میں جمع تھی۔بعض کونسل کے افسران بھی موجود تھے۔جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں خاکسار کو درخت لگانے کیلئے کہا گیا اور وانڈزورتھ کی میئر بھی شریک تھیں اور آخر میں خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔مقامی اخبار گارڈین میں بچوں کی تصویر کے ساتھ خبریں شائع ہوئیں۔اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ سارے ملک میں حکومت کی مدد سے ہر سال ہزاروں درخت لگاتی ہے۔جس پر ایک دفعہ وزیراعظم برطانیہ David Cameron کی طرف سے شکریہ کا خط بھی جماعت کو موصول ہوا تھا۔الغرض جماعت احمدیہ نے ملکہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے اہم موقع پر اسلامی تعلیم کے مطابق بہترین نمونہ پیش کرنے کی توفیق پائی اور ملک و قوم کی خدمت کی اور اسلام کا نام روشن کیا۔

خلافت خامسہ کے 17 سال مکمل ہونے پر حضور انور کی خدمت میں عریضہ

22اپریل 2003ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مشیت کے مطابق حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلافت احمدیہ کی مسند پر بطور خلیفۃ المسیح الخامس متمکن فرمایا۔ خاکسار کو 22اپریل 2020ء کو 17 سال مکمل ہونے پر حضور انور کی خدمت میں مبارکباد اور درخواست دعا کا عریضہ لکھنے کی توفیق ملی وہ بھی یہاں درج ہے۔ اس سے بھی قارئین کو بعض اہم معلومات مل جائینگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بیت الفتوح 22.04.20 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی وامامی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہٗ العزیز اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

عاجزانہ درخواست دعا کے بعد حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں 17 سال پورے ہونے پر دلی مبارکباد عرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 22اپریل 2003ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص تقدیر کے مطابق حضورانور کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا اور پھر ایک ایک لمحہ اپنی تائید و نصرت اور عظیم الشان برکات سے نوازا۔ ان سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے عظیم کام ہوئے جن میں یہ بھی شامل ہیں۔

نماز کے قیام کی غیر معمولی تحریک۔ نئ مساجد کا قیام۔ پارلیمنٹس میں خطابات۔ سالانہ پیس کانفرنس کا اجراء۔ پیس پرائز کا اجراء۔ نئے ممالک میں جماعت کا قیام۔ نئے تراجم قرآن۔ الحکم (انگریزی) کا اجراء۔ الفضل انٹرنیشنل کی ہفتہ میں دو دفعہ اشاعت۔ وقف نو کی کلاسز اور اجتماع۔ افریقہ میں ماڈل ولیجز کا

منصوبہ۔نئے ہسپتال۔وائس آف اسلام ریڈیو لنڈن ۔MTAافریقہ۔سوشل میڈیا کاوسیع استعمال(برائے تبلیغ اسلام)۔اسلام آباد میں نئے مرکز کا قیام۔مسجد بیت الفتوح میں توسیع۔جامعات احمدیہ کاقیام۔انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ کااجراء۔قادیان میں توسیع عمارات۔ربوہ میں توسیع عمارات۔سربراہان مملکت کو تبلیغی خطوط۔نئی کتب کی طباعت جس میں حضور انور کی کتابPathway To Peaceایک خاص مقام رکھتی ہے۔استحکام خلافت۔لاہور کی شہادتوں اور دیگر مشکل اوقات میں جماعت کی رہنمائی۔جلسہ سالانہ یوکے کی حاضری میں شریک ہونے والے ممالک کی تعداد میں اضافہ۔ریویو آف ریلیجنز کا سپینش اور جرمن اور فرنچ میں ترجمہ۔نظام وصیت کافروغ۔مختلف ممالک کے وفود کا مرکز میں آنا۔مختلف ممالک کے دورے۔بڑے بڑے لیڈروں کے جماعت کے حق میں بیانات۔امن کا سفیر بن کر ساری دنیا میں تعارف ہونا۔کئی ملین لوگوں کا جماعت احمدیہ میں شامل ہوناوغیرہ وغیرہ۔خاکسار اپنے لئے اور اپنے اہل خانہ اور سب بچوں کیلئے خصوصی درخواست دعا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو خلافت کی محبت واطاعت نصیب فرمائے نیز اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو پہلے سے بڑھ کر خلافت کے انعام سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔اللہ تعالیٰ ہر آن مزید برکات عطافرمائے۔ثم آمین

والسلام خاکسار نسیم احمد باجوہ غلاموں کاغلام

چیریٹی واک۔مختلف رفاہی کام اور کروناوائرس میں خدمات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں” قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید

ومحبت واطاعت باری عزّاسمہ۔ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی"۔(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص550)

پھر فرمایا"دین کے دو ہی کامل حصے ہیں ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا"۔ (نسیمِ دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 464)

پھر فرمایا"بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ"۔(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 11)

اسی طرح ایک فارسی شعر میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

ترجمہ: میرا مقصود میرا مطلوب اور میری خواہش خدمت خلق ہے یہی میرا کام ہے یہی میری ذمہ داری ہے اور یہی میرا فریضہ ہے۔

قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت اور افرادِ جماعت انفرادی طور پر ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ بنی نوع انسان کی زیادہ سے زیادہ خدمت کا موقع ملے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ برطانیہ بھی سارا سال ایسے کام سرانجام دیتی ہے جس

سے انسانیت کی خدمت ہو۔

ان کاموں میں ایک Charity Walk For Peace ہے اس کا آغاز 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہر سال یہ چیریٹی واک باقاعدگی سے ہوتی ہے اور گذشتہ 35 سال میں 502 ملین پونڈ کی خطیر رقم جمع کی گئی اور یہ رقم 500 رجسٹرڈ Charities میں تقسیم کی گئی۔ گذشتہ سال 4 ہزار سے زائد لوگوں نے حصہ لیا اس میں جماعت احمدیہ کے چھوٹے بڑے بڑی تعداد میں حصہ لیتے ہیں اور بہت سے غیر مسلم دوست بھی شامل ہوتے ہیں۔ یہ چیریٹی واک باری باری ملک کے مختلف شہروں میں ہوتی ہے۔ بعض دفعہ بیت الفتوح سے بھی یہ واک شروع ہوتی ہے اور لوگ یہیں واپس آکر ختم کرتے ہیں۔ چیریٹی واک کیلئے ہمارے نوجوان اور بڑے اپنے ملنے والوں اور جاننے والوں سے رقم اکٹھی کرنے میں بڑا وقت صرف کرتے ہیں اور اول دوم سوم آنے والوں کو انعامات دئے جاتے ہیں۔ ان پیدل سفروں کا اہم پہلو یہ ہے کہ جتنی رقم اکٹھی کی جاتی ہے وہ ساری کی ساری منظور شدہ خیراتی اداروں میں تقسیم کی جاتی ہے اور اس کے انتظامات پر جو بھی خرچ ہوتا ہے وہ جماعت احمدیہ اپنے پاس سے کرتی ہے۔ یہ خصوصیت اس چیریٹی واک کو باقی سب خیراتی تنظیموں سے ممتاز کرتی ہے۔ ایک اور پہلو سے بھی یہ واک بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کہ مختلف مذاہب اور مختلف رنگوں اور مختلف کلچر کے لوگ آپس میں ملتے جلتے ہیں اور جب لوگ جماعت احمدیہ کو اسلام کے نام پر خدمت کرتا دیکھتے ہیں تو ان کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوتی ہے اور نفرت ختم ہوتی ہے۔ الحمدللہ خاکسار کو بھی کئی دفعہ اس واک میں شرکت کی توفیق ملی اور رقم ادا کرنے کی بھی توفیق ملی۔ ایک اور خدمتِ خلق کا کام جو جماعت

احمدیہ برطانیہ کو سرانجام دینے کی توفیق مل رہی ہے یہ ہے کہ ہفتہ میں دو دن لندن کے مختلف مقامات پر جا کر بے گھر (Homeless) لوگوں میں کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ کھانا عام طور پر بیت الفتوح میں تیار ہوتا ہے اور یہاں سے مختلف مقامات پر جاتا ہے۔ اس کام کے لئے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ خاص طور پر خدمت کرتی ہے گذشتہ صرف ایک سال میں انہوں نے تقریباً 7000 بے گھر لوگوں میں کھانا تقسیم کیا۔ ایک اندازے کے مطابق برطانیہ میں 320,000 بے گھر لوگ ہیں جن میں 135,000 بچے ہیں اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کا یہ کام یقیناً نہ صرف کارِ خیر ہے بلکہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ خاکسار نے کئی دفعہ خدام کے ساتھ سنٹرل لندن جا کر خود بھی کھانا تقسیم کیا ہے۔ ملک کی خدمت کے حوالے سے یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ملک کا دفاع کرنے والے ریٹائرڈ فوجیوں اور ان کے لواحقین کیلئے Poppy Appeal کے تحت جماعت احمدیہ کے افراد ہر سال رقم اکٹھی کرتے ہیں اب تک 850,000 پونڈ اکٹھا کر کے دے چکے ہیں۔

اب خاکسار حالیہ کرونا وائرس (Corona Virus) کی وبا میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی خدمات کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کی برطانیہ بھر میں 148 شاخیں اور 9 ہزار سے زائد ممبر ہیں ۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساری دنیا کے احمدیوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ اپنے اپنے ملک میں جہاں تک ممکن ہو ضرورتمندوں کی مدد کریں۔ چنانچہ یہاں یوکے میں مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے نوجوانوں نے مقامی کونسلوں کو اپنے نام بطور رضاکار درج کرادئے ہیں ۔ جب بھی کونسلوں کو ضرورت پڑتی ہے وہ

ہمارے نوجوان رضاکاران کو بلاتے ہیں اور خاص طور پر بڑی عمر کے لوگوں کو ان کے گھر تک کھانے پینے کا سامان اور دوائیاں وغیرہ پہنچانے کا کام کرواتے ہیں کیونکہ بڑی عمر کے لوگوں کو گھر میں رہنے کی ہدایت ہے۔ الحمدللہ بیت الفتوح کے علاقے کے نوجوان بھی یہ کام باقاعدہ کر رہے ہیں۔ کرونا کی وبا کا آغاز 2020ء کے آغاز سے ہی ہو گیا تھا لیکن آہستہ آہستہ اس کی شدت بڑھتی جا رہی ہے۔ آج 26 اپریل کی اطلاع کے مطابق دنیا بھر میں 4.34 ملین افراد وفات پا چکے ہیں (بعد میں یہ تعداد 5 ملین سے بھی بڑھ چکی ہے)۔ سب سے زیادہ وفاتیں امریکہ میں ہوئیں۔ جن کی تعداد 815,000 ہے۔ اسکے بعد برازیل میں 619,000 انڈیا میں 297,000 اور یوکے میں 148,000 وفاتیں ہو چکی ہیں۔ دنیا میں 2,630,781 افراد اب تک اس وبا میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد اپنے اپنے ملک کی حکومت کی ہدایات کی مکمل پیروی کریں اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد اس کی پوری تعمیل کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں حضور انور نے دعاؤں استغفار اور صدقات کی تلقین فرمائی اور یہ کہ ساری دنیا کیلئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ سب پر رحم فرمائے اور یہ وبا جلد دور ہو۔ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو توفیق دے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں تا دنیا اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے والی ہو۔ آمین

یوکے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٗ العزیز رہائش پذیر ہیں یہاں

23 مارچ 2020ء سے Lock Down شروع ہوا۔ 23 مارچ جماعت احمدیہ میں یوم مسیح موعودؑ کے طور پر معروف ہے اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کیلئے یاددہانی ہے کہ وہ اس وبا کے دور ہونے کیلئے سب سے زیادہ دعائیں کرے کیونکہ زیادہ دعائیں وہی کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ پر زیادہ ایمان رکھتے ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لاکر جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ پر زیادہ پختہ ایمان حاصل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق دے اور اسے قبول فرمائے۔ حضور انور نے خود بھی گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق 27 مارچ کو مسجد مبارک اسلام آباد میں نماز جمعہ نہیں پڑھائی بلکہ اپنے گھر میں پڑھائی۔ کیونکہ 23 مارچ سے تاحال 22 اپریل تک گورنمنٹ کی طرف سے یہ ہدایت ہے کہ احتیاطی تدابیر کے تحت مساجد، چرچ وغیرہ بند رہیں۔ سب آدمی گھروں میں نماز باجماعت اور نماز جمعہ ادا کر رہے ہیں۔ 27 مارچ کو حضور انور نے خصوصی پیغام اسلام آباد یوکے اپنے دفتر سے عطا فرمایا جو MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا گیا۔ اس کے بعد حضور اب تک مسجد مبارک اسلام آباد سے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں جو MTA کے ذریعہ نشر ہوتا ہے لیکن نماز جمعہ اپنے گھر والوں کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ بعد ازاں دو میٹر کے فاصلہ اور فیس ماسک اور ذاتی جائے نماز کے ساتھ تمام مساجد میں نمازوں کی اجازت ہوگئی اور پھر اس کے مطابق ہر جگہ عمل شروع ہوگیا۔

الازہر یونیورسٹی کے طالبعلم سے ختم نبوت پر گفتگو

2017ء میں بیت الفتوح میں ایک دفعہ ایک پاکستانی نوجوان جو الازہر یونیورسٹی میں طالبعلم تھے خاکسار سے ملنے آئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کے متعلق الازہر یونیورسٹی (قاہرہ) کی طرف سے Thesis (مقالہ) لکھ رہے ہیں اور اس غرض

کیلئے وہ مصر سے یو کے آئے ہوئے ہیں۔ عمومی تعارف کے بعد مہمان موصوف نے خاکسار سے کہا کہ میں نے آپ کی جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ آپ کے لٹریچر میں ایک طرف تو بار بار یہ لکھا ہوا ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیّین مانتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو نبی بھی مانتے ہیں کیا یہ تضاد نہیں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ ماشاء اللہ آپ ایک مشہور یونیورسٹی کے طالبعلم ہیں جو ایک عرب ملک مصر میں واقع ہے۔ اسلئے آپ سے ایک سوال کرتا ہوں کہ خاتم النبیّین دو لفظوں کا مجموعہ ہے خاتم اور النبیین۔ اس میں خاتم مضاف ہے اور النبیین مضاف الیہ ہے۔ جس کے معنے ہوئے نبیوں کی مہر اور یہ الفاظ آنحضرت ﷺ کے بلند مرتبہ کو ظاہر کرنے کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔ اب آپ مجھے عربی زبان کی کسی کتاب سے کوئی ایسی مثال دیں جس میں خاتم کا لفظ مضاف ہو اور النبیین کے بجائے کوئی اور صاحبِ فضیلت گروہ مضاف الیہہ ہو اور پھر اس میں خاتم کا معنی زمانہ کے لحاظ سے آخری ہو۔ ماشاء اللہ وہ صاحبِ علم تھے اور دیانت دار تھے۔ بغیر کسی بحث کے کہنے لگے اس کا مطلب ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ سب سے افضل نبی ہیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی ان سے کم تر نبی ہیں۔ خاکسار نے کہا بالکل ٹھیک ہے اسی لئے حضرت مرزا صاحب نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے۔

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے　　　جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

وہ خاکسار کی باتوں کو نوٹ کرتے رہے اور پھر اس گفتگو کے بعد اس موضوع پر انہوں

نے کوئی سوال نہیں کیا بلکہ دوسرے سوالات کرتے رہے۔ تاہم خاکسار نے انہیں اپنی کتاب Tabligh Guide بطور تحفہ دی اور کہا کہ اس میں عربی فارسی اور اردو کی کتابوں سے 41 حوالے ایسے دئے گئے ہیں جہاں خاتم کا لفظ کسی صاحبِ فضیلت گروہ کے ساتھ استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ اسکے معنے سب سے اعلیٰ اور افضل کے ہیں مثلاً خود آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا:۔

اَنَا خَاتم الانبیاءِ وَاَنتَ یَا علیّ خَاتَمَ الاولَیاءِ (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین سورۃ احزاب آیت 41)

کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے۔

اگر ہم کہیں کہ خاتم الانبیاء کے معنے آخری نبی ہیں تو خاتم الاولیاء کے معنے آخری ولی ہوں گے گویا حضرت علیؓ کے بعد امت میں کوئی ولی بھی پیدا نہیں ہو سکتا جو کہ کسی فرقہ کے نزدیک قابل قبول نہیں۔

لہٰذا خاتم النبیین کے معنے سب سے افضل نبی کے ہیں اور یہی جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔

اسی طرح ابو تمام شاعر کو خاتم الشعراء کہا گیا (وفیات الاعیان)

ابو الطیب شاعر کو بھی خاتم الشعراء کہا گیا (مقدمہ دیوان المتنبی)

امام شافعیؒ کو بھی خاتم الاولیاء کہا گیا (تحفہ الثنیہ صفحہ 45)

شیخ محی الدین ابنِ عربیؒ کو بھی خاتم الاولیاء کہا گیا۔(فتوحات مکیہ کا پہلا صفحہ)

امام سیوطی کو خاتم المحدثین کہا گیا(تفسیر حقانی کا پہلا صفحہ)

ان سب مثالوں میں خاتم کے معنے سب سے اعلیٰ کے لئے آگئے ہیں۔اس کے مقابل پر کوئی مثال ایسی نہیں جس میں زمانہ کے لحاظ سے آخر کے معنے ہوں لہٰذا خاتم النبیین کے معنے زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی کرنا تمام عربی لٹریچر کے خلاف ہیں اور یہ آجکل نام نہاد علماء کی ایجاد ہے جس کا صرف یہ مقصد ہے کہ لوگوں کے دل میں جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پیدا کی جائے۔جماعت احمدیہ حضرت محمد ﷺ کو سب سے افضل نبی مانتی ہے۔قرآن کریم کو آخری شریعت مانتی ہے اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو آخری کلمہ مانتی ہے۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کا دعویٰ تو صرف یہ ہے کہ آپ وہی امام مہدی اور مسیح موعود اور امتی نبی ہیں جس کی پیشگوئی حضرت محمد ﷺ نے فرمائی تھی۔آپؐ نے حکم فرمایا تھا کہ اگر تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنے رگڑ کر بھی جانا پڑے تو بھی امام مہدی کی بیعت کرنا کیونکہ وہ خلیفۃ اللہ ہیں۔(ابن ماجہ حدیث نمبر 4084)۔پس جماعت احمدیہ کے افراد آنحضرت ﷺ کا حکم ماننے والے ہیں اور سب کو ان میں شامل ہو جانا چاہئے۔

سابق وزیراعظم برطانیہ مسٹر ٹونی بلیر سے ملاقات

مؤرخہ 17 اپریل 2015ء مسجد بیت الفتوح کے قریب مچم کے علاقہ میں ایک ہال میں برطانیہ کی دوسری بڑی سیاسی پارٹی یعنی لیبر پارٹی نے قومی انتخابات کے سلسلہ میں ایک ڈنر کا انتظام کیا جس میں علاقے کے تمام اہم لوگ مدعو تھے۔Mr.TONY BLAIR

جو برطانیہ کے تین دفعہ انتخابات جیت کر 1997 سے 2007 تک وزیر اعظم رہ چکے ہیں انہیں بطور چیف گیسٹ (مہمانِ خصوصی) دعوت دی گئی تھی ۔اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ بھی اس علاقہ میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی دعوت دی گئی۔ خاکسار کو بطور امام بیت الفتوح وفد میں شامل کیا گیا اور خاکسار کے ساتھ 9 دوست تھے جو اس علاقے کی جماعتوں کے صدران ہیں اور 2 احمدی وکلاء بھی تھے۔ تقاریر اور کھانے کے بعد تمام وفود کو باری باری مہمان خصوصی سے ملانے کا انتظام کیا گیا اور ان کے ساتھ گروپ فوٹو کا بھی انتظام تھا۔ جب ہمارے گروپ کی باری آئی تو خاکسار نے پہلے تو جماعت احمدیہ اور مسجد بیت الفتوح کا تعارف کرایا اس کے بعد موصوف کو قرآن کریم انگریزی ترجمہ و تفسیر مرتبہ ملک غلام فرید صاحب تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ موصوف نے بڑے تپاک سے ملاقات کی اور قرآن کریم کا تحفہ قبول کیا اور اس کے ساتھ کہا کہ میں قرآن کریم کو روزانہ پڑھتا ہوں۔ ہمیں یہ سن کر بہت خوشی ہوئی اور خدا کرے کہ ہمارا دیا ہوا قرآن کریم تفسیر کے ساتھ پڑھیں۔ اوراس سے نور وہدایت حاصل کریں ۔ آمین۔ Google میں موجود معلومات کے مطابق جب تک جناب ٹونی بلئر وزیر اعظم تھے اس وقت تک وہ مذہب کے موضوع پر کسی سے بات نہیں کرتے تھے لیکن وزیر اعظم کے عہدہ سے ہٹنے کے بعد انہوں نے کئی اخبارات کو انٹرویو دیتے ہوئے اس بات کا کھلے طور پر اقرار کیا کہ وہ روزانہ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ اخبارات میں یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ انٹرنیٹ میں یہ خبر بھی موجود ہے کہ جناب ٹونی بلئر صاحب کی نسبتی ہمشیرہ یعنی اہلیہ کی بہن Lauren Booth اکتوبر 2010 میں مسلمان ہونے کا باقاعدہ اعلان کر چکی ہیں اور حجاب بھی پہنتی ہیں۔ گویا اسلام ان کے

خاندان میں داخل ہو چکا ہے۔

یہاں خاکسار بریڈ فورڈ کا بھی ایک واقعہ درج کر دیتا ہے کہ جب خاکسار بریڈ فورڈ میں مبلغ تھا تو ایک دفعہ ہمیں مسجد میں کوئی بجلی کا کام کروانے کیلئے ایک الیکٹریشن بلانا پڑا۔ الیکٹریشن انگریز تھا۔ جب وہ کام ختم کر چکا تو خاکسار نے اس سے کہا کہ اگر کچھ وقت ہے تو خاکسار آپ کو چائے پلانا چاہتا ہے۔ وہ مان گیا۔ دورانِ گفتگو خاکسار نے کہا کہ کیا آپ نے کبھی قرآن دیکھا ہے۔ کہا نہیں۔ خاکسار نے کہا کیا آپ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا ہاں۔ پھر کہا کہ میں تو اسے پڑھنا بھی چاہتا ہوں۔ خاکسار نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگا کہ ٹونی بلئر (جو اس وقت وزیر اعظم تھے) کیتھولک ہیں اور میں بھی کیتھولک ہوں اور ٹونی بلئر نے کہا ہے کہ وہ روزانہ قرآن کریم پڑھتے ہیں تو میں بھی سیکھنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم میں کیا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے اسے قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ و مختصر تفسیر بطور تحفہ دیا جس پر وہ بہت خوش ہوا اور کہا میں اسے ضرور پڑھوں گا۔ معلوم نہیں کتنے اور لوگ ہیں جنہوں نے جناب ٹونی بلئر کے اس بیان پر کہ وہ روزانہ قرآن کریم پڑھتے ہیں قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا ہو گا۔

ڈیلی میل لندن اخبار نے ایک دفعہ یہ بھی خبر شائع کی تھی کہ جناب بلئر صاحب نے اسلام کی تعریف کی لیکن بعد میں لندن میں بعض انتہاء پسند مسلمانوں کی طرف سے خودکش حملے ہوئے اور ایک حملے میں 52 برطانوی شہری ہلاک ہو گئے۔ اس کے بعد ٹونی بلئر نے اس موضوع پر بات کرنا بند کر دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ تشدد پسند مسلمانوں کے رویہ سے لوگ اسلام سے دور ہو جاتے

ہیں اور غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اسلئے مسلمانوں کو بھی اپنے رویہ کی اصلاح کرنی چاہیئے اور دوسری طرف اسلام کے خلاف پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کو دور کرنا بھی مسلمانوں کا فرض ہے۔ الحمدللہ جماعت احمدیہ عالمگیر اور جماعت احمدیہ کے افراد یہ فریضہ بڑی محنت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں اور ہر طرف کلمہ توحید لا ا لہ اللہ محمد رسول اللہ کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ Love For All Hatred For None کا نعرہ اپنے قول و فعل سے بلند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ آمین

بیت الفتوح میں آگ کا واقعہ اور معجزانہ حفاظت

26 ستمبر 2015ء کو بیت الفتوح میں ایک بچے کی بے احتیاطی کی وجہ سے ایک بہت بڑا آگ کا واقع ہوا جس کے نتیجہ میں بیت الفتوح کا ایک بڑا حصہ متاثر ہوا لیکن خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ باوجود اسکے کہ آگ بڑی تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی پھر بھی صرف ان حصوں کو نقصان پہنچا جو دفاتر فنکشن ہال اور مہمانوں کی رہائش کے کمرے تھے باقی عمارات جس میں بالخصوص عورتوں مردوں کی مساجد، سب سے بڑا فنکشن ہال جسے طاہر ہال کہتے ہیں اسکے ساتھ MTA کے دفاتر اور سٹوڈیو اور انکے اندر نہایت قیمتی سامان، اسی طرح لائبریری اور نمائش ہال جہاں بڑی نایاب چیزیں تھیں وہ سب محفوظ رہے۔ جو حصہ آگ سے متاثر ہوا وہ پرانی بلڈنگ تھی شاید اللہ تعالیٰ ہمیں نئی بلڈنگ دینا چاہتا تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ انشاء اللہ اب جو نئی بلڈنگ بنے گی وہ پہلی بلڈنگ سے کئی گنا بہتر ہو گی اور ہماری ضرورتوں کے مطابق ہو گی اور جب مکمل ہو گی تو ہم سبحان اللہ اور ماشاء اللہ کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ باوجود اسکے کہ یہ ایک بہت بڑی جگہ ہے جہاں مختلف اوقات میں بڑی

تعداد لوگوں کی ہوتی ہے لیکن جس وقت آگ لگی اس وقت بہت کم لوگ مسجد میں تھے اور وہ سب محفوظ رہے۔ یہ بھی معجزے سے کم نہیں۔

اس واقعہ سے خاکسار کا تعلق یہ ہے کہ خاکسار کو بھی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر بچایا۔ اگر خاکسار اپنے دفتر میں ہوتا تو صورت حال کچھ اور ہی ہوتی کیونکہ جس جگہ سے آگ شروع ہوئی وہ کمرہ خاکسار کے دفتر کے بالکل نیچے تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ سامان کیا کہ آگ کے واقعہ سے ٹھیک 11 دن پہلے جب خاکسار فجر کی نماز پڑھانے کیلئے مسجد میں گیا۔ نماز پڑھانے سے ایک دو منٹ پہلے خاکسار کی طبیعت کچھ ایسی خراب ہوئی کہ خاکسار نے ایک دوست کو کہا کہ آپ نماز پڑھادیں اور انہوں نے نماز پڑھائی اور خاکسار نے انکے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھی۔ اسکے بعد خاکسار گھر آگیا اور خاکسار دیکھنے میں بالکل ٹھیک تھا لیکن ذہنی طور پر بہت بے چینی تھی یہاں تک خاکسار کو محسوس ہوا کہ خاکسار کی یہ کیفیت ایسی ہے کہ خاکسار آئندہ چند دن کیلئے نماز نہیں پڑھا سکے گا۔ چنانچہ خاکسار نے رخصت کیلئے حضور انور کی خدمت میں خط لکھا۔ پہلے خاکسار ایک ہفتہ کی رخصت کیلئے خط لکھنے لگا لیکن دل میں بڑے زور سے خیال ڈالا گیا کہ ایک ہفتہ کافی نہیں کم از کم دو ہفتے کی رخصت لو چنانچہ خاکسار نے دو ہفتے کی رخصت کا خط لکھا اور اسی روز لیسٹر اپنی ہمشیرہ مبارکہ صاحبہ کے گھر چلا گیا۔ وہاں جا کر بظاہر بالکل ٹھیک تھا اور پانچوں نمازیں فیملی کے افراد کو باجماعت پڑھاتا تھا اور روزانہ فجر اور عشاء کے بعد درس بھی دیتا تھا۔ بعض لوگ حیران تھے کہ خاکسار کیوں رخصت لے کر آیا ہے اور خاکسار بھی حیران تھا کہ کیوں خاکسار کے دل میں ڈالا گیا کہ دو ہفتے کی رخصت لے کر کہیں چلا جاؤں۔ آخر یہ مسئلہ 11 دن بعد حل ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاکسار کو بیت

الفتوح میں ہونے والے آگ کے واقعہ سے بچانا چاہتا تھا کیونکہ خاکسار کا دفتر ایسی جگہ واقع تھا کہ جہاں سب سے پہلے آگ نے پہنچنا تھا اور وہاں دفتر میں بیٹھے شخص کو بالکل پتہ نہیں لگ سکتا کہ نیچے کیا ہوا ہے۔ خاکسار کو اس وقت حضرت مسیح موعود کا وہ الہام بھی یاد آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔" (تذکرہ ص 324 الہامات 1900ء)

اس کے ساتھ ہی اپنی وہ خواب بھی یاد آئی جو خاکسار نے تقریباً 19 سال کی عمر میں جامعہ جانے سے پہلے سرگودھا میں دیکھی تھی کہ خاکسار کو حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے دریافت فرمایا آپ کون ہیں۔ خاکسار نے عرض کیا آپ کا غلام اس پر فوری طور پر آسمان سے آواز آئی: **"غلاموں کا غلام"**

پس یہ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی غلامی کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنے بڑے حادثہ سے بچایا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسی حالت میں انجام ہو کہ اس غلامی کا حق ادا کرنے والے ہوں اور جو کمزوریاں اور گناہ رہ جائیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں معاف فرمادے۔ آمین

بیت الفتوح کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ 27 ستمبر 2015ء کو بیت الفتوح کے دفاتر والے حصہ کو آگ لگی تھی جس میں بہت بڑا نقصان ہوا تھا جس کا تخمینہ 4 ملین پونڈ لگایا گیا۔ اسکے بعد نئی عمارت کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٗ العزیز نے 4 مارچ

2018ء کو رکھا۔ اس موقع پر حضور انور نے ازراہِ شفقت چند اور لوگوں کو بھی اینٹیں رکھنے کی اجازت عطا فرمائی جس میں یہ عاجز بھی شامل تھا۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کے بعد اینٹیں رکھنے والے احباب کے نام بالترتیب یہ تھے۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے ۔مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن۔ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد مشنری انچارج یوکے۔ مکرم مرزا وقاص احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ۔ مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب صدر انصاراللہ یوکے۔ مکرمہ فریحہ خان صاحبہ صدر لجنہ یوکے۔ مکرم محمد ناصر خان صاحب نائب امیر یوکے۔ مکرم نصیر الدین صاحب ریجنل امیر لندن B خاکسار نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ مسجد بیت الفتوح۔ مکرم رانا مشہود احمد صاحب جنرل سیکرٹری یوکے اور بیت الفتوح کے پہلے مبلغ۔ مکرم عبدالغفار صاحب سابق مبلغ مسجد بیت الفتوح۔ عزیزم عدیل طاہر نمائندہ واقفین نو۔ مکرمہ لبنیٰ وحید صاحبہ نمائندہ واقفات نو۔ مکرم ڈاکٹر محمود الحسن نوری صاحب پاکستان۔ مکرم منیر احمد عودے صاحب نمائندہ عرب ممالک۔ بیت الفتوح کی نئی تعمیر کیلئے 15 ملین پونڈ کا تخمینہ لگایا گیا جس میں کچھ حصہ انشورنس کی طرف سے ملا اور زیادہ حصہ جماعت نے خود افراد جماعت سے اکٹھا کرنا ہے۔ چنانچہ حضور انور نے اسکے لئے تحریک فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ زیادہ بوجھ یوکے جماعت کو خود اٹھانا چاہیئے۔ اس کام کیلئے مکرم محترم امیر صاحب نے تمام ریجنل امراء اور ریجنل مشنریز اور دیگر عہدیداران کو ہدایات دیں۔ چنانچہ مختلف جماعتوں میں جاکر دیگر مبلغین کی طرح خاکسار کو بیت الفتوح کیلئے چندہ کی تحریک کرنے کی توفیق ملی۔ ان میں سے بعض دوروں میں خاکسار کے ساتھ ریجنل امیر مکرم نصیر دین صاحب بھی

تھے۔ایک جماعت میں ایک دوست نے غیر معمولی قربانی کی جس کا ذکر کرنا مناسب ہے۔عام طور پر ہمارا اندازہ تھا کہ ہر جماعت سے 70,000پونڈ کے قریب وعدے اور وصولیاں ہونی چاہئیں۔ چنانچہ میٹنگ شروع ہوئی تو تحریک کی گئی جب وعدے لکھانے کا وقت آیا تو بہت تھوڑی تھوڑی رقموں کے وعدے آرہے تھے جو کل تقریباً 20۔25 ہزار پونڈ تھے۔ چنانچہ پھر تحریک کی گئی۔ ایک دوست نے اکیلے 50,000پونڈ کا وعدہ کر دیا اور اس طرح ہماری توقع کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔اللہ تعالیٰ اس دوست کو اور باقی سب قربانی کرنے والوں کو اپنے فضل سے نوازے۔ آمین۔

ایک اور قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ بیت الفتوح میں مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت بیت الفتوح کی تعمیر نو کیلئے فنڈ جمع کرنے کی غرض سے ایک خصوصی ڈنر ہوا۔ جس میں تقریباً300صاحب حیثیت احباب کو سارے ملک سے دعوت دی گئی۔ یہ تقریب طاہر ہال میں ہوئی۔ اس میں مختلف تقاریر ہوئیں۔ مکرم امیر صاحب نے خاکسار کو بھی تقریر کا موقع دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ بعد میں جب وعدے اور وصولی کا وقت آیا تو بحیثیت مجموعی ایک ہی شام کے وقت چند افراد نے ڈھائی ملین پونڈ کے وعدے کر دیئے اور تین افراد نے ایک ایک لاکھ پونڈ نقد چیک دے دیئے جبکہ اس طرح کی ایک اور تقریب چند ہفتے پہلے بیت الاحسان میں بھی ہو چکی تھی اور اس میں لندن میں دس مساجد بنانے کی سکیم کے تحت بھی رقم جمع کی گئی تھی۔ اور اس میں تقریباً نصف ملین پونڈ کے وعدے احباب جماعت لکھا چکے تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کے اس جذبہ قربانی کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود کے اس الہام کی سچائی ثابت ہوتی ہے جس میں سو سال سے بھی زائد عرصہ پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا: ینصرک رجال نوحی الیھم من

السماء(تذکرہ صفحہ 39الہام مارچ1882) کہ اے مسیح موعود تیری مددوہ لوگ کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے ورنہ آج کے اس مادی اور لالچ میں پھنسے ہوئے ماحول میں کون اس طرح خدا تعالیٰ کے نام پر قربانی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کو مزید اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔ اس طرح ان کا قربانیوں کا معیار بڑھتا ہی جاتا ہے۔ یہ سب برکت خلافت کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ سلسلہ قربانی ہر دم ترقی پذیر ہے۔ الحمدللہ۔

بفضلہٖ تعالیٰ نئی عمارت پر 20ملین پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں اور اس کافتتاح آج 4مارچ 2023ء کو ہو رہا ہے اور اسلام احمدیت کی ترقی کا ایک زبردست نشان ہے۔ الحمدللہ۔

اسلام آباد ٹلفورڈ میں نئے عظیم الشان مرکز کا قیام

1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے پاکستان میں یہ قانون بنایا کہ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہے گا تو اُسے 3سال جیل ہو گی۔ اور اس کے ساتھ اس کی حیثیت کے مطابق جرمانہ بھی ہو گا۔ اسی طرح جماعت کی تبلیغ پر بھی پابندی لگادی گئی۔ اس کے علاوہ بعض اور ظالمانہ قوانین بھی بنائے گئے۔ اس قانون کے اعلان سے پہلے جنرل ضیاء الحق نے یہ حکم نامہ بھی جاری کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو پاکستان کے کسی ائیر پورٹ سے بیرون ملک نہ جانے دیا جائے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ سارا منصوبہ خلافت پر حملہ تھا۔ لیکن وہ خدا جس نے قرآن کریم کی سورۃ نور میں مومنوں کی جماعت سے خلافت کا وعدہ کیا ہوا ہے اس نے اس موقع پر ضیاء الحق صاحب کا دماغ اس طرح ماؤف کر دیا کہ حکم نامہ پر حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کی بجائے غلطی سے مرزا

ناصر احمد لکھ دیا جس کی وجہ سے ایئرپورٹ اتھارٹی حضور انورؒ کو نہ روک سکی اور آپ کراچی سے ہالینڈ اور ہالینڈ سے 30اپریل1984 کو بخیر و عافیت لندن تشریف لے آئے۔ یہ ایک بہت بڑا معجزہ تھا جو ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید کا ہاتھ خلافت احمدیہ کے ساتھ ہے اور اس کے دشمن ہمیشہ ناکام ونامراد ہونگے۔ دوسرا بڑا معجزہ یہ ہوا کہ جب حضور انورؒ لندن تشریف لائے تو جماعت کے پاس صرف مسجد فضل لندن تھی جو بہت چھوٹی تھی اس لئے ایک بڑی جگہ کی ضرورت تھی خاص طور پر جلسہ سالانہ کے لئے۔ چنانچہ حضور انورؒ نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا کہ ایک نیا یورپین سنٹر بنانے کے لئے 5 لاکھ پونڈ کی ضرورت ہوگی اس وقت کے لحاظ سے یہ بہت بڑی رقم تھی لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ احباب جماعت نے امام وقت کی آواز پر ایسے جوش وخروش سے لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بھی ایسی غیر معمولی مدد فرمائی کہ 6ماہ کے اندر اندر 10 ستمبر 1984 کو اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) کا 25ایکڑ کا وسیع اور خوبصورت رقبہ مع عمارت خرید لیا گیا اور (بعد میں 6 ایکڑز میں اور خرید لی گئی اور اس طرح یہ رقبہ 31 ایکڑ ہو گیا) اور وہاں جلسہ سالانہ اور مختلف اجتماعات کی تقاریب منعقد ہونے لگیں۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

2003ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مسندِ خلافت پر متمکن فرمایا۔ آپ نے 2019ء تک 16 سال تک تو فضل مسجد لندن میں ہی قیام فرمایا لیکن آپ نے ضرورت محسوس کی کہ جماعت کو جلسہ سالانہ کیلئے بھی بڑی جگہ کی ضرورت ہے اور ایک نئے مرکز کی ضرورت ہے چنانچہ پہلے تو آپ نے جلسہ سالانہ کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے مطابق Alton میں 2005ء میں 208 ایکڑ کا رقبہ خریدا

جس کا نام حدیقۃ المہدی تجویز فرمایا جہاں آج کل جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ اسکے بعد اسلام آباد ٹلفورڈ میں ایک نیا عظیم الشان مرکز قائم فرمایا جس کا پسِ منظر یہ تھا کہ مسجد فضل لندن کا احاطہ نہ صرف بہت چھوٹا تھا بلکہ مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کی کثیر تعداد کی وجہ سے ہمسایوں کو بھی کئی قسم کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ چنانچہ حضور انور نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں نئی تعمیرات کا منصوبہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی معجزانہ برکت دی کہ بغیر کسی خاص تحریک کے احباب جماعت کی مالی قربانیوں سے اور حضور انور کی دعاؤں اور رہنمائی کی برکت سے 17 مئی 2019ء کو نمازِ جمعہ کے ساتھ حضورِ انور نے مسجد مبارک اسلام آباد کا افتتاح فرمایا۔ اور مسجد کے ساتھ ہی قصرِ خلافت اور دفاتر اور مرکزی دفاتر میں کام کرنے والے خدام کے لئے 30 مکانات بھی تعمیر ہو گئے۔ ایک وسیع ہال (مسرور ہال) بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ جہاں مختلف جماعتی تقاریب منعقد ہوتی ہیں۔

خلافتِ خامسہ کے متعدد عظیم کارناموں میں سے بے شک اس نئے مرکز کا قیام ایک نہایت تاریخی کارنامہ ہے۔

آج کل کرونا کے دنوں میں اس مرکز سے حضرت امیر المومنین تمام دنیا کی جماعتوں سے Virtual ملاقاتیں فرما رہے ہیں اور ہدایات سے بھی نواز رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقتیں اور محبتیں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪....(24:56) کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے یہ وعدہ کرتا ہے کہ انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے چنانچہ جماعت احمدیہ کے افراد جن کو آج اللہ تعالیٰ نے اس عظیم انعام خلافت سے نوازا ہے اس بات کے گواہ ہیں کہ واقعی خلیفہ خدا بناتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خلفاء کو ایسی غیر معمولی صفات عطا فرماتا ہے جو ہر صاحب عقل و فہم سمجھ سکتا ہے کہ یہ لوگ آسمانی وجود ہیں۔ان کی شفقتیں اپنے افراد جماعت سے ایسی ہوتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ ایک شخص جو کروڑوں افراد کا پیشوا ہے جو دنیا کے 213 ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں ان سے کس طرح انفرادی تعلق رکھ سکتا ہے جبکہ جماعت کی ترقی کیلئے اسے کروڑوں اور کام بھی کرنے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ غیر معمولی طور پر عبادت الٰہی میں بھی وقت صرف کرنا ہوتا ہے۔جب خاکسار نے اس موضوع پر کچھ لکھنے کا اردہ کیا کہ حضور انور کی ان شفقتوں کا ذکر کروں جو اس عاجز پر آپ نے فرمائیں۔تو اس کی فہرست بڑھتی جارہی تھی۔جبکہ ایسے معلوم ہوا کہ یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اور پھر ان کو بیان کرنے کا حق ادا کرنا بھی اس نالائق کے اختیار سے باہر ہے۔تاہم چند باتیں بطور مثال اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں درج کرتا ہوں لیکن ان کی صحیح کیفیت کو بیان کرنا انسان کے اختیار میں نہیں۔

2014ء میں خاکسار کا ایک آپریشن ہوا اور اس کی وجہ سے خاکسار تقریباً 6 ہفتے مسجد نہ جاسکا۔ ایک روز جمعہ کے بعد خاکسار کے گھر کا دروازہ کھٹکا۔ دروازہ کھولا گیا تو آگے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن تھے۔ اندر تشریف لائے۔ مکرم امام صاحب نے بتایا کہ آج جب حضور انور بیت الفتوح میں جمعہ پڑھانے کے بعد باہر تشریف لائے تو حضور نے مجھے (امام صاحب کو) طلب فرمایا اور دریافت فرمایا کہ نسیم باجوہ صاحب کا کیا حال ہے۔ میں نے حال بتایا۔ اس کے بعد حضور انور نے فرمایا میری طرف سے جاکر ان کا حال دریافت کریں۔ اللہ اللہ اپنے انتہائی ادنیٰ خادم کا اتنا خیال۔ آج بھی جب اس شفقت کا تصور کیا جاتا ہے تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

بیت الفتوح کا ہی ایک اور واقعہ یہ ہے ایک جمعہ کو خاکسار کو شدید کھانسی تھی اسلئے جمعہ کیلئے نہ جاسکا۔ اگلے روز بیت الفتوح میں مکرم نصیر شاہ صاحب جو اس وقت MTA کے چیئرمین تھے وہ رستے میں ملے۔ مجھے پوچھا کیا آپ کل جمعہ میں تھے۔ خاکسار نے کہا نہیں مجھے شدید کھانسی تھی۔ اسلئے نہیں جاسکا تھا۔ شاہ صاحب کہنے لگے میری آج حضور انور کے ساتھ ملاقات تھی اور میرے ساتھ مکرم منیر جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھے۔ دورانِ ملاقات حضور انور نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے دریافت فرمایا کیا نسیم باجوہ صاحب کل جمعہ میں موجود تھے۔ منیر جاوید صاحب نے کہا میرا خیال ہے موجود تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جہاں وہ عام طور پر بیٹھتے ہیں وہاں تو وہ موجود نہیں تھے۔ اس پر نصیر شاہ صاحب نے خاکسار کو کہا کہ بہتر ہے کہ آپ حضور انور کی خدمت میں اطلاع دیدیں تا کہ حضور کے علم میں صحیح صورت حال آجائے۔ چنانچہ خاکسار نے پوری تفصیل لکھ کر بھیج دی اور دعا کی درخواست کی۔ اس وقت بیت الفتوح

میں کم و بیش 5000 لوگ نماز پڑھتے تھے۔ ان میں سے بڑی تعداد مسجد کے اندر ہوتی ہے اور مسجد پوری طرح بھری ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ایک شخص کے متعلق اس قسم کا سوال کرنا ایک حیرت انگیز بات تھی اور جو کچھ آپ نے فرمایا اس کا علم ساتھ بیٹھنے والوں کو بھی نہیں تھا اور پھر اس بات کو یاد رکھ کر اگلے روز دریافت فرمانا اور بھی بڑی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور پر ہمیشہ اپنا سایہ رحمت رکھے۔ آمین۔

2009ء میں خاکسار کی حضور انور نے ازراہِ شفقت بریڈ فورڈ سے بیت الفتوح میں تبدیلی فرمائی۔ یہ بات بھی ایک عظیم شفقت ہے کہ خاکسار کو اپنے سامنے بیٹھ کر ہر خطبہ جمعہ کی سننے کی عظیم سعادت مہیا فرمائی جو ایک لازوال نعمت سے کم نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن ہفتے کے تمام دنوں میں سے سب سے زیادہ بابرکت دن ہے اور اس دن میں جو کام کئے جاتے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اعلیٰ کام نماز جمعہ ادا کرنا ہے اور پھر وہ مسجد جس میں خدا کا خلیفہ خود جمعہ پڑھائے اور پھر اس مسجد میں پہلی صف میں بیٹھنے کی سعادت ملنا اور پھر صرف پہلی صف نہیں بلکہ خلیفۃ المسیح کے عین قدموں میں بیٹھ کر نماز جمعہ میں شرکت کرنا کیا یہ کوئی معمولی بات ہے جب کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کفارہ ہے۔ اے اللہ تو اپنے فضل سے اس نعمت کا شکر ادا کرنے اور اس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دے اور ہر غفلت کو معاف فرما۔ آمین۔

2009ء میں بیت الفتوح میں بطور مربی اور امام ذمہ داری کے ساتھ ساتھ حضور انور نے خاکسار پر یہ بھی احسان فرمایا کہ جامعہ احمدیہ میں بطور استاد مقرر فرمایا۔ خاکسار کو

تقریباً 6 سال تک یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ یہ دور بھی خاکسار کیلئے ایک عظیم سرمایہ ہے کیونکہ اس دور میں خاکسار کو تفسیر القرآن اور کلام (کتب حضرت مسیح موعود وغیرہ) کے مضامین پڑھانے کی توفیق ملتی رہی۔ وہ طلبہ جن کو خاکسار نے پڑھایا وہ سب مربی بن چکے ہیں اور میدانِ عمل میں خدمت اسلام کی توفیق پا رہے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ جو بھی تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا وہ کام سرانجام دیں گے اس کا کچھ ثواب بفضلہٖ تعالیٰ خاکسار کو بھی ملتا رہے گا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس سعادت کو بھی قبول فرمائے۔ آمین۔

2009ء میں جب خاکسار جامعہ میں تدریس کے فرائض ادا کر رہا تھا ایک روز خاکسار کو دفتر سے اطلاع ملی کہ آپ کیلئے حضور انور کی طرف سے ایک تحفہ ہے وہ آ کر لے لیں۔ چنانچہ خاکسار دفتر گیا تو خاکسار کو ایک بیگ دیا گیا اس میں حضور انور کی طرف سے ایک بہت خوبصورت شیروانی کا تحفہ تھا۔ اتنے عظیم انسان کی طرف سے اتنے حقیر انسان کو تحفہ بھجوایا جانا یہ ایک اس انسان کی عظمت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔ اور یہ عظمت دراصل خلافت کی عظمت ہے۔

2010ء کے قریب کی بات ہے خاکسار مع اہلیہ رشیقہ باجوہ صاحبہ ملاقات کیلئے حاضر ہوا۔ دورانِ ملاقات حضور انور نے ازراہِ شفقت خود ہی دریافت فرمایا کہ کیا میں نے آپ کو انگوٹھی نہیں دی۔ خاکسار نے باادب عرض کیا نہیں حضور۔ حضور انور نے اپنی میز کے دراز سے الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی ایک نہایت خوبصورت انگوٹھی نکالی اور خاکسار کو اپنے دستِ مبارک سے عنایت فرمائی جو آج تک خاکسار کے پاس ہے۔ یقیناً

اس انگوٹھی کی برکت ہر وقت خاکسار کیلئے ایک سہارا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بھی حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

2013ء میں حضور انور کی طرف سے ایک اور بہت خوبصورت تحفہ موصول ہوا جو ایک جائے نماز ہے جس کے نیچے کافی نرم سا اسفنج لگا ہوا ہے اسوقت تو خاکسار حصول برکت کیلئے اسے استعمال کرتا تھا لیکن ایک سال کے بعد خاکسار کے بائیں پاؤں کے ٹخنے کے نیچے باہر کی طرف ایک ابھار سا ہو گیا جس کی تکلیف کی وجہ سے آخر آپریشن کروانا پڑا۔ چنانچہ اس آپریشن سے پہلے اور بعد کافی دیر تک خاکسار کو اس جائے نماز کی اتنی ضرورت تھی کہ بعض دفعہ سفر میں بھی خاکسار اس کو ساتھ لے جاتا بلکہ اب تو مستقل طور پر اسکی ضرورت رہتی ہے۔ بہر حال یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک شفقت ہے جو ہر نماز میں سامنے ہوتی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

2020ء میں ابھی چند دن پہلے دفتر کی طرف سے اطلاع ملی کہ کرونا کی وبا کے غیر معمولی حالات کے پیش نظر حضور انور نے مبلغین کو عطیہ عطا فرمایا ہے اور آپ کو بھی 400 پونڈ کا عطیہ بذریعہ بینک بھجوایا جا رہا ہے۔ یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک حسین شفقت ہے کہ ان تکلیف کے ایام میں اپنے خدام کا احساس فرماتے ہوئے انہیں ایک خصوصی تحفہ سے نوازا ہے۔ جب خاکسار کو یہ اطلاع ملی تو خاکسار کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ پیارے آقا کیلئے دل سے دعائیں نکلنے لگیں اگرچہ ان کے پہلے ہی بہت سے احسانات ہیں اور کسی چیز کی کوئی کمی نہیں بلکہ اللہ کا فضل ہی فضل ہے۔

23 فروری 2020ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے

ساؤتھال میں نہایت خوبصورت مسجد دارالسلام کا اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمایا۔اس موقع پر حضور انور نے ازراہِ شفقت مختلف گروپس کے ساتھ فوٹو بھی کھنچوائیں۔ایک گروپ فوٹو ان مبلغین کا تھا جو کسی وقت ساؤتھال میں خدمت سرانجام دے چکے تھے۔چنانچہ حضور انور کے دائیں طرف پہلے مکرم لئیق احمد طاہر صاحب تھے اس کے بعد رانا مشہود احمد صاحب تھے۔آگے ایک جگہ خالی تھی وہاں خاکسار بیٹھ گیا۔حضور انور کی یہ سراسر شفقت تھی رانا مشہود احمد صاحب سے دریافت فرمایا یہاں پہلے آپ مبلغ تھے یا نسیم باجوہ صاحب۔مکرم رانا صاحب نے عرض کیا نسیم باجوہ صاحب پہلے تھے۔اس پر حضور انور نے فرمایا پھر انہیں پہلے بٹھانا چاہئے۔چنانچہ رانا صاحب آخر میں ہوگئے اور خاکسار لئیق احمد طاہر صاحب اور مکرم رانا صاحب کے درمیان بیٹھ گیا۔اس قدر باریک بینی سے احساسات کا خیال رکھنا یہ یقیناً خلیفۃ المسیح کا ہی کمال ہے۔ورنہ ایسے مواقع پر ان باتوں کا کس کو خیال آتا ہے۔الحمدللہ وجزاھم اللہ تعالیٰ۔یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عاجز کو ساؤتھال میں سب سے پہلے مبلغ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔جب خاکسار 1975ء میں پاکستان سے یوکے آیا تھا تو خاکسار کی سب سے پہلی تقرری ساؤتھال میں ہی ہوئی تھی اس وقت کوئی مسجد نہیں تھی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساؤتھال کا مشن دارالسلام خریدنے کی توفیق محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج یوکے کی رہنمائی میں مڈل سیکس کے احباب کے تعاون سے خاکسار کو ملی تھی۔الحمدللہ۔

ترجمہ و تفسیر القرآن کلاس اور اس کے اثرات

اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق 2020 کے آغاز سے ہی کرونا کا حملہ شروع ہو گیا تھا۔ بلکہ 2019 کے آخر سے ہی اسکے واقعات شروع ہو گئے تھے اسی لئے اسے Covid-19 کہتے ہیں۔ ان ایام میں گورنمنٹ اور جماعت کی طرف سے گھروں میں ہی رہنے کی ہدایت تھی۔ اس لئے وہ جماعتی کام جو پہلے اجتماعی طور پر ہوتے تھے وہ بند ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ کی منشاء یہ تھی کہ ہم جماعتی کاموں کے لئے نئے طریقے ڈھونڈیں۔ چنانچہ ان میں زوم (Zoom) کے ذریعے میٹنگز کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو اللہ کے فضل سے بہت کامیابی سے ساری دنیا میں چل رہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ ساری دنیا میں خلافت احمدیہ کی رہنمائی میں تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے کاموں کو پہلے سے بھی بڑھ کر کر رہی ہے۔ گذشتہ رمضان کے بعد 27 مئی 2020ء یوم خلافت کے روز لجنہ اماء اللہ بیت الفتوح کی تجویز پر زوم کے ذریعہ ہفتہ میں چار روز سوموار، منگل، بدھ اور جمعرات صبح پونے گیارہ بجے سے پونے بارہ بجے تک قرآن کریم کے لفظی ترجمہ اور کسی قدر تفسیر سکھانے کے لئے کلاس شروع کی گئی۔ بعد ازاں تمام صدران جماعت اور انصار خدام اور لجنہ کی تنظیموں کے ذریعہ اس کو وسیع کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کلاس میں لفظی ترجمہ کے ساتھ عربی گرائمر کے بعض بنیادی اصول بھی بتائے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ترجمہ قرآن کریم استعمال کیا جاتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی تین جلدوں کی تفسیر، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی تفسیر حقائق الفرقان اور تفسیرِ کبیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پانچ جلدوں والی انگریزی تفسیر سے اقتباسات تیار کر کے پیش کیے جاتے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ بھی بتایا

جارہا ہے۔ کچھ عرصہ کیلئے آخر میں پندرہ منٹ کے سوال وجواب بھی ہوتے رہے۔ ابتدا میں پہلے دن شرکاء کی تعداد 42 تھی آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتے بڑھتے 400 سے تجاوز کر گئی بلکہ جولائی 2020 میں تو شرکاء کی تعداد 500 ہو گئی۔ پہلے ہم نے 100 سے 200 والا کنٹریکٹ لیا تھا پھر ہم نے 500 والا کنٹریکٹ لے لیا۔ کچھ شرکاء نے پوچھا کہ کیا وہ کلاس کا لنک اپنے عزیزوں رشتہ داروں کو دوسرے ممالک میں بھیج سکتے ہیں چنانچہ خاکسار نے حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رہنمائی کے لئے لکھا تو حضور انور نے ازراہِ شفقت لنک دینے کی اجازت عطا فرمادی۔ (حضور انور کی جانب سے اجازت نامہ کے متعلق مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب کا خط اس مضمون کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں)۔ چنانچہ شرکاء نے اپنے عزیز و اقارب کو برطانیہ کی دوسری جماعتوں اور برطانیہ کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی لنک بھیجنے شروع کر دیے۔ امید ہے کہ رمضان المبارک 2023ء میں قرآن شریف کا پہلا دور مکمل ہو جائے گا۔ ٹیلیگرام ایپ کے ذریعہ 713 رجسٹرڈ طلبہ وطالبات کو ریکارڈنگ بھی بھیجی جاتی ہے۔

شرکت کرنے والے ممالک

28 نومبر 2021 کی اطلاع کے مطابق جن ممالک سے احباب جماعت اس کلاس میں شرکت کر رہے ہیں ان کی تعداد 30 ہے جن میں یورپ سے یوکے۔ سپین۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ آسٹریا۔ سوئٹزرلینڈ۔ رومانیہ۔ اٹلی۔ بیلجیئم۔ ڈنمارک۔ سویڈن۔ ناروے اور آئرلینڈ شامل ہیں۔ براعظم امریکہ سے امریکہ اور کینیڈا۔ ایشیا سے پاکستان۔ بھارت۔ ملیشیا۔ بنگلہ دیش۔ افریقہ سے یوگنڈا اور سیرالیون۔ عرب

ممالک سے کویت۔ مصر۔ سعودی عرب اور قطر اور بر اعظم آسٹریلیا سے آسٹریلیا شامل ہیں۔

ترجمۃ القرآن کلاس کی افادیت

اس کلاس کی افادیت کے متعلق شریک ہونے والے احباب و خواتین سے جو تاثرات وقتاً فوقتاً ملتے رہتے ہیں ان میں سے کچھ پیش خدمت ہیں۔ ان تاثرات کے درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ خیرکم من تعلّم القرآن و علّمہ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیر کم من تعلّم القرآن) یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ جماعت جس میں قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کا یہ جذبہ موجود ہے وہ جماعت یقیناً سچی ہے اور گویا یہ حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کا ایک ثبوت ہے۔ اسی طرح یہ بتانا بھی مقصد ہے کہ اس کلاس کی کامیابی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ اور دعاؤں سے ہے کیونکہ نہ صرف حضورِ انور کی اجازت سے یہ کلاس شروع کی گئی بلکہ ہر ہفتہ حضورِ انور کی خدمت میں رپورٹ بھی پیش کی جاتی ہے اور دعا کی درخواست بھی کی جاتی ہے اور دفتر میں کام کرنے والے ایک دوست نے خاکسار کو بتایا کہ حضورِ انور اس رپورٹ کو خاص دلچسپی سے پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ اس بات کا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو تفسیر بیان کی جاتی ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاءِ کرام کے الفاظ میں ہی ہوتی ہے اور اس کی مقبولیت کی بھی یہی وجہ ہے۔ ان تاثرات کے درج کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ قارئین کے دل میں قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی طرف رغبت پیدا ہو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔

(حضورِ انور کی اجازت کا خط صفحہ 687 پر ملاحظہ فرمالیں)

جرمنی سے مکرمہ امۃ القیوم جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد جاوید صاحب لکھتی ہیں:

"واقعی یہ درس بہت اچھا ہوتا ہے بلاشبہ علم و معرفت سے پُر ہوتا ہے۔ سوال و جواب سے دلچسپی اور علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ باقاعدگی سے درس سن رہی ہوں۔ اس کو یاد رکھنے کی کوشش کرتی ہوں۔ میرا حافظہ اس قدر مضبوط نہیں کہ سب کچھ یاد رکھ سکوں۔ یہ سوچ کر کہ آپ ہمارے فائدے کے لئے کتنی محنت سے درس تیار کر کے پیش کرتے ہیں اور میری حالت یہ ہے کہ تمام تر درس دل و دماغ میں سمانہیں پاتی تو آبدیدہ ہو جاتی ہوں۔ میں اپنے میاں اور بچوں کو بتاتی ہوں کہ آج کا درس کیا تھا۔ اس سے دل کو سکون ملتا ہے کہ میں بھی ان کو حضرت مسیح موعودؑ اور اپنے والد صاحب کی نصیحت سے سرفراز اور فیضیاب کرنے میں مدد کر رہی ہوں۔ درس سے پہلے ضروری چیزیں اپنے پاس رکھ لیتی ہوں تاکہ دورانِ درس اٹھنا نہ پڑے۔۔۔ دل اس یقین سے بھر گیا ہے کہ ایسی مجلسوں میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی بابرکت مجلسوں میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"۔

یوکے سے فرح سید صاحبہ نے لکھا:

"آپ کی قرآن کلاس کو میں نے بہت ہی مفید پایا۔ اس سے پہلے میں نے قرآن پاک کو اس طرح کبھی نہیں سمجھا۔ نوٹس بنا کر میں ساتھ ساتھ بچوں کو بھی بتاتی ہوں۔ جماعت میں بھی لوگوں کو بتایا اور انہوں نے بھی قرآن کلاس اٹینڈ کر کے بہت خوشی کا اظہار

کیا"

سپین سے عمر اعجاز خان صاحب میڈیکل سٹوڈنٹ نے لکھا:

"میں اپنے والد ڈاکٹر اعجاز صاحب اور باقی فیملی کے ساتھ کلاس میں شامل ہوتا ہوں۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ وقت کی پابندی کے ساتھ ان کلاسوں میں شرکت کا مجھے بہت فائدہ ہوا ہے۔ مجھے قرآن کریم پر غور کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ بائیبل اور دوسری کتابوں کے جو حوالے آپ پیش کرتے ہیں میں انہیں لکھتا ہوں اور اپنے عیسائی دوستوں کو بھیجتا ہوں۔ قرآن کریم پر غور کرنے کے نتیجہ میں میرے دل اور دماغ کو بہت سکون ملا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر کے حوالے سن کر میرے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو پڑھنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ میں نے یہ حوالہ جات اپنے سپینش دوستوں کو بھی وٹس ایپ، ٹویٹر اور ای میل کے ذریعے بجھوائے ہیں۔"

لندن سے مکرمہ راشدہ صاحبہ نے لکھا:

"میں نے یہ کلاس ایک سہیلی کے بتانے پر شروع کی تھی اور مجھے اس سے بہت فائدے ہوئے ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ میں اللہ کے فضل سے تہجد میں باقاعدہ ہو گئی ہوں۔ اور اشراق کے دو نفل بھی پڑھتی ہوں۔ پانچ وقت نماز تو اللہ کے فضل سے بچپن سے پڑھتی ہوں۔ دو بیٹیاں بھی سنتی ہیں۔ جزاک اللہ"۔

ہالینڈ سے مکرمہ زارا رحمان van der terp صاحبہ نے لکھا ہے:

"قرآن کلاس نے مجھ پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ میں سیکھ رہی ہوں کہ ایک احمدی کو

کس طرح رہنا اور سوچنا چاہیے۔۔۔جو باتیں میں کلاس میں سنتی ہوں وہ دوسروں کو بھی بتاتی ہوں۔ خاص طور پر چندے کی اہمیت اور دعا کی اہمیت۔ آپ کی کلاس نے میرے دل میں وصیت کرنے کی تحریک پیدا کی ہے۔ آپ کی کلاس سن کر میں نے یہاں نوجوان لڑکیوں کے لئے ایک کلاس شروع کی ہے۔ میں آپ کی کلاس میں جو سنوں گی وہ آگے لڑکیوں کو بتاؤں گی اور ساتھ ساتھ 5 جلدوں میں انگریزی کی تفسیر کو بھی پڑھوں گی۔ آپ کی کلاسوں سے تبلیغ میں بھی مدد مل رہی ہے۔"

فرانس سے مکرمہ نصرت قدسیہ وسیم صاحبہ نے لکھا:

"ہمارے ملک میں 5 لجنہ آپ کی قرآن کریم کی کلاس سنتی ہیں۔ آپ کی کلاس میں شامل ہونے کی غرض یہ ہے کہ لفظی ترجمہ میں مزید بہتری آئے۔ اور مزید علم حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کلاس بڑی دلچسپ اور علمی لحاظ سے بہت معلوماتی اور اچھی ہے۔"

مصر سے مکرمہ بشریٰ اعمارتی صاحبہ نے لکھا:

"میرا نام بشریٰ اعمارتی ہے۔ میں مراکش کی رہنے والی ہوں اور اب میں مصر میں مقیم ہوں۔ آپ کا درس القرآن بہت مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ جزا دے۔ آمین۔"

لندن سے مکرمہ مائرہ شریف صاحبہ لکھتی ہیں:

"خدا کے فضل سے میں نے اب تک ساری کلاسوں میں شامل ہونے کی توفیق پائی ہے۔ میں نے اس کلاس کا لنک امریکہ، ناروے، ربوہ اور برمنگھم بھیجا۔ وہ بھی اس سے فائدہ

اٹھا رہے ہیں۔ ایک گروپ لیڈر ہمیں ریکارڈنگ روزانہ بھیجتی ہیں۔ ہم بار بار سنتے ہیں۔ میں نے اس کلاس کا لنک اپنی جماعت گروپ میں بھیجا تھا اور مجھے معلوم ہوا کہ بہت ساری لجنہ اس سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔"

پاکستان سے مکرمہ محمودہ عقیل صاحبہ نے لکھا:

"میں آپ کا درس باقاعدگی سے سنتی ہوں۔ شکر الحمدللہ۔ اپنی بہو، بیٹی اور بیٹے کو بھی تلقین کرتی ہوں۔ وہ بھی سنتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے نوٹس بھی لیتی ہوں۔ اگر بچوں نے درس سننے میں سستی کی ہو تو ضروری پوائنٹس کا خلاصہ انہیں بتا دیتی ہوں۔۔۔ قرآن سے محبت تو پہلے بھی تھی لیکن جب سمجھ آنا شروع ہوا تو خدا تعالیٰ اور محسن عالم ﷺ کا پیار اور بھی بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ جزاکم اللہ۔

آسٹریا سے مکرمہ فائزہ Mair hofa صاحبہ لکھتی ہیں:

"ہماری جماعت سے 18 ممبرات درس میں شامل ہوتی ہیں۔ میں نے کلاس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ میں نے اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں کو بھی اس کے متعلق بتایا ہے۔ اور ان کو درس کی ریکارڈنگ بھی بھیجتی ہوں۔"

یوگنڈا سے مکرمہ عطیہ لئیق صاحبہ نے لکھا:

"میں نے 6 افراد کو کلاس کا لنک بھیجا۔ یہ کلاس میرے لئے بہت مفید ہے اور میں اس سے دلی تسکین حاصل کرتی ہوں۔"

لندن سے غزالہ کریم صاحبہ لکھتی ہیں:

"میں قرآن کلاس میں شامل ہوتی ہوں اور اپنی جماعت کی لجنہ ممبرات کو بھی لنک بھیجتی ہوں۔جو اکثر سنتی ہیں اور کئی اپنے رشتہ داروں کو بھی بھیجتی ہیں۔ 22لجنہ ممبرات باقاعدہ فائدہ اٹھارہی ہیں۔۔۔ عربی گرامر بھی بتائی جاتی ہے۔ آپ کی طرف سے بعض چیزوں پر زور دینے کا مجھ پر یقیناً اثر ہوا ہے۔ مثلاً تہجد پڑھنا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہر ہفتے خط لکھنا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنا۔ شاپنگ کے لئے جانے سے پہلے دعا پڑھنا۔ شرائط بیعت اور عہد بیعت کو یاد کرنا۔ الحمدللہ ان سب باتوں کی توفیق مل رہی ہے۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء۔"

لندن سے فاخرہ فردوس صاحبہ نے لکھا:

"ہمارے گھر میں 4 افراد باقاعدہ سنتے ہیں۔ میں 67 لوگوں کو ہر روز لنک بھیجتی ہوں۔ مجھے اس کلاس سے قرآن کریم کا علم حاصل ہوا ہے۔ اور مجھے خلفاء جماعت احمدیہ کی تفسیر قرآن بھی سننے کا موقع مل رہا ہے۔ اس طرح مجھے دوسرے مذاہب کے متعلق بھی معلومات حاصل ہوئی ہیں کہ اسلام اور ان میں کیا فرق ہے۔ ترجمہ قرآن اور عربی گرامر کے متعلق بھی میرے علم میں اضافہ ہوا ہے۔"

لندن سے مکرم نذر محمد کھوکھر صاحب نے لکھا ہے:

"ہم نے رومانیہ کے ایک دوست کو بھی لنک بھیجا ہے۔ اسی طرح آسٹریلیا کے دو احباب کو اور کینیڈا کے دو احباب کو بھی لنک بھیجا ہے۔"

لندن سے مکرم کاشف سمیع بھٹی صاحب نے لکھا ہے:

یہ کلاس علمی ہی نہیں بلکی عملی بھی ہے۔ خاکسار اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ باقاعدگی سے سن رہا ہے۔۔۔ دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ کلاس کے آغاز سے لے کر اختتام تک کوئی اور ضروری سے ضروری کام کرنے کو بھی دل نہیں چاہتا تاکہ کہیں کوئی بات مِس نہ ہو جائے۔ اس کلاس کے شرکاء میں سے الحمدللہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے نمازِ تہجد، پنجوقتہ نماز، تلاوتِ قرآن کریم، روزانہ کی بنیاد پر صدقہ، حضورِ انور کی خدمت میں باقاعدگی سے خطوط، شرائط بیعت و عہد بیعت کی پابندی، نظامِ وصیت میں شمولیت ،چندوں کی ادائیگی ، قرآنی آیات و مسنون دعائیں زبانی یاد کرنے، احادیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ، حضورِ انور کے خطبہ جمعہ کو باقاعدگی سے سننے اور نوٹس لینے کی عادات کو اپنایا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن و حدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی اور بیان کردہ واقعات کی رہنمائی میں اپنی زندگیوں کے اندر اور رویوں میں پاک تبدیلی بھی پیدا کی ہے۔“

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ درس کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق دے۔ ہم سب کو قرآن کریم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے تکنیکی انتظام میں معاونت کرنے والے تمام احباب و خواتین کو احسن جزادے جن میں مکرم میاں صفدر علی صاحب سابق نیشنل سیکرٹری آڈیو ویڈیو کے، مکرمہ فرزانہ قدوس صاحبہ سابق صدر لجنہ بیت الفتوح اور انکی ٹیم شامل ہیں۔ جزاھم اللہ

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اجازت نامہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

TABSHIR
I WILL CAUSE THY MESSAGE TO REACH THE CORNERS OF THE EARTH

AHMADIYYA MUSLIM FOREIGN MISSIONS OFFICE

INTERNATIONAL HEADQUARTERS RABWAH, PAKISTAN

*Post: **Tabshir Office**, Osman Chou Block, Islamabad, 2 Sheephatch Lane, Tilford, Surrey GU10 2AQ, U.K.*
Telephone: 02039883862-63-65 Fax: 02039883923

Ref: T-1452-3M/09-07-2020
Your Ref: 08.07.2020

مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ یوکے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آپ کا خط موصول ہوا ہے جس میں آپ نے Zoom پر منعقد ہونے والی قرآن کلاسز کے حوالہ سے تحریر کیا ہے کہ یہ کلاسز آپ کے ریجن کی ۱۵ جماعتوں کیلئے شروع کی گئی تھیں۔ آپ نے تحریر کیا ہے کہ بعض شرکاء کہتے ہیں کہ ان کے بعض عزیزوں کو جو دوسرے شہروں یا دوسرے ممالک میں رہتے ہیں ان کو بھی LINK بھیجا جائے تا کہ وہ بھی استفادہ کر سکیں۔ آپ نے اس ضمن میں رہنمائی کی درخواست کی ہے۔

اطلاعاً تحریر ہے کہ یہ خط حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ملاحظہ فرمالیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ: **"لنک بھیجنے میں کوئی حرج نہیں اگر کوئی فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے تو اٹھالے۔"**

ارشاد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز ارسال ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

والسلام

خاکسار

ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد (یوکے)

نقل: مکرم امیر صاحب جماعت یوکے

1452-3-44868

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ کی قبولیتِ دعا اور ایک انگریز خاتون کی بیعت

ایّامِ کرونا ایک پہلو سے آفت کے ایام ہیں اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسکے بد اثرات کو جلد از جلد دور فرمائے۔ لیکن ان ایام نے ہمیں ترقی کی کئی نئی راہوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ Zoom اور دیگر طریقوں سے جو تبلیغ و تربیت کے نئے نئے راستے کھلے ہیں وہ بھی حیرت انگیز ہیں جس کا پہلے ہمیں کچھ علم نہ تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ہر ہفتے دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بذریعہ انٹرنیٹ ورچوایل (Virtual) ملاقاتوں کا موقع میسر آرہا ہے۔ اور اس طرح وہ احمدی جو برسوں سے حضورِ انور سے ملاقات کو ترس رہے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول کر لیا ہے۔ اس طریق سے سارے دنیا کے احمدی اور غیر از جماعت ان ملاقاتوں میں شریک ہو کر استفادہ کر رہے ہیں۔

مقامی جماعتوں میں بھی Virtual طریقے سے بہت سی کلاسیں منعقد ہو رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کئی افضال جماعت پر نازل ہو رہے ہیں۔ اس وقت خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی قبولیتِ دعا کے نتیجہ میں ایک بیعت کے حصول کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ ناظم انصاراللہ بیت الفتوح ریجن مکرم ڈاکٹر طیب منصور صاحب نے خاکسار کو کہا کہ انصاراللہ کے نیشنل تبلیغ ٹریننگ پروگرام کے تحت ہر ریجن میں ہر ماہ ایک ریجنل تبلیغ ٹریننگ کلاس ہونی چاہئے اس کے لئے آپ سے کلاس میں مقررہ موضوع پر لیکچر اور سوال و جواب کی درخواست ہے، خاکسار نے بخوشی قبول کیا۔ ان کلاسوں میں سے ایک کلاس 25 تاریخ کو منعقد ہوئی جس میں 24 انصار نے شرکت کی اس سے قبل مکرم ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کو یہ بھی کہا تھا کہ بیت الفتوح جماعت میں گزشتہ پانچ سالوں

میں کوئی بیعت حاصل نہیں ہوئی اسکے لئے خاص دعا اور کاروائی کا طریق بتائیں خاکسار نے انہیں کہا کہ انشاءاللہ تعالیٰ آئیندہ کلاس میں خاکسار یہ طریق بتائے گا۔ چنانچہ خاکسار نے عرض کیا کہ سب شاملینِ کلاس آئیندہ سے وعدہ کریں کہ کبھی نماز نہیں چھوڑیں گے اور حتی الوسع تہجد بھی ادا کریں گے اوراس میں دعا کریں گے دوسرے حضورِ انور کی خدمت میں ہر ہفتہ دعا کیلئے خط لکھیں گے۔ تیسرے روزانہ اس کام کے لئے صدقہ دیں گے۔ اسی طرح حضور کی ہدایت کے مطابق ہر شخص اپنے ارد گرد کے دس ہمسایوں کو تحفہ دے، جماعت کا تعارف کروائے اور کوئی کتاب بھی دے۔ اسی طرح سب نے مل کر 20 منٹ اجتماعی دعا بھی کی۔ کلاس کے بعد خاکسار نے حضورِ انور کی خدمت میں یہ ساری بات لکھی اور بیعتوں کے لئے درخواستِ دعا کی۔ اس خط میں یہ بھی لکھا گیا کہ حضور دعا کریں کہ بیت الفتوح جماعت میں بھی بیعت ہو اور کوئی انگریز بیعت کرے ایسا انگریز ہو جو جماعت سے مضبوط تعلق رکھنے والا ہو۔ اس غرض کیلئے خاکسار ہر ہفتے حضور کی خدمت میں لکھتا رہا اور اپنے ارد گرد کے ہمسایوں میں تحفہ کے ساتھ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی بھی دی۔ آخر خدا تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کی دعاؤں کو سنا اور ہمیں خدائی نشان دیکھنے کی توفیق ملی کہ ایک ماہ چار دن کے بعد 29 اپریل کو ایک انگریز خاتون رابعہ صاحبہ نے بیعت کر لی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ MA پاس ہیں اور ایک سکول کی پرنسپل رہ چکی ہیں اور جب سے احمدی ہوئی ہیں تقریباً ہر ہفتہ نومبائعین کی تعلیمی و تربیتی کلاس میں بذریعہ Zoom شامل ہوتی ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً پیغام بھیجتی ہیں کہ ان کو کلاس میں شامل رہنے کا بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے لکھا:

Please continue with the classes if you can. I find them very helpful and I am grateful to you for all you do for

us. May Allah continue to support you in your work. Ameen

اللہ تعالیٰ نے درخواستِ دعا کے تینوں حصے پورے کر دئے۔ اول یہ بیعت بیت الفتوح جماعت کے ہی ایک دوست کے ذریعہ ہوئی۔ دوم یہ ایک انگریز کی بیعت ہے۔ تیسرے جماعت سے مضبوط تعلق رکھنے والی خاتون کی بیعت ہے۔ اور یہ سب کچھ ان 24 افرادِ جماعت کے سامنے ہے جنہوں نے مل کر دعا کی اور حضور کو بھی دعا کیلئے لکھتے رہے اور دوسرے کاموں کیلئے بھی کوششیں کرتے رہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ (بفضلہٖ تعالیٰ اسکے بعد تین اور بیعتیں ہو چکی ہیں۔ ثم الحمدللہ)۔ یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ جنوری 2021ء میں انڈونیشیا کے احباب کی حضورِ انور کے ساتھ ایک ورچوایل ملاقات تھی۔ اس میں حضورِ انور نے انڈونیشیا جماعت کو آئندہ پانچ سال کیلئے ایک لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا۔ کیونکہ انڈونیشیا کی صد سالہ جوبلی 2025ء میں ہو رہی ہے۔ اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کیلئے جب طریقہ دریافت کیا گیا تو حضورِ انور نے تبلیغ کے ساتھ چار باتیں کرنے کی ہدایت فرمائیں۔

اول۔ نماز باجماعت ادا کریں

دوم۔ ہر روز باقاعدہ صبح کو تلاوت کریں

سوم۔ خلافت سے مضبوط تعلق قائم کریں

چہارم۔ کثرت سے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں۔ (الحکم انگریزی لندن 29 جنوری 2021ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام ارشادات پر کما حقہ احسن رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے ذریعہ خدائی نشان دیکھنے کی توفیق دے اور اپنی محبت و رضا عطا فرمائے اور انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔

مصائب و مشکلات کے حل کے لئے 16 مجرب نسخے

اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی زمین پر نہیں گرتا اس لئے جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہی ہوتا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے اس لئے ممکن نہیں کہ کوئی کام ایسا ہو جو خدا تعالیٰ کے رحم و کرم کے خلاف ہو اس لئے جو کچھ ہوتا ہے وہ ہماری بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔ مصائب و مشکلات بھی خدا کی طرف سے ہماری بھلائی کے لئے ہوتے ہیں تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور جب ان مصائب و مشکلات کے وقت انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرتا ہے اور اس کے بعد انسان کو خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان حاصل ہوتا ہے۔ زندگی کا اصل مقصد بھی اللہ تعالیٰ کو پہچاننا ہے اور اس طرح یہ مقصد پورا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے بندے مصائب و آلام کو بھی برنگ انعام دیکھتے ہیں۔ پس کسی آفت کے آنے پر خدا تعالیٰ سے دور جانے کی بجائے خدا تعالیٰ کے قریب ہونا چاہیے اور اس سے مدد مانگنے کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔ درج ذیل سطور میں 16 ایسے نسخے ہیں جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے مصائب و آلام دور ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے آزمایا اور اس سے ان کی مشکلات اور پریشانیاں راحت و آرام میں بدل گئیں اگرچہ زندگی مسلسل جدوجہد کا نام ہے۔ کبھی راحت کبھی دکھ کبھی امن کبھی خوف لیکن مبارک ہیں وہ جو مسلسل اپنے رب کی طرف جھکتے ہیں اور توبہ و استغفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رحم کے طالب رہتے ہیں۔ **مذکورہ بالا 16 نسخے درج ذیل ہیں:**

1۔ بلاناغہ پنجوقتہ نماز اور نماز تہجد: اگر کسی وقت نماز وقت پر ادا نہ کی جاسکے تو 24

گھنٹے کے اندر اندر جلد از جلد قضا کر کے نماز پڑھ لی جائے اور کثرت سے استغفار کیا جائے اسی طرح اگر نماز تہجد باوجود کوشش کے رہ جائے تو سورج نکلنے کے بعد 2 رکعات نفل پڑھ کر استغفار کیا جائے اس طرح نماز تہجد میں باقاعدگی کی توفیق مل جائے گی۔ انشاءاللہ۔ نماز تہجد میں رو رو کر دعا کرنی چاہیے کیونکہ جس کو 24 گھنٹے میں اللہ تعالیٰ کے حضور ایک دفعہ بھی رونا نہیں آتا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اس انسان کا ایمان خطرے کی حالت میں ہے۔

2۔ روزانہ قرآن کریم کا ترجمہ اور تدبر کے ساتھ تلاوت کی جائے۔ اور قرآن کریم پر عمل کرنے کا جائزہ لیا جائے۔ اور اسکے لئے دعا کی جائے۔

3۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب الوصیت کا مطالعہ کر کے نظام وصیت میں شامل ہوا جائے۔ اور دوسروں کو بھی کتاب الوصیت دی جائے اور وصیت کی تحریک کی جائے۔

4۔ روزانہ صبح حسبِ توفیق صدقہ دیا جائے اور جب کوئی بڑی مشکل ہو تو صدقہ بکرا دیا جائے اور اگر توفیق ہو تو ایک سے زیادہ بکرے بھی دئے جاسکتے ہیں۔ روزانہ صدقہ کے متعلق یہ حدیث نبوی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہر روز ہر شخص کے لئے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ جو تیری راہ میں خرچ کرتا ہے اسے مزید دے اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے اے اللہ جو تیری راہ میں خرچ نہیں کرتا اس کا مال تباہ کر دے (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

5۔ صبح اور شام تین دفعہ ہر روز ترجمہ اور تدبر کے ساتھ یہ دعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ

الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِعِہٖ شَئْیٌ فِی الْارضِ وَلَا فِی السَّمَا ءِوَ ھُوَا السَّمِیْعُ الْعَلِیْم:ترجمہ:اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اس کے متعلق حدیث نبوی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص یہ دعا تین دفعہ صبح اور تین دفعہ شام پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس دن اور اس رات اچانک آنے والے حادثات اور مصائب سے بچائے گا(ابو داؤد کتاب الادب)

6۔ روزانہ استخارہ کی دعا کے ساتھ دو نفل ادا کریں۔ دعائے استخارہ کے متعلق حدیث یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام امور میں استخارہ کا طریق اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کا کوئی حصہ سکھا رہے ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر آخر میں دعائے استخارہ مانگے۔ دعائے استخارہ درج ذیل ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُوَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْب۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِ فْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ خیر کا مطالبہ کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ قوت کا مطالبہ کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا

ہوں اس لئے کہ تو طاقت رکھتا ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ میرا یہ کام میرے لئے میرے دین، میری دنیا، اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور میرے لئے اس کو آسان کر دے پھر میرے لئے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین، میری معیشت اور میرے کام کے انجام میں بُرا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے مقدر میں بھلائی رکھ دے جہاں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ (بخاری حدیث نمبر 1162)، (ابو داؤد حدیث نمبر 1538)

یہ دعا آنحضرت ﷺ سفر پر جانے سے پہلے بھی پڑھتے تھے اس لئے اسے ہر روز حصول کامیابی کے لئے پڑھنا بہت مفید ہو گا۔ انشاء اللہ۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے بھی تاکید فرمائی۔ (فقہ المسیح صفحہ 132)

7۔ روزانہ یہ قرآنی دعا پڑھیں: رَبَّنَا ہَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا (25:75) اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم سب کو متقیوں کا امام بنا۔ آمین۔ یہ دعا شادی بیاہ اور میاں بیوی کے باہمی اچھے تعلقات اور بچوں کی نیک تربیت کے لئے بہت مفید ہے۔

8۔ یہ دعا کثرت سے پڑھیں: یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ: ترجمہ: اے دلوں کو پھیرنے والے خدا میرے دل کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رکھ۔ اس

دعا کے متعلق حدیث ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ سب سے زیادہ کونسی دعا پڑھا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ یہ دعا اتنی کثرت سے کیوں پڑھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر انسان کا دل پوری طرح اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے جیسے کہ اس نے اس کو اپنی دو انگلیوں میں پکڑا ہوا ہے اور وہ اسے جس وقت چاہے پھیر سکتا ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

9۔ حضرت محمد ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کی کتابیں پڑھیں اور آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کریں خاص طور پر گھریلو معاملات میں۔

10- 10 شرائط بیعت کا خلاصہ زبانی یاد کر کے اس پر عمل کریں اور کرائیں۔ اس میں بکثرت درود شریف پڑھنے کی بھی تاکید ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد (الہام حضرت مسیح موعودؑ)۔

11۔ عہد بیعت کا خلاصہ بھی یاد کر کے اس پر عمل کریں اور کرائیں۔ عہد بیعت میں 10 نکات ہیں۔ اس کی تشریح کو جاننا بھی ضروری ہے۔ خاکسار نے انہیں اپنی کتاب Tabligh Guide میں بیان کیا ہے جو Online بھی میسر ہے۔ عہد بیعت میں استغفار کی دو دعائیں بھی ہیں انہیں روزانہ بکثرت پڑھنا چاہیے۔ اول اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ عَلَیْہِ۔ ترجمہ: میں اللہ سے اپنے تمام گناہوں کی معافی مانگتا

ہوں اور اس کی طرف لوٹتا ہوں۔ دوسری دعا یہ ہے: رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِی ذُنُوْبِی فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ: ترجمہ: اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

12۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں، اس کے نوٹس لیں اور اس پر عمل کریں اور غیر از جماعت دوستوں تک بھی اسے پہنچائیں۔ اس طرح تبلیغ کا فریضہ بھی ادا ہوگا جو ہر احمدی مسلمان کا اہم فریضہ ہے۔

13۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہر ہفتہ باقاعدگی سے دعا کے لئے خط لکھیں۔ مختصراً اپنے مسائل بھی بتائیں اور اپنی تبلیغی کوششوں کا بھی ذکر کریں۔ یہ امر حضور انور کے دل میں دعا کی تحریک پیدا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

14۔ روزانہ صبح و شام سید الاستغفار کی دعا پڑھیں جس کے متعلق حدیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں ارشاد ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو شخص صبح یا شام یہ دعا پڑھے اور پھر اس دن یا رات کو فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔ سید الاستغفار کی دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُلَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلٰی وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔(بخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا اصبح)

ترجمہ: اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں

تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا، میں تیرے سامنے تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہوا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں لہذا تو مجھے معاف کر دے، واقعہ یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

15۔ صحت مند لوگ ہفتہ میں کم از کم ایک نفلی روزہ رکھیں۔ حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر سوموار اور جمعرات کو انسان کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ پس میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میر عمل جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے تو میں روزے دار ہوں (ترمذی ابواب الصوم)۔ جو بوجہ مستقل بیماری روزہ نہ رکھ سکیں وہ کچھ رقم صدقہ کر دیں۔

16۔ تبلیغ۔ قرآن کریم فرماتا ہے وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (آل عمران آیت 105) یعنی چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اس آیت میں اسلام کی تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ایسے لوگ کامیاب ہونے والے ہیں اور یہ کامیابی دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کیلئے روزانہ یہ دعا پڑھنی چاہئے رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۡ وَيَسِّرۡ لِىۡۤ اَمۡرِىۡ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۡ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ (طٰہٰ آیت 29-26) اس نے کہا (موسیٰؑ) اے میرے

ربِّ! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کر دے۔ اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی باتیں ہیں جن کا قرآن کریم اور احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود اور ارشادات خلفاء کرام میں بھی ذکر ہے۔ مذکورہ بالا باتیں خاکسار کے تجربہ میں بھی خاص طور پر آئیں اس لئے ان کا ذکر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا شکر گزار بندہ بننے کی توفیق دے اور انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔

اختتامیہ

خاکسار سب سے پہلے اپنے رب کریم کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو اپنے کچھ حالات زندگی لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کی ستاری نے انسان کے بے شمار عیب ڈھانکے ہوئے ہیں اور ہمیں بھی اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ اپنے عیب بیان نہ کریں ہاں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ اے اللہ تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور آئندہ گناہوں سے بچا اور مقبول نیکی کی توفیق دے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ہمیشہ دعا کرتے رہو کہ اے اللہ مجھے اپنے عیب اور کمزوریاں دکھا اور پھر ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ یہ عاجز 13 جولائی 2020ء کو 72 سال کی عمر کو پہنچا تو حضور انور کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست دعا کی کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو محض اپنے فضل سے گذشتہ 72 سال میں ہونے والے انعامات کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے کیونکہ حضور انور نے بھی بچوں کی ایک کلاس میں یہ فرمایا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ گذشتہ گناہوں کو معاف کرتے ہوئے انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔ یہاں قارئین سے بھی خاکسار یہی درخواستِ دعا کرتا ہے کہ خاکسار کی مغفرت کے لئے دعا کرتے رہیں اور اگر کوئی چیز اس کتاب میں مفید پائیں تو اسے آگے بھی پھیلائیں اس طرح یہ کتاب خاکسار کے لئے صدقہ جاریہ بن سکتی ہے۔ جزاکم اللہ۔

خاکسار اپنے والدین مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ اور مکرمہ سلیمہ باجوہ صاحبہ اور اپنے نانا حضرت چوہدری حاکم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دادا مکرم چوہدری نبی بخش

باجوہ مرحوم اور انکی تمام اولاد کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہے۔ بزرگوں کی دعائیں ہی ہوتی ہیں جن کا پھل انکی اولاد کھا رہی ہوتی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

آجکل کرونا وائرس کے ایام میں بہت سے لوگ لقمہ اجل بن چکے ہیں ان میں بڑے بڑے نیک لوگ بھی شامل ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے شہادت کا رتبہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس وبا سے دنیا کو جلد نجات عطا فرمائے اور جو نیکیاں اور اچھے کام اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان ایام میں شروع کرنے کی توفیق دی خدا تعالیٰ ہمیں تادمِ آخر جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ان دنوں میں جو ایک خاص فضل اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ ہر ہفتہ بذریعہ Zoom ترجمہ و تفسیر قرآن کی کلاس جاری کرنے کی توفیق ملی جو سوموار تا جمعرات چار روز صبح پونے گیارہ سے پونے بارہ بجے تک ہوتی ہے اور اس کی حاضری 500 تک پہنچ چکی ہے (۷ فروری ۲۰۲۲ کو خاکسار کو دل کا حملہ ہوا اور اس کے بعد سے یہ کلاس منگل اور جمعرات کو ہوتی ہے)۔ ابتدا میں خاکسار نے صرف اپنے ریجن کے لئے شروع کی اسکے بعد بعض افراد جماعت نے اجازت چاہی کہ وہ دوسرے ممالک میں رہنے والے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی اس کا لنک بھیج سکیں۔ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رہنمائی کے لئے درخواست کی تو آپ نے ازراہ شفقت لنک دینے کی اجازت عطا فرمادی جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

اس لحاظ سے اب اس تدریس قرآن کریم کے پروگرام میں حضور انور کی خصوصی دعائیں شامل ہیں جو خاکسار اور تمام شرکاء کے لئے مسرت و تسکین کا موجب ہیں۔ علاوہ

ازیں ان دنوں میں خاکسار کو دروس کے ذریعہ نظام وصیت کی بھی تحریک کی توفیق ملی جس کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہوئی ہے۔ الحمدللہ ان دنوں میں 20 افراد نظام وصیت میں شامل ہو کر اس تحریک پر لبیک کہہ چکے ہیں۔

مزید برآں خدام الاحمدیہ یوکے کے تحت Tabligh Talks کے عنوان سے انگریزی میں خاکسار کے 10 لیکچرز اور سوال وجواب کا انتظام کیا گیا ہے جس میں غیر احمدی مسلمانوں عیسائیوں اور دہریوں کو تبلیغ کرنے کا طریق سکھایا گیا (انگریزی اور اردو میں تبلیغ ٹریننگ کلاسز ٹیلیگرام آپ پر میسر ہیں)۔ اللہ کے فضل سے جماعت کی تمام تنظیمیں ان ایام میں نہ صرف بنی نوع انسان کی مادی خدمت کر رہی ہیں بلکہ علمی خدمت بھی سر انجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب معاونین و منتظمین کو جزائے خیر دے۔ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاموں کو جاری رکھنے کی توفیق دے اور زیادہ سے زیادہ لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ آمین۔

آخر میں خاکسار حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایک اقتباس پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعودؑ تعلق باللہ اور عبادت الٰہی کے حوالے سے فرماتے ہیں:

''اے سننے والو سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی سنتا

ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اور اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہو گی وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں اور وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔۔۔۔وہ مجموعہ ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں"۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309-310)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت سے وابستگی کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے۔ اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمع نظر ہو جائے"۔(ماہنامہ خالد ربوہ۔ سیدنا طاہر نمبر۔مارچ اپریل 2004ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرِہ العزیز نے ایک اور موقع پر فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے۔ جو تمام قسم کی ترقیات کے لئے ایک بابرکت راہ ہے۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ وحدت اور یک جہتی کے قیام کے لئے اور کامیابیوں کے حصول کے لئے خلافت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہیں۔ اور نسل در نسل اپنی اولادوں کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ ہمیشہ اس کی سربلندی اور مضبوطی کے لئے کوشاں رہیں اور اس راہ میں درپیش ہر قربانی کے لئے مستعد رہیں"

(مشعل راہ۔ جلد 5 ص 33,32)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان قیمتی ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ ثم آمین

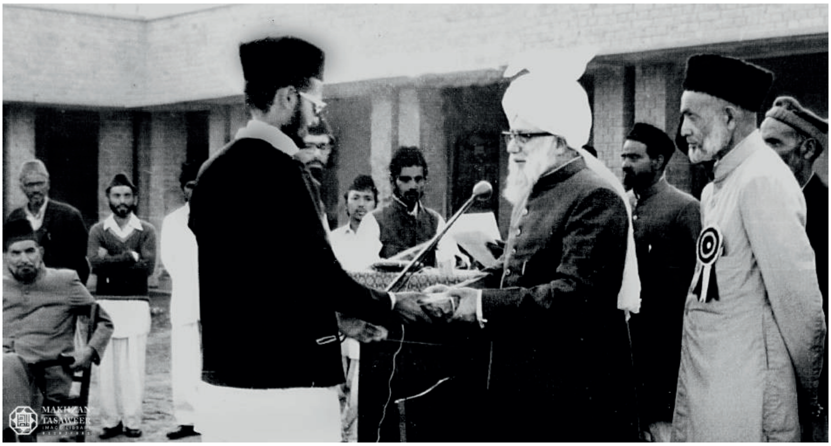
و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خلفاءِ سلسلہ کے ساتھ چند یادگار لمحات



مجلسِ عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا حضورِ انور کے ساتھ اوّل آنے پر 1967-1966

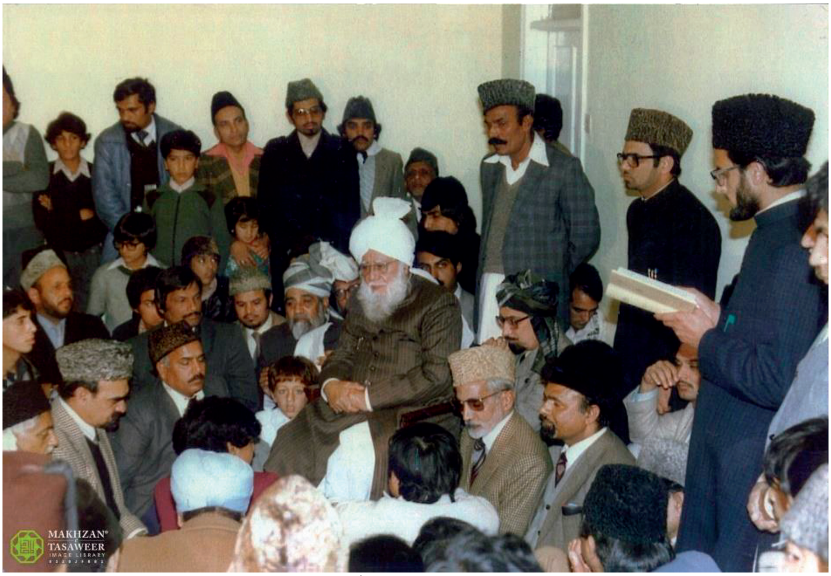
(خاکسار دائیں طرف پہلی کرسی پر ہے)



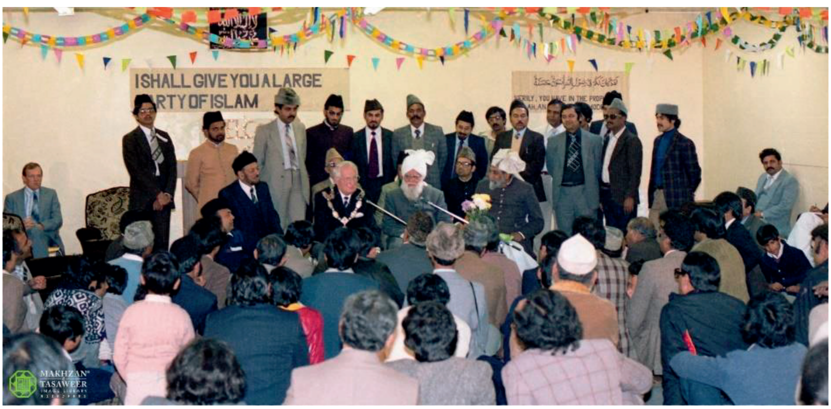
حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے شاہد کی ڈگری لیتے ہوئے۔1974



مسجد فضل میں ممبران جماعت مڈلسکس حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ۔1978



ابتدائی مسجد دار السلام، ساؤتھال یو کے کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ افتتاح فرما رہے ہیں، تلاوت از خاکسار۔1980



مسجد بیت الحمد بریڈ فورڈ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے۔1980



متعدد ممالک سے آنے والے مبلغینِ کرام کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ مسجد بشارت، سپین کے افتتاح کے موقعہ پر گروپ فوٹو۔ 1982



جلسہ سالانہ برطانیہ 1986 کے موقعہ پر دوسری انٹرنیشنل مجلسِ شوریٰ منعقدہ اسلام آباد، یوکے کے شرکاء کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ گروپ فوٹو۔(خاکسار سفید دائرہ میں ہے)



ہفت روزہ النصر کی مجلس انتظامیہ کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ یادگار تصویر (خاکسار بطور ایڈیٹر)۔1986



صد سالہ احمدیہ جوبلی سال 1989 کی مجلس شوریٰ برطانیہ کے شرکاء کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ تاریخی گروپ فوٹو۔ (خاکسار حضور کے پیچھے بائیں طرف ہے)



حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ مربیان کرام یوکے ودیگر۔ 1997

کھڑے دائیں سے بائیں: مکرم حفیظ کھوکر صاحب، مکرم عثمان چھاؤ صاحب مرحوم (چینی صاحب)، مکرم بشیر آرچرڈ صاحب مرحوم، مکرم محمد اکرم صاحب مرحوم، مکرم ہادی علی چوہدری صاحب، مکرم منیر احمد جاوید صاحب، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب مرحوم (وکیل اعلیٰ)، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، خاکسار، مکرم عبد الماجد طاہر صاحب، مکرم اخلاق انجم صاحب، مکرم نصیر قمر صاحب، مکرم مجید احمد سیالکوٹی بیٹھے دائیں سے بائیں: مکرم رشید ارشد صاحب، مکرم صفدر عباسی صاحب، مکرم عبد المجید عامر صاحب، مکرم عبد المنان طاہر صاحب، مکرم منیر الدین شمس صاحب، مکرم عبد المؤمن طاہر صاحب، مکرم فیروز عالم صاحب



جلسہ سالانہ برطانیہ 2001 کے بعد حضورِ انور کے ساتھ مبلغین کا گروپ فوٹو، اسلام آباد یوکے میں



حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد پہلی
ملاقات۔ 2003



مسجد ناصر ہارٹلے پول کی تقریبِ سنگ بنیاد کے موقع پر۔ حضورِ انور نے خاکسار کو بطور ریجنل مشنری
اینٹ رکھنے کی سعادت بخشی۔ 3/10/2004



مسجد بیت العافیت شیفیلڈ کے افتتاح کے موقعہ پر احباب جماعت شیفیلڈ کا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ فوٹو۔2008



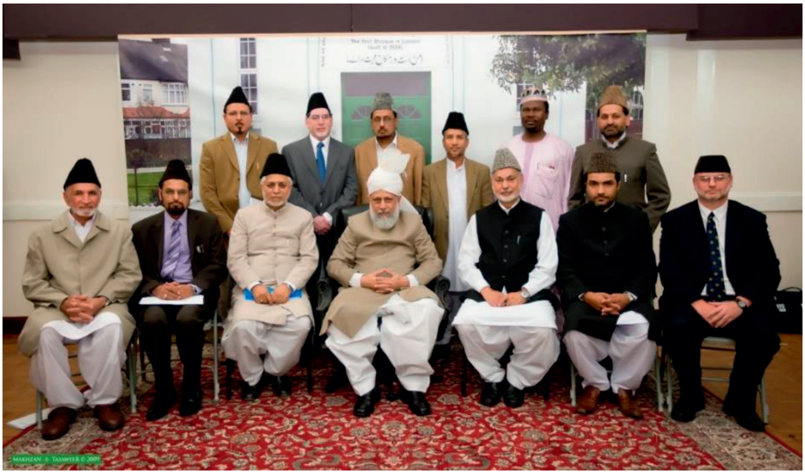
احبابِ جماعت بریڈ فورڈ کا حضورِ انور کے ساتھ گروپ فوٹو بر موقع افتتاح مسجد المہدی بریڈ فورڈ 2008



بریڈ فورڈ میں ڈاکٹر سائمن ویلنٹائن اپنی کتاب اسلام اور احمدیہ جماعت (انگریزی) حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔2008



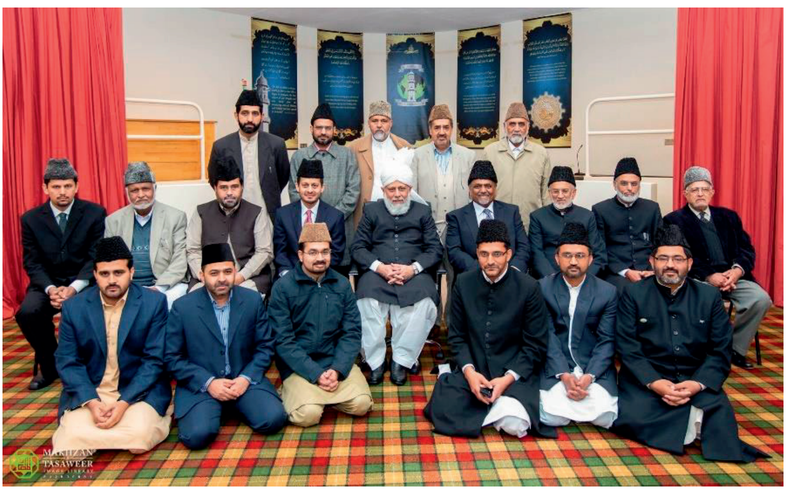
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ساتھ چند نو مبائعین کی ملاقات۔2008



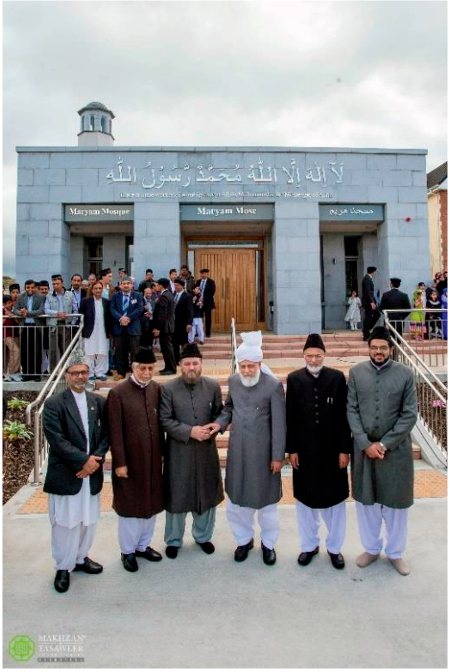
مبلغینِ کرام یوکے کا حضورِ انور کے ساتھ گروپ فوٹو۔2009

کھڑے: رانا مشہود احمد صاحب، عبد الغفار صاحب، داؤد احمد قریشی صاحب، عبد المنان طاہر صاحب، غلام احمد خادم صاحب، مبارک احمد بصرہ صاحب

بیٹھے: طاہر سلبی صاحب، فیض احمد زاہد صاحب، لئیق احمد طاہر صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، عطاء المجیب راشد صاحب، خاکسار، ملک محمد اکرم صاحب مرحوم



اساتذہ کرام جامعہ احمدیہ یوکے کا حضورِ انور کے ساتھ گروپ فوٹو۔2012



حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ چند مبلغین بر موقع افتتاح مسجد مریم

گالوے، آئرلینڈ 2014

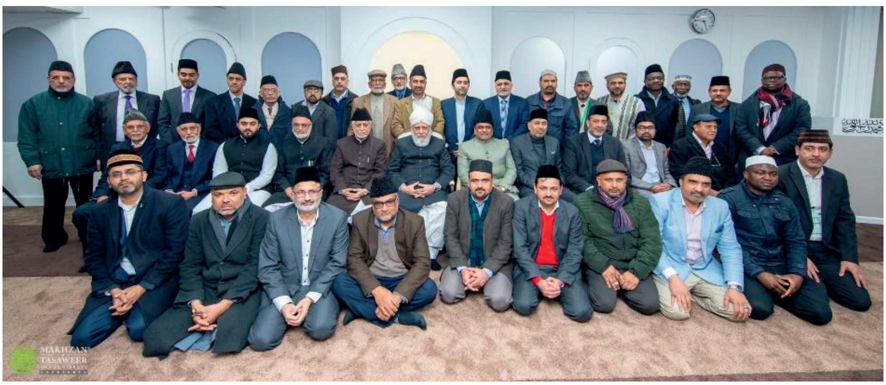
دائیں سے بائیں: مکرم ربیب احمد مرزا صاحب، خاکسار، حضورِ انور، مکرم ابراہیم نونن صاحب، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، مکرم منیر الدین شمس صاحب



مبلغینِ کرام یو کے کا حضورِ انور کے ساتھ گروپ فوٹو۔ 2017



اراکین مجلسِ عاملہ نیومالڈن جماعت کا حضورِ انور کے ساتھ گروپ فوٹو۔2017



احبابِ جماعت بیت الاحسان ریجن کا حضورِ انور کے ساتھ گروپ فوٹو بر موقعہ افتتاح مسجد بیت

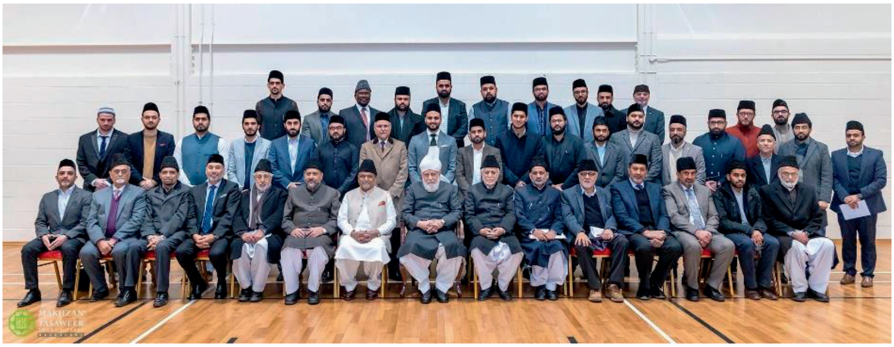
الاحسان۔2018



اراکین مجلسِ عاملہ بیت الفتوح جماعت کا حضورِ انور کے ساتھ گروپ فوٹو۔2018



بیت الفتوح کے سامنے والی نئی عمارت کی تقریبِ سنگِ بنیاد۔2018



نیشنل مجلسِ عاملہ، نائب امراء و مربیانِ کرام یو کے کا حضورِ انور کے ساتھ گروپ فوٹو۔2019
(خاکسار دائیں سے پہلی کرسی پر ہے)



دارالسلام مسجد ساؤتھال کے افتتاح کے موقعہ پر ساؤتھال میں کام کرنے والے مربیان کا حضورِ انور
کے ساتھ گروپ فوٹو۔2020

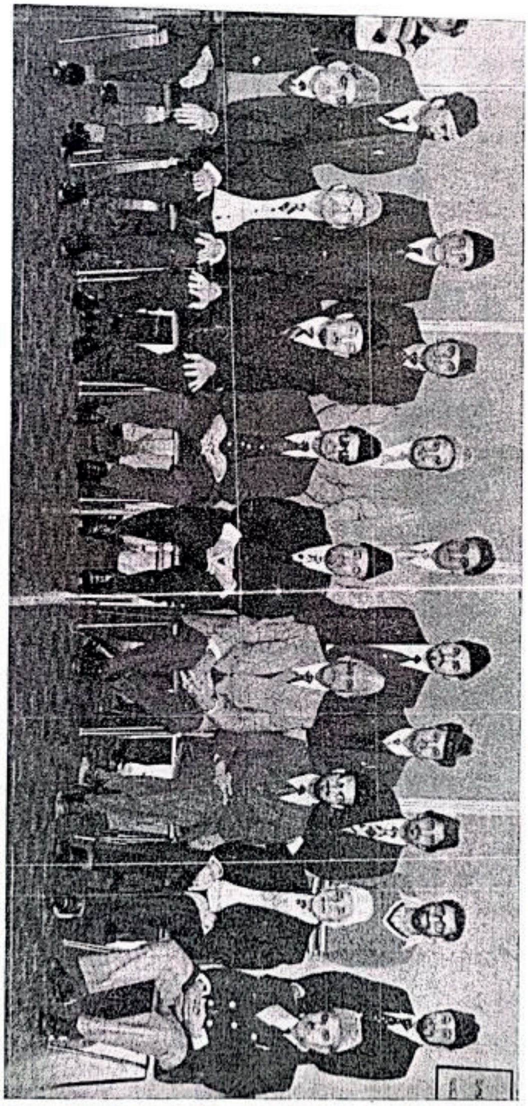
میدانِ عمل کی کچھ یادگار تصاویر



مسجد فضل کی ایک تقریب میں دائیں سے بائیں: مئر صاحب، ڈاکٹر عبد السلام صاحب نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان، امام بشیر احمد رفیق صاحب اور خاکسار۔1977



مبلغین کرام سوٹزرلینڈ دائیں سے بائیں: نسیم مہدی صاحب، شیخ ناصر احمد صاحب، چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب اور خاکسار 1977



THE EXECUTIVE COMMITTEE 1977

Standing (from right to left): Mr. Mansoor Shah, Dr. Vali Shah, Mr. Hashim Saeed, Mr. Kh. R. D. Qamar, Mr Aslam Javaid, Mr. Nazim Ghauri, Mr. Latif A. Khan, Mr. Daud Nadim, Mr. Syed Bashir Ahmad, Mr. Rasheed A. Chaudhry.
Seated (from right to left): Mr. Khalid Akhtar, Mr. Fazal Karim Lone, Mr. N. A. Bajwa, Mr. H. U. Bangvi, Mr. B. A. Rafiq, Mr. M. D. Shams, Mr. A. Aziz Dean, Mr. Nazir A. Dar, Mr. G. A. Chughtai.

اراکینِ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یوکے۔1977



UK Missionaries with Hazrat Chaudhry Muhammad Zafarullah Khan Sahib, a Companion of the Promised Messiah. (L-R) Mr. Bashir Ahmad Orchard, Regional Missionary Scotland; Mr. Saleh Muhammad, Amir & Missionary Incharge Belgium; Mr. Mubarak Ahmad Saqi, Missionary at the London Mosque; Hazrat Ch. M. Zafarullah Khan, former President of the International Court of Justice; Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Amir & Missionary Incharge UK; Mr. N. A. Bajwa, Regional Missionary Southall; Mr. Abdul Hafiz Khokhar, Regional Missionary Bradford; Mr. Mirza Mahmud Ahmad, Regional Missionary Manchester. (London, 1981)

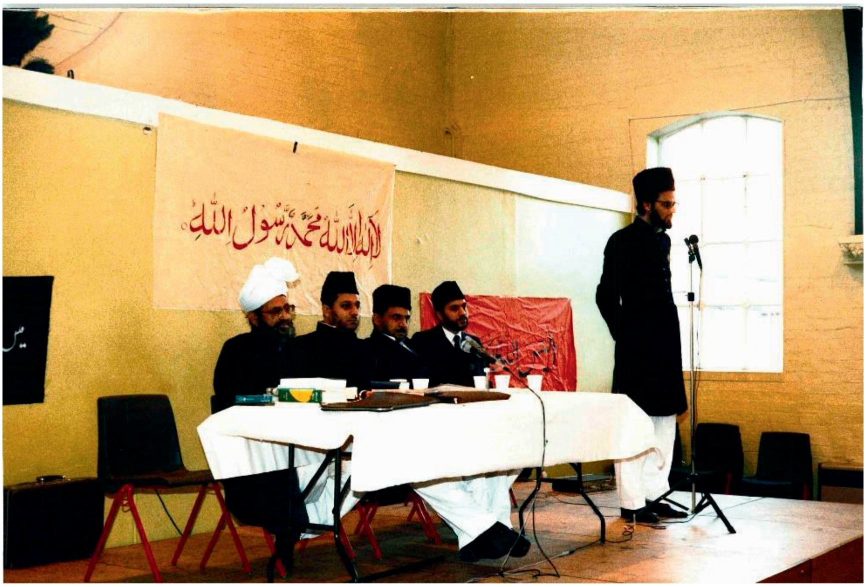
حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ و سابق صدر عالمی عدالت انصاف کے ساتھ مبلغین یو کے۔1981



مسجد فضل لندن کے سامنے سالانہ تربیتی کلاس یو کے کے شرکاء مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے ساتھ۔1981



احبابِ جماعت کرائیڈن کی مولانا محمد سعید انصاری مبلغ سلسلہ اور مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں (حال مفتی سلسلہ) کے ساتھ گروپ فوٹو۔1985



مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے ساتھ ایسٹ لندن میں مجلسِ سوال وجواب۔1986



اطفال الاحمدیہ گلاسگو۔1989



حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ سبز پگڑی صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ جلسہ سالانہ
یو کے 1989ء کے موقعہ پر ایک یادگار تصویر



گلاسگو جماعت کے چند احباب مبلغینِ کرام ساتھ۔1989



جناب John Molechela صاحب وزیر اعظم تنزانیہ احمدیہ میڈیکل سینٹر، مورو گورو کے افتتاح کے موقعہ پر قرآن کریم وصول کر رہے ہیں۔1992



نیشنل بک فئر دارالسلام کے موقعہ پر صدر مملکت تنزانیہ، حسن مونیی صاحب کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا جارہا ہے۔1992



احباب جماعت تنزانیہ احمدیہ میڈیکل سینٹر مورو گورو، تنزانیہ کے افتتاح کے موقع پر۔1992



تنزانیہ کا وفد جلسہ سالانہ 1998 کے موقع پر دائیں سے دوسرے الیاس مروہ صاحب نے خاکسار راقم کے ذریعہ بیعت کی اور بعد میں 30,000 بیعتیں کرائیں۔



دارالبرکات مسجد میں نومبائعین کی میٹنگ۔ 1998



نیشنل تبلیغ کمیٹی یو کے، خاکسار بطور نیشنل سیکرٹری تبلیغ محترم ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب امیر جماعت یو کے کے بائیں طرف ہے۔1999



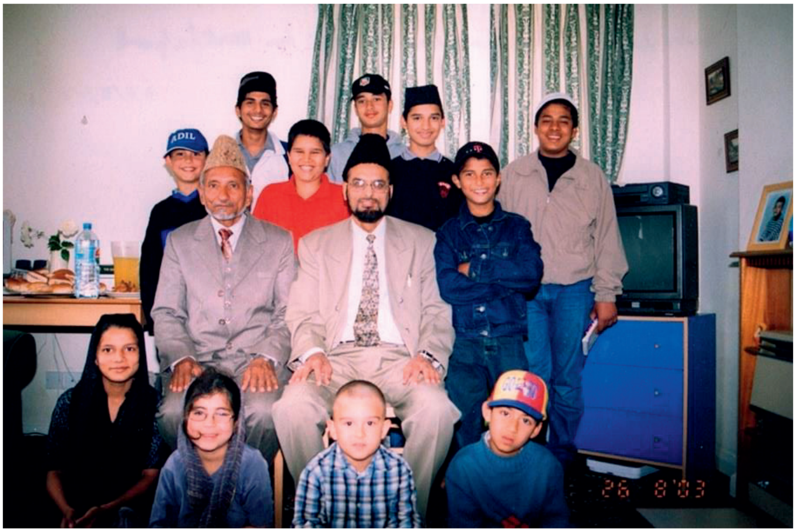
برمنگھم میں تبلیغ اسٹال۔2000



نیشنل داعیین الی اللہ کانفرنس کے شرکاء مکرم ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب (امیر جماعت یو کے)
2001 کے ساتھ۔



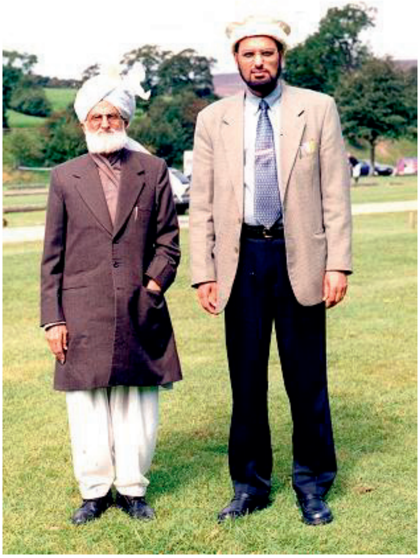
بریڈ فورڈ میں اٹلی کے TV کیلئے انٹرویو۔2002



ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کے شہید مکرم سید طالع احمد ہارٹلے پول کے بچوں کی کلاس میں۔(کھڑے دائیں سے چوتھے)۔2003

سید طالع احمد شہید غانا کی شہادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 ستمبر 2021ء کے خطبہ جمعہ فرمودہ بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ(سرے)، یوکے میں مرحوم کے اوصافِ حسنہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"نسیم باجوہ صاحب لکھتے ہیں کہ 2001ء سے 2009ء تک بریڈ فورڈ میں بطور مبلغ متعین تھا۔ اس دوران ہارٹلے پول جماعت میں بھی جایا کرتا تھا۔ کہتے ہیں: میں نے بطور طفل اسے نہایت شوق سے پروگراموں میں شامل ہوتے دیکھا ہے۔ وقت کا پابند، سنجیدہ، ذہین، دینی معلومات کو بڑھانے کا شوق رکھنے والا، نمازوں کو ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنے والا، فرمانبردار، مہمان نواز، بڑوں کا احترام کرنے والا، خلیفہ وقت سے محبت کرنے والا اور ان کی باتوں کو شوق سے سننے والا، ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والا، غور و فکر کرنے والا، ذکرِ الٰہی کرنے والا، تبلیغ کے کاموں کو شوق سے کرنے والا، قرآن کریم کو خوبصورتی سے پڑھنے والا طفل تھا۔ بعد میں نوجوانی میں خوبیاں اَور بھی نکھر کر سامنے آئیں۔"



حضرت مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ، سابق صدر افتاء بورڈ مرکزیہ وامیر جماعت ضلع سرگودھا
کے ساتھ ایک یادگار تصویر۔2004



2004ء میں برطانیہ سے حج کی سعادت حاصل کرنے والے چند احمدی حجاجِ کرام۔ خاکسار دائیں سے
پہلی کرسی پر ہے۔



ایٹمی جنگ کی روک تھام کیلئے شیفیلڈ کونسل کے تحت ایک خصوصی جلسہ میں تقریر۔2006



سالانہ پیس کانفرنس بریڈفورڈ کے معززین۔2007



پیس سمپوزیم بمقام سکنتھورپ، یوکے۔2007



Langold Library، شیفیلڈ کو قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ۔2007



مسجد المہدی بریڈ فورڈ میں آنے والا ایک سکول گروپ۔2008



جلسہ سالانہ برطانیہ میں امریکہ سے آنے والے چند مہمان۔2008



جناب لارڈ مئر بریڈ فورڈ کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا جارہا ہے۔2009



امن کے فروغ کیلئے لنڈن میں Bus Campaign کے آغاز کے موقعہ پر ایک گروپ فوٹو مئر،
MPاور دیگر معززین کے ساتھ۔2009



مسجد بیت الفتوح میں معتکفین کا مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت یو کے) کے ساتھ گروپ فوٹو۔2010



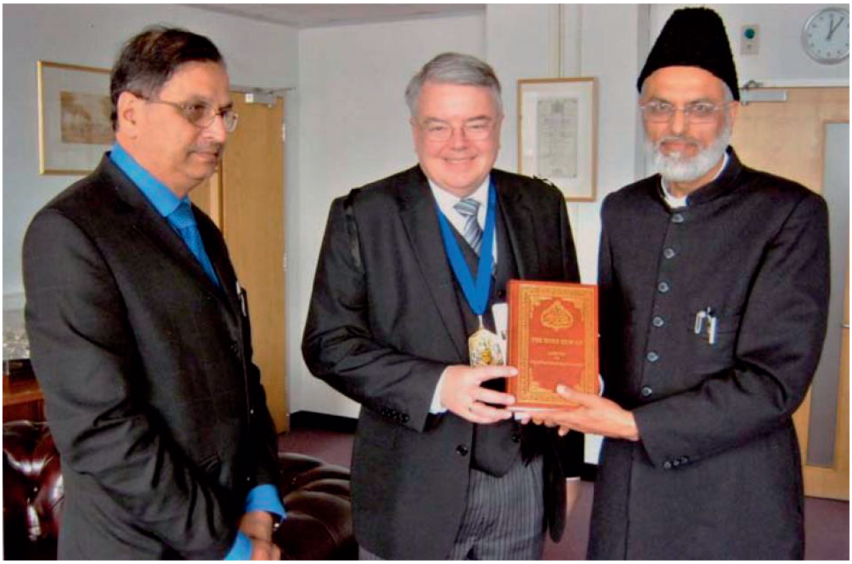
برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس میں جلسہ یومِ مسیح موعود کی تاریخی تقریب میں خاکسار کی تلاوتِ قرآنِ کریم۔2010



ریجنل اطفال کلاس بیت الفتوح۔2010



Mr. Tom Brake ممبر آف پارلیمنٹ برطانیہ کو قرآن کریم کا تحفہ۔2010



مرٹن کے نئے مئر صاحب کو قرآن کریم کا تحفہ۔2012



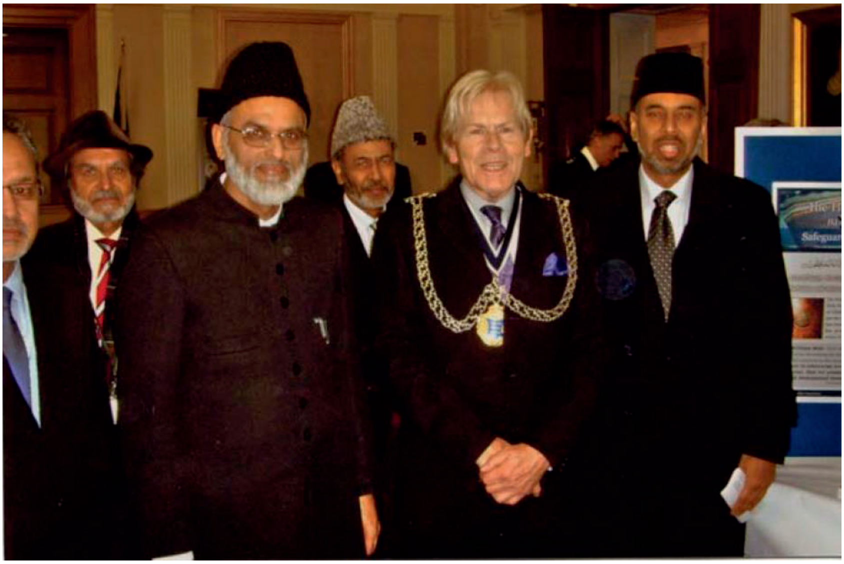
مرٹن کونسل کے تحت یومِ افواج برطانیہ کی تقریب کے موقعہ پر اسلام کی نمائندگی۔2012



مرٹن کی مئر صاحبہ کو قرآنِ کریم کا تحفہ۔2012



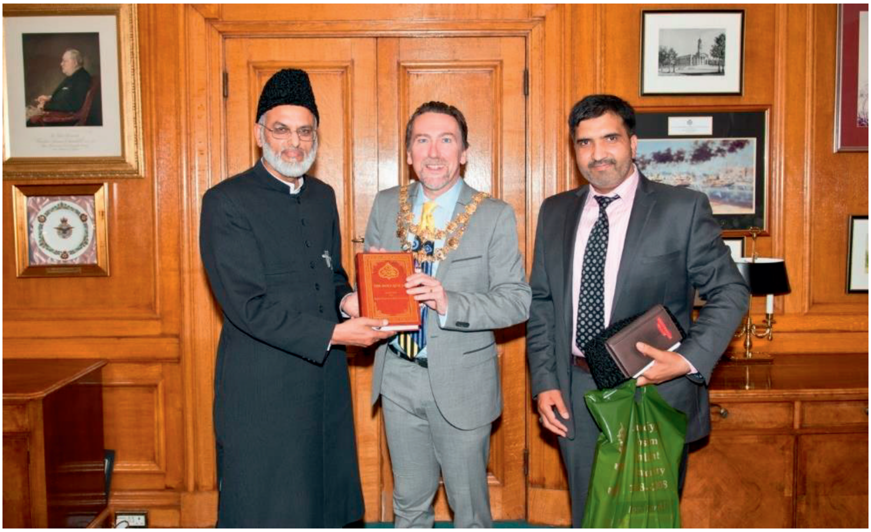
بس کمپین کے ذریعہ سنٹرل لندن میں تبلیغِ اسلام کا ایک اور منظر۔2012



کنگسٹن کے مئیر صاحب کو تراجمِ قرآن کریم کی نمائش دکھائی جارہی ہے۔2012



جامعہ احمدیہ کی درجہ خامسہ کی کلاس خاکسار کے ساتھ۔2012



جناب لارڈ میئر وانڈزورتھ کو قرآن کریم کے تحفہ کی پیشکش۔2012



جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے نومبائعین کا مکرم امیر صاحب یوکے کے ساتھ گروپ
فوٹو۔2012



جناب Tony Blair سابق وزیرِ اعظم برطانیہ کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا جا رہا ہے۔

17 اپریل 2015



روم، اٹلی میں کیتھولک عیسائیوں کے اہم مذہبی کالج کے پروفیسر ڈاکٹر Francesco Zannini سے ملاقات اور اسلامی کتب کا تحفہ پیش کرتے ہوئے۔ 2016



بیت الاحسان ریجن کی تبلیغی ٹریننگ کلاس کے طلباء۔2018



بیت الفتوح میں منعقدہ افطار پارٹی کے شرکاء۔2019



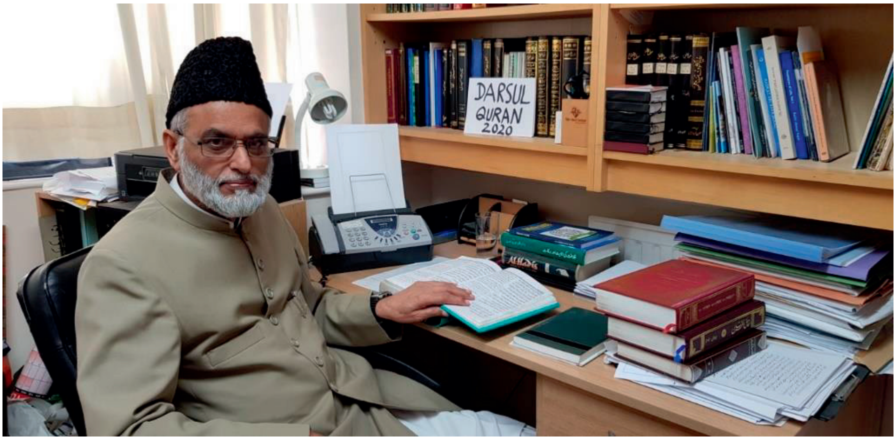
جلسہ سالانہ برطانیہ 2019 کے موقعہ پر چند نومبائعین کے ساتھ ایک گروپ فوٹو



جلسہ سالانہ آئرلینڈ میں بطور مرکزی نمائندہ شرکت۔2019



جلسہ سالانہ یوکے 2019 کے موقعہ پر مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، عزیزان ناصر احمد باجوہ اور مبشر احمد باجوہ اور چند دیگر احباب کے ساتھ گروپ فوٹو۔ بمقام حدیقۃ المہدی



Covid-19 کے ایام کے دوران بیت الفتوح سے بذریعہ انٹرنیٹ شروع کی گئی ترجمہ و تفسیر
القرآن بین الاقوامی کلاس کیلئے درس دیتے ہوئے۔2020 تا حال



کووڈ کے بعد بیت الفتوح میں منعقدہ اطفال کلاس کی مکرم امیر صاحب یوکے کے ساتھ
تصویر۔2022

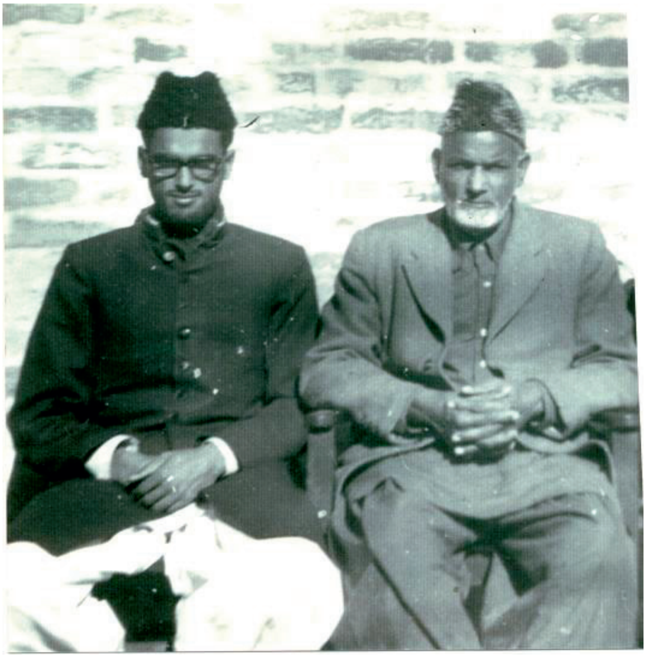
ذاتی و خاندانی تصاویر



گورنمنٹ ہائی اسکول سرگودھا میں زمانہ طالبعلمی کی ایک تصویر



دادا محترم نبی بخش صاحب باجوہ کے ساتھ ایک یادگار تصویر



والد محترم مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ کے ساتھ ایک یادگار تصویر



مری، پاکستان میں سکاؤٹنگ کیمپ۔ خاکسار نیچے سے تیسری قطار میں دائیں سے تیسرے



گورنمنٹ کمرشل Institute سرگودھا کی بیڈمنٹن ٹیم کی ایک یادگار تصویر۔ خاکسار بطور کیپٹن بائیں سے دوسری کرسی پر ہے۔



جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہماری آخری (شاہد) کلاس۔ 1974



ریجنل کمشنر دار السلام، تنزانیہ کا خاکسار کی اہلیہ مسز رشیقہ باجوہ جلسہ سالانہ پر استقبال کر رہی ہیں۔1991



شمالی اسکاٹ لینڈ کے جزیرہIsle of Lewis and Harrisکے تبلیغی دورہ کے دوران لی گئی ایک یادگار تصویر جس میں خاکسار کی بیٹیاں دائیں سے بائیں صباح السلام باجوہ، وجیہہ باجوہ اور عطیہ باجوہ اپنی دو اسکاٹش سہیلیوں کے ساتھ ہیں۔1989



دورانِ حج عرفات میں ایک گروپ فوٹو (خاکسار اور عزیزم ہمایوں اپل)۔2004



بہشتی مقبرہ قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی مبارک قبروں پر زیارت
اور دعا۔2004



راقمِ کتاب کے تین داماد دائیں سے بائیں۔ مکرم وقار احمدی صاحب، مکرم سید محی الدین ظہیر صاحب اور مکرم عمران الدین احمدی صاحب۔



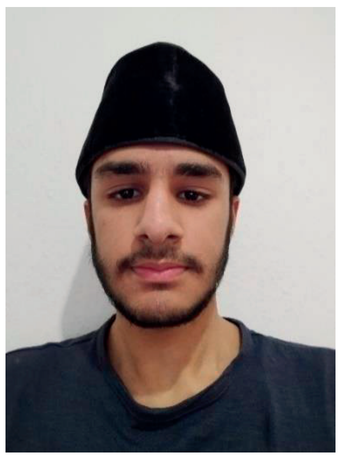
خاکسار کے دو بھانجے دائیں سے بائیں: مکرم ہمایوں اپل صاحب مربیٔ سلسلہ یوکے اور مکرم منصور کلارک صاحب مربیٔ سلسلہ یوکے



عزیزم فیضان ورائچ مربیٔ سلسلہ حال رقیم پریس، فارنہم (کزن کا بیٹا)



عزیزم صباح الدین احمدی مربیٔ سلسلہ حال پریس
اینڈ میڈیا مرکزیہ، فارنہم (بھانجے کا بیٹا)



عزیزم شہریار باجوہ (بھتیجے کا بیٹا اور جامعہ
احمدیہ جانے کے خواہشمند ہیں)



عزیزم روشان موسیٰ احمدی (نواسہ اور جامعہ
احمدیہ جانے کے خواہشمند ہیں)



خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم ندیم احمد باجوہ مرحوم، جرمنی کے ساتھ ایک یادگار تصویر



خاکسار کے واقفینِ نو نواسے نواسیاں۔ دائیں سے بائیں: سیدہ شافیہ احمد، انعم احمدی، روشاں موسیٰ احمدی، نصیر الدین احمدی، ھبہ احمدی، یوسف احمدی، فرید الدین احمدی، سیدہ عائشہ احمد، سیدہ عالیہ احمد، خالد الدین احمدی۔

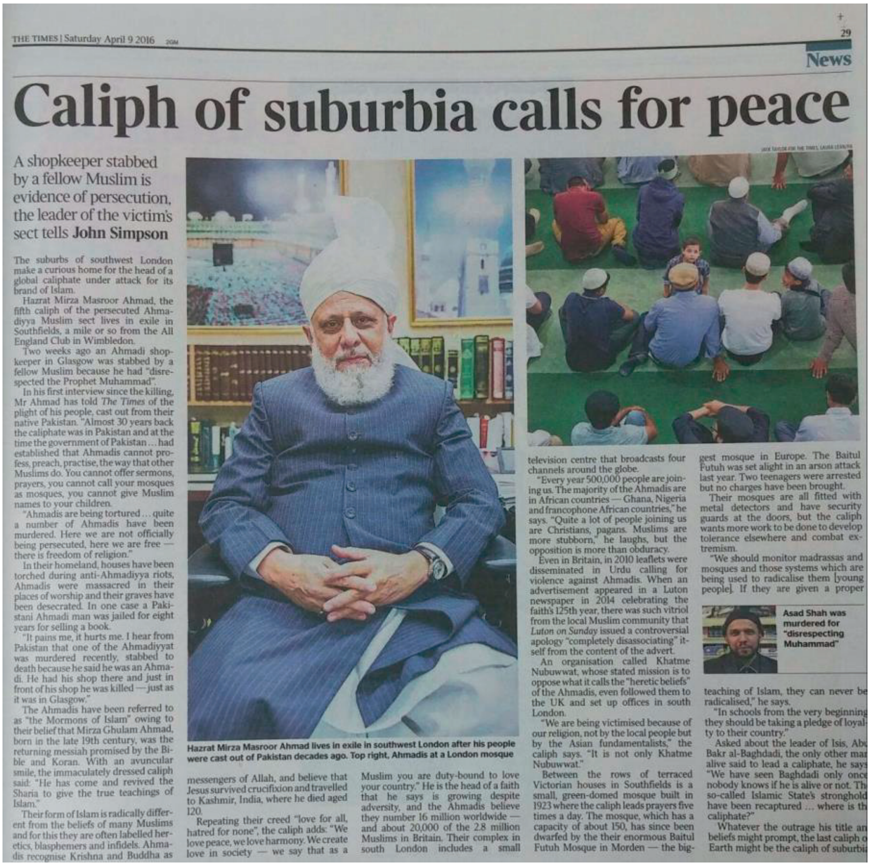


نارتھ ایسٹ ریجن کی ایک لائبریری کو اپنی ہمشرہ مبارکہ صاحبہ اور کرنل ریٹائرڈ مرزا وقار احمد
(خاکسار کے بھانجے) کے ہمراہ قرآن کریم کا تحفہ پیش کرتے ہوئے



بیت الفتوح لندن میں عزیزم فہیم احمد باجوہ (خاکسار کا بھتیجا) اور اس کے ذریعہ جماعت میں شمولیت
کرنے والے آئرش نوجوان مکرم Alan Kelly۔2018

چند اخباری تراشے



THE TIMES | Saturday April 9 2016

29

News

Caliph of suburbia calls for peace

A shopkeeper stabbed by a fellow Muslim is evidence of persecution, the leader of the victim's sect tells **John Simpson**

The suburbs of southwest London make a curious home for the head of a global caliphate under attack for its brand of Islam.

Hazrat Mirza Masroor Ahmad, the fifth caliph of the persecuted Ahmadiyya Muslim sect lives in exile in Southfields, a mile or so from the All England Club in Wimbledon.

Two weeks ago an Ahmadi shopkeeper in Glasgow was stabbed by a fellow Muslim because he had "disrespected the Prophet Muhammad".

In his first interview since the killing, Mr Ahmad has told *The Times* of the plight of his people, cast out from their native Pakistan. "Almost 30 years back the caliphate was in Pakistan and at the time the government of Pakistan ... had established that Ahmadis cannot profess, preach, practise, the way that other Muslims do. You cannot offer sermons, prayers, you cannot call your mosques as mosques, you cannot give Muslim names to your children.

"Ahmadis are being tortured ... quite a number of Ahmadis have been murdered. Here we are not officially being persecuted, here we are free — there is freedom of religion."

In their homeland, houses have been torched during anti-Ahmadiyya riots, Ahmadis were massacred in their places of worship and their graves have been desecrated. In one case a Pakistani Ahmadi man was jailed for eight years for selling a book.

"It pains me, it hurts me. I hear from Pakistan that one of the Ahmadiyyat was murdered recently, stabbed to death because he said he was an Ahmadi. He had his shop there and just in front of his shop he was killed — just as it was in Glasgow."

The Ahmadis have been referred to as "the Mormons of Islam" owing to their belief that Mirza Ghulam Ahmad, born in the late 19th century, was the returning messiah promised by the Bible and Koran. With an avuncular smile, the immaculately dressed caliph said: "He has come and revived the Sharia to give the true teachings of Islam."

Their form of Islam is radically different from the beliefs of many Muslims and for this they are often labelled heretics, blasphemers and infidels. Ahmadis recognise Krishna and Buddha as messengers of Allah, and believe that Jesus survived crucifixion and travelled to Kashmir, India, where he died aged 120.

Repeating their creed "love for all, hatred for none", the caliph adds: "We love peace, we love harmony. We create love in society — we say that as a Muslim you are duty-bound to love your country." He is the head of a faith that he says is growing despite adversity, and the Ahmadis believe they number 16 million worldwide — and about 20,000 of the 2.8 million Muslims in Britain. Their complex in south London includes a small television centre that broadcasts four channels around the globe.

"Every year 500,000 people are joining us. The majority of the Ahmadis are in African countries — Ghana, Nigeria and francophone African countries," he says. "Quite a lot of people joining us are Christians, pagans. Muslims are more stubborn," he laughs, but the opposition is more than obduracy.

Even in Britain, in 2010 leaflets were disseminated in Urdu calling for violence against Ahmadis. When an advertisement appeared in a Luton newspaper in 2014 celebrating the faith's 125th year, there was such vitriol from the local Muslim community that *Luton on Sunday* issued a controversial apology "completely disassociating" itself from the content of the advert.

An organisation called Khatme Nubuwwat, whose stated mission is to oppose what it calls the "heretic beliefs" of the Ahmadis, even followed them to the UK and set up offices in south London.

"We are being victimised because of our religion, not by the local people but by the Asian fundamentalists," the caliph says. "It is not only Khatme Nubuwwat."

Between the rows of terraced Victorian houses in Southfields is a small, green-domed mosque built in 1923 where the caliph leads prayers five times a day. The mosque, which has a capacity of about 150, has since been dwarfed by the their enormous Baitul Futuh Mosque in Morden — the biggest mosque in Europe. The Baitul Futuh was set alight in an arson attack last year. Two teenagers were arrested but no charges have been brought.

Their mosques are all fitted with metal detectors and have security guards at the doors, but the caliph wants more work to be done to develop tolerance elsewhere and combat extremism.

"We should monitor madrassas and mosques and those systems which are being used to radicalise them [young people]. If they are given a proper teaching of Islam, they can never be radicalised," he says.

"In schools from the very beginning they should be taking a pledge of loyalty to their country."

Asked about the leader of Isis, Abu Bakr al-Baghdadi, the only other man alive said to lead a caliphate, he says: "We have seen Baghdadi only once nobody knows if he is alive or not. The so-called Islamic State's stronghold have been recaptured ... where is the caliphate?"

Whatever the outrage his title and beliefs might prompt, the last caliph of Earth might be the caliph of suburbia

Hazrat Mirza Masroor Ahmad lives in exile in southwest London after his people were cast out of Pakistan decades ago. Top right, Ahmadis at a London mosque

Asad Shah was murdered for "disrespecting Muhammad"

روزنامہ ٹائمز 19 اپریل 2016ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا

ایک خصوصی انٹرویو



MIDWEEK GAZETTE Tuesday, October 28, 1980

Muslim mission house opens

A NEW mission house of the Ahmadiyyat Muslim community has been opened in Southall by the sect's world leader, Hazrat Ahmad.

More than 100 people who attended the ceremony in Boyd Avenue said prayers and heard an address given by the 80-year-old leader.

The Ahmadiyyat branch of the Muslim religion now runs three other mission houses in the Ealing area.

The church's Southall missionary, Mr Anwar Bajwa, said: "We welcome people of all races to join us."

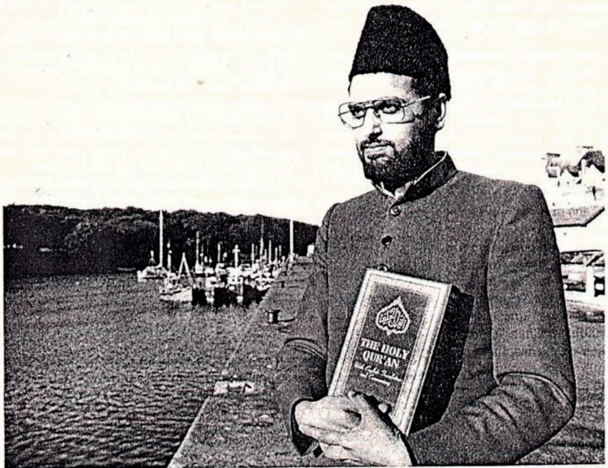
The Ahmadiyyat sect was founded in the 1880s by the Indian prophet Hazrat Ahmadt. His claim that he was the divine fulfillment of ancient prophecies caused followers to break away from the orthodox Muslim church.

OPENING: Hazrat Ahmad at the new mission house in Southall.

Midweek Gazette Southall میں مسجد دار السلام ساؤتھال کے افتتاح کی خبر

کی اشاعت 28 اکتوبر 1980ء۔

Why no Gaelic Koran translators?



Mr Bajwa hopes that soon he will be able to donate a Gaelic version of the Koran to Stornoway library. In the meantime he has presented an English version. (SG7039)

A MUSLIM missionary claims that there will be a massive revival of Gaelic if he is successful in finding someone to translate the Koran from Arabic into Gaelic.

Naseem Ahmad Bajwa, of the Ahmadiyya sect, urged during his latest leg of his quest in Stornoway, that the Gaelic organisations help him in his holy mission.

He asked: "Why are they not coming forward to help? The moment the Holy Koran is translated into Gaelic it will be known not only to the Ahmadiyya community, which exists in 120 countries, but to the one billion Muslims throughout the world".

Mr Bajwa's search for an Arabic-Gaelic translator started three months ago from the Ahmadiyya centre in Glasgow. The sect, which has ten million members worldwide and 130 in Scotland, are celebrating their centenary year and as part of these celebrations they plan to publish extracts from the Koran in Gaelic.

Extracts have already been published in Welsh and Irish Gaelic but Scots Gaelic is proving to be a difficult nut to crack.

Commented Mr Bajwa: "Parts of the Koran have been translated into Nepali, Tamil and Fijian and over a hundred other languages. But it looks like we may have to translate from English into Gaelic if my search is not fruitful".

To make matters worse the sect are not just looking for any Angus, Murdo or Iain, they are looking for someone of "noble character" to carry out the work.

Volunteers should contact Mr Bajwa at the Bait Ur Rahman Mosque, 8 Haugh Road, Yorkhill, Glasgow on 041 334 7931.

Stornoway Gazette
SCOTLAND
THE ONLY WEEKLY NEWSPAPER PRINTED IN THE OUTER HEBRIDES
Week Ending October 14, 1989

SAYING OF THE HOLY PROPHET OF ISLAM

Abdullah bin Masud رضي الله عنه states that he asked the Holy Prophet صلى الله عليه وسلم which deed was most pleasing to Allah The Exalted. The Holy Prophet صلى الله عليه وسلم replied:

' "Offering the prayers at the appointed time.'
I enquired, 'And after this?'
He replied, 'Being kind to parents.'
I asked, 'Which deed after this?'
He answered, 'Striving in the path of Allah.' " **(Bukhari)**

شمالی اسکاٹ لینڈ کے اخبار Stornoway Gazette

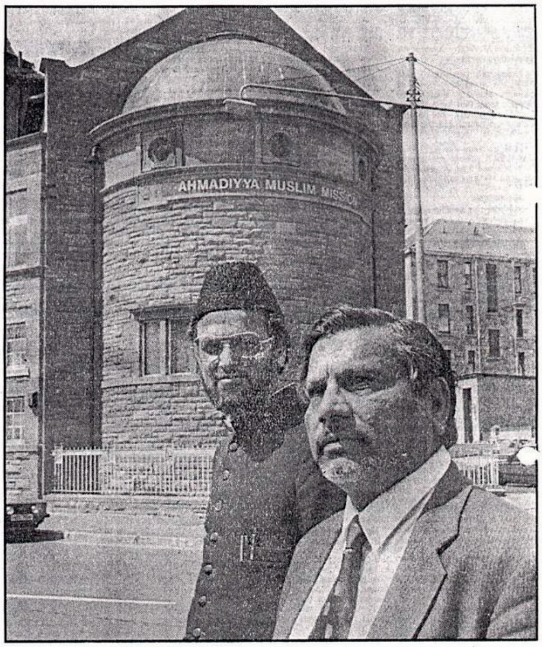
14 اکتوبر 1989ء میں خاکسار کا انٹرویو

THE SCOTSMAN

No. 45,193 ★ ★ Thursday, July 7, 1988 Price 30p

Religious rift brings fear to Glasgow

ALAN FORBES meets Glasgow members of a Moslem sect who are celebrating the opening of their mosque while fearing for their relatives in Pakistan



The new missionary, Mr Naseem Ahmad Bajwa, and Mr Rashid Zafar, the community's Scottish spokesman

IT IS a time of mixed blessings at the old masonic hall which stands at Haugh Road, in the Yorkhill district of Glasgow.

The building, which is only a few streets away from Kelvin Hall, fell on hard times when it became a store for a second-hand dealer, but now it has gone through something of a spiritual renewal in its new role as a mosque and the centre of Scotland's Moslem Ahmadi community.

The 200-strong Ahmadis demonstrated their resourcefulness when they took over the hall. Purchase and renovation costs were put at £200,000, but free labour offered by members and friends halved that amount.

Behind the celebrations that accompanied the opening of the mosque by the sect's supreme leader, Mr Hazrat Mirza Tahir Ahmad, lurks a fear among Scottish Ahmadis for the safety of relatives in Pakistan. The decision by General Zia in May effectively to hold a coup by dissolving the national assembly for alleged slow Islamisation, was seen as a further turn of the screw on Ahmadis.

General Zia's subsequent setting up of a caretaker government and promise of an election in 90 days still leaves doubts in Ahmadi minds about their future security in Pakistan.

Fundamentalist Moslems have considered the sect beyond the pale ever since it was established 99 years ago. In 1974 the sect was declared non-Moslem by the government of Mr Ali Bhutto, but not actively persecuted.

According to the Ahmadis, it took pressure from fundamentalist Mullahs in 1984 to persuade General Zia to issue an ordinance stating that Ahmadis could no longer call themselves Moslems, worship in mosques or wear clothing connected in any way with that religion.

As soon as the ordinance was introduced, Mirza Tahir Ahmad left Pakistan and came to London. In spite of appeals from the growing Ahmadi community in the United States and African countries, he remains in Britain because it provides more religious freedom and good contacts with Pakistan and other countries.

The rift between Ahmadis and orthodox Moslems stems from the orthodox belief that Muhammad was the last of God's prophets, in a line that includes Christ, Moses and many others.

While Ahmadis believe in the supremacy of Muhammad they also maintain that he was the last law-giver prophet and the Koran was the last perfect book revealed to him. They believe that his teachings are so high that they can even produce a prophet, but only subordinate to Muhammad and his Shriat or Code.

The sect derives from Mirza Ghulam Ahmad, the son of a Punjabi landowner, who in 1889 claimed to be the Mahdi or Guide, the promised Messiah as foretold by Muhammad. Orthodox Moslems are still waiting for their Imam Mahdi, who, according to them, will appear somewhere in Arabia around Doomsday and will kill by the sword those who do not accept him.

According to Mr Rashid Zafar, the community's Scottish spokesman,: "Quite contrary to this bloody belief of the Mahdi, Mirza Ahmad was a preacher of peace, love and harmony. He was succeeded by four Caliphs (Khalifas), the latest one being Mirza Tahir Ahmad, who awaits his triumphant return to Pakistan."

Scottish Ahmadis say that not only have sect members in Pakistan been deprived of jobs and education because of their beliefs, many have also been assaulted and even murdered. Two Ahmadis have been facing execution after they were accused of killing an orthodox Moslem who, it is claimed, was a member of a mob that attacked their mosque.

Echoes of that persecution have even reached Scotland, according to Mr Abdul Abid, president of the sect's Glasgow community, and Mr Zafar. They say that police had to disperse fundamentalist Moslems who had demonstrated outside the Haugh Road mosque during its opening in April.

"We even had people coming along to note down car numbers outside the mosque," said Mr Zafar.

Scottish Ahmadis stress, however, that relations with the majority of orthodox Moslems are good, as they are with families around Haugh Road who were invited round, a few nights ago, for a curry and a chat with the new missionary, Mr Naseem Ahmad Bajwa.

Mr Bajwa is to continue the Ahmadi tradition of holding religious seminars in Glasgow, attended by members of all churches. He told *The Scotsman* that whatever plans General Zia now has for the sect will not affect its long-term growth. The sect now numbers more than ten million people around the world, with considerable numbers of white people being recruited.

"Oppression has made the Ahmadis more pure. Hardship has won us sympathy, and even our members in Glasgow have found that demonstrations against them have led to expressions of sympathy from ordinary Moslems.

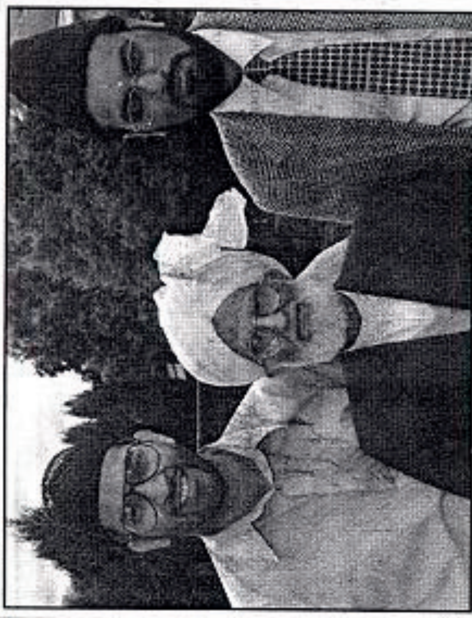
"They realise," he added, "that we follow the basic creed of Islam — that there is no God but Allah, and Muhammad is his messenger — but they also appreciate, because of our hardships, the steadfastness we have shown."

اسکاٹ لینڈ کے معروف اخبار The Scotsman کے شمارہ 7 جولائی

1988ء میں خاکسار کا انٹرویو

Keighley News, Friday, August 23, 2002

Muslim leader, 102, pays visit to Keighley followers



Mujeeb Rahman, left, secretary of Keighley Ahmadiyya Muslim Association, with Mirza Abdul Haq, amir for the Ahmadiyya community of the Sargodha district in the Punjab, and Naseem Ahmad Bajwa, right, regional missionary for north-east England

A LEADING member of a worldwide Muslim sect, aged 102, visited followers in Keighley.

Mirza Abdul Haq addressed the 30-plus local members of the Ahmadiyya community as part of his two-month-long visit to England.

The fit and healthy centenarian was spending a week in Bradford, where he was meeting civic leaders and church people.

He regularly travels the world spreading the message of Islam and explaining how the faith should be applied to aspects of life.

There are more than 170 million followers of the Ahmadiyya sect in around 175 countries. Adherents follow the teachings of Indian-born Hadhrat Ahmad, who in 1889 embarked on a mission to revive Islam.

Mr Haq says the secret to a long life is to live simply, be useful to humanity, and take a lot of exercise but not much food.

Ahmadiyya followers in Keighley usually meet in each other's houses to worship, hiring halls for larger gatherings.

Mujeeb Rahman, one of the Keighley members, says speakers are often invited from other faiths such as Judaism, Christianity and Buddhism.

"I would say we are the most understanding religious group in the world, and the most encompassing," he said.

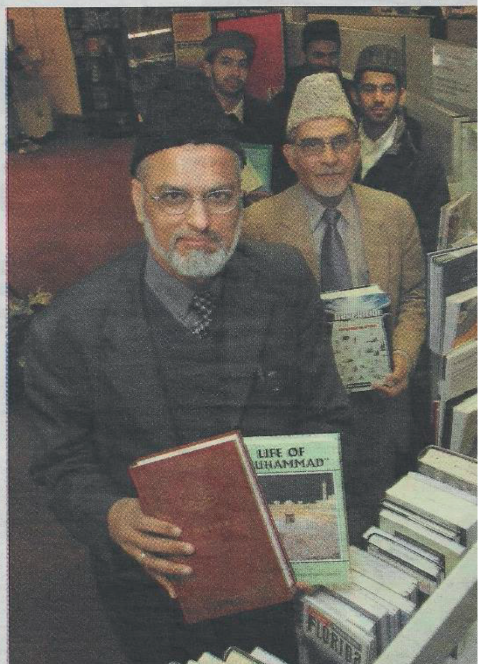
Keighley News میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کا

انٹرویو۔ 23اگست 2002ء

Friday, April 21, 2006 Scunthorpe Telegraph

Muslim group hopes library donation will improve understanding of

Books reveal true Islam



DONATION: Naseem Ahmed Bajwa (front), Imam Bradford Ahmadiyya Mosque is joined by fellow members of the Islamic community at Scunthorpe Central Library. *PICTURE: David Haber*

By Lynne Milford
lynne.milford@scunthorpetelegraph.co.uk

EFFORTS to increase the understanding of Islam in North Lincolnshire have been made by members of a mosque.

A set of books about the Islam faith have been donated to Scunthorpe Central Library.

The presentation was made by the Ahmadiyya Muslim Association and includes a copy of the Koran, the Muslim holy book.

Naseem Ahmed Bajwa, Ahmadiyya representative for the north-east, said: "We have been doing a number of exhibitions across the region because there are a lot of misconceptions about Islam," he said.

"People see the terrorist attacks in USA and in London, but we want them to know this is committed by a small number of fanatics.

"Islam is a religion of peace – like all religions – and we want to help people understand what we are about."

Islam is one of the three religions in the world – including Judaism and Christianity – which believes in one God and its followers are called Muslims, which means 'one who surrenders to God'.

Muslims believe they are all equal before God – known as Allah – and they all belong to one community before God.

The new books will be available in the lending collection as well as the reference section of the library.

They include books about the life of the prophet Muhammad, the philosophy and teaching of Islam and the role of women in the Muslim faith.

"These are wonderful books which we have found very useful and we want people to share them," said Mr Bajwa.

"While we were in town for the presentation, we gave out 500 leaflets about Islam and people seemed to be really interested in learning more."

Head librarian Janet Stopper said she was delighted with the donation.

She said: "The books will be split between the reference and the lending libraries so everyone can enjoy them.

"We already have copies of the Koran in the library, but we believe this is a different version to the one we already have."

The holy book, the Koran, is a system of laws and codes given to the people by God through his prophets, the last of which was Muhammad.

Mrs Stopper added: "Nearly all the religions in the area are represented in our library collection and we try to match the collection to what people want.

"If anyone asks for a different book we will try to get hold of a copy for them."

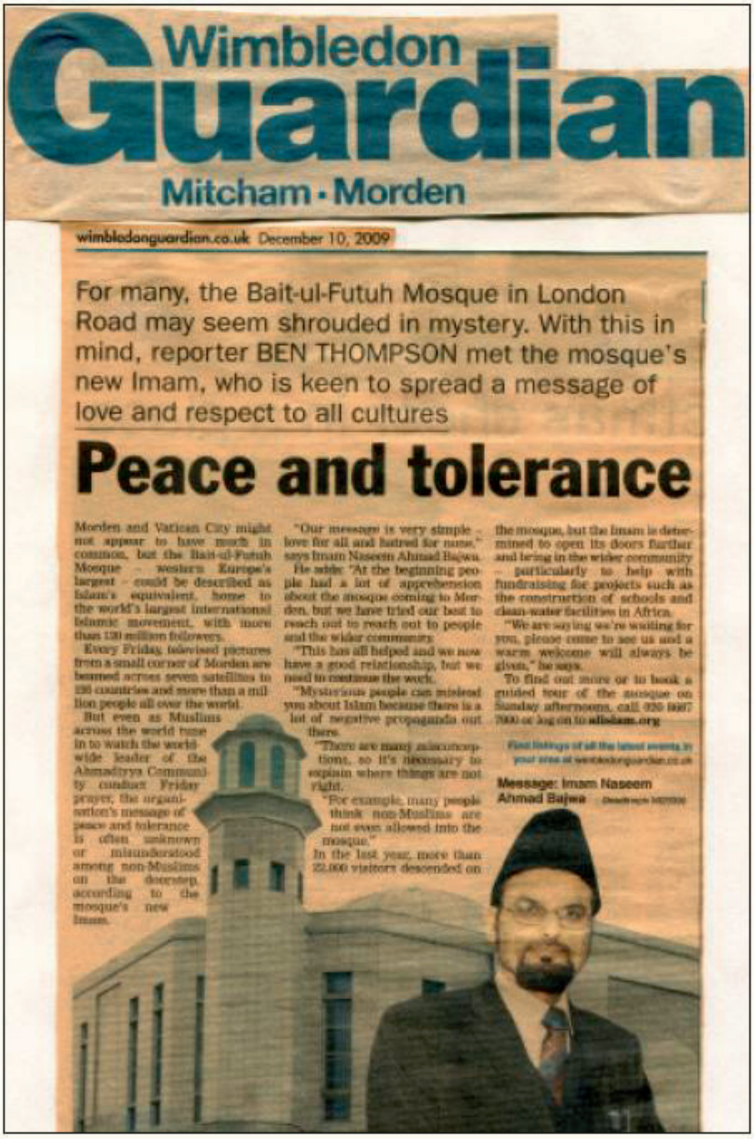
Mr Bajwa explained Muslims were expected to wash their hands and bodies before reading the Koran to cleanse themselves.

However, non-Muslims who did not know about the ritual were allowed to read the book if their intentions were clean, he explained.

For more, visit www.alislam.org, or call the Bradford Mosque on 01274 665233.

Scunthorpe Telegraph کے شمارہ 21 اپریل 2006ء میں

خاکسار کا انٹرویو



Wimbledon Guardian
Mitcham · Morden

wimbledonguardian.co.uk December 10, 2009

For many, the Bait-ul-Futuh Mosque in London Road may seem shrouded in mystery. With this in mind, reporter BEN THOMPSON met the mosque's new Imam, who is keen to spread a message of love and respect to all cultures

Peace and tolerance

Morden and Vatican City might not appear to have much in common, but the Bait-ul-Futuh Mosque – western Europe's largest – could be described as Islam's equivalent, home to the world's largest international Islamic movement, with more than 130 million followers.

Every Friday, televised pictures from a small corner of Morden are beamed across seven satellites to 150 countries and more than a million people all over the world.

But even as Muslims across the world tune in to watch the worldwide leader of the Ahmadiyya Community conduct Friday prayer, the organisation's message of peace and tolerance is often unknown or misunderstood among non-Muslims on the doorstep, according to the mosque's new Imam.

"Our message is very simple – love for all and hatred for none," says Imam Naseem Ahmad Bajwa.

He adds: "At the beginning people had a lot of apprehension about the mosque coming to Morden, but we have tried our best to reach out to reach out to people and the wider community.

"This has all helped and we now have a good relationship, but we need to continue the work.

"Mysterious people can mislead you about Islam because there is a lot of negative propaganda out there.

"There are many misconceptions, so it's necessary to explain where things are not right.

"For example, many people think non-Muslims are not even allowed into the mosque."

In the last year, more than 22,000 visitors descended on the mosque, but the Imam is determined to open its doors further and bring in the wider community – particularly to help with fundraising for projects such as the construction of schools and clean-water facilities in Africa.

"We are saying we're waiting for you, please come to see us and a warm welcome will always be given," he says.

To find out more or to book a guided tour of the mosque on Sunday afternoons, call 020 8687 7800 or log on to **alislam.org**

Find listings of all the latest events in your area at wimbledonguardian.co.uk

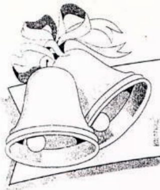
Message: Imam Naseem Ahmad Bajwa

Wimbledon Guardian کے شمارہ 10 دسمبر 2009ء میں

خاکسار کا انٹرویو

SATURDAY April 27, 1991

Toda



SECRETS OF THE TV WEDDING THAT 20 MILLION OF US WILL WATCH

*Church in uproar at sensational claim by the Queen's ex-doctor

JESUS DID NOT DIE ON CROSS

JESUS was still alive when he was taken off the cross, a former doctor to the Queen claims.

He merely fainted and was resuscitated, says Dr Trevor Davies.

Outraged Church leaders last night condemned his claim that Mary Magdalen and the disciples were under stress and probably made up the story of the resurrection.

The doctor says evidence points to Jesus spending just six hours on the cross,

by NICKI POPE and NICK CRAVEN

whereas death by crucifixion normally took three to four days. "It was the same as if he had fainted," he claims. "Lying him in a cool place, as they would have done, would have revived him.

"There is no reason, once recovered from his wounds, why he could not have lived for years."

Dr Lloyd Davies, honorary physician to the Queen from 1968 to 1971, puts forward his controversial theory in a leading medical journal.

But the sensational claims were attacked by Church leaders. The Rev Richard Thomas, spokesman for the Bishop of Oxford, said many Christians would find it offensive.

He said: "This is something we have heard before from others and the fact that it is now presented with a medical tinge doesn't make it valid. To say that Jesus was not resurrected is to simply misread the biblical scriptures."

A Catholic spokesman said: "Our church has been around for 2,000 years and it will take more than this to change

Turn to Page 2

Jesus did not die on cross claim

From Page 1

our beliefs." Dr Lloyd Davies was unrepentant last night, saying that Christians should be able to accept a rational explanation of Jesus's death.

"I think it is going to stir up no end of trouble," he said. "I think many of the fundamentalists will not like it because they believe in a literal interpretation of the Bible."

The doctor and his theologian wife Margaret give a detailed medical explanation of Christ's condition on the cross in the journal of the Royal College of Physicians.

"At his crucifixion, Jesus was in shock and suffering from falling blood pressure, and lost consciousness because of diminished blood supply to the brain," he says.

"His ashen skin and immobility were mistaken for death and there is no doubt that the bystanders believed he was dead."

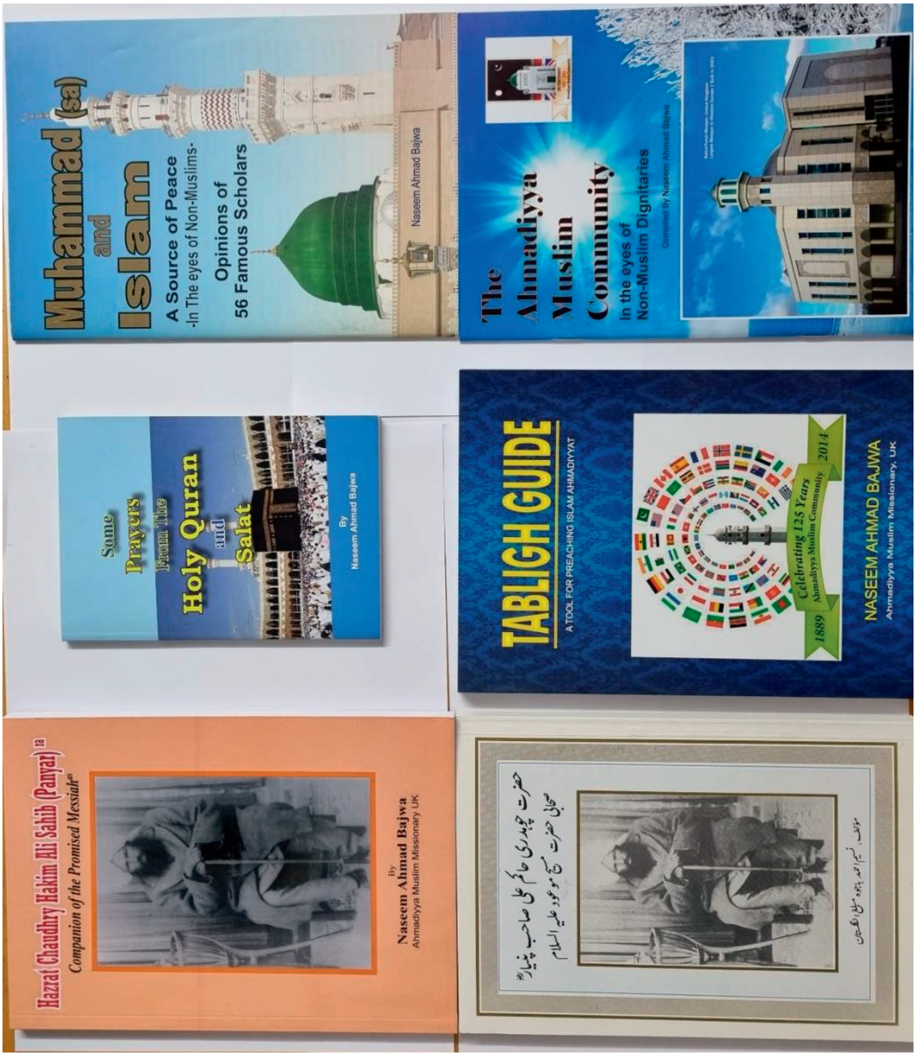
He was still alive, although his heartbeat and breathing could not be detected. "Oxygen supply to the brain remained minimal, but above a critical level, until the circulation was restored when he was taken down from the cross and laid on the ground.

"Chill during the eclipse of the sun helped to maintain the blood pressure,' claims Dr Lloyd Davies, a practising Anglican, from Saffron Walden, Essex.

"As Jesus showed signs of life he was not placed in a tomb but taken away and tended."

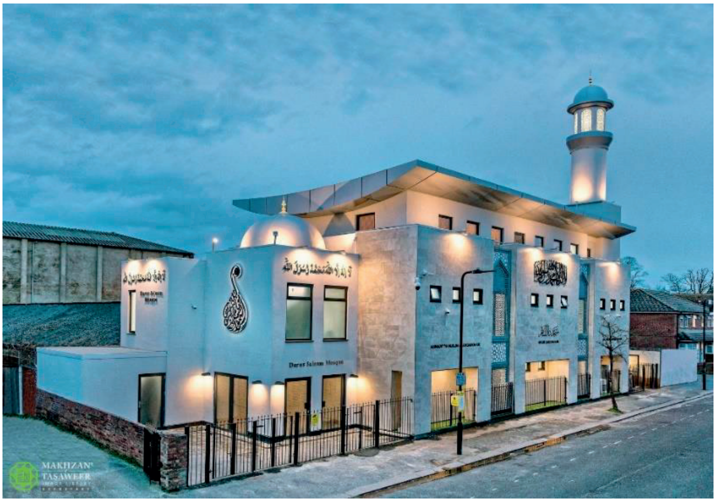
برطانوی اخبار Today 27 اپریل 1991ء میں حضرت عیسیٰؑ کا صلیب پر

فوت نہ ہونے کا اعلان



خاکسار کی مطبوعہ کتب

مساجد کی تصاویر جہاں خاکسار نے کام کیا



نئی مسجد دار السّلام، ساؤتھال



مسجد محمود،
زیورک سوئزرلینڈ



مسجد فضل، لندن



نئی مسجد بیت السبحان، کرائیڈن



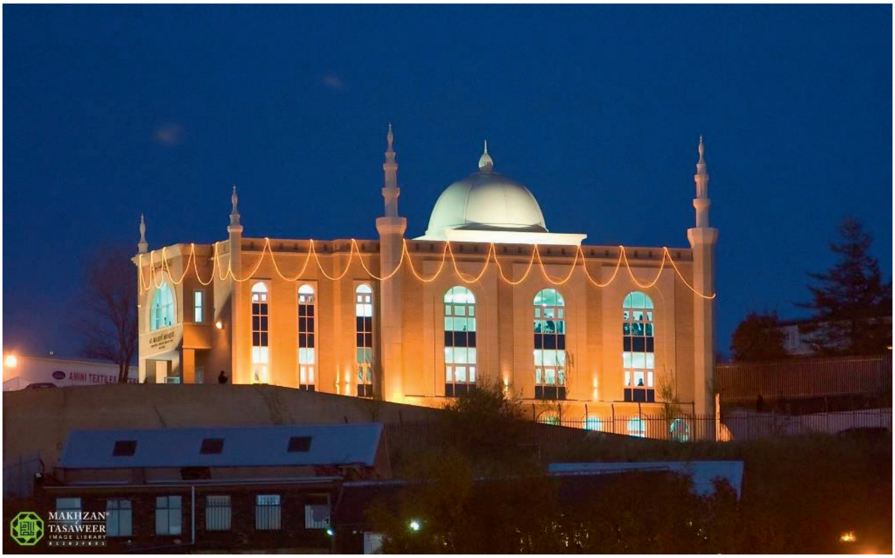
مسجد بیت الرحمٰن، گلاسگو



نئ مسجد سلام، دار السلام، تنزانیہ



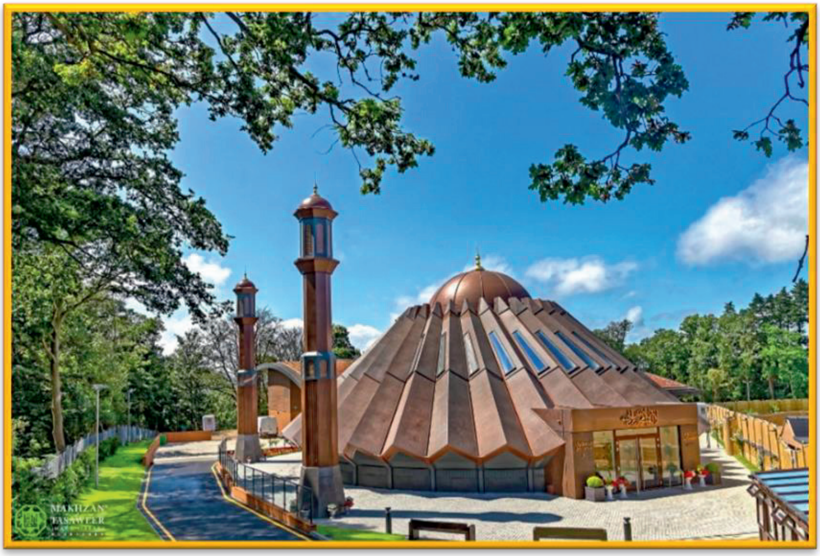
مسجد دارالبرکات، برمنگھم



مسجد المہدی، بریڈفورڈ



مسجد بیت الفتوح، مارڈن



مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے (نیا مرکزِ احمدیت)

دس شرائطِ بیعت

اوّل:۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذِلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:۔ یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا وہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سرپر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12/ جنوری 1889ء)

Life of a Missionary

Maulana Naseem Ahmad Bajwa, Regional Missionary

(This article was published in Rashid magazine published by Majlis Khuddamul Ahmadiyya North East in March 2007)

I was born on the 13th of July 1948 at village no 9 Panyar in the District of Sargodha, Pakistan. My father's name is Chaudry Muhammad Sharif Bajwa(late) who dedicated his life to the Jammat after retirement and served Hadhrat Khalifatul Masih (3rd) as a member of his security staff. My mother's name is Saleema Begum Sahiba. I am a maternal grandson of Hadhrat Chaudry Hakim Ali Sahib (may Allah be pleased with him) who performed Bait at the hand of the Promised Messiah (peace be upon him) in 1897 in Qadian. After C.com and D.com I graduated from Punjab University in 1968 and obtained Shahid degree from Jamia Ahmadiyya Rabwah Pakistan in 1974. I was married to Rashiqah Sadia Sahiba daughter of Maulana Muhammad Saeed Ansari (late) former missionary of Indonesia and Singapore. I have three daughters, Mrs Atiyya Uddin wife of Mr Imran Uddin Ahmadi, Solicitor, and assistant secretary Jaidad UK; Mrs Wajeeha Ahmedi wife of Mr Waqar Ahmedi (teacher) Regional Qaid Khuddamul Ahmadiyya Midlands; and Mrs Sabah-Ussalam Ahmad wife of Sayyed Zahir Ahmad (Accountant) of London.

A Dream

My mother told me that when she was expecting me, she used to pray a lot for me. One night she saw a dream, during that dream she also heard a voice from heaven saying "Hum Tumhein Khalid Bin Walid, Muhammad Bin Qasim aor Tariq bin Zaid bana kar chorein gay" meaning, "we will make you Khalid Bin Walid, Muhammad Bin Qasim and Tariq Bin Zaid".

Sometime later my mother went to see Hadhrat Maulana Ghulam Rasool Sahib Rajeki, who was a companion of the Promised Messiah and a divine person. She asked the interpretation of her dream mentioned above. Maulana Rajeki Sahib said that it means that Allah will enable you or your children to perform extra ordinary services for Islam and Ahmadiyyat because the three names mentioned in the dream were three famous generals of the Muslim army associated to

the early history of Islam. May Allah enable all the children of my mother Saleema Sahiba to fulfil this dream. Amin.

Appointments

I am grateful to Allah the Gracious and the Merciful who through His sheer mercy enabled me to become a humble missionary of Islam with the blessing of Ahmadiyya Muslim Jammat in 1974. I worked in Badomali, Sialkot for one year. In 1975, I was appointed to work in the UK. From 1975 to 1983, I was in Middlesex as Regional Missionary. In 1977, I was sent to Switzerland as Amir and Missionary Incharge and Imam of Mahmood Mosque Zurich for a short period. In 1982, I was also Incharge of Birmingham Mosque as well for a short period of time. In 1983, I was transferred to the London Mosque where I served as deputy Imam London Mosque with Imam Sheikh Mubarak Ahmad Sahib and later with Maulana Ataul Mujib Rashid Sahib, the present Imam of London Mosque. In 1984 after the arrival of Hadhrat Khalifatul Masih 4th (May Allah be pleased with him) by the grace of Allah, I served Huzur as his personal treasurer for a short period. After a few months I was transferred to Croydon Mosque where I worked as Regional Missionary for Outer London Jammats from 1984-1988. From 1988 to 1990 I served as Regional Missionary for Scotland and the Republic of Ireland. In 1990, I was transferred to Darussalam, Tanzania where I served as Amir and Missionary Incharge for Tanzania (East Africa) and Imam of Salam Mosque Darussalam, the former capital of Tanzania until 1992. In 1992, I was transferred back to UK, and I was posted at Birmingham Mosque where I served as Regional Missionary for Midlands and Imam of Darul Barakat Mosque until 2001. In 2001 I was transferred to Bradford where I am serving until now as Imam of Bait-ul-Hmad Mosque and Regional Missionary of North East, Alhamdulilah.

Humble Achievements

By the grace of Allah and the blessing of Khilafat-e-Ahmadiyya, I have served the cause of Islam, Ahmadiyyat in the continents of Asia, Europe, and Africa. I have had the privilege to work under the guidance of three Khalifas. Some of the blessings of Allah which I have received during the past 33 years of my services are being mentioned below for expressing my gratitude to Allah as the Holy Quran says

“And as for the bounty of your Lord Do relate it to others” (Ch93 Vs12)

Southall Mosque

My first appointment in the UK was in Southall when I arrived in October 1975. At that time there was no centre or mosque in Southall. By the grace of Allah with the continuous efforts for five years we were able to establish our mosque in 1980. Hadhrat Khalifatul Massih 3rd (ra) gave it the name of Darus Salam. One faith increasing incident is this that when we were looking around for any suitable place, one day I went to visit Luton Jammat and I stayed overnight in the house of Mian Munawar Ali Sahib, president Jammat. Next morning Mian Sahib told me a dream, “he saw that he had given 52,000 coins to Hadhrat Massih-e-Maud (as) in the dream. I understood that this was about our Southall Mosque. When the mosque was completed the finance secretary of UK Jammat told in the shura of 1980 that the original price of the building was £46,000 and £6,000 was spent on renovation so the total cost was £52,000 Alhamdulillah!

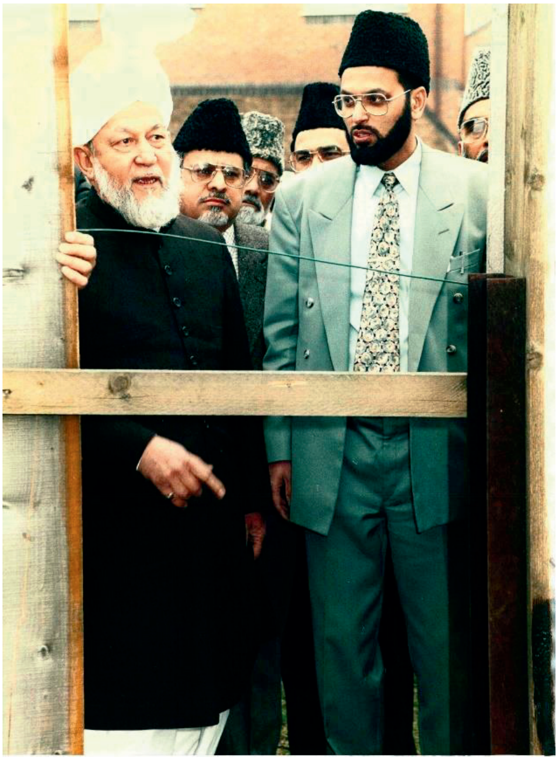
The financial condition of Jammat was such that I and some other members worked as labourers for several days while fasting during the month of Ramadhan Alhamdulillah.

Birmingham Mosque

I served Birmingham Jammat once in 1982 and then from 1992 to 2001. In 1992 it was felt that we needed a bigger place, so we started looking around for a suitable site. After 5 years of hard work, by the grace of Allah in 1997 we were able to achieve an old large school building with 1.75 acres of land for only £200 which was a miracle. We moved into the building in 1999 and the mosque project was later completed at a total cost of more than 1.5million pounds.

In 2004 Hadhrat Khalifatul Masih 5th inaugurated this mosque Alhamdulilah. In 1996 Hadhrat Khalifatul Masih 4th also visited this site and blessed it. I would like to quote a dream by Naib Amir Tanzania relating to the mosque. I arrived in Birmingham in 1992 before that I was in Tanzania. Only a month before I was transferred to the UK, he told me his dream in which he saw in the dream that Huzur has sent me some where for building a very large mosque. He also saw that he had visited the site and saw me supervising the project. He told me

that the mosque site was on a hill, so it was quite high. By the grace of Allah after we acquired the present mosque site, I wrote to him that his dream is fulfilled. He was also able to visit it in 1999 along with some members of the Tanzania Jammat. In front of all the Birmingham Jammat members he narrated his dream and said that the site is just like the same place as he had seen in the dream seven years ago! Alhamdulilah



Holy Quran with Swahili Translation

The Promised Messiah (as) has written in a Persian poem, “Try to serve the Holy Quran before the time of your departure has arrived”. With this idea in mind, I always used to pray that I am able to serve the Holy Quran as much as I can. Alhamdulillah in Tanzania I was able to publish the 4th edition of the Holy Quran with Swahili translation. It was the first time ever the Holy Quran was published by any Muslim Community in Tanzania. There was an occasion when I was able to present a copy of this Holy Quran to the President of Tanzania. He was very pleased because it was printed in Tanzania which was an historical event. It is necessary to mention that the translation was done by the late Maulana Sheikh Mubarak Ahmad Sahib the then Amir and Missionary Incharge of East Africa in 1957.



One Baia't leading to 30,000 Bai'ts

I went to Tanzania from UK, and I was able to preach only in English, but I was very much concerned that I cannot preach to Swahili speaking people in their own language. I used to pray to Allah to help me in this respect. One of the incidents of the help of Allah is this that one Tanzanian learned gentleman Mr Ilyas of Darussalam happened to meet me and because he knew English very well, we had detailed discussion on all subjects. By the grace of Allah, he accepted Ahmadiyyat. Later on, this gentleman became a very active preacher and in one year he was able to convert 30.000 people into Ahmadiyyat. I happened to meet him at Jalsa Salana UK in 1999 where he told me that many a time he used to go preaching while wearing that shalwar kameez which I gave him as a gift when I left Tanzania. Alhamdulillah.

Now I will quote few fruits very briefly as this article does not allow me to go into details.

1. By the grace of Allah, I was able to install a printing press in Darussalam Tanzania which is printing Islamic literature even now.
2. A 40-bed hospital was built under my supervision as Amir in Tanzania which is expanding day by day and is serving the poor

and needy people (Now this is turned into missionary training institute called Jamia)

3. Swahili newspaper “love of God”(Mpenzi ya Mungu) was started by me from Darussalam Tanzania which is being printed regularly up to the present time.
4. In 1984 Al-Fazl, the only daily newspaper of the Ahmadiyya Muslim Jammat was banned by the then president of Pakistan, General Zia ul Haq. To keep the link with all the Jammats in various countries of the world, Hadhrat Khalifatul Masih 4th (ra) decided to launch a weekly paper called Al-Nasar from London because Huzur was also in London at that time. It was a blessing of Allah that I was selected to be the first editor of this weekly publication. Alhamdulillah.



5. In 1994 Muslim Television Ahmadiyya (MTA) was started by Khalifatul Masih 4th (ra). In the early years, seven missionaries were selected to be the announcers for the live transmission. Alhamdulillah, I was also one of them and used to go to London once a week from Birmingham for this task, other announcers were as follows: Mr Muneer Uddin Shams, Mr Laiq Ahmad Tahir , Mr Naseer Ahmad Qamar, Mr Akhlaq Ahmad Anjum, Mr Abdul Hafiz Khokhar and Mr Safdar Husain Abbasi. Alhamdulillah by this way we were able to be the members of

a team spreading the message of Islam to all the people in the world.

6. In 1999-2001 I was appointed as national secretary Tabligh for UK Jammat. By the grace of Allah during the year 2000 a record number of baia'ts were achieved. Earlier in 1985 in Croydon I was able to achieve the target of baits set for me, so Hadhrat Khalifatul Masih 4th (ra) was so kind that he granted me his own Achkan (long coat) as a gift. Once in khutbah Nikah of my daughter Wajeeha Ahmedi Hazur very kindly referred to me as Misali Muballigh (exemplary Missionary). Alhamdulillah.
7. From 2002 to Feb.2007, by the grace of Allah I was able to hold 66 exhibitions in various libraries of North East England with the help of many members of Jammat. 36 newspapers published the news about these exhibitions and presentations of a set of Islamic books to the libraries for the use of public. Hadhrat Khalifatul Masih 5th very kindly appreciated it in letters and meetings with National Amila of UK Jammat (May Allah fulfil Huzur's words Amin)

Services through Pen

Hadhrat Promised Messiah(as) has said that this is the age of Jihad with Pen so if anybody wants his special prayers, he should prove to him that he is doing this jihad. I always pray that Allah enables me to have these prayers of Promised Messiah(as) which he has left for all such people for all times to come. Alhamdulillah, I have written three books so far. First book was published in 2004 in Urdu under the title of "Hadhrat Chaudry Hakim Ali Sahib" (ra) (my maternal grandfather), a companion of the Promised Messiah(as). The second book was published in 2004 under the title of "Some Quranic Prayers". It is so popular that the third edition is almost finished. Third book is ready for publication, the title of this one is "Tabligh Guide". This is also so popular that many countries took its photocopies before its publication, and they are using it for preaching. Alhamdulillah.(in 2016 4th Edition of Tabligh Guide was published)

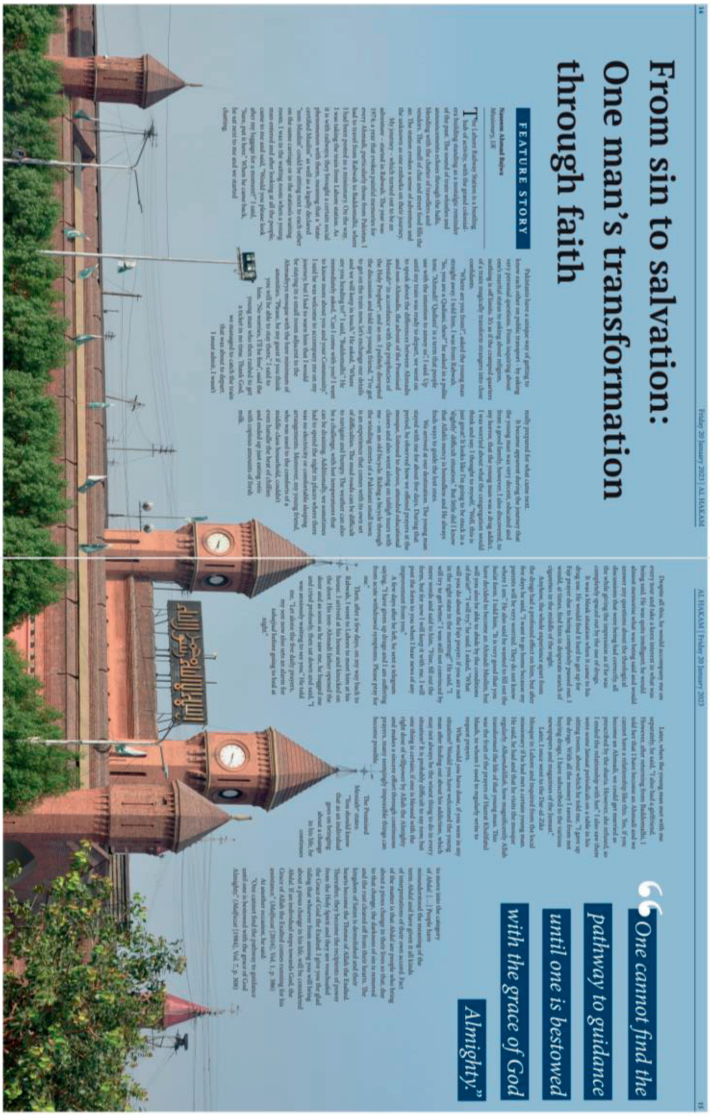
Before I end this article, I would like to request every reader to pray

for my good end because all is well that ends well. Human beings are created weak so only forgiveness of Allah can cover one's fault and weaknesses.

I would also like to end this article with this note that Hadhrat Khalifatul Masih 5th said in one of his addresses that Hadhrat Khalifatul Masih 2nd (ra) once said that when we will be able to build 2500 mosques across Europe then a new era of the spiritual victory of Islam will start. Therefore, we should always remember this sacred task. At the same time, we have to provide 2,500 righteous and hardworking Imams for these mosques so 2,500 Ahmadies have to dedicate their lives for this Holy Jihad of Tabligh. Hadhrat Promised Messiah(as) says: "three centuries from now shall not have passed when those who wait for Jesus' son of Mary, whether they are Muslims or Christians, shall relinquish altogether this conception. Then shall prevail only one religion over the whole world and there shall be only one religious' leader. I came only to sow the seed which has been planted by my hand. It shall now grow and flourish and there is none who can hinder it" (Tazkiratush Shahadatein page 67, written 1903).

The Promised Messiah (as) has also said:
"Those who are members of my spiritual army should spread peace in the world. By this way their religion shall also spread" (Ishihara vol 3 page 233)
May Allah shower his countless blessings on the Holy Prophet (sa) and his followers and have mercy on all the prophets of the world and their followers, Amin.

Additional Note: from 2009 to date, I am serving as Regional Missionary and Imam of Baitul Futuh Mosque. Alhamdulillah. I humbly request the readers for prayers



From sin to salvation: One man's transformation through faith

FEATURE STORY

"One cannot find the pathway to guidance until one is bestowed with the grace of God Almighty."

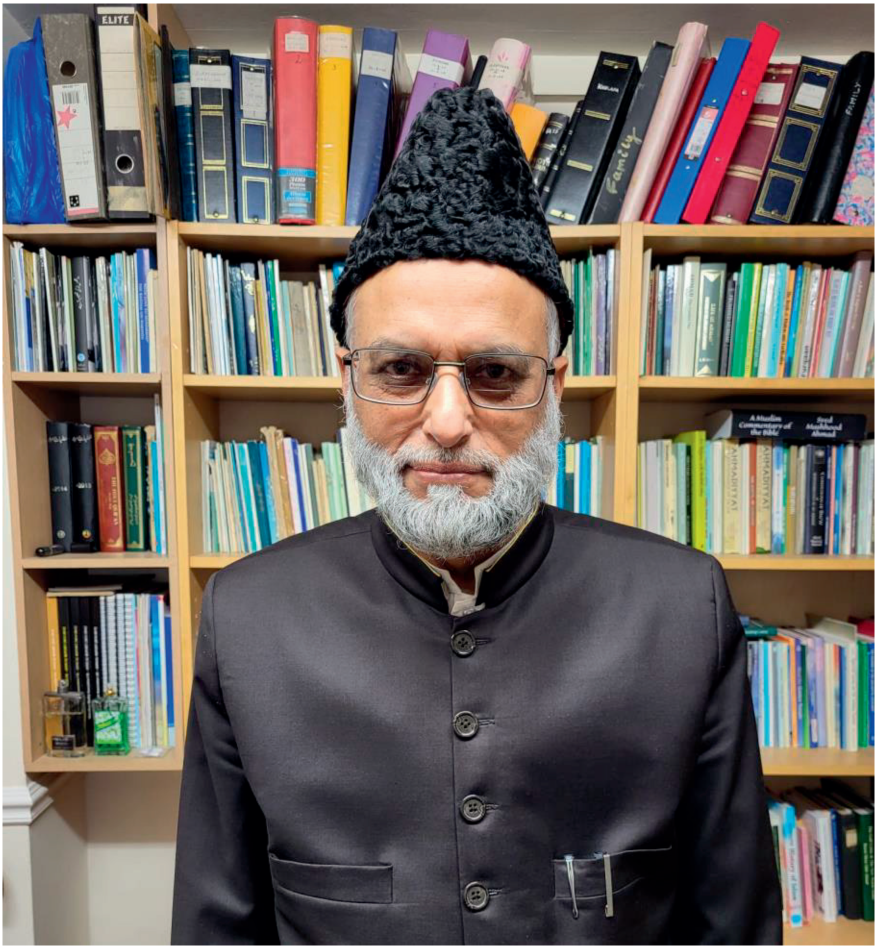
خاکسار کا مضمون 'From Sin to Salvation' کا عکس جو کہ الحکم کے 20 جنوری 2023 کے شمارہ میں شائع ہوا۔ اس مضمون کا انگریزی ترجمہ مکرم عقیل احمد کنگ مربیٔ سلسلہ نے کیا۔

سیّد الاستغفار

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح یا شام یہ دعا پڑھے اور پھر اُس دن یا رات فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِر لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (بخاری کتاب الدعوات باب ما يقول اذا اصبح)

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور مَیں تیرا بندہ ہوں، اور مَیں حسبِ توفیق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں اپنے اوپر تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور تیرے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے ولا نہیں۔



نسیم احمد باجوہ، مصنف کتاب ہٰذا